إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

فیوض القرآن

جلد سوم

ترجمہ و تشریح مع ربطِ آیات و ضروری حواشی

از افادات

اُستادِ محترم حضرت احمد عبدالصمدؒ فاروقی قادری چشتی

مُرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

(سابق) رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

میں نے فیوض القرآن مرتبہ ڈاکٹر سید حامد حسن صاحب بلگرامی، ناشر ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی مالکانِ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی کی تینوں جلدوں کے نسخے بغور پڑھے ہیں۔ اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ قرآن پاک کے یہ نسخے بفضلہٖ تعالیٰ صحت کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح قبول فرمائے۔

عبدالستار

(قاری حافظ عبدالستار خاں وجیہی)

فارغ التحصیل مدرسۂ فرقانیہ رامپور۔ (یو۔ پی)

۱۹۷۱ ۲۹۷۱ ۱۰۵ DATA ENTERED

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ "فیوض القرآن" مرتبہ ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی صاحب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ایجوکیشنل پریس نے مجھے اس کی خدمت کا موقعہ دیا۔ میں نے اس کا مسودہ اور پروف کئی بار پڑھا، اور حتی الامکان اس کے صحت کے ساتھ شائع ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک کے صدقہ میں محترم ڈاکٹر بلگرامی صاحب، قارئین اور ناشرین کو اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین۔

پیر الٰہی بخش کالونی کراچی
شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ

قاری حافظ عبدالغفور شاکر چشتی عرفانی
فاضل نظامیہ۔ حیدرآباد دکن

ناشر

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی۔ ناشران وتاجرانِ کتب
ادب منزل۔ پاکستان چوک کراچی

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک۔ کراچی

بار دوم۔ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ
ہدیہ جلد سوم مجلد ۔۔۔ روپے

Marfat.com

فیوض القرآن

فہرست

جلد دوم

شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ	شمار سورت	نام سورت	صفحہ
۱۱	یعتذرون	۴۴۱	—	سورہ توبہ	—
			۱۰	سورہ یونس	۴۵۶
			۱۱	سورہ ہود	۴۸۸
۱۲	وما من دآبۃ	۴۹۰	—	〃	—
			۱۲	سورہ یوسف	۵۲۲
۱۳	وما ابرئ	۵۳۹		—	—
			۱۳	سورہ رعد	۵۵۵
			۱۴	سورہ ابراہیم	۵۷۱
			۱۵	سورہ حجر	۵۸۸
۱۴	ربما	۵۸۹	—	〃	—
			۱۶	سورہ نحل	۶۰۴
۱۵	سبحٰن الذی	۶۴۱	۱۷	سورہ بنی اسرآءیل	۶۴۱
			۱۸	سورہ کہف	۶۷۴
۱۶	قال الم	۶۹۷	—	〃	—

شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ	شمار سورت	نام سورت	صفحہ
			۱۹	سورہ مریم	۷۰۵
			۲۰	سورہ طٰہٰ	۷۲۳
۱۷	اقترب للناس	۷۵۰	۲۱	سورہ انبیاء	۷۵۰
			۲۲	سورہ حج	۷۷۲
۱۸	قد افلح	۷۹۵	۲۳	سورہ مومنون	۷۹۵
			۲۴	سورہ نور	۸۱۵
			۲۵	سورہ فرقان	۸۳۶
۱۹	وقال الذین	۸۴۱	—	〃	—
			۲۶	سورہ شعرآء	۸۵۲
			۲۷	سورہ نمل	۸۷۸
۲۰	امن خلق	۸۹۳	—	〃	—
			۲۸	سورہ قصص	۹۰۰
			۲۹	سورہ عنکبوت	۹۲۳

جلد سوم

شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ	شمار سورت	نام سورت	صفحہ
۲۱	اتل ما اوحی	۹۳۵	—	سورہ عنکبوت	—
			۳۰	سورہ روم	۹۴۲
			۳۱	سورہ لقمان	۹۵۶
			۳۲	سورہ سجدہ	۹۶۶
			۳۳	سورہ احزاب	۹۷۳
۲۲	ومن یقنت	۹۸۴	—	〃	—
			۳۴	سورہ سبا	۹۹۸
			۳۵	سورہ فاطر	۱۰۱۴
			۳۶	سورہ یٰس	۱۰۲۷
۲۳	ومالی	۱۰۳۴	—	〃	—
			۳۷	سورہ صٰفّٰت	۱۰۴۵
			۳۸	سورہ صٓ	۱۰۶۷
			۳۹	سورہ زمر	۱۰۸۳

شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ	شمار سورت	نام سورت	صفحہ
۲۴	فمن اظلم	۱۰۹۲	—	سورہ زمر	—
			۴۰	سورہ مومن	۱۱۰۳
			۴۱	سورہ حٰمٓ السجدۃ	۱۱۲۴
۲۵	الیہ یرد	۱۱۳۷	—	〃	—
			۴۲	سورہ شوریٰ	۱۱۳۹
			۴۳	سورہ زخرف	۱۱۵۴
			۴۴	سورہ دخان	۱۱۷۳
			۴۵	سورہ جاثیۃ	۱۱۸۳
۲۶	حٰمٓ	۱۱۹۲	۴۶	سورہ احقاف	۱۱۹۲
			۴۷	سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰۳
			۴۸	سورہ فتح	۱۲۱۴
			۴۹	سورہ حجرات	۱۲۲۶
			۵۰	سورہ قٓ	۱۲۳۴

Marfat.com

شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ	شمار سورت	نام سورت	صفحہ
			۵۱	سورہ ذاریات	۱۲۴۴
۲۷	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ	۱۲۴۹		〃	
			۵۲	سورہ طور	۱۲۵۳
			۵۳	سورہ النجم	۱۲۵۹
			۵۴	سورہ قمر	۱۲۶۹
			۵۵	سورہ رحمٰن	۱۲۷۸
			۵۶	سورہ واقعہ	۱۲۸۷
			۵۷	سورہ حدید	۱۲۹۷
۲۸	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	۱۳۰۸	۵۸	سورہ مجادلہ	۱۳۰۸
			۵۹	سورہ حشر	۱۳۱۶
			۶۰	سورہ ممتحنہ	۱۳۲۴
			۶۱	سورہ صف	۱۳۳۱
			۶۲	سورہ جمعہ	۱۳۳۵
			۶۳	سورہ منافقون	۱۳۴۰
			۶۴	سورہ تغابن	۱۳۴۴
			۶۵	سورہ طلاق	۱۳۴۹
			۶۶	سورہ تحریم	۱۳۵۴
۲۹	تَبٰرَكَ الَّذِیْ	۱۳۶۰	۶۷	سورہ ملک	۱۳۶۰
			۶۸	سورہ قلم	۱۳۶۶
			۶۹	سورہ حاقّہ	۱۳۷۴
			۷۰	سورہ معارج	۱۳۸۰
			۷۱	سورہ نوح	۱۳۸۵
			۷۲	سورہ جنّ	۱۳۹۰
			۷۳	سورہ مزمل	۱۳۹۶
			۷۴	سورہ مدثر	۱۴۰۱
			۷۵	سورہ قیامہ	۱۴۰۷
			۷۶	سورہ دھر	۱۴۱۲
			۷۷	سورہ مرسلات	۱۴۱۸
۳۰	عَمَّ	۱۴۲۴	۷۸	سورہ نبا	۱۴۲۴
			۷۹	سورہ نازعات	۱۴۲۹
			۸۰	سورہ عبس	۱۴۳۵
			۸۱	سورہ تکویر	۱۴۴۰
			۸۲	سورہ الفطرت	۱۴۴۴
۳۰	عَمَّ	۱۴۲۴	۸۳	سورہ مطففین	۱۴۴۶
	〃		۸۴	سورہ انشقاق	۱۴۵۱
			۸۵	سورہ بروج	۱۴۵۴
	〃		۸۶	سورہ طارق	۱۴۵۷
			۸۷	سورہ اعلیٰ	۱۴۵۹
	〃		۸۸	سورہ غاشیہ	۱۴۶۲
			۸۹	سورہ فجر	۱۴۶۵
	〃		۹۰	سورہ بلد	۱۴۶۹
			۹۱	سورہ شمس	۱۴۷۲
	〃		۹۲	سورہ لیل	۱۴۷۴
			۹۳	سورہ ضحیٰ	۱۴۷۷
	〃		۹۴	سورہ انشراح	۱۴۷۹
			۹۵	سورہ تین	۱۴۸۱
	〃		۹۶	سورہ علق	۱۴۸۳
			۹۷	سورہ قدر	۱۴۸۶
	〃		۹۸	سورہ بیّنہ	۱۴۸۷
			۹۹	سورہ زلزال	۱۴۸۹
	〃		۱۰۰	سورہ عادیات	۱۴۹۱
			۱۰۱	سورہ قارعہ	۱۴۹۲
	〃		۱۰۲	سورہ تکاثر	۱۴۹۴
			۱۰۳	سورہ عصر	۱۴۹۵
	〃		۱۰۴	سورہ ھمزہ	۱۴۹۶
			۱۰۵	سورہ فیل	۱۴۹۷
	〃		۱۰۶	سورہ قریش	۱۴۹۸
			۱۰۷	سورہ ماعون	۱۵۰۰
	〃		۱۰۸	سورہ کوثر	۱۵۰۱
			۱۰۹	سورہ کافرون	۱۵۰۲
	〃		۱۱۰	سورہ نصر	۱۵۰۳
			۱۱۱	سورہ لھب	۱۵۰۴
	〃		۱۱۲	سورہ اخلاص	۱۵۰۶
			۱۱۳	سورہ فلق	۱۵۰۸
	〃		۱۱۴	سورہ ناس	۱۵۱۰

Marfat.com

پارہ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

پانچواں رکوع

اس رکوع سے اکیسواں پارہ شروع ہوتا ہے، گزشتہ آیت میں بتایا گیا کہ اللہ کی تخلیق میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں یہاں بتایا جا رہا ہے کہ ایمان کو فروزاں کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ یہ تلاوتِ کلامِ پاک ہے، نماز کو قائم رکھنا ہے اور اللہ کی یاد میں لگے رہنا ہے۔ انسان اگر عملِ صالح میں مصروف رہتا ہے تو وہ لڑائی جھگڑے، شر فساد سے خود دُور رہتا ہے۔ خواہ اس فساد کے بانی کفار ہوں یا اہلِ کتاب۔ قرآن کا پڑھنا، اس کی آیات کی نورانی شعاعیں، قلب کو پاک سے پاک تر کرتی جاتی ہیں۔ لیکن یہ وہی جانتے ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ قرآن رحمت ہے، فہم ہے، ایک یاد ہے۔ قرآن پڑھنا اللہ کا ذکر کرنا ہے۔

۴۵۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○

(خطاب رسول کریم سے ہے سمجھانا امت کو ہے۔ اے رسول) جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے اسے پڑھا کیجیے (پڑھ پڑھ کر سنایا کیجیے) اور نماز کو قائم رکھیے (اس کی پابندی پر بہت زور دیجیے) بے شک نماز (لوگوں کو) بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور سب سے بڑی (چیز تو) اللہ کی یاد ہے (نماز کی غرض ہی یہ ہے کہ اللہ کی یاد دل میں گھر کر لے) اور اللہ تو جانتا ہے جو تم کرتے ہو (تمہاری یاد اور تمہاری غفلت اور غفلت نما یاد سب سے خوب واقف ہے، جیسی جس کی عبادت ویسا اللہ کا اس کے ساتھ معاملہ)۔

لوگو! خوب یاد رکھو کہ تبلیغ کا منشا دل میں اللہ کی یاد کو ڈالنا ہے یہ بات خوامخواہ جھگڑنے سے حاصل نہیں ہوتی۔

۴۶۔ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا

اور اہلِ کتاب سے جب بحث مباحثہ کرو تو بہت شائستہ انداز سے سوائے ان کے جو ان میں سے ظلم (و زیادتی) کریں (ان سے اگر تم کو بھی کچھ کہنا پڑے تو مضائقہ نہیں لیکن اندازِ تبلیغ قائم رہے، نرمی کا پہلو

Marfat.com

اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

غالب رہے) اور ان سے کہو (کہ بھائی) ہم تو جو ہم پر اترا اس پر اور (جو) تم پر اترا اس پر بھی ایمان لائے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود (تو) ایک ہی ہے اور ہم (سب) اسی کے فرمانبردار ہیں (پھر جھگڑنے کی بات ہی کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے

۴۷۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ○

اور (جیسے ہم نے توریت وغیرہ اتاری تھی) اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا۔ پس جن کو ہم نے (ان کی) کتاب (کی سمجھ) دی ہے وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ان (مشرکین مکہ) میں سے بھی بعض اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے (تو دراصل) وہی منکر ہیں جو (پکے) کافر ہیں (جن کے تاریک قلب ایمان کی روشنی سے بالکل محروم ہیں)۔

۴۸۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○

اور (آخر ان لوگوں کے شبہ میں پڑنے کی وجہ ہی کیا ہے) آپ نہ تو اس (قرآن کے اُترنے) سے قبل کوئی کتاب (ہی) پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے، (کیونکہ) اگر ایسا ہوتا تو اہلِ باطل شبہ میں پڑ جاتے (لیکن جب یہ دونوں باتیں نہیں پھر تو یہ ان کی حق ناشناسی ہٹ دھرمی ہے)۔

۴۹۔ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○

سچ تو یہ ہے کہ وہ (قرآن پاک ہی کی) منور آیتیں ہیں جو ان کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جن کو (صحیح معنوں میں) علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے وہی منکر ہوتے ہیں جو بے انصاف ہیں۔

۵۰۔ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○

اور (یہ کفار اعتراض کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ اس (نبی) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کچھ نشانیاں کیوں نہ اُتریں (جنہیں دیکھتے ہی ہم اس کی صداقت پر ایمان لے آتے) آپ فرما دیجیے یہ نشانیاں (یہ معجزات اتارنا تو) اللہ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر (اس کے احکام سُنا دینے والا اور عواقب سے) ڈرانے والا ہوں۔

Marfat.com

۵۱- اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ع

کیا (قرآن خود معجزہ نہیں۔ کیا) ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک ایمان والوں کے لیے اس میں رحمت ہے اور ایک یاد ہے (قرآن کا پڑھنا اللہ کا ذکر ہے)۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں بتایا گیا کہ کس طرح قرآن کی فہم زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب کا موجب ہوتی ہے، پہلے ایمان کی روشنی آتی ہے پھر سینوں کو منور کر کے اللہ کی یاد سے معمور کرتی ہے۔ اگر یہ سب اعجاز قرآنی دیکھنے کے بعد بھی منکرین حق کسی اور چیز کے طالب ہیں تو ان کو کوئی بات سمجھائی نہیں جا سکتی۔ وہ تو عذاب کے لیے جلدی کرتے ہیں اس کا وقت مقرر ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے البتہ مومنوں کو بشارت ہو کہ ان کے لیے اللہ کی زمین کشادہ ہے اللہ کی یہ زمین بھی جس میں وہ بستے ہیں اور وہ قلب بھی جو اللہ کی جلوہ گاہ ہے جس کی وسعتوں کا ٹھکانا نہیں، اس دل میں ذوقِ بندگی ہو تو کیا نہیں ملتا۔ موت قُرب کے لیے ہے اگر ملنے اور پانے کے تصور کو دنیا تک محدود نہ رکھا جائے تو سب سمجھ میں آجائے گا۔

۵۲- قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

آپ فرما دیجیے کہ (اے منکرین حق) میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے (جس سے ظاہر باطن کچھ پوشیدہ نہیں) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ (یہاں حق سے محروم رہے وہاں نعمتِ حق سے محروم رہیں گے)۔

۵۳- وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

اور (یہ کیسے بدبخت لوگ ہیں کہ) آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اس کا ایک وقت متعین نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور (ایک روز عذابِ الٰہی) اچانک ان پر آ کر رہے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہو گی۔

۵۴- يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ

اور یہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں (یہ دوزخ کے منکر ہیں) لیکن

Marfat.com

اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا
وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا
وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

غالب لئے ہے) اور ان سے کہو (کہ بھائی) ہم تو جو ہم پر اترا اس پر اور (جو) تم پر اترا اس پر بھی ایمان لائے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود (تو) ایک ہی ہے اور ہم (سب) اسی کے فرمانبردار ہیں (پھر جھگڑنے کی بات ہی کیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے

۴۷۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ
فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ
مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ
بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ○

اور (جیسے ہم نے توریت وغیرہ اتاری تھی) اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا۔ پس جن کو ہم نے (ان کی) کتاب (کی سمجھ) دی ہے وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ان (مشرکین مکہ) میں سے بھی بعض اس پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے (تو دراصل) وہی منکر ہیں جو (پکے) کافر ہیں (جن کے تاریک قلب ایمان کی روشنی سے بالکل محروم ہیں)۔

۴۸۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ
مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○

اور (آخر ان لوگوں کے شبہ میں پڑنے کی وجہ ہی کیا ہے) آپ نہ تو اس (قرآن کے اُترنے) سے قبل کوئی کتاب (ہی) پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے، (کیونکہ) اگر ایسا ہوتا تو اہلِ باطل شبہ میں پڑ جاتے (لیکن جب یہ دونوں باتیں نہیں پھر تو یہ ان کی حق ناشناسی ہٹ دھرمی ہے)۔

۴۹۔ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ
بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○

سچ تو یہ ہے کہ وہ (قرآن پاک ہی کی) منور آیتیں ہیں جو ان کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جن کو (صحیح معنوں میں) علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے وہی منکر ہوتے ہیں جو بے انصاف ہیں۔

۵۰۔ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ
اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا
الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا
نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○

اور (یہ کفار اعتراض کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ اس (نبی) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کچھ نشانیاں کیوں نہ اُتریں (جنہیں دیکھتے ہی ہم اس کی صداقت پر ایمان لے آتے) آپ فرما دیجیے یہ نشانیاں (یہ معجزات اتارنا تو) اللہ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر (اس کے احکام سنا دینے والا اور عواقب سے) ڈرانے والا ہوں۔

Marfat.com

۵۱- اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع

کیا (قرآن خود معجزہ نہیں۔ کیا) ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک ایمان والوں کے لیے اس میں رحمت ہے اور ایک یاد ہے (قرآن کا پڑھنا اللہ کا ذکر ہے)۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں بتایا گیا کہ کس طرح قرآن کی فہم زندگی میں ایک عظیم الشان انقلاب کا موجب ہوتی ہے، پہلے ایمان کی روشنی آتی ہے پھر سینوں کو منور کر کے اللہ کی یاد سے معمور کرتی ہے۔ اگر یہ سب اعجاز قرآنی دیکھنے کے بعد بھی منکرین حق کسی اور چیز کے طالب ہیں تو ان کو کوئی بات سمجھائی نہیں جا سکتی۔ وہ تو عذاب کے لیے جلدی کرتے ہیں اس کا وقت مقرر ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے البتہ مومنوں کو بشارت ہو کہ ان کے لیے اللہ کی زمین کشادہ ہے اللہ کی یہ زمین بھی جس میں وہ بستے ہیں اور وہ قلب بھی جو اللہ کی جلوہ گاہ ہے جس کی وسعتوں کا ٹھکانا نہیں، اس دل میں ذوق بندگی ہو تو کیا نہیں ملتا۔ موت قرب کے لیے ہے اگر ملنے اور پانے کے تصور کو دنیا تک محدود نہ رکھا جائے تو سب سمجھ میں آ جائے گا۔

۵۲- قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

آپ فرما دیجیے کہ (اے منکرین حق) میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے (جس سے ظاہر باطن کچھ پوشیدہ نہیں) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کا انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ (یہاں حق سے محروم رہے وہاں نعمتِ حق سے محروم رہیں گے)۔

۵۳- وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور (یہ کیسے بدبخت لوگ ہیں کہ) آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اس کا ایک وقت متعین نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا، اور (ایک روز عذابِ الٰہی) اچانک ان پر آ کر رہے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہو گی۔

۵۴- يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ

اور یہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں (یہ دوزخ کے منکر ہیں لیکن

Marfat.com

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝

دوزخ ان کی منتظر ہے) اور یقیناً دوزخ کافروں کو گھیر لینے والی ہے (گھیر کر رہے گی)۔

یہ وہ دن ہو گا

۵۵۔ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

جس روز عذاب ان کو اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے گھیر لیگا اور (اللہ تعالٰی) فرمائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔

ایمان والوں کو نہایت شفقت سے سمجھایا جارہا ہے کہ مقصدِ حیات، بندگی ہے جس زمین میں اللہ کی عبادت آزادی سے نہ کرسکو وہاں سے چلے جاؤ، اللہ کی زمین کشادہ ہے قلب میں کشادگی بھی ایمان وعبادت سے آتی ہے۔

۵۶۔ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو بے شک میری زمین کشادہ ہے پس میری ہی عبادت کرو۔

یاد رکھو

۵۷۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝

ہر ذی حیات کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

تمہاری یہ عبادت رائیگاں نہ جائے گی بلکہ امید سے بہت زیادہ پاؤ گے

۵۸۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو یقیناً ہم بہشت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (جن کا لطف وہ اپنے بالا خانوں سے اٹھائیں گے اور) وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (دیکھو) کیا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔

Marfat.com

۵۹۔ اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار (کی رحمت) پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

دنیا میں مال و دولت کی فکر میں لگا رہنا مقصدِ حیات نہیں۔ یہ تو وسیلہ ہے، دیکھو جانوروں کو کون رزق دیتا ہے

۶۰۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اور کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہی (تمہاری دعاؤں کو) سننے والا (تمہاری ضرورتوں کو) جاننے والا ہے۔

۶۱۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (کس نے) کام پر لگایا، تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر (اس اللہ کو چھوڑ کر) کہاں الٹے چلے جا رہے ہیں۔

کیا وہ اپنی کوششوں سے اپنے رزق میں کشادگی پیدا کر سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ

۶۲۔ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے۔ اور (جس کے لیے چاہتا ہے اس کے لیے) تنگ کر دیتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

(وہ جانتا ہے کہ کون کس طرح سعی کر رہا ہے اور اس کے لیے کیا مناسب ہے اس لیے اپنے کو یہاں علیم فرمایا، قدیر یہاں نہ کہا تاکہ تقدیر کا سہارا لے کر لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھ جائیں)۔

۶۳۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر اس سے مُردہ زمین کو زندگی بخشی (کہ وہ ازسرِنو تر و تازہ ہو گئی) تو وہ کہیں گے

Marfat.com

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ع ۱۲/۶

کہ اللہ نے۔(پس اے رسول آپ) فرما دیجئے تمام تعریف (اسی) اللہ کے لیے ہے (میں بھی اللہ کا، یہ نشانیاں بھی اللہ کی نشانیاں) لیکن اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

ساتواں رکوع

اگر لوگ عقل سے کام لیتے، تو خالق کائنات کو چھوڑ کر دنیا سے محبت نہ کرتے، یہ ناسمجھی نہیں تو کیا ہے کہ جب ان سے سوال کرو کہ اس کائنات کا خالق کون ہے تو کہیں گے کہ اللہ، اگر مصیبت میں پڑیں تو دعا اللہ ہی سے کریں کہ ہم کو اس آفت سے بچا، لیکن ذرا سکون ملا تو سب اخلاص ختم ہو گیا شرک و کفر میں مبتلا ہو گئے۔ عاقل وہی ہے جو دنیا میں رہ کر اپنے خالق سے غافل نہ ہو۔ جس نے انکارِ حق کیا اس نے ہلاکت مول لی جس نے اللہ کے دین کے کاموں میں کوشش کی اللہ ضرور اسے راہِ ہدایت دکھائے گا۔ معیت الٰہی اس کو حاصل ہو گی وہ اپنے اعمال کا بدلہ آنکھوں سے دیکھ لے گا

۶۴۔ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (وقف لازم)

اور یہ دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اصل زندگی تو آخرت کے گھر کی (زندگی) ہے، کاش یہ (لوگ) سمجھتے۔

ان کا تو یہ حال ہے

۶۵۔ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

کہ جب یہ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ پر خالص اعتقاد رکھ کر (یعنی خلوصِ دل سے) اسے پکارتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو (طوفان اور دیگر حوادث سے) نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۶۶۔ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ وقفہ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

تاکہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں اور مزے اڑاتے رہیں (چند دن یہ عیش کر لیں) پس یہ عنقریب ہی جان لیں گے (کہ ان اعمال

Marfat.com

کا نتیجہ کیا ہوا)۔

یہ لوگ سمندر کے طوفان اور بھنور سے تو ڈرتے ہیں لیکن خشکی میں اپنے شہر مکہ پر نظر نہیں کرتے جس کو اللہ نے دارالامان بنا رکھا ہے، کہ سب طرف تو کشت و خون ہو اور مکہ کے لوگ سکون سے زندگی بسر کریں یہ اللہ کے گھر کی برکت اور اس کے نام کا اثر نہیں تو کیا ہے

۶۷۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ○

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم نے حرم (مکہ) کو (اپناہ اور) امن کی جگہ بنا دیا ہے حالانکہ ان (اہل مکہ) کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں (نہ دن کو محفوظ نہ رات کو محفوظ) پھر کیا (ان باتوں کے باوجود) وہ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔

۶۸۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، اور حق کی جب وہ اس کے پاس پہنچ چکا تکذیب کرے (یعنی دینِ حق اور رسولِ برحق کو جھٹلائے) کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ (کیا یہ کافر اس حقیقت سے اب بھی بے خبر ہیں)۔

کافروں کے جھٹلانے سے نہ نورِ حق کی روشنی بجھے گی نہ آگ کے شعلے سرد ہوں گے۔

حق بہر حال حق ہے۔ جو اس تلاشِ حق میں نکلا اللہ اس کا معاون بن جاتا ہے

۶۹۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع

اور جو لوگ ہماری راہ میں (ہمارے لیے) کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اپنا راستہ انہیں دکھا دیتے ہیں اور بلاشبہ اللہ (کی حمایت و نصرت) نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(حضرت قبلہ نے فرمایا جو سلوکِ الٰہی میں رہتے ہیں اللہ ان کو حق و حقانیت کا راستہ دکھا دیتا ہے، اللہ کی معیت انہیں حاصل رہتی ہے)۔

حضرت قبلہ نے آیتِ بالا کے سلسلہ میں ڈاکٹر نذیر احمد کے اس ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اسلیے اسکو نقل کیا جاتا ہے

جن لوگوں نے ہمارے دین کے کاموں میں کوششیں کیں ہم (بھی) ضرور ان کو اپنا راستہ دکھائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ان (لوگوں) کا ساتھی ہے جو (خلوصِ دل سے) نیک عمل کرتے ہیں۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

مکّی ساٹھ آیتیں چھ رکوع

عنکبوت (مکڑی) اور اس کے کمزور و بودے گھر کے بعد ایک مستحکم حکومت کا ذکر آرہا ہے بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کا ارادہ اور اس کا امر کس طرح کام کرتا ہے۔ اثر امر میں ہے نہ کہ شئے میں۔ امر ارادہ کے تحت ہے، جو ارادہ فرماتا ہے، اس پر حکم کرتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے۔ تبلیغی مراحل میں مشیت ایزدی پر یقین رکھتے ہوئے نہایت فہم و حکمت کے ساتھ حق کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ سورۂ عنکبوت میں اہلِ کتاب کو مشرکین پر ترجیح دی گئی تھی۔ فطرتاً مشرک اپنے کو آتش پرست نجومیوں سے قریب سمجھتے اور مسلمان اہلِ کتاب سے ایک قربت پاتے۔ مشرکین کو اس بنا پر اہلِ کتاب سے بھی ایک طرح کی نفرت ہو گئی تھی، چنانچہ جب فارس کے آتش پرست بادشاہ اور روم کی عیسائی حکومت کے درمیان جنگ ہوئی اور اہلِ فارس غالب آئے تو مشرکین مکہ بہت خوش ہوئے اور نتیجہ یہ نکالا کہ جس طرح اہلِ فارس نے روم کو ہرا دیا ہے، ہم مسلمانوں کا قلع قمع کر دینگے، مسلمانوں کو اہلِ روم کی شکست پر یک گونہ افسوس تھا شکست ایسی فاش ہوئی تھی کہ روم کے سر اٹھانے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ شام، مصر، ایشیائے کوچک وغیرہ سب ممالک ان کے قبضہ سے نکل گئے تھے۔ اس وقت جب ظاہری اسباب کے تحت حکومتِ روم کی پھر کامیابی کی کوئی صورت نہ تھی کلام اللہ پیشینگوئی فرماتا ہے کہ نو سال کے اندر اندر رومی پھر غالب آ جائینگے۔ چنانچہ عین بدر کے دن جب مسلمان مشرکین پر فتحیاب ہوئے انہیں رومیوں کی فتح کی خوشخبری ملی اور قرآن کی پیشینگوئی سچ ہوئی، اور مومنوں نے بدر میں آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ظاہری اسباب ہی سب کچھ نہیں ہوتے، اللہ جس کو چاہتا ہے کامیاب کرتا ہے فتح و نصرت سب اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ زبردست غلبہ والا ہے اس کا ہر وعدہ سچا ہے۔ اسی نکتہ سے اللہ کی وحدانیت، اس کی قدرت، امرِ حق، آخرت کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اور حقائق کو ذہن نشین کیا جاتا ہے کہ کلام کی ہدایت و رحمت سے صلاحیت رکھنے والے قلوب منور سے منورتر ہوتے جائیں اور کسی حال میں مومنوں کے پائے استقامت کو لغزش نہ ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ الٓمّٓ ○ الف، لام، میم۔ (وہی حروفِ مقطعات ہیں جو کسی اہم واقعہ کے

Marfat.com

بیان سے قبل آتے ہیں)

۲- غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○

رومی مغلوب ہو گئے

۳- فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ○

قریب ہی کی سرزمین (یعنی شام وفلسطین) میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔

۴- فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

(یعنی) چند ہی سال ہیں (بس نو سال کے اندر اندر) اللہ ہی کو اختیار پہلے بھی (تھا جب انکو اپنی حکومت وطاقت پر غرور تھا وہ پسپا ہوئے) اور بعد میں بھی (ہوگا جب وہ ظاہری اسباب سے مایوس ہو چکے ہوں گے تو پھر فتح یاب ہوں گے)۔ اور اس روز مومن خوشی منائیں گے

۵- بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ کی مدد سے (یعنی مومن اور اہلِ کتاب دونوں غالب آئیں گے رومی اہلِ فارس پر اور مسلمان مشرکین مکہ پر بدر میں) (اللہ) جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے اور وہ بڑا زبردست، رحم والا ہے۔

۶- وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ (یہ) نہیں جانتے (نہیں سمجھتے کہ غالب ومغلوب کب، کون اور کیوں کیا جاتا ہے)۔

۷- يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○

یہ لوگ بس دنیا کی ظاہری زندگی کو تو جانتے ہیں اور آخرت سے (جو اصل زندگی اور رازِ حیات ہے اس سے بالکل) غافل ہیں۔

۸- اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○

کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو (اپنی) مصلحت (اور حکمت) ہی سے ایک وقتِ معینہ کے لیے پیدا کیا ہے (یہ مقصدِ حیات، معرفتِ الٰہی، دیدارِ الٰہی کے سوا کیا ہو سکتا ہے کاش یہ لوگ آخرت کی اہمیت کو سمجھتے) اور اکثر لوگ تو اپنے پروردگار سے (آخرت میں) ملنے ہی کے منکر ہیں (دیدار کی تمنا کیا کریں گے۔ اور کیا سمجھیں گے)۔

Marfat.com

۹- أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا
أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا
الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ
مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ
رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

کیاان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی (چلے پھرے نہیں) کہ (خود) دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ لوگ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے، اور انہوں نے زمین کو جوتا تھا اور اس سے کہیں زیادہ اسکو آباد کیا تھا جس قدر انہوں نے اسے آباد کیا ہے (وہ بھی سطحی زندگی کی لذتوں ہی سے آشنا رہے) اور (ان کی اصلاح کے لیے بھی) ان کے پاس رسول (اللہ کی) نشانیاں (اور احکام) لے کر پہنچے۔ (انہوں نے حقیقت ہستی کو پانے اور سمجھنے سے انکار کیا اور ان کا وہی حشر ہوا جو یہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہیں) پھر اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

۱۰- ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ
أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا
بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا
ع ۱۰/۴ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ع

پھر جن لوگوں نے بُرائی کی ان کا انجام بھی برا ہی ہوا۔ اس لیے کہ انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔

دوسرا رکوع

آج یہ ہنسی مذاق اڑا لیں جب قیامت قائم ہوگی سب حقیقت روشن ہو جائے گی، ان کی سب امیدیں ٹوٹ جائیں گی۔ عذاب آنکھوں کے سامنے ہوگا، لوگ جماعتوں میں تقسیم ہوں گے، اللہ پر ایمان لانے والوں کا خیر مقدم ہوگا۔ کافر مبتلائے عذاب ہوں گے۔ جس طرح روز زندگی میں دیکھتے ہو کہ مردہ زمین شاداب ہوتی ہے اور شاداب مردہ اسی طرح قیامت کی دوسری زندگی کو بھی سمجھ لو، یہ بات اس کے لیے کیا مشکل ہے۔

۱۱- اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی پھر اسے دوسری بار پیدا کرے گا، پھر تم سب اسی کی طرف واپس جاؤ گے۔

۱۲- وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ

اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم آس توڑ کر رہ جائیں گے۔

Marfat.com

الْمُجْرِمُونَ ○

۱۳- وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ○

اور ان کے شریکوں میں سے کوئی ان کے سفارشی نہ ہوں گے، اور وہ لوگ (خود بھی) اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے۔

۱۴- وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ○

اور جس روز قیامت قائم ہوگی (نیک و بد) لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔

۱۵- فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ○

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو وہ جنت میں (انعامات سے) نوازے جائیں گے۔ (اعزاز و اکرام پائیں گے)۔

۱۶- وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ○

اور جو لوگ منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ لوگ عذاب میں گرفتار رہوں گے۔

۱۷- فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ○

پس (اللہ سے کیوں غافل ہو) پاک اللہ کو یاد کیا کرو جب (صبح سے) شام کرو اور جب (شام سے) صبح کرو (یا جب صبح ہو جائے اور جب شام ہو جائے)

۱۸- وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ○

اور آسمانوں اور زمین میں سب تعریف اسی کی ہے اور تیسرے پہر اور ظہر کے وقت (تم بھی اللہ کی حمد کیا کرو)۔

(یعنی کائنات کی ہر شے اپنے عروج اور زوال غرض ہر وقت اسی کی یاد میں محو ہے تم بھی اسی کی یاد میں لگے رہو۔ زندگی کو ہر طرح عبادت بنا لو۔ ان آیات سے مفسرین نے نماز پنجگانہ مراد لی ہے)

یہی نمازیں انسان کو اللہ کی یاد میں لاتی اور رکھتی ہیں حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جس نے پنجگانہ

Marfat.com

نماز کی ادائیگی کے ساتھ اپنی فکر و عمل میں بھی اللہ کو یاد رکھا وہ صلوٰۃ دائمی میں آگیا۔

۱۹۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۞ ع ۲ ۵

وہ (اللہ ہی ہے جو) زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور (وہی) مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور (خشک) زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کرتا ہے۔ اور اسی طرح (ایک دن اپنی اپنی جگہوں سے) تم نکالے جاؤ گے (یہ اللہ کا وعدہ ہے جو ہو کر رہے گا)۔

تیسرا رکوع

اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو اس کے صفات پر غور کرو، خود اپنے کو دیکھو، تم کو کیسے پیدا کیا کیسے تمہارا جوڑا بنایا کہ محبت کے رشتہ میں رہ کر سکھ چین سے رہو، کیا یہ آسمان و زمین، تمہاری زبانیں، تمہارے رنگ، یہ لیل و نہار، برق و باراں، یہ زندگی و موت، یہ زمین و آسمان کا قیام کیا سب اس بلند و برتر اللہ کی قدرت و حکمت پر شاہد نہیں۔ بے شک ہیں، اور یقیناً ہیں لیکن اہلِ فکر کے لیے، ان کے لیے جو ذوقِ سماعت، دیدۂ بینا رکھتے ہیں، ان کے لیے جو عاقل ہیں۔

۲۰۔ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۞

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم کو مٹی سے بنایا پھر تم اب انسان ہو روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ (کیا یہ اس کے وجود، قدرت اور حکمت کی دلیل نہیں)۔

۲۱۔ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۞

اور (نیز) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون پاؤ، اور تمہارے درمیان (یعنی میاں بیوی میں) محبت و ہمدردی پیدا کر دی اس میں ان لوگوں کے لیے جو فکر سے کام لیتے ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔

۲۲۔ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔ بے شک اس میں علم رکھنے والوں کے لیے (حیرت انگیز اور مستند) نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝

۲۳- وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝

اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کے وقت اور دن کے وقت سونا اور (اسی طرح) اس کا فضل (اپنی روزی) تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس میں (بھی) سننے والوں کے لیے (نصیحت کو ماننے والوں کے لیے بڑی) نشانیاں ہیں۔

۲۴- وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم کو بجلی (کا چمکنا) دکھاتا ہے خوف و امید دلانے کے لیے (کہ تم اللہ سے ڈرو بھی اور اس کی رحمت پر نظر بھی رکھو کہ شاید یہ بجلی رحمت کا پیش خیمہ ہو) اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس (پانی) سے زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں (بھی) ان لوگوں کے لیے جو صاحب عقل ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔

۲۵- وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ
دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ
اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝

اور اس کی نشانیوں میں سے (یہ کچھ کم نشانی) ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب (تمہارے مرنے اور مٹ جانے کے بعد) تم کو زمین سے (نکلنے کے لیے) ایک بار پکارے گا تم اسی وقت نکل پڑو گے (تمہارا اختیار ہی کیا ہے نادان ہو کہ ذرا سا تم کو جو ارادہ دیا ہے اسے اپنا اختیار سمجھے بیٹھے ہو)۔

۲۶- وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

اور اسی کا (سب پر اختیار) ہے جو کوئی بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے (خواہ انسان ہوں یا فرشتے یا جن یا کوئی اور مخلوق) سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۲۷- وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ
عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ
ع الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور وہی (اللہ) ہے جو خلقت کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی شان (انسانی تصور، فہم و ادراک سے) بہت بلند و بالا ہے اور وہی بڑا غلبہ والا، حکمت والا ہے۔

Marfat.com

چوتھا رکوع

گزشتہ رکوع میں صنعت سے صانع کی طرف جانے کا حکم دیا گیا یہاں صانع کی وحدانیت اس کی اطاعت، اس کی فرمانبرداری، اس کی عبادت کا سبق دے کر مومن کو دینِ فطرت پر رہنے کی تلقین کی جارہی تاکہ وہ منیب بنے۔ انابت حق کی طرف رجوع کرنا ہے منیب وہ ہے جو حق تعالیٰ کے سوا کسی طرف رجوع نہ ہو اور دنیا والوں کا کیا ہے، یہ تو ہوا و ہوس کے بندے ہیں۔ ہوا کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ مومن صراطِ مستقیم پر قائم، شرک سے بیزار، پاک دل سے پاکی میں رہ کر رضائے الٰہی میں لگا رہتا ہے جانتا ہے کہ اسے اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور اللہ شرک کے تصور سے بھی بلند و بالا ہے۔

۲۸۔ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

(دیکھو توحید کو ایک مثال سے سمجھو اللہ) تمہارے لیے تمہارے (روزمرہ کے حالات) میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے۔ (بھلا) کیا تمہارے (لونڈی) غلاموں میں سے کوئی تمہارا اس روزی میں شریک ہے جو ہم نے تم کو دی کہ تم سب اس میں برابر کے شریک ہو۔ (اور کیا) تم ان سے اسی طرح (ان کی برابری اور حقوق کے خیال سے) ڈرتے ہو جیسے تم اپنوں سے ڈرتے ہو (اگر تم اپنا شریک اپنی ملک میں ایک نوکر اور غلام کو پسند نہیں کرتے تو خالق مختار پر شرک کا تصور کر کے کیوں بے انصافی کرتے ہو) اسی طرح ہم (اپنی) نشانیاں کھول کر ان لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

شرک ظلم ہے، فطرت کے خلاف ہے، اسی لیے دینِ فطرت شرک سے پاک ہے۔

۲۹۔ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

بلکہ اس کے باوجود ظالم اپنی خواہشوں پر بلا سمجھے بوجھے چلتے رہتے ہیں۔ پھر جس کو اللہ گمراہ کر دے (یعنی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے) اسے کون سمجھا سکتا ہے اور ان کا کوئی (بھی تو) مددگار نہیں۔

۳۰۔ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ

پس (اے مومن) تو یکسو ہو کر اسی دین حنیف (یعنی دینِ اسلام، دینِ فطرت) کی طرف اپنا رخ کرلے (یعنی) اللہ کی اس فطرت پر جس پر اس نے اپنے بندوں

Marfat.com

عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

کو بنایا (قائم رہ) اللہ اپنے بنائے ہوئے (قوانین فطرت) کو بدلا نہیں کرتا یہی سیدھا دین ہے (جسے دینِ فطرت، دینِ اسلام کہتے ہیں) لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے (کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو فطرتاً ذات باری تعالیٰ کی ایک تڑپ دی ہے اور اسی فطرتِ اسلامیہ پر سب کو بنایا ہے)۔

۳۱- مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(مومنو) اسی (اللہ) کی طرف رجوع رہو اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو (جو تعلق مع اللہ کا اولین ذریعہ ہے) اور شرک کرنے والوں میں سے مت ہو (یاد رکھو کہ شرک ظلم ہے اللہ سے بغاوت ہے)

اللہ کی طرف رجوع رہنا یہ ہے کہ دل میں اس کا ایک کھٹکا لگا رہے، اس خلش کی تشفی نماز سے ہے یہی موجب قرب ہے، جو شے اس مقام قرب سے محروم رکھتی ہے وہ شرک ہے، اس سے بیزاری ضروری ہے۔ اسلام کی روح اتحاد، وحدت ہے، شرک کی بنیاد دوئی اور تفرقہ ہے۔ اس لیے

۳۲- مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

(مومنو! تم ان لوگوں میں سے بھی نہ ہو) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور (خود) گروہ گروہ ہو گئے (یعنی متعدد جماعتوں میں تقسیم ہو گئے ہر ایک نے ایک الگ عقیدہ الگ راہ اختیار کی اور) ہر فرقہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

ہر چند لوگ فرقوں میں منقسم ہیں لیکن جب تکلیف پہنچتی ہے تو سب اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔

۳۳- وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے (دکھ درد ہو، مفلسی ہو، سختی ہو، شدت ہو) تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارنے لگتے ہیں اور جب وہ اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے (کچھ آسانی ہو جاتی ہے، تردد و پریشانی سے ذرا الگ ہوتا ہے) تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے

۳۴- لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ وقفة فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

تاکہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس سے ناشکری کریں۔ پس (اے کافرو!) کچھ دن (اس دنیا میں) مزے اڑا لو پھر تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اس

Marfat.com

کفر و ناشکری کا نتیجہ کیا ہوتا ہے)۔

۳۵۔ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ○

کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ جو انہیں شرک کرنے کو کہہ رہی ہے (یا انہیں ہمارا شریک بتاتی ہے)۔

۳۶۔ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ○

اور (لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ) جب ہم ان کو اپنی رحمت کا ذرا مزہ چکھائیں تو پھولے نہیں سماتے اور اگر انہیں خود ان کے اعمال کی پاداش میں تکلیف پہنچے (ذرا نقصان پہنچے) بس (اتنی سی بات پر) آس توڑ بیٹھتے ہیں۔

برخلاف اس کے مومن فراخی میں اللہ کا شکر گزار رہتا ہے اور سختی میں صبر سے اس کی رحمت کا منتظر رہتا ہے۔

۳۷۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے (جس پر چاہتا ہے) بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں (جن کی نظریں ہر حال میں رزق دینے والے پر رہتی ہیں اور وہ ناامیدی کے شکار نہیں ہوتے صبر و شکر میں رہ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کرتے رہتے ہیں)۔

۳۸۔ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

پس (اے مومن) تو قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور مسکینوں اور مسافروں کو بھی (ان کا حق) یہ بات ان لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ (دنیا اور آخرت میں فلاح پانے والے ہیں (وہ اپنی مراد کو پہنچیں گے، یہاں تسکینِ خاطر، وہاں لقائے الٰہی کی نعمت میسر ہو گی)۔

۳۹۔ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

اور جو تم (اپنے دنیاوی فائدہ کے لیے روپیہ) سود پر دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال میں (مل کر تمہارا اثاثہ) بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے یہاں نہیں بڑھتا اور جو تم پاک دل سے اللہ کی رضا مندی کے لیے (زکوٰۃ) دیتے ہو (تو

Marfat.com

تُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○

وہ دینا اللہ کے یہاں کام آتا ہے) پس وہی لوگ ہیں جو اپنے مال کو دوچند کریں گے (یہاں بھی ان کے مال میں خیر و برکت ہوگی اور وہاں بھی انہیں دونا، بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر ملے گا)۔

کیا تم غور نہیں کرتے کہ

۴۰۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ع ۱۳

اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی، پھر تمہیں مارے گا، پھر تم کو جلائے گا۔ کیا تمہارے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو اس میں سے کچھ بھی کر سکے (پیدا کرنا رزق دینا، مارنا جلانا سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے کسی شریک کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے) وہ تو پاک ہے اور بہت بلند (و بالاتر) ہے ان سے جنہیں وہ شریک ٹھیراتے ہیں۔

پانچواں رکوع

دنیا میں فساد شرک ہی کے باعث ہے، جب مقاصدِ حیات مختلف ہو جاتے ہیں تو تفریق ضروری ہے یہ تفریق جھگڑے و فساد کی صورت اختیار کرتی ہے، اللہ کو وہی پسند ہیں جن کا رُخ اللہ ہی کی طرف رہتا ہے، جو اپنی فکر و عمل میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور اللہ نے ان کی مدد اپنے ذمہ لے رکھی ہے لیکن جو لوگ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتے ہیں اور اللہ پر ایمان نہیں لاتے، کلام اللہ سنتے ہیں اور یقین نہیں کرتے، ان کے قلب مُردہ ہیں ان کے ایمان نہ لانے سے متردد نہ ہونا چاہیئے، ایمان وہی لاتے ہیں جو قبولیتِ حق کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۴۱۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

خشکی و تری میں لوگوں کے اپنے ہاتھ کی کمائی (یعنی اعمال) کے باعث فساد پھیل پڑا ہے تاکہ اللہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے ممکن ہے لوگ (ڈر کر راہِ راست پر) واپس آجائیں۔

۴۲۔ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

آپ فرما دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔ ان میں بہت شرک کرنے والے تھے۔

Marfat.com

مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم
مُّشْرِكِينَ ○

اس خرابی سے بچنے اور نکلنے کی ایک ہی صورت ہے وہ دینِ فطرت کی اتباع ہے

۴۳- فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ
مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ
لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ○

پس (اے مخاطب) تو اپنا رُخ دینِ حق (یعنی اسلام کے بتائے ہوئے سیدھے اور سیدھے راستہ کی طرف کرلے۔ قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ روز (قیامت) آپہنچے جو (پھر) ہٹنے والا نہیں اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے

۴۴- مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ
يَمْهَدُونَ ○

جو کافر رہا اس پر اس کا کفر (وبال بن کر) پڑے گا اور جو نیک عمل کر رہا ہے تو (ایسے لوگ درحقیقت) اپنے ہی لیے (راحتِ جنت کا) سامان تیار کر رہے ہیں

۴۵- لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا
يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ○

تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے (اللہ) انہیں اپنے فضل (وکرم) سے (نیک) بدلہ دے۔ بلاشبہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا (جس کو وہ پسند نہ فرمائے اسے اپنا ٹھکانا خود سمجھ لینا چاہیے)۔

۴۶- وَمِنْ آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن
رَّحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ وہ (بارانِ رحمت کی) خوشخبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے اور تاکہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ (کیا یہ سب اللہ کے وجود اور اس کی عنایات پر شاہد نہیں)۔

اور منکرینِ حق کو دنیا ہی میں ان کے اعمال کی کچھ سزا مل جاتی ہے اور مومن کی مدد کی جاتی ہے۔

۴۷- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا
إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ

اور بے شک ہم نے آپ سے قبل ان کی (اپنی اپنی) قوموں کی طرف کتنے پیغمبر بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر پہنچے (لیکن بہتوں نے ان کو جھٹلایا)

Marfat.com

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

پھر ہم نے ان لوگوں سے بدلہ لیا جو مجرم تھے اور مومنوں کی مدد تو ہمارے ہی ذمہ تھی (انہیں کون مغلوب کرسکتا تھا - ہر زمانہ میں باطل کو شکست ہوئی اب بھی ہوگی اور دینِ اسلام ابرِ رحمت کی طرح چھا جائے گا) -

۴۸- اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے - اور اس کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تم مینہ کو اس کے اندر سے نکلتا دیکھتے ہو، پھر جب (اس بارش کو) اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے تو وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں

۴۹- وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ○

حالانکہ مینہ برسنے سے قبل وہ بالکل ناامید ہو چکے تھے -

جس طرح ابرِ رحمت سے مختلف زمینوں پر آگے اور پیچھے بارش ہوئی اسی طرح دینِ اسلام بھی مختلف ممالک پر مختلف اوقات میں پھیلا ہے اور جس طرح بارانِ رحمت زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کو مرنے کے بعد زندہ کرے گا

۵۰- فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

پس اللہ کی رحمت کے آثار تو دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو مُردہ ہونے کے بعد زندہ (سرسبز و شاداب) کرتا ہے، بے شک وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے (مُردہ دلوں میں جان ڈالنے والا ہے) اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے (بڑی قدرت والا ہے) -

۵۱- وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○

اور اگر ہم کوئی (ایسی) ہوا چلا دیں کہ (جس کے باعث) وہ اپنی کھیتی کو دیکھیں کہ (پک کر) زرد پڑ گئی ہے تو یہ لوگ (فوراً بدل جائیں اور پھر) اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں -

Marfat.com

تقاضائے ایمان یہ ہے کہ انسان ہر حال میں صابر و شاکر رہے ۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے لیکن یہ راز مومن جانتا ہے ۔ قلبِ مردہ کو یہ حقیقت بتائی بھی جائے تو وہ نہ سمجھ سکے گا

۵۲- فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○

پس نہ آپ مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں (یعنی وہ لوگ جن کے دل مُردہ ہوچکے ہیں ان کو توفیقِ ایمان دینا آپ کا کام نہیں) اور نہ آپ (سمعِ قبول سے محروم) بہروں کو جب کہ وہ روگردانی کر رہے ہوں اپنی (پیغامِ حق کی) پکار سُنا سکتے ہیں ۔

۵۳- وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ ع ۵

اور نہ آپ اندھوں کو (جو راہِ حق دیکھنے کے لیے تیار ہی نہیں) انکی گمراہی سے راہ پر لاسکتے ہیں آپ تو اسی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں پس وہی مسلمان ہوتے ہیں ۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں مومنوں کو بتایا گیا کہ مارنا اور جِلانا اللہ کا کام ہے کوئی کسی کی فطرت اس کی خصلت بدل نہیں سکتا ۔ مُردہ دل کو زندہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ۔ توفیق جسے چاہتا ہے اللہ دیتا ہے ۔ انسان کا کام سعی ہے ، راہِ حق پر لگا رہنا ہے ، پھر جن میں قبولِ حق کی صلاحیت ہے وہ مسلمان ہوتے ہیں ۔ اس سورت میں ہر قسم کی مادی روحانی مثالیں دے کر مبلّغِ حق کو استقامت کے ساتھ تبلیغ حق پر قائم رہنے کی دعوت دی گئی ہے ، حضور سے کہا جاتا ہے کہ آپ صبر کریں سب اہلِ مکہ اور اردگرد کے لوگ مسلمان ہوں گے اور آپ کے صبر و استقامت سے امت کو بھی یہ سبق ملے گا اور اس کے پائے استقامت کو جنبش نہ ہوگی ۔

۵۴- اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

قرء حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

اللہ ہی ہے جس نے تم کو (ابتداء میں) کمزور پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد قوت عطا فرمائی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا ، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہی بڑا جاننے والا ، بڑا قدرت والا ہے (انسان کی تخلیق اس کی نشوونما اس کی جوانی ، اس کا بڑھاپا ہر منزل کی اس کی حاجتیں اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بے شمار چیزیں جو تم دیکھتے ہو یہ سب اللہ ہی کی تو عنایات ہیں جو صاحب علم اور بڑا قدرت والا ہے) ۔

Marfat.com

الْقَدِيرُ ○

۵۵- وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ
الْمُجْرِمُونَ ۙ مَا لَبِثُوا غَيْرَ
سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا
يُؤْفَكُونَ ○

اور جس دن قیامت قائم ہوگی، مجرم قسمیں کھائیں گے کہ ہم (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہ رہے، اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی راہِ حق چھوڑ کر) اُلٹے چلا کرتے تھے۔

۵۶- وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ
فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

اور جن لوگوں کو علم (حق) وایمان عطا ہوا ہے کہیں گے کہ کتابِ الٰہی (علمِ الٰہی یا لوحِ محفوظ) کے مطابق تم (دنیا کی سرزمین میں) قیامت تک رہے ہو، اور یہ قیامت کا دن ہے (جی اٹھنے کا دن ہے وہی دن ہے جس کے تم منکر تھے) اور البتہ تم کو اس کا یقین نہ تھا۔

۵۷- فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ
ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ ○

پس اس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا (یا قصور بخشوانا) کچھ نفع نہ دے گا اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی (کہ اس کا وقت گزر گیا)۔

۵۸- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا
الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ
وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ
لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ○

اور ہم نے لوگوں (کے سمجھنے) کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں (جو مشاہدات، تجربات اور کیفیات سے متعلق ہیں) بیان کی ہیں (لیکن ان کفار میں قبولِ حق کی صلاحیت ہی نہیں ہے) اور اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے کر آئیں تو جو لوگ کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم سب تو باطل پر ہو۔

۵۹- كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○

اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو سمجھ نہیں رکھتے (ایمان سے محروم ہیں۔ علمِ حق کا انکار ہی محرومی ہے اس سے دل پر مہر لگ جاتی ہے، دل سخت ہو جاتا ہے، قبولیتِ حق کی استعداد ہی جاتی رہتی ہے)۔

Marfat.com

یہ حقیقت سرکارِ دو عالم کے وسیلہ سے امت کو بتا دی گئی تاکہ وہ تبلیغ حق پر قائم رہیں اور ان کے پائے استقامت کو لوگوں کے کفر، عناد، انکار، ضد کے باعث لغزش بھی نہ ہو

۶۰- فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ع ۷ ۹

پس تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (حق ہے) اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں لاتے کہیں تم کو (تمہارے عزم سے) ہلا نہ دیں۔

سُوْرَةُ لُقْمٰن

مکی　　چونتیس آیتیں　　چار رکوع

گزشتہ سورہ میں اسلام کی صداقت کا ثبوت ایک پیشنگوئی کی صداقت سے بھی دیا گیا، ساتھ ہی مومنوں کو اطمینان دلایا گیا کہ سب اختیار اللہ ہی کا ہے جو ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے، پھر ہر طرح کی مثالوں سے دین حق کا حق ہونا اللہ کی وحدانیت، اور آخرت کے مضامین ذہن نشین کیئے گئے، اس کے بعد بھی اگر لوگ ایمان نہیں لاتے تو سرکارِ دو عالم کو اور ان کے وسیلہ سے امت کو بتایا گیا کہ صبر سے کام لیں اہل مکہ سب ہی مسلمان ہو جائیں گے۔ بہر حال ان سے ہوشیار رہیں۔ ان کی باتوں سے یا طعن و تشنیع سے متاثر نہ ہوں۔

یہاں تاریخ عالم سے پھر ایک مثال دے کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو آپ قطعی فکر نہ کریں۔ یہ صاحب عقل نہیں ورنہ ہر بڑے سے بڑا علم والا انبیاء ہی کا تابع ہوتا ہے علم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے بغیر کھلتا ہی نہیں تبلیغی نقطۂ نظر سے یوں سمجھنا چاہیئے کہ سورۂ روم میں توحید کے عنوان پر زور تھا تو یہاں اصلاح عقیدہ کے بعد ذاتی صفات اور اخلاقِ حسنہ کی تربیت پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہ سورہ گویا احکامات اور تربیتِ نفس کے اصولوں کا خلاصہ ہے تاکہ بچے سے بوڑھے تک ان اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنے اخلاق سنواریں کہ یہی دانائی ہے، کتابِ حکمت اسی کی تعلیم کے لیے نازل کی گئی ہے، گویا مسلمانوں کے لیے یہ وہ کسوٹی ہے جس پر انہیں اپنے اخلاق و اعمال، علم و حکمت کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

۱۹۹۱

سورہ کا نام لقمان ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نبی نہ تھے لیکن ان کے نصائح تعلیماتِ اسلامی کا خلاصہ ہیں۔ آپ کا زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ کے قریب تھا۔ خود ان کے لڑکے کے متعلق بھی تفاسیر سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ پہلے سے موحد تھے یا ان نصائح کے بعد

Marfat.com

موحد ہوئے۔ در اصل یہاں اخلاقِ حسنہ کی آراستگی کے چند اصولوں کا بیان ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ الٓمّٓ ○ الف، لام، میم (وہی حروفِ مقطعات ہیں جن سے سورۂ بقرہ شروع ہوا تھا)

(غور کرو۔ جب بھی حق کی صداقت کو دل میں راسخ کرنا منظور ہوتا ہے یا ایک اٹل حقیقت کا بیان ہوتا ہے تو اکثر حروفِ مقطعات میں ا۔ل۔م۔ لائے گئے ہیں، سورۂ بقرہ میں قرآن کے حق ہونے اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہونے کے ذکر سے قبل الٓمّٓ آیا تھا۔ یہاں بھی ان آیات کے اسی قرآن کی آیات ہونے پر الٓمّٓ کی مزید مہرِ صداقت ثبت ہے)۔

۲۔ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ○ یہ حکمت والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں (جن کی صداقت میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں اور جن میں ایک مکمل زندگی کی بالیدگی، خیر و حکمت کے جملہ مضامین بڑی خوبی سے بیان کیے گئے ہیں)۔

۳۔ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ○ (یہ آیات) نیکو کاروں کے لیے ہدایت و رحمت ہیں۔ (ہدایت عقائد کے اعتبار سے۔ رحمت، راہِ ہدایت پر عمل پیرا ہونے کے باعث)

محسن کون ہیں

۴۔ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ○ جو نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں (یعنی جس اللہ کے روبرو انہیں آخرت میں جانا ہے اسے ہمیشہ حاضر ناظر جان کر اس کی عبادت کرتے ہیں خواہ بہ عبادتِ ذات، نماز ہو یا اس کا تعلق مال کی پاکیزگی اور معاشرہ کی آراستگی سے ہو)۔

اور اللہ پر نظر رکھنے والے ہی اپنی مراد پاتے ہیں

۵۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے (مراد کو پہنچنے والے، نجات پانے والے) ہیں

آیت نمبر (۱) لقمٰن = حضرت لقمان کا پیغمبر ہونا ثابت نہیں آپ کا زمانہ حضرت عیسٰی سے بہت قبل حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ بتایا جاتا ہے، چونکہ آپ نبی نہ تھے اسلیے حکمت کے معنی مفسرین نے دانائی، عقل مندی سمجھ بوجھ لکھے ہیں عرب میں لقمان کی حکمت و دانائی کے بڑے چرچے تھے لیکن ان کی صحیح تعلیمات وہی ہیں جو قرآن حکیم میں محفوظ ہیں۔

Marfat.com

(ان آیات کے حکیمانہ اندازِ بیان پر ذرا رک کر غور کرو، کس خوبی سے سورۂ بقرہ کے ابتدائی مضامین کی طرف جن میں مومن کا بیان تھا ذہن منتقل کیا گیا، ساتھ ہی درمیان میں ہدایت، رحمت، اور احسان کے ذکر سے کتنی سورتوں کے مضامین کی یاد تازہ کی گئی - اللہ ہی کو حاضر ناظر جان کر نماز و زکوٰۃ کے بیان میں جو رفعت و بلندی، اخلاص و تلاش حق اور رضائے الٰہی کی طرف اشارات ہیں وہ سب اور دیگر لطائف انہیں آیات پر غور کرنے سے قلب پر کھلتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر ہی کچھ ملتا ہے - یہ اللہ کے وہی نیک بندے جانتے ہیں جنہیں یہ نعمت حاصل ہے اور جو نیک سے نیک تر، بنتے اور مقام احسان کی رفعتوں کو طے کرتے چلے جاتے ہیں وما توفیقی الاّ باللہ)

۶- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور بعض لوگ (غفلت میں ڈالنے والی) کھیل کی باتیں (افسانہ و کہانیاں وغیرہ) خریدتے ہیں تاکہ بے سمجھے بوجھے اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کریں اور اس (دین) کا مذاق اڑائیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے -

(یعنی یہ عجیب لوگ ہیں کہ افسانے تو سمجھ لیتے ہیں اور کتابِ حکیم کا مذاق اڑاتے ہیں، اور دل کے بہلانے کی باتوں میں خود بھی مشغول ہیں اور دوسروں کو بھی انہیں کی تلقین کرتے ہیں، درحقیقت یہ لوگ خود ہی عذاب مول لے رہے ہیں) -

۷- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اور جب اس (منکرِ حق) کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو غرور سے منہ پھیر لیتا ہے، گویا ان کو سنا ہی نہیں، جیسے اس کے کانوں میں بوجھ ہے - (اس کے دونوں کان بہرے ہیں) سو آپ اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے -

۸- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝

(البتہ) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں -

Marfat.com

۹۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

اس کے جملہ کام حکمت پر مبنی ہیں، اس کی حکمت مآل قدرت ہے وہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ دیکھو

۱۰۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝

اس نے آسمانوں کو بلا ستونوں کے بنایا (جیسا کہ) تم ان کو دیکھ رہے ہو۔ اور زمین پر پہاڑ رکھ دئیے تاکہ (زمین ایک منظم اعتدالی کیفیت میں رہے اور) تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئیے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (زمین) میں ہر طرح کی نفیس (پر رونق، کار آمد) چیزیں اگائیں۔

۱۱۔ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ع ۱۱

یہ سب کچھ تو اللہ نے پیدا کیا، اب (ذرا) مجھے دکھاؤ کہ جو خدا کے سوا ہیں (جن کی تم پرستش کرتے ہو) انہوں نے کیا پیدا کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

دوسرا رکوع

توحید کے مضمون کو استدلال اور مشاہدہ کے انداز سے بتانے کے بعد، اور یہ واضح کرنے کے بعد کہ تمام عبادات، نماز زکوٰۃ وغیرہ کی اصل غرض و غایت اللہ ہی کی رضاجوئی ہے لقمان کی زبان سے کچھ نصیحتوں کا ذکر ہو رہا ہے جو اصلاحِ ذات اور اصلاحِ معاشرہ کی جان ہیں۔

۱۲۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ

اور لقمان کو (جس کی حکمت کی باتوں کا چرچا ہے) ہم نے دانائی عطا کی۔ (اور کہا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو، اور جو کوئی اللہ کا شکر (ادا) کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لیے شکر گزار ہوتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو اللہ بے نیاز ہے سزاوار

Marfat.com

كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

حمد (وثنا) ہے۔

۱۳۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور (لقمان کی ان صحیح تعلیمات کو یاد دلائیے) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرانا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۴۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○

النصف

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے (کہ اللہ کے حقوق کے بعد دنیا میں پہلے ماں اور پھر باپ کے حقوق ہیں اور یوں سمجھایا کہ) اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر (تھک تھک کر) اسے پیٹ میں رکھا اور دو سال میں (جا کر کہیں) اس کا دودھ چھوٹتا ہے (اس لیے اے انسان تجھ پر واجب ہے) کہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر (اور یاد رکھو) آخر میری ہی طرف (تم سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔

۱۵۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور اگر وہ دونوں (یعنی تیرے ماں باپ) تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرا جس کا تیرے پاس کوئی علم نہیں (کسی علم عقلی و نقلی سے ایسا ہونا ممکن ہی نہیں) تو تو ان کا کہنا نہ مان اور (اس کے باوجود) دنیا (کی زندگی) میں تو ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آ اور راہ اس کی اختیار کر جو ہماری طرف رجوع ہوا (یعنی اطاعت اس کی کر جو ہمارا ہو کر ہماری بندگی کرتا ہے ہم ہی سے مانگتا ہے ہماری طرف سب کو بُلاتا ہے) پھر (یاد رکھو کہ) تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے۔ پھر (اس دن) جو تم کیا کرتے تھے میں تم کو بتا دوں گا۔

لقمان کی دانائی کی باتوں میں سے جو اللہ نے انہیں بخشی تھیں یہ بھی تھیں کہ

۱۶۔ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ

اے میرے بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر (چھوٹی ہی کیوں نہ ہو) اور وہ کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں (چھپی ہوئی) ہو تو اللہ اسے بھی (قیامت کے دن) موجود کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا باریک بیں خبردار ہے۔

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝

جب چھوٹے بڑے سب اعمال اللہ کے سامنے پیش ہونا ہیں تو اے بیٹے تو بھی اس کے سامنے حاضر ہو کر حضوری پیدا کر۔ نماز پڑھ

۱۷- يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ (خود بھی اللہ کی بندگی میں پابند رہ) اور دوسروں کو بھی اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کام سے منع کیا کر اور جو تکلیف تجھ کو پہنچے اس پر صبر کر بے شک یہ (صبر و استقامت) بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اور جو تیرے معاملات اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہیں ان میں بھی انسانیت اور رواداری، منکسر مزاجی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھ

۱۸- وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝

اور لوگوں سے بے رخی (اور غرور و گھمنڈ) سے نہ مل (بلکہ خندہ پیشانی سے بات کیا کر) اور زمین پر اکڑ کر (تکبرانہ انداز سے) نہ چل بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے، خود پسند کو پسند نہیں کرتا

۱۹- وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ ع ۸/۱۱

اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر (نہ اس درجہ انکسار پر اتر آ کہ لوگ تجھے بے وقوف سمجھیں اور نہ اس انداز سے اکڑ کر چل کہ لوگ تجھے متکبر کہیں، تیری چال میں ایک وقار ہونا چاہیے کہ لوگوں پر اچھا اثر ہو) اور اپنی آواز نیچی رکھ (بہت چلا کر بات نہ کر اس سے دوسرے کے دل میں کراہت پیدا ہوتی ہے جیسے گدھے کی آواز سے) بے شک گدھے کی آواز تمام آوازوں میں زیادہ بُری (اور کرخت آواز) ہوتی ہے۔

تیسرا رکوع

چھوٹی چھوٹی نصیحتوں کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرنا ایک موثر طریقہ ہے لیکن یہ نصیحتیں اس انداز سے ہوں کہ بنیادی نکتہ جس کو دل نشیں کرنا ہے اس کی اہمیت بڑھتی جائے یہاں بھی

Marfat.com

سورہ کی ابتداء توحید کے مضمون سے ہوئی تھی اس کے بعد اخلاق حسنہ کی تربیت پر زور دیا گیا اب پھر اللہ کی توحید اس کے احسانات اور انعامات کا بیان شروع ہوتا ہے، منشاء انسان میں غور و فکر، عقل و بصیرت پیدا کرنا ہے اور زندگی کو اللہ کے تابع بنانا ہے

۲۰۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝

کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کو تمہارے ہی کام میں لگا دیا ہے، اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں اور (اس کے باوجود) بعض ایسے لوگ ہیں کہ خدا کے بارے میں بلا علم، بلا بصیرت اور بلا کسی روشن کتاب (کی سند) کے جھگڑتے رہتے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں جن میں نہ حسی علم تکمیل کے ساتھ ہے نہ وہ معنوی علوم سے آگاہ ہیں اور نہ انہیں کوئی مستند اور منور کتاب ہی نصیب ہے)۔

۲۱۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے اتاری ہے اس کی پیروی کرو۔ تو کہتے ہیں ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو (چلتا) پایا۔ بھلا (ان سے پوچھو کہ) اگرچہ انہیں (اور ان کے باپ دادا کو) شیطان (اس طریقہ سے) دوزخ کی طرف بلا رہا ہو (تب بھی کیا یہ انہیں کی پیروی کریں گے)۔

۲۲۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

اور جس نے اپنے کو اللہ کے حوالہ کر دیا اور اس نے (اخلاص کے ساتھ اللہ کو حاضر ناظر جان کر) نیکی کی راہ اختیار کی تو اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا (جس کے ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے (اللہ اپنے نیک بندوں کا انجام بخیر کرے گا وہ منزل مراد کو پہنچیں گے)۔

۲۳۔ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور جو کفر کرے (ایمان نہ لائے) تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔ ہماری ہی طرف ان کو واپس آنا ہے پھر جو کام وہ کیا کرتے تھے ہم ان کو جتا دیں گے۔ بیشک اللہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

19421

Marfat.com

الصُّدُوْرِ ۞

وہ اس ڈھیل پر نازاں نہ ہوں

۲۴- نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۞

ہم ان کو (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر ان کو سخت عذاب کی طرف مجبور کر دیں گے (سوائے نارِ دوزخ کے ان کے لیے کوئی چارۂ کار نہ ہوگا اور وہ دوزخ میں کھینچ لائے جائیں گے)۔

۲۵- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے ۔ آپ کہیے سب تعریف (اسی) اللہ کے لیے ہے البتہ ان میں اکثر (اس بات کی بھی) سمجھ نہیں رکھتے (کہ جس نے پیدا کیا ہے عبادت بھی اسی کی کرنا چاہیے)۔

۲۶- لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞

(اللہ کو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز لائق حمد (وثنا) ہے۔

۲۷- وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞

اور (اس کی حمد وثنا کا حق کون ادا کر سکتا ہے جبکہ اس کی خوبیوں اور صفات کا یہ عالم ہے کہ) اگر تمام درخت جو روئے زمین پر ہیں قلم بن جائیں اور یہ سمندر (یعنی تمام زمین کا پانی) اور اس کے علاوہ سات اور سمندر سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کی باتیں (اللہ کے صفات) ختم نہ ہوں (نہ بیان ہو سکیں نہ ضبط تحریر میں آسکیں) بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے (اس کی حکمت وقدرت کا احاطہ ممکن ہی نہیں)۔

جس کی قدرت وحکمت لاانتہا ہے اس کے لیے کسی کو پیدا کرنا یا مارنا کیا بڑی بات ہے

۲۸- مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۞

(اس کے نزدیک) تم (سب) کو پیدا کرنا اور مرنے کے بعد (تم سب کو) زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک آدمی کو (پیدا کرنا یا مارنا ہے) بے شک اللہ سننے دیکھنے والا ہے (اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں)۔

۲۹- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ

کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات

Marfat.com

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى
وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

میں داخل کرتا ہے (یہ سلسلہ برابر جاری ہے) اور سورج اور چاند کو (اپنے اپنے) کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک اپنے وقت مقررہ تک چلتا ہے اور (یہی نہیں بلکہ) اللہ تمہارے (بھی) تمام کاموں سے خوب واقف ہے۔ (نہ تمہارا ظاہر اس سے پوشیدہ ہے اور نہ باطن)۔

۳۰- ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ
وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ
ع ۳ ۱۱ ۱۲ الْكَبِيرُ ۝

یہ اس لیے کہ اللہ کی ذات ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں سب باطل (جھوٹ لغو ہیچ) ہیں اور بیشک اللہ بڑی شان (اور) بڑے مرتبہ والا ہے،

چوتھا رکوع

اس کی شان اور اس کی کبریائی کا ذکر جاری ہے

۳۱- أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي
فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ
مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے فضل سے کشتیاں سمندر میں چلتی ہیں (پانی کا ایک خاص قسم کا اتنا بھاری بوجھ اٹھائے رہنا اس لیے ہے) تاکہ (اللہ) تم کو اپنی (قدرتِ کاملہ اور حکمتِ کونیہ کی) نشانیاں دکھائے بے شک اس میں ہر صابر (اور) شاکر کے لیے بلاشبہ (بڑی) نشانیاں ہیں (جن پر غور و خوض سے وہ بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے)۔

۳۲- وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ
دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ج

اور جب ان پر (جو کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں) سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ محض اللہ کے ہو کر اللہ کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر

آیت نمبر (۳۲) (نوٹ) تین قسم کے مسلمان: (۱) سابق = سبقت لے جانے والے مومن مخلص، منتہائے کمال کو پہنچے ہوئے۔ ان کے لیے جنت میں نعمتِ بے حساب ہے مثلاً عہد رسالت کے مخلصین جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔

(۲) مقتصد = میانہ رو۔ اعتدال پر رہنے والے، وہ مومن جن میں ریاکاری کا شائبہ نہ ہو۔ سیدھی راہ پر چلنے والے اگر بتقاضائے بشری کچھ بھول بھی جائیں لیکن بھول اور غفلت میں نہیں رہتے فوراً اصلاح کر لیتے ہیں۔ یہ طبقہ ناجی ہے حساب میں آسانی ہوگی۔ ان میں بہترین گروہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے، جو حضور کے عمل پر عمل کرتے رہے صحیح عمل میں سلامتی پائے ہوئے رہے۔

(۳) من ظلم نفسہ = وہ طبقہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا، گناہ بھی کیے لیکن ریاضت میں مشغول رہا۔ اللہ سے مغفرت کا طالب رہا، پریشان ہوگا لیکن مغفرت پائے گا یہ عام مسلمان ہیں جن سے لغزشیں ہوئیں۔

Marfat.com

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ
مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝

جب اللہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض اعتدال پر رہتے ہیں اور (اکثر ہماری عنایتیں بھول کر پھر ناشکری پر اُتر آتے ہیں اور) ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے وہی منکر ہوتے ہیں جو عہد پر قائم نہ رہنے والے (بے وفا) احسان فراموش ہیں۔

۳۳۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ
هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو، اور اس دن کا خوف کرو جب باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا (اس دن کا آنا برحق ہے) بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس (دیکھو کہیں) دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور (دیکھو فریب دینے والوں سے بھی ہوشیار رہا کرو کہیں) وہ فریب دینے والا (شیطان) اللہ کے بارے میں تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے (اللہ کے بارے میں دھوکہ یہ ہے کہ تم کو اس کے احکام، اس کے فرمان سے غافل نہ کر دے)۔

۳۴۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ
نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ
اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ع ۱۳

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے (وہی کریم و کارساز ہے وہی عالم الغیب) اور وہی مینہ برساتا ہے۔ اور وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ میں ہے۔ اور کسی نفس کو علم نہیں کہ کل وہ کیا کام کرے گا۔ اور نہ کسی نفس کو یہ خبر ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا، بیشک اللہ بڑا جاننے والا اخبردار ہے۔

(اس سے ماضی، حال، مستقبل کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ دراصل وہ زمان مکان سے بے نیاز ہے ہر شے اس کے سامنے حاضر، وہ مختارِ کُل ہے۔ وہ عطا کرنے والا ہے جن کے ہاتھوں چاہے عطا کرے)۔

Marfat.com

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

مکی — تیس آیتیں — تین رکوع

گزشتہ سورہ میں حکمت کا بیان تھا۔ یہاں حکیم مطلق کی حکمتِ کاملہ، اس کی کتاب اور اس کے رسول کا ذکر ہے۔ ایسی حکمت جو بے مثال ہے، جس کی نظیر ہی نہیں ملتی جو اپنے آغوش میں جملہ حکمتوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ جس طرح یہ کتاب بے مثل اور تمام کتبِ سابقہ کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اسی طرح جس ذاتِ مقدسہ پر یہ کتاب نازل ہوئی وہ جملہ انبیاء علیہم السلام کے صفات کی جامع اور انوارِ الٰہی کی مظہر ہے۔ عرب کی سرزمین میں جہاں کی بدحالی اور بداخلاقی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی لیکن جہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا تھا اس سرزمین میں ایک رسولِ امی مبعوث کیا جاتا ہے جو بندوں کو اللہ کی طرف بلا رہا ہے، اللہ کی حمد و ثنا تحمید و تقدیس بیان کرتا ہے۔ خود ان سے کوئی اجر نہیں چاہتا ان کو اللہ سے اجر دلانے کے لیے مضطرب ہے، خود فنائیتِ تامہ میں سرشار ہے۔ بندوں کو اسی فنائیتِ تامہ میں لانے کی راہ بتا رہا ہے۔ یہ سورہ بھی گزشتہ سورہ اور سورۂ بقرہ کی طرح حروفِ مقطعات الٓمّٓ سے شروع ہوتا ہے، اور اس میں بھی کتاب کی صداقت سرکارِ دوعالم کی صداقت اور اس دنیائے آب و گل میں آپ کی تشریف آوری کی غرض و غایت کا بیان ہے، اور لوگوں کو رسولِ برحق سے فضول اور لاحاصل باتوں کے استفسار سے روکا جا رہا ہے اس سورہ کا مرکزی تصور سننا، دیکھنا اور سمجھنا ہے جس کی تشریح اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- الٓمّٓ ۝ — الف، لام، میم

۲- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

(گزشتہ سورہ کے شروع میں لکھا جا چکا ہے کہ جب کسی اہم حقیقت کی تصدیق یا صداقت کا بیان ہوتا ہے تو اکثر حروفِ مقطعات الٓمّٓ کو اس سورہ کا عنوان قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں دو حقیقتوں کی تصدیق ایک مختصر جملہ میں بلیغ انداز سے کی گئی ہے، ایک کتاب کی اور دوسرے صاحبِ کتاب کی۔ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا تھا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں یہاں

Marfat.com

فرمایا جا رہا ہے کہ "اس کے نازل کیے جانے میں"، کوئی شک و شبہ نہیں - نازل کیے جانے کے لیے ایک وہ شے ہے جس کا نزول مراد ہے اور ایک وہ ذات جس پر کتاب نازل کی گئی دونوں کی تصدیق فرمادی گئی - ساتھ ہی اس حقیقت کی بھی تصدیق کی گئی کہ یہ کتاب اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے)۔

۳- اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

(اللہ کی اس تصدیق کے بعد بھی) کیا (یہ کفار) یہ کہتے ہیں کہ اس (اللہ کے رسول) نے اسے خود بنا لیا ہے - نہیں (حقیقت یہ ہے کہ) وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ (اس کتاب کے ذریعہ) آپ اس قوم کو ڈرائیں (ہدایت فرمائیں) جن کے پاس آپ سے قبل کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، کہ شاید وہ ہدایت پائیں - (اور راہ حق پر آجائیں)۔

۴- اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں بنایا (یعنی آسمانوں اور زمینوں کو بتدریج چھ ادوار میں پیدا فرمایا) پھر (اپنے) تخت (حکومت) پر (یوں) قیام فرمایا (جو اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی دوست (بہی خواہ، حمایتی) اور سفارش کرنے والا نہیں - کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے - (اپنے محبت کرنے والے رب کی حمایت، عنایت اور رحمت کا دامن کیوں چھوڑتے ہو کیا تم کو اتنی بھی سمجھ نہیں)۔

۵- يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

وہی آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے - (ہر شے اس کے امر کے تابع ہے) پھر امر اس کے پاس پہنچ جائے گا ایک ایسے دن میں جو تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوگا۔

۶- ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہی (خالق کائنات) ہر حاضر و غائب (ظاہر و باطن، کھلے اور چھپے)

آیت نمبر (۵) ملا بعض مفسرین نے اس ایک ہزار سال سے قیامت کا دن مراد لیا ہے، حضرت شاہ صاحب نے اسے قوموں کے عروج و زوال سے متعلق کیا ہے اور ان کی ایک ہزار سالہ زندگی گویا انبیاء علیہم السلام کے اثرات کے باقی رہنے یا بتدریج زائل ہونے کو ایک دن سے تعبیر کیا ہے - بہر حال اقوام کا عروج و زوال ہو یا قیام قیامت کا تصور بہر صورت تمام امور کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے -

Marfat.com

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○

کا جاننے والا غالب (اور) رحم والا ہے۔

۷۔ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ○ ج

وہی ہے جس نے جو شے بنائی خوب بنائی (ہر چیز اس کی بہترین شکل اور بہترین جبلت پر تخلیق فرمائی۔ جس کام کے لیے جو چیز پیدا فرمائی وہ اس کام کے لیے بہترین ہے) اور انسان کی تخلیق کی ابتدا اس نے گارے سے کی (چونکہ تدریجی ترقی کا بیان تھا اس لیے انسان کی پیدائش کے سلسلہ میں بھی پہلے مٹی کا ذکر ہوا)۔

۸۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ○ ج

پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی کے نطفہ سے پیدا کیا (جو اس کی غذاؤں کا نچوڑ ہے)۔

۹۔ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ط قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ○

پھر اس کو (شکل و صورت اور اعضاء کے تناسب سے) درست کیا اور اس میں ایک جان اپنی طرف سے پھونکی اور تمہارے لیے کان (سننے کے لیے) اور آنکھیں (دیکھنے کے لیے) اور دل (یادِ الٰہی کے لیے) بنایا (لیکن) تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو (کم لوگ ہیں جو اللہ کے احکام کو سنتے اس کی نشانیوں کو دیکھتے اور اس کے کلام کو سمجھتے ہیں)

۱۰۔ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ط بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ○

اور کہتے ہیں کہ جب زمین میں (مرنے کے بعد مٹی میں) مل جائیں گے (کوئی امتیاز ہی نہ رہے گا) تو کیا ہم از سر نو پیدا کیے جائینگے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے ملنے کے منکر ہیں۔

۱۱۔ قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ○ ع

ع ۱۱ ۱۴

آپ فرما دیجئے کہ جو موت کا فرشتہ تم پر مقرر ہے وہ تمہاری روحوں کو قبض کرلے گا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف واپس کیئے جاؤ گے۔

(مرنے کے بعد زندگی کا مسئلہ ایسا مشکل نہیں جو سمجھ میں نہ آئے۔ ہاں اس کے لیے تین باتیں ضروری ہیں سننا، دیکھنا، سمجھنا سنکر یقین کرتے تو قرآن اور فرمانِ رسول کافی تھا، دیکھ کر یقین کرتے تو دیکھتے کہ انسان کیسے بنتا ہے پھر مرنے کے بعد انسان کیسے مٹی ہو جاتا ہے، اور اگر عقل سے کام لیتے تو سمجھ جاتے کہ جس اللہ نے پہلی بار پیدا کیا ہے وہ پھر زندہ بھی کرسکتا ہے آخر سب کو اللہ کی طرف جانا ہے)۔

Marfat.com

دوسرا رکوع

اگر اس دنیا میں کوئی آنکھ کھول کر نہیں دیکھتا اور حق بات کو نہیں سنتا تو مرنے کے بعد اس کا دیکھنا اور سننا کوئی معنیٰ نہ رکھے گا وہاں تو سب کچھ نظروں کے سامنے ہوگا سب ہی لوگ فرشتے عذاب، ثواب آنکھوں سے دیکھیں گے اس وقت نہ کوئی توبہ قبول ہوگی نہ پھر دنیا میں آنا ممکن ہوگا۔ انسان کو اللہ نے حصولِ علم کے ذرائع دیئے، علم عطا فرمایا اور ارادہ دیا۔ ارادہ ہی پر توفیق کا دارو مدار ہے۔ ارادہ ہی دیئے جانے کے بعد پرسش، ثواب و عذاب ہے۔ انسان ارادہ کرے اللہ مدد فرماتا ہے اور حساب و کتاب کی بنیاد بھی ارادہ اور کسب ہی پر ہے۔

۱۲۔ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○

اور اگر آپ گنہگاروں کو (قیامت کے دن) دیکھیں کہ جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے (تو اس وقت وہ کہتے ہوں گے) اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا (بیشک قیامت حشر نشر سب برحق ہے) پس تو ہم کو ایک بار پھر (دنیا میں) بھیج ہم نیک عمل کریں گے ہم کو (اب تیری سب باتوں کا) پورا یقین آگیا۔

۱۳۔ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

اور (اے رسول) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی راہ (ہدایت) دکھا دیتے، لیکن (روزِ ازل سے) میری طرف سے یہ بات قرار پاچکی ہے کہ میں (منکرینِ حق) جنوں اور انسانوں سب سے دوزخ کو بھر دونگا۔

اس وقت ان سے کہا جائے گا

۱۴۔ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

چونکہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا تو اب اس کا مزہ چکھو (آج) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا، اور (اپنے اعمال کے عوض دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔

Marfat.com

۱۵- إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ السجدة

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں (جو خوفِ خدا رکھتے ہیں) جب ان کو وہ (آیتیں) یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ میں گر کر اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور (وہ ہمہ تن عجز ہوتے ہیں) وہ تکبّر نہیں کرتے۔

۱۶- تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝

(یہ وہ لوگ ہیں کہ) ان کے (نرم) بچھونوں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں (اور تہجد میں) وہ اپنے پروردگار کو (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت سے) امید کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

۱۷- فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

پس کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے (ہم نے کس کے لیے کیا چھپا کر رکھا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جن کا وہ تصور ہی نہیں کر سکتے) یہ ان کے (نیک) اعمال کا صلہ ہے۔

۱۸- أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ۝ وقف غفران

بھلا جو صاحبِ ایمان ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو نافرمان ہے (نہیں مومن و فاسق) برابر نہیں ہو سکتے۔

مومنوں کا تو قدر دان اللہ ہے

۱۹- أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ہمیشہ رہنے کے لیے باغ ہیں یہ (اللہ کی طرف سے) مہمانی ان کے نیک اعمال کے بدلہ میں ہوگی (یہاں انہوں نے چھپا کر راتوں کو عبادت کی وہاں اللہ نے ان کے لیے چھپا کر وہ چیزیں رکھیں جس کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے اور پھر انہیں وہاں وہ اپنا مہمان بنا کر قدر و منزلت کے ساتھ رکھے گا، یہ مزدور کی مزدوری ہوگی، محتاج کو بھیک نہ ہوگی، اللہ کی طرف سے انعام و اکرام کا سلسلہ غیر متناہی قائم ہوگا)۔

۲۰- وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا

اور جو لوگ نافرمان رہے ان کا ٹھکانا (دوزخ کی) آگ ہے (جس سے وہ بھاگ نہ سکیں گے) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی

Marfat.com

مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ
ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○

ہیں ڈھکیل دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا (بھاگتے کہاں ہو ذرا) دوزخ کی آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۲۱- وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ
الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اور البتہ ہم ان (نافرمانوں) کو (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا میں بھی) تھوڑا سا عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے کہ شاید وہ (ہماری) طرف لوٹ آئیں۔ (اپنی حرکتوں سے باز آئیں اور اللہ کا حکم مانیں۔)

۲۲- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا
مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ○ ع ۲ ۱۱ ۱۵

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو (ہر طرح اصلاح کا موقع دیا گیا) اس کے پروردگار کی آیتوں سے سمجھایا گیا پھر اس نے ان سے روگردانی کی۔ یقیناً ہم ان مجرموں سے بدلہ لیں گے۔

تیسرا رکوع

مومن کے لیے فلاح اور فاسق کے لیے سزا قانونِ الٰہی ہے، جب فاسقوں اور کافروں کا ظلم انتہا پر ہو، تو اللہ کی طرف سے ہدایت اور رحمت کے سامان مہیا کیے جاتے ہیں انبیاء علیہم السلام، اللہ تعالیٰ کی اسی رحمتِ مسلسل کی کڑیاں ہیں اور رحمت للعالمین، خاتم النبیین تا قیامِ قیامت دنیا میں اسی رحمت کا پرتوِ ایزدی ہیں۔ جب بھی پیغمبر آئے لوگوں نے ان کو جھٹلایا لیکن انہوں نے صبر و استقلال سے اپنا کام جاری رکھا۔ اس رکوع میں سرکارِ دو عالم اور ان کے وسیلہ سے امت کے مبلغین کو تسکین دی جا رہی ہے کہ وہ کسی حال میں ہراساں نہ ہوں، اور تبلیغ حق کرتے اور دنیا والوں کو انکی بھلائی کی راہ دکھاتے رہیں۔ اگر وہ نہ مانیں تو وہ خود بھی اللہ کے حکم کے منتظر رہیں اور ان سے کہیں کہ وہ بھی اللہ کے فیصلہ کا انتظار کریں وہ خود دیکھ لیں گے کہ فیصلہ کس کے حق میں کس طرح ہوتا ہے

۲۳- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ○

اور یقیناً (ہمارا سلسلۂ ہدایت آپ سے قبل بھی جاری رہا ہے) ہم نے موسیٰ کو (اس سے پہلے) کتاب دی پس آپ اس (کتاب) کے ملنے میں شک نہ کیجئے (خطاب حضور سے ہے مراد امت ہے) اور ہم نے اسکو (یعنی توریت کو) بنی اسرائیل کے لیے (ذریعۂ) ہدایت بنایا اور یہ

Marfat.com

قرآن رہتی دنیا تک سب کے لیے ہدایت ہے)۔

۲۴- وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝

اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) میں جب تک وہ صبر سے کام لیتے رہے بہت سے پیشوا بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

۲۵- إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

بے شک (اے رسول) آپ کا پروردگار ان باتوں کا قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

دنیا میں بھی حق کی صداقت کے ثبوت آج بھی موجود ہیں

۲۶- أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝

کیا ان (فاسقوں، اور کافروں) کی ہدایت کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے (منکرین حق کی) کتنی جماعتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانوں میں (جو اب کھنڈر ہو گئے ہیں) یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں، بیشک اس میں (عبرت آموز) نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ (آپ کی نصیحت غور سے) نہیں سنتے (کہ سمع قبول نصیب ہو، دلوں میں ایمان پیدا ہو اور وہ راہ ہدایت پر آجائیں)۔

۲۷- أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝

کیا انہوں نے (غور نہیں کیا) نہیں دیکھا کہ ہم (کس طرح آئے دن) بالکل خشک زمین کی طرف پانی پہنچاتے رہتے ہیں، پھر اس کے ذریعہ کھیتی اُگاتے ہیں کہ جس سے ان کے مویشی بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) کیا پھر وہ (ان حقائق کو) نہیں دیکھتے (اور اس قادر مطلق کی قدرت وحکمت پر ایمان نہیں لاتے)۔

۲۸- وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور (یہ جلدباز) پوچھتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا (وہ قیامت کب آئیگی) اگر تم سچے ہو (تو آخر آ کیوں نہیں جاتی)

۲۹- قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ

آپ فرما دیجئے (اس قیامت کی جلدی نہ کرو) اس فیصلہ کے دن کافروں کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس دن ان کو توبہ

Marfat.com

يُنْظَرُوْنَ ○ کی مہلت دی جائے گی ۔

۳۰۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ○ ع
پس (اب ایسے لوگوں کو راہِ ہدایت دکھانے کی کوشش بے سُود ہے جو نہ سُنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان کے دل مُردہ ہیں) آپ ان کا خیال چھوڑ دیجئے اور (ان کی ہلاکت کے) منتظر رہیے ، وہ بھی منتظر ہیں (ان پر ان کے انتظار کا نتیجہ خود کھل جائیگا) ۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

مدنی تہتّر آیتیں نو رکوع

جیسا اس منزل کے شروع میں لکھا جا چکا ہے اس منزل کا عنوان تبلیغ ، منازلِ تبلیغ کی دشواریاں اور اسکی احتیاطیں ہیں ، اور سب سے بڑی چیز جو زندگی کی کامیابی ، پریشانیوں کا علاج ، فتح و نصرت کی کلید ہے وہ اللہ اور صرف اللہ پر بھروسہ ہے ۔ جب انسان ہر حال میں اس پر بھروسہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کے لیے اپنی رحمت کے در کھول دیتا ہے ۔

سورۂ سجدہ فنائیت کا سورہ تھا کہ مومن ہمہ تن اللہ کا ہو جائے اب یہ امتحان کا سورہ ہے یہاں تعلیم دی جا رہی ہے کہ تمہارے جان و مال اللہ نے جنت کے عوض خرید لیے ہیں اب ہمیشہ حق کے مقابلہ میں متحد ہو کر کفار کو پسپا کرنے میں مستعد رہو ۔ جان کی بازی لگا دو ، تم سب ایک جسم کے مانند ہو ، تمہارا رسول تمہاری جان ہے ان کی ازواجِ مطہرات تمہاری مائیں ۔ یعنی تم سب بھائی بھائی ہو ۔ تمہارا ایک ہی نصب العین یعنی کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس طرح گو یہ سورہ مدنی ہے لیکن اس کی کیفیات مکّی ہیں ساتھ ہی اس سورہ میں تمدنی اور معاشرتی زندگی کے وہ اہم اصول بھی بتائے گئے ہیں جن پر زندگی میں لذت اور روحانی بالیدگی کا دارومدار ہے

اس سورہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ ہجرت کے پانچ سال اور غزوۂ اُحد کے ایک ہی سال بعد یہودیوں کی سازش سے مدینہ منورہ پر دس ہزار کے مُسلح گروہ نے ایک ساتھ حملہ کیا ۔ جس میں قریشِ مکہ کے علاوہ یہود ، نصاریٰ اور دیگر قبائل کے لوگ شامل تھے ۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ اگر سب مل کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے تو یہ تاب نہ لا سکیں گے ۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی کے مشورہ اور سرکارِ دو عالم کے حکم سے مدینہ منورہ کے مشرقی جانب خندق کھودی گئی جس میں جلیل القدر صحابہ نے حصہ لیا ۔ مسلمانوں نے باوجود قلیل تعداد ہونے کے تیر اندازی اور سنگباری سے مقابلہ کیا لیکن حالات ایسے تھے کہ مسلمانوں کی کامیابی بظاہر ممکن نظر نہ آتی تھی لیکن اللہ پر بھروسہ میں

Marfat.com

بڑی طاقت ہے سب نے دعا کی۔ سرد ہوا کے جھونکے چلے اور دشمن کو محاصرہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اسی وقت سے یہود و نصاریٰ کو سرزمینِ عرب سے الگ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ غزوہ ، غزوۂ خندق کے نام سے مشہور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

جب کسی اہم بات کو سمجھانا منظور ہوتا ہے تو خطاب سرکارِ دو عالم سے ہوتا ہے لیکن مخاطب امت ہوتی ہے۔

۱- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اے پیغمبر (یعنی اے سرکارِ دو عالم کی امت والو دیکھو) خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور دغا بازوں کا کہنا نہ ماننا۔ بے شک اللہ (ان کی چالبازیوں کو) خوب جانتا (اور) بڑا حکمت والا ہے۔

۲- وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

اور جو کتاب آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے وحی کی جارہی ہے اسی کی پیروی کرتے رہیے۔ (یعنی آپ کی امت اس سے غافل نہ ہو۔ ان سے فرما دیجئے کہ) بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۳- وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○

اور اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ سب کام بنا دینے کے لیے کافی ہے۔

(تینوں آیتوں میں مسلمانوں کو نہایت اہم طریقہ سے چار اہم امور کا حکم ہوا (۱) خوفِ خدا، تقویٰ کا پاس و لحاظ (۲) کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آنا (۳) اللہ کے احکام کی پیروی کرتے رہنا اور (۴) ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کرنا۔ جنہوں نے ان چار باتوں کا ہمیشہ خیال رکھا ان کا ہر کام اللہ بنا دے گا غزوۂ خندق میں انہیں چاروں باتوں میں مسلمانوں کی آزمائش ہوئی)

انسان کی طاقت کی بنیاد صداقت ہے نہ کہ اوہام پرستی۔ مسلمانوں کو باخبر کیا جارہا ہے کہ وہ جاہلیت کی غلطیوں سے ہوشیار رہیں یعنی یہ کہ بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ حرام ہوجاتی ہے اور متبنّٰی کے وہی حقوق ہیں جو اصل بیٹے کے ہوتے ہیں۔ یہ باتیں بے بنیاد ہیں کسی کو باپ یا ماں یا بیٹا کہہ دینے سے اصل رشتے بدل نہیں جایا کرتے۔

۴- مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ

اللہ نے کسی مرد کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری بیویوں کو

Marfat.com

قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ
اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ
الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ○

جن کو تم ماں کہہ بیٹھے ہو تمہاری مائیں نہیں بنا دیا اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا بنا دیا، یہ سب تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں (تمہارے کہنے سے صلبی رشتے بدل نہیں جایا کرتے، حق حق ہے) اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی راہ (حق) دکھاتا ہے (تاکہ تم اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر آجاؤ ہدایت پاؤ)

۵- اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي
الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ
بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

(مسلمانو!) تم ان (متبنٰی بیٹوں) کو انکے باپوں کی طرف (نسبت) کر کے پکارا کرو یہی اللہ کے نزدیک درست بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم غلطی سے کر بیٹھو (یا تم سے بھول ہو جائے) تو اس کا تم پر گناہ نہیں لیکن (اس پر گناہ ضرور ہے) جو تم دل سے ارادہ کر کے کہو۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

(واضح رہے کہ یہ امور انسان کو بے جا جذبات میں بہالے جانے میں معاون ہوتے ہیں اور اکثر معاشرتی خرابیوں کا باعث بنتے ہیں، اس لیے ان کا ذکر ابتدا ہی میں کر دیا گیا یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ مسلمانوں کی نگاہ رسم پرستی سے ہٹ کر حق پرستی پر قائم ہو جائے، وہ اپنے رسول کی عظمت کے ساتھ اس روحانی تعلق کو سمجھیں جو بندۂ مومن کو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین سے ہے)۔

دیکھو اس سورہ میں خطاب نبی سے ہے جو اللہ کا حکم لوگوں تک پہنچاتے اور انہیں اللہ سے ڈراتے ہیں تاکہ امت متنبہ ہو، یہاں نبی کے مقام کا ذکر ہے اس تعلق کا ذکر ہے جو نبی کو اپنی امت سے ہے، امت گویا جسم ہے نبی اس کی جان ہے، جان کی حفاظت فرض ہے پھر امت کی جان کی حفاظت کس درجہ فرض ہوگی ہماری جانیں اس جانِ صد جہاں پر قربان ہوں۔

۶- اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

نبی ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے (زیادہ قریب ہے یا

Marfat.com

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ
اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ
مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی
الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ○

یوں کہو کہ نبی مومنوں کی جان کا ان سے زیادہ حق دار ہے، دونوں صحیح ہیں) اور اس (نبی) کی بیویاں ان کی مائیں ہیں (یہ قرآن کا فرمان ہے قرآن نے جس کا جو رشتہ قائم کر دیا وہی حق ہے) اور کتاب اللہ کے بموجب رشتہ دار (یعنی جن کا رشتہ خون کا ہے) مسلمانوں اور مہاجروں کے نسبت ایک دوسرے (کے ترکہ) کے زیادہ حقدار ہیں ہاں اگر تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو (انہیں کچھ دے دو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں) یہ بات لوحِ محفوظ میں لکھی جا چکی ہے (کہ بالآخر شریعت میں ترکہ کی تقسیم نسبی رشتوں کی بنا پر ہے لیکن تعظیم ان کی ہو جو شریعت کے دینے والے ہیں۔ ہر حال میں اتباع ان ہی کی ہو جو لوحِ محفوظ کے احکام تم تک پہنچاتے ہیں جس کے وہ امین ہیں اور جس کا علمبردار تم کو بنا رہے ہیں)۔

۷۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ
مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ
وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى
ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ
مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۙ○

اور (مسلمانوں کو وہ وقت بھی یاد دلائے جانے کے قابل ہے) جب ہم نے (تمام) پیغمبروں سے مستحکم وعدہ لیا اور آپ سے بھی (جس طرح دیگر اولوالعزم پیغمبروں سے مثلاً) نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم سے اور ہم نے ان سب سے پختہ عہد لیا (کہ وہ اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی تبلیغ میں ہمیشہ ثابت قدم اور مستعد رہیں گے)۔

۸۔ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ
صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ
عَذَابًا اَلِیْمًا ○ ع ۸ ۱۷

(اور یہ عہد اس لیے لیا گیا) تاکہ صداقت کے علمبرداروں سے اللہ ان کی صداقت کے متعلق سوال کرے اور (اس کا اجر دے انبیاء کو اتباع وحی کا اور ان کی امت کو انبیاء کی اتباع کا۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ نے ان) کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دوسرا رکوع

غزوۂ خندق کا ذکر آرہا ہے جہاں مومنوں کی آزمائش ہوئی اور باوجود انتہائی قلیل تعداد کے ان کو فتح نصیب ہوئی۔ واقعہ یوں ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی قبیلے بنی نضیر کو مدینہ سے نکال دیا تھا۔ ان لوگوں نے قبائل عرب کو بہکایا اور دس بارہ ہزار کی

Marfat.com

جماعت لے کر مدینہ پر چڑھائی کی۔ حضور نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی ایک ماہ تک محاصرہ
رہا آخر ظاہری طور پر آندھی آئی اور باطنی طور پر ایک لشکر سے مدد فرمائی گئی اور مسلمان فتحیاب
ہوئے چونکہ اس میں کثیر لوگ چڑھ آئے تھے اس لیے اسے غزوۂ احزاب کہتے ہیں اور چونکہ اس
میں خندق بھی کھودی گئی تھی اس لیے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔

۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ

اے ایمان والو اپنے اوپر اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئی تھیں پھر ہم نے ان پر ایک (تیز سرد) ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم نے نہیں دیکھا، اور جو کچھ تم کرتے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا (اس نے دیکھا کہ کس طرح مجاہدین نے عشق الٰہی اور عشق رسول میں سردی اور بھوک کی حالت میں خندق کھودی، کیسے سرکارِ دو عالم نے ان کا ہاتھ بٹایا اور تشفی دی، اللہ اس سب سے آگاہ ہے اور جب بھی کوئی دین کی مدد کرتا ہے اللہ اسے دیکھتا ہے)۔

۱۰۔ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۭ

جب تم پر (مدینہ کے) اوپر کی طرف سے اور نیچے کی طرف سے (دشمن کے لشکر) آپڑے اور جب (لوگوں کی خوف و دہشت سے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے، اور تم لوگ اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے (کہ دیکھیں اللہ کی نصرت کب اور کیسی آتی ہے کیا ہوتا ہے)۔

۱۱۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا

(تو یہ مومنوں کی آزمائش کی گھڑی تھی) اس وقت ایمان والوں کا امتحان لیا گیا اور وہ سختی سے جھنجھوڑ دیئے گئے (اس طرح جیسے کہ زلزلہ عمارتوں کو ہلا دیتا ہے)۔

۱۲۔ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا

اور (یہ وہ وقت تھا کہ) جب منافق لوگ، اور جن کے دلوں میں (اسلام کی طرف سے) کدورت تھی کہنے لگے کہ ہم سے تو اللہ اور اس کے رسول نے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا (کہاں یہ کثیر افواج اور کہاں یہ مجبور مسلمان)۔

۱۳۔ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اور جب ان (منافقوں) کی ایک جماعت کہنے لگی اے مدینہ کے رہنے

Marfat.com

يَاهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝

والو اب یہاں تمہارا ٹھکانا نہیں پس (لشکر کو چھوڑ کر گھر) لوٹ چلو۔ اور (دیکھو تمہاری عورتیں غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں چنانچہ) نبی (کریم) سے ان کی ایک جماعت اجازت مانگنے لگی کہنے لگی کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں (غیر محفوظ ہیں) حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے۔ انہیں تو بس بھاگنا مقصود تھا۔

۱۴- وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝

اور (ان کا تو یہ حال ہے کہ) اگر اس (مدینہ) کے اطراف سے (دشمن کی) فوجیں ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد پھیلانے کو کہا جائے (خواہ یہ فساد اسلام چھوڑنے کی صورت میں ہو یا لوگوں کو ہراساں کرنے یا مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے بارے میں ہو) تو یہ (فوراً) کر گزریں اور ذرا توقف نہ کریں۔

۱۵- وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝

حالانکہ یہی لوگ اللہ سے پہلے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے جو عہد کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے بعد منافقوں نے عہد کیا تھا کہ ہم ایسی حرکت نہ کریں گے وہ باز نہ آئے لیکن وہ اللہ سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں۔

۱۶- قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو تمہارا بھاگنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اس صورت میں (دنیاوی) فائدے بھی بس چند روز ہی حاصل کر سکو گے (یعنی اگر ابھی قتل نہ ہوئے یا موت نہ آئی تو چند دن دنیا میں اور رہ لوگے بالآخر مروگے اور ان گناہوں کا خمیازہ بھگتو گے)۔

ان منافقین کی حرکتیں اللہ سے پوشیدہ نہیں اور اللہ سے ان کو بچانے والا بھی کوئی نہیں۔

۱۷- قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا

آپ فرما دیجئے کہ کون ہے جو تم کو اللہ سے بچالے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے یا (کون ہے جو اسے روک لے) اگر وہ بھلائی کرنا چاہے

Marfat.com

اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ رَحۡمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۝

(سب کچھ اللہ کے ارادہ کے تابع ہے وہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے) اور (ان منافقوں کو خبردار کر دیجئے کہ) وہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ پائیں گے۔

۱۸- قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ الۡمُعَوِّقِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالۡقَآئِلِيۡنَ لِاِخۡوَانِهِمۡ هَلُمَّ اِلَيۡنَا ۚ وَلَا يَاۡتُوۡنَ الۡبَاۡسَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ ۝

(اور) اللہ تم لوگوں میں سے ان کو بھی خوب جانتا ہے جو (لوگوں کو جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور (اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (کہاں لڑائی میں مر رہے ہو) ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور یہ خود لڑائی میں بہت کم شریک ہوتے ہیں۔

۱۹- اَشِحَّةً عَلَيۡكُمۡ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَيۡتَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ تَدُوۡرُ اَعۡيُنُهُمۡ كَالَّذِىۡ يُغۡشٰى عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الۡخَوۡفُ سَلَقُوۡكُمۡ بِاَلۡسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الۡخَيۡرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاَحۡبَطَ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ۝

(کیونکہ یہ لوگ) تمہارے بارے میں بخیل ہیں (یہ نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کو کسی طرح کا بھی فائدہ پہنچے) پھر جب (ان لوگوں پر) خوف کا موقع آتا ہے تو (ڈر کے مارے ان کی جان نکلتی ہے) آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف اس طرح تکتے ہیں کہ ان کی آنکھیں (ایسی) چکر کھاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہوتی ہے۔ (ایک طرف بزدلی، سراسیمگی اور بے ہمتی کی یہ حالت ہوتی ہے اور دوسری طرف) پھر جب ڈر جاتا رہتا ہے تو عنقریب تم (مسلمانوں) کو تیز تیز زبانوں سے (باتیں بنانے اور بہادری کا اظہار کرتے ہوئے) ملیں گے، وہ مال (غنیمت) پر گرے پڑتے ہیں (درحقیقت) یہ (منافق) ایمان ہی نہیں لائے تو اللہ نے ان کے تمام اعمال اکارت کر دیئے اور اللہ کے لیے یہ آسان (سی بات) ہے۔

ان ڈرپوک منافقوں کا تو یہ حال ہے کہ گو کفار کی فوجیں واپس جا چکیں لیکن ڈر کے مارے

۲۰- يَحۡسَبُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ لَمۡ يَذۡهَبُوۡا ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِ الۡاَحۡزَابُ يَوَدُّوۡا لَوۡ اَنَّهُمۡ بَادُوۡنَ فِى الۡاَعۡرَابِ يَسۡاَلُوۡنَ عَنۡ اَنۡۢبَآئِكُمۡ ؕ

یہ خیال کرتے ہیں کہ (کفار کی) فوجیں اب تک نہیں گئیں۔ اور اگر وہ فوجیں پھر آ جائیں تو ان کی تمنا ہوگی کہ کاش کسی طرف (دُور) دیہات میں نکل جاتے اور (وہیں سے) تم سب کی خبر پوچھتے رہتے اور اگر ان کو بھاگنے کا موقع نہ ملے اور) وہ تم میں شامل رہیں تو بھی لڑائی میں برائے نام ہی حصہ لیں (یہ عہد شکن بزدل لوگ ہیں ان پر کیا بھروسہ)۔

Marfat.com

وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا
اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ع ۱۲ / ۱۸

تیسرا رکوع

منافق عہد توڑتے ہیں، مومن عہد پر قائم رہتے ہیں بلکہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تو وہی آزمائش ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے، ماننا نہ ماننا سب کا انحصار اس بات پر ہے کہ سرکارِ دو عالم کی ذات مقدسہ کو کس نے اپنے لیے نمونہ بنایا۔ ہر چیز، ہر بات کی ایک بہترین صورت، عبدیت کی مکمل ترین صورت و خصلت سرکارِ دو عالم ہی ہیں جو ان کے ہو گئے وہ مومن ہوئے صدیق ہوئے، ان کے لیے اجر ہے، صلہ ہے۔ جو ان سے پھرے کافر ہوئے منافق ہوئے، عذاب میں مبتلا ہوئے۔ البتہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے کہ یہی بابِ رحمت ہے اللہ مومنوں کا معاون و مددگار ہے، ان کی دھاک دشمنوں کے دل میں بٹھا دیتا ہے، میدانِ جنگ میں مدد فرماتا ہے اور ان کو کامیابی اور کامرانی سے نوازتا ہے۔

۲۱- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ؕ

(مومنو!) بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے (اتباع و پیروی کا بہترین طریقہ یہیں سے ملتا ہے، البتہ اس نمونہ سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلبِ مومن چاہیے، یہ نمونہ اس کیلئے ہے جو اللہ سے ملنے اور یوم آخرت کے آنے کی امید رکھتا ہے اور اللہ کی یاد کثرت سے کرتا ہے۔

(حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ذکرِ کثیر، ہر لمحہ اللہ کا دھیان ہے اس کے خیال و تصور کا نام ہے)

یہ لوگ خوفِ خدا سے ہراساں نہیں ہوتے، دشمن کو دیکھ کر ڈرتے نہیں بلکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش سمجھتے ہیں اور اس سے ان کے ایمان میں تازگی اور بالیدگی پیدا ہوتی ہے

۲۲- وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ز

اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکروں کو دیکھا تو (نڈر ہو کر) بول اٹھے یہ تو وہی (آزمائش) ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور (آج اس کی تصدیق ہو رہی ہے بے شک

Marfat.com

وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝

اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور ان حالات سے ان کے ایمان اور طاعت گزاری میں اور ترقی ہی ہوتی ہے (ان کا ایمان مکمل ہوتا ہے وہ اللہ کے حکم پر قربان ہونے کے لیے منتظر رہتے ہیں)۔

۲۳- مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝

مومنوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جس بات کا عہد کیا تھا وہ سچ کر دکھایا۔ پھر بعض نے تو اپنی ذمہ داری کو (مکمل طور پر) پورا کر دکھایا (یہ جان بحق ہوئے، اور ایمان پر قربان ہو گئے) اور بعض وہ ہیں جو (شہادت کے) منتظر ہیں اور (اپنے عہد و پیمان میں) ذرا نہیں بدلے۔

۲۴- لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

(یہ آزمائش اس لیے ہے) تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے، یا ان کی توبہ قبول فرمائے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا (اور) بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

۲۵- وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝

اور اللہ نے کافروں کو (ذلت و ناکامی سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے) غصہ میں بھرا ہوا پھیر دیا (اور) انہیں کچھ بھلائی حاصل نہ ہوئی۔ (انہیں اس لڑائی سے کچھ فائدہ نہ پہنچا) اور اللہ تعالٰے لڑائی میں مومنوں کے لیے آپ ہی کافی ہوا (اس طرح مدد فرمائی کہ دشمن کو لڑائی کی ہمت ہی نہ پڑی) اور اللہ بڑا زور آور (اور) غلبہ والا ہے۔

۲۶- وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝

اور اہل کتاب میں سے جو ان (کافروں) کے پشت پناہ ہوئے تھے (یعنی یہود) اللہ تعالٰے نے ان کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں (ایسی) دہشت ڈال دی (کہ وہ تمہارے مقابلہ کی ہمت ہی نہ کر سکے پھر) بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید۔

Marfat.com

۲۷- وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۟

اور اللہ نے ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال اور اس زمین کا جس پر تم نے پیر بھی نہ رکھا تھا تم کو (اس سب کا) مالک بنا دیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے)۔

ع ۳ / ۱۹

چوتھا رکوع

جہاد کی فضیلت، اللہ کی مدد، مومن کے لیے فتح و نصرت کا ذکر تھا، اس سلسلہ میں عورتوں سے بھی خطاب ہے اور یہاں بھی روئے سخن سرکارِ دو عالم کی ازواجِ مطہرات، مومنوں کی ماؤں کی جانب ہے اور اس راز کی گرہ کشائی کی جا رہی ہے کہ مومن کی مجاہدانہ زندگی میں عورت کے صبر و شکر کو کس درجہ دخل ہے۔ یہاں بھی منشا عام مومن عورتوں کی اصلاح ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی ان کے لیے جہاد ہے اور اسی سے بائیسویں پارہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

۲۸- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اے نبی آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے تم اگر دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی خواہاں ہو تو آؤ میں تم کو کچھ دولت (دنیا کی) دے کر حُسن و خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں۔

آیت نمبر (۲۶) ؎ چونکہ یہود بنی قریظہ نے اپنے معاہدہ کے برخلاف غزوۂ احزاب میں محاصرین کی مدد کی تھی اس لیے غزوۂ احزاب کے بعد آپؐ ان کے مقابلہ کے لیے تشریف لے گئے پہلے تو انہوں نے اپنے کو قلعہ میں بند رکھا بیس پچیس دن تک وہ قلعہ میں محصور رہے پھر آخر تنگ ہو کر نکلے اور ان میں سے اکثر قید کیے گئے۔ اس موقع پر منافقین نے بہت سی دل آزاری اور بے مروتی کی باتیں کیں۔ کلام اللہ تفصیلات میں نہیں جاتا۔ ان کی کیفیات اور انجام بتاتا ہے۔

آیت نمبر (۲۸ - ۲۹) یہاں ان دو آیتوں کا شانِ نزول جاننا ضروری ہے، موضوع کی اہمیت کے اعتبار سے ایسے مواقع پیش کیے جاتے ہیں کہ امت کی نیک کردار بیویوں کو سبق ملے اور یہ سبق امت کی تمام عورتوں کے ذہن نشین ہو جائے۔ ازواجِ مطہرات نے یہ خواہش ظاہر کی کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے نفقہ میں کچھ اضافہ فرما دیں آپ کو ان کے اس تصور سے بھی تکلیف ہوئی اور ایک ماہ کے لیے سب سے الگ ہو گئے۔ اس زمانہ میں یہ آیات نازل ہوئیں آپ سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس گئے اور ان کو اللہ کا یہ حکم سُنایا۔ انہوں نے بخوشی اللہ اور رسول کو مقصدِ حیات بنایا۔ اسی طرح سب نے فرمایا۔ اس کے بعد ہی دو آیتیں ہیں جو سزا اور انعام کے سلسلہ میں ہیں۔ یہاں بھی منشا یہی ہے کہ عام عورتیں خوب سمجھ لیں کہ جب نبی کی ازواجِ مطہرات کے لیے اللہ کا یہ حکم ہے جو ہم سب کی مائیں ہیں تو عام عورتوں کو برائیوں سے کس درجہ بچنے اور احتیاط کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا
جَمِيلًا ○

۲۹- وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ
أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ
أَجْرًا عَظِيمًا ○

اور اگر تم کو اللہ اور اس کا رسول اور عالمِ آخرت عزیز ہے۔ تو اللہ نے تم میں سے نیکی (یعنی صبر و شکر سے زندگی بسر) کرنے والیوں کے لیے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (اس اجر کا کوئی اندازہ اس دنیا میں ممکن نہیں ہے، یہ تو ملنے ہی پر کھُلے گا)

۳۰- يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضٰعَفْ
لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ○

اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ بات کریگی، تو اسے (عام عورتوں سے) دوگنی سزا دی جائے گی، اور یہ (بات) اللہ کے لیے (بالکل) آسان ہے (اس میں کسی عدل کی کمی نہیں جہاں سزا دوگنی وہیں ثواب بھی دونا ہے۔ جس کا ذکر آئندہ آیت میں آئے گا)۔

Marfat.com

پارہ ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ

۳۱- وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ
وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ○

اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور نیک کام کرے تو ہم اس کو اس کا اجر (بھی) دوگنا دیں گے اور ہم نے ان کے واسطے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے (وہ نعمت جو انہیں کے لیے مخصوص ہے)

۳۲- يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ
مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا
تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ۚ

اے نبی کی بیویو۔ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم احتیاط چاہتی ہو تو (کسی سے) نرم زبان میں (نزاکت سے) بات نہ کیا کرو (بات ایسے کرو، جس طرح ماں اولاد سے بات کرتی ہے جس میں وقار ہو) تاکہ وہ شخص جس کے دل میں (کسی طرح کی کجی و) بیماری ہے وہ کسی طمع میں نہ پڑ جائے، اور دستور کے مطابق (حیا، عزت کے ساتھ) بات کیا کرو۔

(دوسری تمام مومن عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بات اس طرح کریں کہ ان کے اندازِ گفتگو سے کسی قسم کی غلط توقعات کسی کے دل میں پیدا نہ ہوں)۔

۳۳- وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ
الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ۚ

اور اپنے گھروں میں ٹھیری رہو اور اظہارِ زینت کر کے زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو (جاہلیت میں عورتیں نیم عریاں لباس پہنتی اور سینہ نہ ڈھانکتیں اور اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی پھرتی تھیں) اور (ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ) نماز قائم رکھو اور زکٰوۃ دیتی رہو۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرتی رہو، اے (نبی کے) گھر والو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے۔
(اس آیتِ تطہیر میں بیویاں، بیٹیاں، اولاد داماد سب شامل ہیں)۔

Marfat.com

۳۴۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ ع

اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں بیان کی جاتی ہیں ان کو (خوب) یاد رکھو (لوگوں تک ان کو پہنچانا علم کی زکوٰۃ ہوگا) اللہ بڑا باریک بیں اور بہت باخبر ہے۔ (وہ خوب جانتا ہے کہ دنیا میں کس قدر دین تمہارے ذریعہ پھیلے گا وہ حقائق اور ان کی لطافت سے بھی خوب واقف ہے)۔

پانچواں رکوع

گزشتہ رکوع میں خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات سے اور دیگر مومن عورتوں سے عمومیت کے انداز سے خطاب تھا۔ یہاں مومنین کے ساتھ عام مومن عورتوں کا ذکر ہے کہ وہ دین کے ذمہ دار رکن ہونے میں اپنے کو مردوں سے کم نہ سمجھیں، دنیا میں جن ذمہ داریوں کے ساتھ جس کو بھیجا گیا ہے ان سے اسی قدر اس کی آزمائش ہے لیکن ثواب میں کمی نہ کی جائے گی۔ مرد عورت دونوں اپنے اپنے اعمال کے کفیل ہیں، دینِ اسلام رسومات کا پابند نہیں وہ افراد اور انکی رسومات کو دین کے سانچے میں ڈھالنے آیا ہے، مومن کے لیے صرف اللہ اور اس کا رسول کافی ہے یعنی وہ رسول جو اللہ کے آخری رسول سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے اس پر مہر کرنے والے ہیں۔

۳۵۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور صادق مرد اور صادق عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان (سب) کے واسطے بخشش (کی نعمتیں) اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (جو کچھ انہیں ملے گا وہ اتنا کچھ ہے کہ اللہ نے اسے عظیم فرمایا ہے اسی لیے صوفیہ کرام نے فرمایا کہ یہ دیدارِ الٰہی ہے)۔

Marfat.com

كَثِيرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○

جن مراتبِ ایمانی کا ذکر ہوا وہ سب اللہ اور اس کے رسول کی اتباع سے ملتے ہیں ،
مومن تو اپنا ارادہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے تابع کر چکا اب اسے اختیار نہیں کہ اپنی خوشی سے کوئی کام کرے ۔

۳۶- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ ؕ

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ فرما دے تو پھر ان کا اپنے معاملے میں کچھ اختیار (باقی) رہ جائے ۔ اور جس نے (اس بات کو نہ سمجھا اور) اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہوا ۔

آئندہ آیت میں حضرت زید کے واقعہ کا ذکر ہے جن کا نکاح حضور کی پھوپھی کی بیٹی زینب کے ساتھ ہوا تھا لیکن دونوں میں نباہ نہ ہوا اور زید نے طلاق دینا چاہی حضور نے سمجھایا لیکن موافقت نہ ہو سکی درحقیقت اللہ کو ایک رسم قبیح کی اصلاح منظور تھی ۔ زید نے طلاق دی اور حضرت زینب کا نکاح اللہ کے حکم کے بموجب حضور سے ہوا ۔

آیتِ بالا کا شانِ نزول یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب کا نکاح حضرت زید سے کرنا چاہتے تھے جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے ۔ حضور حضرت زید پر اس درجہ التفات فرماتے کہ لوگ زید کو حضور کا متبنّیٰ کہتے ۔ دراصل اس نکاح میں مصلحت یہ تھی کہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ مسلمان کی قدر اس کے ایمان و عمل سے ہے نہ کہ پیشہ اور کاروبار سے ۔ اس طرح اس نکاح سے ایک طرف زید کی دلجوئی منظور تھی تو دوسری طرف ایک اصولِ دین کی تبلیغ ، ہرچند زینب اور ان کے بھائی نے اس نکاح کی منظوری میں تامل کیا لیکن آیتِ بالا کے نازل ہونے پر نکاح منظور کر لیا گیا ۔

اب آئندہ دو آیات میں اس واقعہ کا ذکر آرہا ہے جب حضرت زینب اور حضرت زید کے مزاجوں کے اختلاف کے باعث موافقت نہ ہو سکی اور زید نے طلاق کا ارادہ کیا ، حضور نے سمجھایا لیکن تعلقات کشیدہ ہو چکے تھے اور طلاق کے سوا چارہ نہ تھا ، دراصل اب اللہ تعالیٰ کو حضرت زینب کی

Marfat.com

دلجوئی اور ایک رسم قبیح کی اصلاح منظور تھی۔ عرب میں دستور تھا کہ متبنّٰی کی زوجہ سے نکاح جائز نہ سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی حلت خود سرکارِ دو عالم سے ثابت ہوجائے۔ آپ کو اس کا علم بذریعہ وحی ہوا تھا اس لیے آپ کو خدشہ ہوا کہ لوگ طعن و تشنیع کریں گے، لیکن حکم الٰہی کے سامنے کسی تردد کی گنجائش نہ تھی۔

۳۷- وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىہُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَہَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْہُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ○

اور (وہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ) جب آپ اس شخص (یعنی زید) سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے احسان فرمایا اور آپ نے بھی احسان کیا (یعنی اس کو وہ چیز دی جو اس کے حوصلہ سے زیادہ تھی) کہ اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو (جو نعمت اس نے عطا فرمائی ہے اس کی قدر کرو) اور (حالات کے تحت جو تصور آپ کے ذہن میں آیا، اور وہ بھی اللہ کا ڈالا ہوا تھا اور) آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا (آپ جانتے تھے کہ اللہ کو یہ قبیح رسم توڑنا ہے) لیکن آپ کو لوگوں (کے طعن) کا ڈر تھا اور اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے پھر (عام رسم و رواج کے خلاف) جب زید نے (اپنی) اس (بی بی) سے اپنی غرض پوری کرلی (ان کو طلاق دے دی) تو ہم نے ان کو آپ کے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالک لڑکوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں کوئی حرج نہ ہو، جبکہ ان کے لے پالک اپنی بیویوں سے اپنی غرض پوری کرلیں (تعلق منقطع کرلیں) اور اللہ کا حکم پورا ہوکر رہنے والا تھا (کہ زید طلاق دیں اور نکاح حضور کے ساتھ ہو اور یہ معاملہ صاف ہوجائے کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے طلاق کے بعد شادی کرسکتے ہیں یا نہیں)۔

۳۸- مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ○ۨ

نبی کے لیے اس کام میں کوئی مضائقہ نہیں جس کو اللہ نے ان کے لیے مقرر فرما دیا (اللہ تعالیٰ نے نبی کے لیے جن امور پر شادی کو موقوف کیا تھا ان کے پورا ہونے کے بعد شادی کرنے میں تردد کی کیا وجہ۔ اگر لے پالک کی مطلقہ بیوی سے شادی جائز ہے تو اس میں شرم کی کیا بات ہے) جو (پیغمبر آپ سے) پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے (کہ غلط رسومات کو ان کے ذریعہ توڑا جائے) اور (اے نبی آپ کی شرم و حیا بھی بے مثال ہے، آپ کا ارادہ آپ کا فرمان سب اللہ کے

Marfat.com

حکم کا تابع ہے پھر اس نکاح کو آپ اپنے ارادہ کی طرف کیوں منسوب فرما رہے ہیں یہ تو) اللہ کا حکم مقرر ہو چکا تھا (اللہ کا حکم اٹل ہوتا ہے وہ ٹلتا نہیں)۔

۳۹۔ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

(اور آپ سے قبل بھی ایسے اولوالعزم پیغمبر گزرے ہیں) جو اللہ کا حکم (بلا تامل) پہنچاتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور (لوگوں کے اعمال کا) حساب لینے کے لیے اللہ کافی ہے۔

اور حضور کے متعلق خود مسلمان بھی یہ بات خوب سمجھ لیں، اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ

۴۰۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ع ۲

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے) اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے (اسے علم ہے کہ ختم رسالت اور ختم نبوت کا وقت آگیا ہے)

چھٹا رکوع

مومنوں کو ذکرِ کثیر کی تعلیم دی جا رہی ہے تاکہ وہ ظلمت سے عالمِ انوار میں آئیں اور کبھی کسی بدگمانی میں ایک لمحہ کے لیے بھی مبتلا نہ ہوں ۔ مومنوں کے قلوب میں سرکارِ دو عالم کی عظمت رچائی جا رہی ہے تاکہ مومن مرد اور مومن عورتیں حضور کے مقام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں ان کی محبت اور اتباع کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھیں اور فضلِ کبیر کے مستحق بنیں، خوب سمجھ لیں کہ جس نور نے انہیں ظلمت سے نکالا ہے وہ یہی نورِ رسالت ہے ۔ اس کے بعد سرکار کی ازواج کا ذکر جاری ہے درمیان میں ضروری اور ضمنی مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۴۱۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝

اے ایمان والو اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو (یہاں تک کہ اللہ کا حاضر و ناظر ہونا تمہارے ذہن میں رچ جائے تمہارا تصور و تخیل ہمیشہ اسی کی یاد سے معمور رہے جب ایسا ہو جاتا ہے تو گناہ سرزد نہیں ہوتا)۔

Marfat.com

۴۲- وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○
اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہو (اس طرح تصور کے ساتھ عمل بھی ایمان کے سانچے میں ڈھل جائے گا)۔

اور تمہارا ایسا کرنا تو صرف اظہارِ تشکر، اظہارِ بندگی ہی ہوگا آخر

۴۳- هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○
وہی تو ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (دعائے مغفرت کرتے ہیں) تاکہ اللہ تعالٰے تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آئے (ایمان کے بعد عالمِ انوار میں تم کو رواں دواں لے جائے تاکہ کسی ایک مقام میں ٹھیر جانے سے بھی ظلمت نہ آئے) اور اللہ مومنوں پر (آخرت میں بھی) بہت رحم فرمانے والا ہے (وہ ان کے گناہ بخشے گا انہیں بلند سے بلند تر مقام عطا فرمائے گا)۔

۴۴- تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ○
جس روز وہ (ایمان والے) اس سے ملیں گے ان کی پیشوائی سلام (اور رحمت) کے ساتھ کی جائے گی اور اس نے ان کے لیے باعزت صلہ تیار کر رکھا ہے (ان کے لیے جنت کے اعلیٰ مقام ہوں گے)۔

اسی عالمِ انوار میں مومن کو جو روشنی لے کر آئی ہے وہ نورِ رسالت ہے

۴۵- یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ○
اے نبی ہم ہی نے آپ کو گواہ (بنا کر) اور خوشخبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۴۶- وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○
اور (آپ کو) اللہ کے اذن (اس کے اشارہ) سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نورٌ علیٰ نور ہیں صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اسی ذاتِ مقدسہ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ کے حضور سلامتی میں جانا ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ جس طرح ظلمت سے نور میں آنے کی وجہ یہاں کھل گئی اسی طرح تحیتہم سلام کا منشا بھی وہاں واضح ہو جائے گا یہ سلام مومن اور مومن کے درمیان بھی ہوگا اور اللہ اور مومن کے درمیان بھی۔

۴۷- وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ○
اور آپ (اپنے) مومنوں کو خوشخبری سنا دیں کہ اللہ کی طرف سے ان کے لیے بڑا ہی فضل ہے (اللہ کے دیدار کی نعمت ان کو میسر ہوگی)۔

Marfat.com

۴۸- وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور آپ کافروں اور منافقین کی بات نہ مانیئے اور ان کی ایذا رسانی سے درگذر فرمائیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ ہی (آپ کے اور آپ کی امت کے) کاموں کا بنانے والا کافی ہے ۔

ابتدا میں ازواجِ مطہرات کا ذکر تھا، وہی مضمون پھر بیان کیا جا رہا ہے اور اس ضمن میں عورتوں کے چند مسائل بھی بیان کر دیئے گئے ۔

۴۹- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ
الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ
فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيْلًا ۝

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر قبل اس کے کہ تم نے ان کو ہاتھ لگایا ہو ان کو طلاق دے دو، تو تمہاری ان پر کوئی عدّت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو (بلکہ عدّت کا انتظار کئے بغیر) ان کو کچھ دے دلا کر حُسن و خوبی سے رخصت کر دو ۔

۵۰- يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ
اَزْوَاجَكَ الّٰتِىْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ
وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ
وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىْ هَاجَرْنَ
مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ
وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنْ اَرَادَ
النَّبِىُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً
لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

اے نبی ہم نے آپ کے لیے آپ کی بیویاں، جن کو آپ مہر دے چکے ہیں حلال کر دی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو آپ کی ملک ہیں جن کو اللہ نے آپ کو (کفار سے بطور مالِ غنیمت کے) دلوایا ہے اور آپ کے چچا کی بیٹیاں، اور آپ کی پھوپیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ وطن چھوڑا اور کوئی مومن عورت (جو بلا کسی مہر کے) اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دے بشرطیکہ نبی اسے نکاح میں لانا چاہے (یہ سب آپ کے لیے حلال ہیں) لیکن یہ (آخری رعایت) خاص آپ کے لیے ہے سب مسلمانوں کے لیے نہیں ہے (باقی جن کا ذکر ہوا وہ سب مسلمانوں کے لیے حلال ہیں) یقیناً ہم کو (وہ احکام) معلوم ہیں جو ہم نے ان (عام مسلمانوں) پر ان کی بیویوں اور باندیوں کے متعلق مقرر کر دیئے ہیں تاکہ (ان مخصوص سہولتوں کے باعث تبلیغِ دین کی راہیں کشادہ رہیں اور زیادہ سے زیادہ عورتیں ازواجِ مطہرات سے دین حاصل کر سکیں اور) آپ پر کوئی

Marfat.com

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝

تنگی (واقع) نہ ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (ہر ممکن سہولت بھی دیتا ہے اور اس کے بعد بھی غلطی ہو جائے تو معاف فرما دیتا ہے)۔

اور اے رسول آپ کے لیے خصوصی طور پر یہ بھی اجازت ہے کہ

۵۱۔ تُرۡجِيۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـــْٔوِيۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰۤى اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا يَحۡزَنَّ وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِيۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ۝

ان (بیویوں) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے علیحدہ رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ اور جس کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو اگر طلب کر لیں تو آپ کے لیے کوئی مضائقہ نہیں اس (خصوصی اجازت) سے پوری توقع ہے کہ (آپ پر کوئی اپنا حق نہ سمجھیں گی اور آپ جس طرح ان سے رجوع فرمائیں گے اسی سے) ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور (باری کے تصور سے) غمگین نہ ہوں گی اور جو کچھ آپ انہیں دیں گے اس سے سب کی سب خوش رہیں گی۔ اور (لوگو ان احکامات سے غلط تصورات دل میں نہ لاؤ) جو کچھ تمہارے دل میں ہے اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا بردبار ہے۔ (وہ لوگوں کی کمزوریوں سے اور ان کے بیمار قلوب کے توہمات سے خوب واقف ہے لیکن اپنے حلم کے باعث انہیں اصلاحِ حال کا موقع دیتا ہے)۔

۵۲۔ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ رَّقِيۡبًا ۝ ع ۶ / ۲

(اور اے رسول جن عورتوں کا ذکر ہو چکا ہے جو حلال کی گئیں) ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کو جائز نہیں اور نہ یہ (جائز ہے) کہ آپ ان (بیویوں) کی جگہ دوسری بیویاں کر لیں خواہ ان کا حُسن آپ کو (کتنا ہی) اچھا لگے سوائے ان کے کہ آپ کی باندیاں ہیں (ان کے بارے میں آپ کو اختیار ہے) اور اللہ ہر شے پر نگاہ رکھتا ہے (وہ سب کا نگہبان ہے)۔

Marfat.com

ساتواں رکوع

ازواج مطہرات کو مومنوں کی ماں فرمایا، لیکن یہ حکم نہیں کہ مومنین بلا اجازت گھر میں داخل ہوں۔ اللہ جو سب کا نگہبان ہے یہ اصول اس کے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ اس میں احترام اور حکمت دونوں شامل ہیں۔ اسی سلسلہ میں چند دیگر احکامات کا بیان ہے مثلاً جب بلائے جاؤ تب جاؤ، جب ان سے کچھ مانگو تو کیسے مانگو، پھر مزید کن باتوں میں احتیاط ضروری ہے ان امور کا ذکر اس رکوع میں آرہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تمہاری ان باتوں کو دیکھ رہا ہے، وہ تمہارے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے، خوش نصیب بننا اور رہنا چاہتے ہو تو سرکارِ دو عالم پر درود بھیجا کرو حال و قال سے دل کو، دم کو، اپنی کیفیات کو ان کے مبارک تصور کے ساتھ لگا دو وہ پاؤ گے جو تمہارے تصور سے بلند و بالا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جو لوگ رسول کو ستاتے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور وہ مبتلائے عذاب ہوتے ہیں۔

۵۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ

اے ایمان والو تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو بجز اس (صورت) کے کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے (الی) نہ اس کی تیاری کے انتظار میں رہو لیکن جب تم بلائے جاؤ تب جایا کرو، پھر جب (کھانا) کھا چکو اُٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں دل لگائے نہ بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے رسول کو تکلیف پہنچتی ہے۔ پھر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور خاموش رہتے ہیں) اور اللہ کو سچی بات کہنے میں حجاب نہیں۔ اور (یہ بھی خیال رکھو کہ) جب تم ان سے (یعنی رسول کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے، دونوں کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ بات ہے اور (خوب یاد رکھو کہ) یہ تمہارے لیے زیبا نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو (تم کوئی ایسی بات کرو جو حضور کو ناگوار گزرے یہ منافقوں اور کافروں کا شیوہ ہے) اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بے شک اللہ کے نزدیک یہ بڑا (گناہ) ہے۔

Marfat.com

اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ
تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ
اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

۵۴- اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ۝

اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے (یاد رہے کہ کبھی ایسا کوئی وسوسہ دل میں نہ لانا جو حضور کے شایانِ شان نہ ہو یا جس میں نفس شامل ہو)۔

پہلے مردوں کو حکم ہوا کہ ازواجِ مطہرات کے سامنے نہ جاؤ۔ اب ازواجِ مطہرات کو حکم ہو رہا ہے کہ

۵۵- لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ
اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے باپوں کے سامنے (یعنی باپ، دادا، چچا، ماموں کے سامنے آیا کریں۔) اور نہ اپنے بیٹوں کے، نہ اپنے بھائیوں کے، نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے، نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ باندیوں کے سامنے (آنے میں کوئی مضائقہ ہے۔) اور (اے عورتو) اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر شے سے خوب آگاہ ہے (وہ حاضر و ناظر ہے اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں)۔

بات پوری ہو چکی۔ سرکارِ دو عالم کا مقام سمجھا دیا گیا ان کی ازواجِ مطہرات کی عظمت بھی بتا دی گئی اب وہ وظیفہ بتایا جا رہا ہے جو مومن کو اللہ سے قریب کرتا ہے یہ اس نکتہ ایمانی، اسی محبوب ربانی پر درود بھیجنا ہے۔

۵۶- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (یعنی جان بوجھ کر عبادت کے

Marfat.com

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا طور پر درود وسلام بھیجا کرو)
تَسْلِيْمًا ○

(اللہ اپنے رسول پر رحمت بھیجتا ہے فرشتے آمین کہتے ہیں تم بھی درود بھیجا کرو۔ ہمہ تن متوجہ ہوکر دل سے انتہائی محبت کی کیفیات کے ساتھ درود پڑھا کرو)۔
خوب یاد رکھو کہ رسول کو اذیت پہنچانا اللہ کو اذیت پہنچانا ہے۔

۵۷- اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے (اس نے) ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۵۸- وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○ ع

اور جو لوگ مومن مرد اور مومن عورتوں کو بلا ان کے کچھ کیے ایذا پہنچائیں تو وہ جھوٹ اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں (ایذا میں ستانا، تکلیف پہنچانا، غیبت چغلی سب آجاتی ہے)۔

آٹھواں رکوع

منافق مختلف صورتوں سے اذیت پہنچاتے، مومنوں کے متعلق غلط باتیں اڑاتے، مومن عورتوں کو جب وہ کسی ضرورت سے باہر تشریف لائیں تو چھیڑتے، جب گرفت ہوتی تو عذر کرتے کہ ہم نے لونڈی باندی سمجھ کر چھیڑا تھا چنانچہ ازواج مطہرات اور تمام مومن عورتوں کو ہدایت ہو رہی ہے کہ وہ اس طرح کا لباس پہن کر نکلیں جو ان کی زینتوں کو چھپانے والا اور ان کی عصمت کا محافظ ہو۔ غلط خبریں اڑانے والوں کے لیے بھی واضح طور پر بتا دیا گیا کہ وہ بہت عرصہ تک مدینہ میں نہ رہ سکیں گے۔ اور آخری فیصلہ تو قیامت میں ہوگا۔

۵۹- يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط

اے نبی آپ اپنی ازواج (مطہرات) سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ (جب انہیں باہر جانا ہو تو اپنی زینتوں کو چھپانے کے ساتھ) اپنی چادروں کو اپنے چہرے پر

Marfat.com

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

لٹکا لیا کریں (تاکہ وہ عام عورتوں سے نمایاں طور پر الگ معلوم ہوں) اس سے وہ جلد پہچان لی جائیں گی (کہ یہ شریف آزاد عورتیں ہیں) پھر ان کو کوئی نہ ستائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

۶۰۔ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِى الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ○

البتہ اگر منافقین اور جن کے دلوں میں (نفس پرستی اور ہوس پرستی کی) بیماری ہے اور جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں اڑایا کرتے ہیں (اپنی ان حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ہم ضرور آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ آپکے پاس اس (مدینہ) میں بس تھوڑے ہی دن رہ سکیں گے

۶۱۔ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○

(اور وہ بھی اس طرح کہ) پھٹکارے ہوئے، جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مارے گئے۔

۶۲۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○

(اور) اللہ کا تو یہی دستور ان (منافقین اور کفار) کے بارے میں بھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں (چلا آرہا ہے) اور آپ اللہ کے کسی دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔ (نہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکے نہ یہ بچ سکیں گے)۔

جب بھی منکرینِ حق کو عذاب سے ڈرایا جاتا تو برجستہ پوچھتے کہ وہ عذاب کب آئیگا اور وہ قیامت کب برپا ہوگی؟

۶۳۔ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○

لوگ آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ (اے سوال کرنے والے) اس کا علم تو خدا ہی کو ہے، اور تو کیا جانے کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔

Marfat.com

(قیامت کے قائم ہونے اور اس کے ظہور کا وقت علم الٰہی ہی میں ہے آدم سے حضور تک قیامت کے متعلق عنقریب ہی کا لفظ فرمایا گیا۔ سچ ہے جو مرا اس کی قیامت قائم ہوئی، احساسات، مدرکات اور تعینات سے نکلنے کا نام موت ہے۔ پھر جب دنیا کی پوری زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں انتہائی مختصر ہے تو قیامت کو قریب ہی کہا جائے گا قیامت کے دن جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ دنیا میں کتنا رہے تو کہیں گے یہی ایک دو گھڑی۔ اس روز قربِ قیامت کے معنی سمجھ میں آجائیں گے)۔

۶۴- اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝

بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے (دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (ان کے لیے دونوں جگہ عذاب ہے وہ دنیا میں ایک چکر میں پڑے ہیں آخرت میں نارِ جہنم ان کی منتظر ہے)

۶۵- خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے (اور وہاں) نہ کوئی اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار (کہ ان کو اس عذاب سے بچا سکے)۔

وہ دن ان کے لیے بڑا سخت ہوگا

۶۶- يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

جس دن وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے (اس وقت وہ) کہیں گے کاش ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور (اس کے) رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی (ان کے کہنے پر چلتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتا)۔

۶۷- وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑے لوگوں کا کہنا مانا (ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی) تو انہوں نے ہم کو راہ سے بہکا دیا (اب اگر ہم کو ہمارے اعمال پر سزا ہے تو)

۶۸- رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ ع ۸ / ۵

اے ہمارے رب تو ان کو (ہم سے) دو گنا عذاب دے اور (جو پھٹکار ہم پر ہے اس سے) بڑی پھٹکار ان کو دے۔

نواں رکوع

حاصل کلام یہ ہے کہ مومنوں کو چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنا

Marfat.com

فرض سمجھیں، کوئی بات ایسی نہ کریں کہ حضور کو تکلیف پہنچے اور ہمیشہ درست اور سیدھی بات کہا کریں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کے اعمال سنوار دے گا اور ان کے گناہ بخش دے گا۔ یہ قرآن وہ بارِ امانت ہے جس کے متحمل آسمان وزمین نہ ہو سکے جس کو انسان نے اٹھایا اور اپنے پر ترس نہ کھایا، کیسا نادان ہے۔ کتنا خوش نصیب نادان ہے اس نے دینے والے پر نظر رکھی اپنی قوت کو نہ دیکھا اللہ بھی اس کا نگہبان بن گیا اور جہاں اس نے منافقوں سے سزا کا وعدہ کیا ہے وہیں اہلِ ایمان سے جو ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں بخشش و رحمت کا وعدہ فرمایا ہے۔ رحمت سے زیادہ کیا چاہیے سب کچھ رحمت میں ہے۔

مختصر یہ ہے کہ جس کی پیروی کریں اس کو اپنا بنالیں کسی عیب کو اس کی طرف منسوب نہ کریں

۶۹- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے (اپنے نبی) موسیٰ کو ستایا تھا (اور ان پر عیب لگائے) پھر اللہ نے ان کی تہمت سے انہیں بری ثابت کردیا اور اللہ کے نزدیک وہ بڑے باوقار (اور آبرو والے) تھے (لوگوں کے کہنے سننے سے نبی کو نقصان نہیں پہنچتا خود انہیں کی عاقبت خراب ہوتی ہے)۔

۷۰- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

(اور) اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور (ہمیشہ سچی اور سیدھی بات کہا کرو۔

۷۱- يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

وہ تمہارے اعمال درست کردے گا (تم قولِ صحیح پر عمل کرو گے فعلِ صحیح میں آجاؤ گے) اور وہ تمہارے گناہ بخش دے گا (تم کو اپنی مغفرت میں لے لے گا) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ بڑی مراد کو پہنچے گا (دیدارِ الٰہی سے نوازا جائے گا)۔

وہاں لطفِ دید ہوگا یہاں لطفِ کلام اور حلاوتِ کلام ہے۔ یہ بھی معمولی نعمت نہیں، کلامِ الٰہی ہے۔ اب انسان کی خوبی بیان کر رہا ہے

۷۲- اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

ہم نے اس امانت (یعنی قرآن، کلامِ ربانی) کو آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور

Marfat.com

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ

اس سے ڈر گئے (کہ امانت پرائی چیز کو رکھنا ہے اور اس کی حفاظت کرنا ہے) اور اسے انسان نے اٹھا لیا۔ بے شک وہ اپنے کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔

(اس نے نادانی سے ایک ذمہ داری کا بوجھ اٹھا لیا لیکن اسکا ایسا کرنا نیک نیتی پر مبنی تھا، اس نے اپنی قوّتِ بازو پر نہیں امانت پیش کرنے والے کی عظمت پر نظر رکھی انسان کو ظلوماً جہولا تو کہا گیا لیکن وہ مخلوقات میں معظم و مکرم قرار پایا، انسان ظلوم، قوت غضبی کے غلبہ سے اور جہول قوّتِ شہویہ کے غلبہ سے ہے لیکن دونوں کے اعتدال کا نام عقل ہے اس اعتدال کے باعث وہ معزز بنا)۔

اور انسان کی اسی میں آزمائش ہے کہ وہ اپنی قوّتِ ارادی کو کس طرح صرف کرتا ہے

یہ اس لیے ہے

۷۳۔ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ ع ۹

تا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ (تعالیٰ) مومن مردوں اور مومن عورتوں پر (مہربانی کے ساتھ) متوجہ ہو اور اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے (وہ بندوں کے گناہ معاف بھی فرماتا ہے پھر اپنی رحمت سے ان پر فضل بھی فرماتا ہے۔ یہاں بارِ امانت اٹھانے میں مدد فرماتا ہے وہاں صلہ و انعام سے نوازتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے قلوب کو اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت سے سرفراز فرمائے کہ امانت کا بوجھ وہی اٹھاتے ہیں چشمۂ رشد و ہدایت کو عام فرما کر ہمیں عقائدِ صالحہ اور عملِ صالحہ کی توفیق ارزانی فرماتے ہیں خود اجر نہیں چاہتے اجر ہم کو دلواتے ہیں اور ہمارے نگران حال رہتے ہیں۔ کیا شانِ رحمت ہے سبحان اللہ۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ

مکی چون آیتیں چھ رکوع

کسی مقام پر پہنچ کر بے ساختہ اللہ کی حمد زبان سے اور دل سے نکلتی ہے۔ یہ اعجازِ

Marfat.com

کلامِ الٰہی ہے کہ ہر ایسے موقع پر تلاوتِ کلامِ پاک میں سبحان اللہ، الحمد للہ کے الفاظ ملتے ہیں اور خود کلامِ ربانی دل کا ترجمان بن جاتا ہے، جو دل کہنا چاہتا ہے حکماً کہلوا کر انعام و رحمت سے نوازتا ہے ۔ یہ سورہ بھی اسی حمد سے شروع ہوتا ہے گزشتہ سورہ کے ختم پر امانت کا ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اُنس میں رہنے والے انسان کو شفقت و محبت سے ظلوماً جہولاً فرمایا، پھر انتہائی رحمت کے عالم میں اللہ کی طرف رجوع رہنے والوں کے لیے خود کو غفور و رحیم فرمایا۔ گناہگار قلب کے لیے اس سے بڑھ کر کیا بشارت ہوگی ۔ زبان حمد کے لیے بے تاب ہوئی سورۂ سبا حمد ہی سے شروع ہوتا ہے ۔ بتایا جا رہا ہے کہ اذکار و اشغال میں لگا رہنا، جس کی پیروی کر رہے ہو اس کی دل و جان سے عظمت کرنا یہی سب کچھ ہے ۔ عظمت ہی سے تمام کیفیات مل جاتی ہیں ۔ سیر و طیر نصیب ہوتا ہے ۔ اور مومن پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ اس دنیا میں ہو یا آخرت میں ہر چیز اللہ کے لیے ہے میرے لیے صرف اللہ ہے ۔ اس سورہ میں متعدد مثالوں سے بتایا گیا ہے کہ اللہ والوں کے لیے، جب اللہ کا کرم ان کے شاملِ حال ہو جاتا ہے تو ناممکن اور محال کام بھی آسان ہو جاتا ہے، اس سلسلہ میں حضرت داؤد حضرت سلیمان کی مثالیں دی گئی ہیں اور طاغوتی قوتوں کے خلاف ان کے غلبہ کا بیان ہے، منشا یہ ہے کہ انسان ہر حال میں اللہ کے سامنے سر جھکائے منتظرِ کرم رہے غیر کا در نہ دیکھے، غور و فکر کی عادت ڈالے، اپنے اعمال کی اصلاح میں اپنی تمام قوتِ ارادی صرف کر دے ۔ شک و شبہ نے قوموں کو ہلاک کر دیا ہے، اللہ والوں کو شک و شبہ سے کیا کام ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ○

سب خوبی (سب تعریف) اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے، اور آخرت میں بھی اسی کی حمد ہے اور وہ بڑا حکمت والا (اور) خبردار ہے (کہ دنیا اس کی حکمت کا نتیجہ ہے اور آخرت میں وہی سب کے حال سے باخبر ہے) ۔

۲۔ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَ مَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَ ہُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ ○

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے، اور اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے (سب اس کے علم میں ہے) اور وہ انتہائی رحم کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے ۔ (انسان کے اعمال سے باخبر ہے اس کی برائیوں کو دیکھتا اور سمجھتا ہے اور پھر درگذر فرماتا ہے اور بخشتا رہتا ہے یہ اس کی شانِ رحمت ہے) ۔

Marfat.com

۳۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝

اور جو لوگ منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ فرما دیجیے، کیوں نہیں آئے گی۔ میرے رب کی قسم وہ تم پر آکر رہیگی وہ رب جو عالم الغیب ہے (جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ بلاشبہ) اس سے آسمانوں اور زمین کی کوئی شے ذرہ برابر بھی اوجھل نہیں (اس کے یہاں حضوری ہی حضوری ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں) اور کوئی چھوٹی اور کوئی بڑی ایسی چیز نہیں جو اس کی روشن کتاب میں (درج) نہ ہو۔

(علم اس کا ہے۔ لوحِ محفوظ اس کا ہے۔ مومن کو بھی ایک قلبِ بینا اسی نے دیا ہے اسے بھی کتابِ مبین کہہ سکتے ہیں)۔

۴۔ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

(یہ سب اس لیے ہے) تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے جزا(ئے خیر) عطا فرمائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے (اللہ کی طرف سے) بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے (روحانی غذائیں میسر ہیں جو ترقیِ درجات میں معاون ہیں یہ سب رزقِ کریم ہی تو ہے)۔

۵۔ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو (قبول کرنے کے بجائے جھٹلانے) عاجز کرنے میں کوشاں ہوتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

ذیل کی آیت مدنی ہے

۶۔ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

اور (تمام یہود و نصاریٰ جو مدینہ میں تھے) جن کو (دینِ حق کی) سمجھ ملی ہے دیکھ لیں کہ جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے (قرآن) نازل ہوا ہے وہ (کتنا) سچا ہے اور وہ (لوگوں کو) زبردست، خوبیوں والے (رب) کی طرف پہنچنے کا ٹھیک راستہ بتاتا ہے۔

Marfat.com

(منشا یہ ہے کہ مسلمان اور اہل کتاب سب دیکھ لیں کہ حق کیسا ہوتا ہے۔ صاحبِ کتاب کی شان کیا ہے۔ وہ خود بھی ایک منور کتاب ہیں اور جس طرح وہ خود محمد، حامد، محمود ہیں، تم کو بھی اللہ کی بارگاہ میں معزز مقام پر فائز کرنا چاہتے ہیں۔)

۷۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ

اور (اسی مقدس ہستی رسول کریم کو دیکھ کر منکرِ حق) کہتے ہیں (لوگو) کیا ہم تم کو ایک (ایسا) آدمی بتائیں جو تمہیں (یہ) خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر نئے سرے سے پیدا ہو گے۔

۸۔ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ

(ان کا کہنا ہے کہ یا تو) اس نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون ہے (درحقیقت کفار خود جھوٹے ہیں) بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ آفت میں (مبتلا) ہیں اور گمراہی میں بہت دور جا پڑے ہیں۔

۹۔ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۧ

کیا (یہ کافر اور منافق) دیکھتے نہیں کہ آسمان و زمین میں سے جو ان کے آگے اور پیچھے ہے (سب اللہ ہی کی تخلیق ہے) اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں (یہ لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں لیکن) بلاشبہ اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے (غور و فکر کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

ع ۱

دوسرا رکوع

اللہ کی طرف رجوع ہونے والوں میں سے چند کا ذکر آ رہا ہے جو اللہ کے شکر گزار بندے تھے جنہیں اللہ نے اپنی دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا۔ اللہ تعالٰی اپنے پیغمبروں کی مثال

Marfat.com

دیتا ہے اس سلسلہ میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۰۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے (مخصوص) بڑائی بخشی تھی (یعنی نبوت کے ساتھ غیر معمولی سلطنت عطا کی تھی اور جب وہ اپنے پُرکیف انداز سے زبور پڑھتے تو شجر و حجر اور چرند و پرند پر ایک کیفیت طاری ہوتی، اس وقت ان پہاڑوں کو ہمارا یہ حکم تھا کہ) اے پہاڑو تم ان کے ساتھ خوش آوازی سے (زبور یا تسبیح) پڑھو اور پرندو (تم بھی ان کے ساتھ مصروف حمد و ثنا رہو) اور ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا تھا (گویا لوہے کو ان کے ہاتھ میں موم بنا دیا جس طرح چاہو توڑو موڑو)

۱۱۔ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي
السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور (اس کی) کڑیاں مناسب انداز سے جوڑو۔ اور نیک عمل کرو (یعنی زرہ بنا کر بیچو محنت و مشقت سے رزق حاصل کرو اور یاد رکھو) کہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے دیکھ رہا ہوں۔

۱۲۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا
لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ
مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ
مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور (اسی طرح ہم نے) سلیمان کے لیے ہوا کو (ان کا تابع بنا دیا) کہ اس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کی ہوتی (یعنی ایک ماہ کی مسافت آدھے دن میں طے ہوتی ان کا تخت ہوا میں اُڑتا جاتا اور جنوں کو ان کے قابو میں کر دیا تھا) اور ہم نے ان کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنّات میں کتنے ایسے تھے جو ان کے رب کے حکم سے ان کے سامنے محنت شاقہ کرتے (تانبے سے وہ بڑے بڑے برتن دیگیں وغیرہ بناتے اور کسی کو ان کے حکم سے سرتابی کی ہمت نہ تھی) اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے ہم اسے دوزخ کا عذاب چکھا دیں

۱۳۔ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ
مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ
اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ

(اور ان جنوں کا یہ کام تھا کہ) وہ سلیمان کے لیے جو وہ چاہتے بناتے رہتے (مثلاً مستحکم) قلعے اور مجسّمے (یا تراشی اور ڈھالی ہوئی چیزیں) اور لگن جیسے حوض اور (بڑی بڑی) ایک ہی جگہ پر جمی ہوئی دیگیں (اور) اے داؤد کے گھر والو میرا شکر کرو (یعنی جو کام جس طرح بجا لانے کا ہے اس کو اسی طرح بجا لاؤ) اور میرے بندوں میں (میری [illegible] و

Marfat.com

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝ احسانات پر) شکر ادا کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں ۔

حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد بیت المقدس کی تجدید جنوں سے کروا رہے تھے

۱۴- فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝

پھر ہم نے جب ان کے لیے موت کا حکم صادر فرمایا تو کسی چیز نے ان (جنات) کو ان کی موت سے آگاہ نہ کیا بجز ایک گھن کے کیڑے کے جو سلیمان کے عصا کو کھاتا رہا (جس کے سہارے وہ عبادت میں مہینوں مشغول رہا کرتے) پھر (جب مسجد کی تعمیر ہوگئی اور) جب وہ گر پڑے تب جنوں کو معلوم ہوا (کہ حضرت سلیمان مر چکے ہیں ۔ اور ان پر یہ بھی عقدہ کھلا) کہ اگر وہ غیب (کا علم) جانتے ہوتے تو اس ذلت کی تکلیف میں نہ (پھنسے) رہتے ۔

(یہاں یہ راز بھی کھل گیا کہ زندہ تو زندہ اللہ مردوں سے بھی جو کام لینا چاہے لے سکتا ہے، دراصل اسی کا امر ہے جو کارفرما ہے)۔

اور جو لوگ ہمارے احسانات اور انعامات کے باوجود ناشکر گزار رہے ان میں ملک سبا کے لوگ تھے ۔

۱۵- لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ ۚ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝

اہل سبا کے لیے ان کی آبادی میں (ہمارے انعامات کی) ایک نشانی تھی (یعنی) دو باغ (جن کے طویل سلسلے) داہنے اور بائیں (پھیلے ہوئے تھے یہ نشانیاں گویا زبان حال سے کہہ رہی تھیں کہ اے سبا کے رہنے والو) اپنے پروردگار کا عطا کیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (کیا ہی) پاکیزہ (تمہارا) شہر اور (کیسا) بخشنے والا (تمہارا) پروردگار (ہے جس نے تم کو دنیا میں نعمتوں سے سرفراز کیا اور آخرت میں جنت کے باغوں کا وعدہ کیا)۔

۱۶- فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

لیکن انہوں نے (ان نعمتوں کی ذرا قدر نہ کی اور شکر گزاری کی جگہ) روگردانی

آیت نمبر (۱۴) واقعہ یوں ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مسجد کی تعمیر کروا رہے تھے، جنات کاموں میں مصروف تھے ان کی موت کا وقت قریب آگیا اور مسجد کی تعمیر ختم نہ ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں سے عصا پکڑا اور اسے ٹھوڑی کے نیچے لگا کر تخت پر بیٹھ گئے اور اس حالت میں ان کی روح قبض ہوگئی وہ اسی طرح سال بھر تک بیٹھے رہے اجنہ ان کو زندہ سمجھ کر کاموں میں مصروف رہے ۔ یہاں تک کہ عصا گھن لگ جانے کی وجہ سے ٹوٹ گیا اور وہ گر پڑے اور اجنہ پر ان کی موت کا حال ظاہر ہوگیا انہیں ندامت ہوئی کہ وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے ایک سال خواہ مخواہ محنت شاقہ میں مبتلا رہے ۔

Marfat.com

سَیۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰہُمۡ بِجَنَّتَیۡہِمۡ جَنَّتَیۡنِ ذَوَاتَیۡ اُکُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَیۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِیۡلٍ ○

کی تو ہم نے ان پر ایک زور دار سیلاب چھوڑ دیا (وہ بند جو انہوں نے باندھ رکھا تھا ٹوٹا اور پانی اس زور کا آیا کہ اس نے زمین کی ماہیت کو بھی بدل ڈالا) اور ان کے دو (شاداب اور میووں سے لدے ہوئے) باغوں کے بدلے ہم نے ان کو دو اور باغ دیئے جس میں بدمزہ میوے، جھاؤ اور کچھ تھوڑے سے بیری (کے درخت رہ گئے تھے)۔

۱۷- ذٰلِکَ جَزَیۡنٰہُمۡ بِمَا کَفَرُوۡا ؕ وَہَلۡ نُجٰزِیۡۤ اِلَّا الۡکَفُوۡرَ ○

یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکر گزاروں کو ہی ایسی سزا دیا کرتے ہیں (ان کا دنیا میں رزق تنگ ہو جاتا ہے آخرت کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے)۔

سبا کی ان ویران بستیوں کے مقابلہ میں ملک شام کی وہ پُر رونق بستیاں تھیں جہاں سفر راحت تھا، ہر منزل پر طعام و قیام کی سہولتیں تھیں اور بے خطر راستے مسافروں کے لیے تسکین کا باعث تھے۔

۱۸- وَجَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ وَبَیۡنَ الۡقُرَی الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّقَدَّرۡنَا فِیۡہَا السَّیۡرَ ؕ سِیۡرُوۡا فِیۡہَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ○

اور ہم نے ان کے اور ان آبادیوں کے درمیان جہاں ہم نے برکت دی تھی ایسی بستیاں آباد کی تھیں جو (مسافروں کو دور سے) نظر آتی تھیں اور انہیں میں ہم نے آنے جانے والوں کے لیے منزلیں مقرر کر دی تھیں (کہ لوگ بے تکلف سفر کیا کرتے گویا ہماری طرف سے مسافروں کو آزادی تھی کہ) ان میں رات دن بے کھٹکے سفر (کیا) کرو۔

یہاں بھی ناشکروں کی کمی نہ تھی ان لوگوں نے بھی دعائیں کیں کہ اے اللہ سفر ایسا ہو کہ منزلیں دور دور کی ہوں، کچھ بھوک پیاس ہو تب سفر کا مزہ ہے اور رحمت کی جگہ زحمت کے طلبگار ہوئے۔

۱۹- فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَجَعَلۡنٰہُمۡ اَحَادِیۡثَ وَمَزَّقۡنٰہُمۡ کُلَّ

پھر کہنے لگے اے ہمارے رب ہمارے سفروں کو دراز کر دے اور (یہ دعا کر کے) انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو ہم نے بھی (ان کی آبادیوں کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا اور) انہیں افسانہ بنا دیا اور ان کا شیرازہ بکھر طور پر منتشر کر دیا (چنانچہ لوگ بکھر گئے آبادیاں ویران ہو گئیں بس ایک

Marfat.com

مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾

نشانِ عبرت باقی رہ گیا کہ آنے والے دیکھیں کہ ناشکر گزاری کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے) بے شک اس میں ہر صبر (اور) شکر کرنے والے کے لیے بڑی نشانیاں ہیں (صبر سے کاموں میں مستعد اللہ کی نعمتوں سے محروم نہیں رکھا جاتا اور اللہ کی نعمت کا شکر گزار کبھی نا امید نہیں کیا جاتا، تباہی و بربادی اسی وقت آتی ہے جب انسان صبر و شکر کا دامن چھوڑ دیتا ہے)۔

۲۰- وَ لَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡہِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوۡہُ اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾

اور ان (ناشکر گزار لوگوں) کے بارے میں شیطان نے اپنا خیال سچ کر دکھایا (کہ میں اکثر لوگوں کو گمراہ کر دوں گا) پس سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے سب اس کے پیچھے ہو لیے۔

۲۱- وَ مَا کَانَ لَہٗ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَۃِ مِمَّنۡ ہُوَ مِنۡہَا فِیۡ شَکٍّ ؕ وَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۱﴾ ع ۱۲/۸

اور (درحقیقت) شیطان کا زور ان لوگوں پر صرف اس لیے تھا تاکہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے جو اس کے بارے میں شک میں پڑے ہیں (نمایاں کر کے) الگ کر لیں اور آپ کا رب ہر شے کا نگہبان ہے (اگر انسان خود برائی کا متمنی نہ ہو تو شیطان کی ہمت نہیں کہ اسے گمراہ کر سکے، جو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں مشکل میں صبر، نعمت پر شکر کرتے ہیں اللہ ان کا نگہبان ہو جاتا ہے ہر طرح ان کی حفاظت فرماتا ہے)۔

تیسرا رکوع

اللہ کی نعمت کی شکر گزاری کیا ہے، کن خیالاتِ فاسدہ سے بچنا ضروری ہے کس کی اتباع میں رہنا ہے کس پر نظر رکھنا ہے، انہیں امور کی طرف پھر انسان کو متوجہ کیا جا رہا ہے شکر گزاری اللہ کی یاد ہے، اتباع سرکار دو عالم کی فرض ہے اور یہ یقین رکھنا ہے کہ ایک دن اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جو ان تصورات کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں فلاح پاتے ہیں جو ان عقائد سے محروم ہیں برباد ہیں۔

۲۲- قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۚ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِثۡقَالَ

آپ (ان کفار سے) کہہ دیجئے، تم اللہ کے سوا جن کو (معبود) خیال کرتے ہو ان کو پکارو وہ ذرہ برابر بھی آسمانوں اور زمین میں کسی چیز کے نہ مالک

Marfat.com

ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝

ہیں نہ ان کی ان (آسمان و زمین) میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں کوئی اس کا معاون (و مددگار) ہے (اللہ کو کسی کی مدد درکار نہیں بلکہ سب اسی کے محتاج ہیں)۔

۲۳- وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اور (ان بتوں کی تو کیا حقیقت وہاں تو یہ حال ہے کہ) اس کے پاس (کسی کی) سفارش کام نہیں آتی بجز اس کے کہ جس کو وہ خود (سفارش کے لیے) اجازت دے (سفارش تو کجا جب اللہ کی طرف سے فرشتوں پر کوئی حکم نازل ہوتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان کے دل سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو (ملائکہ ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں (بتاؤ) تمہارے رب نے کیا فرمایا (اس وقت ملائکہ المقربین) کہتے ہیں وہی فرمایا جو حق ہے اور وہ تو بڑی شان والا سب سے بڑا ہے۔

جہاں جلال و ہیبت کا یہ عالم ہو، وہاں اس کے متعلق شرک کا تصور لانا خود اپنے پر ظلم کرنا نہیں تو کیا ہے۔

۲۴- قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

آپ (ذرا ان مشرکوں سے) کہیے کہ آسمانوں اور زمین سے تم کو روزی کون دیتا ہے۔ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ اللہ۔ اور (اب دو ہی صورتیں ممکن ہیں) بے شک ہم یا تم ضرور راہِ راست پر ہیں یا صریح گمراہی پر۔ (ذرا خود اپنے دل میں فیصلہ کر کے بتا دو۔ اے رسول شاید اس طرح ان کو اپنی حماقت کا احساس ہو جواب کا انتظار نہ فرمائیے بلکہ)

۲۵- قُلْ لَّا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْــَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے (ضد سے کام نہیں چلتا اللہ کے یہاں) نہ ہمارے گناہوں کے بارے میں تم سے سوال ہوگا نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔

۲۶- قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ

(آپ سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے) فرمائیے کہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق (و انصاف) کے ساتھ فیصلہ کر دے

Marfat.com

الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ○

اور وہی بہت خوب فیصلہ کرنے والا صاحبِ علم ہے۔

۲۷- قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

آپ (ان سے یہ بھی) کہیے کہ (ذرا) مجھ کو وہ لوگ تو دکھاؤ جن کو اس کا شریک قرار دے کر اس (اللہ) سے ملاتے ہو۔ ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں بلکہ وہی اللہ (وحدہٗ لاشریک) غالب (اور) حکمت والا ہے۔

بہر حال آپ کا کام ہدایت کا پہنچا دینا ہے، آپ کی فطرت ہی تبلیغ ہے۔ ہم نے آپ کو دنیا جہان کا درد دے کر بھیجا ہے۔

۲۸- وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

اور (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سُنانے والا اور (اعمال بد سے) ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے (تاکہ آپ نیک عمل کرنے والوں کو جنت کا مژدہ سُنائیں اور ان اعمال سے لوگوں کو ڈرائیں جن کا نتیجہ غضبِ الٰہی ہے) لیکن اکثر لوگ (آپ کی اس فطرتِ کریمہ کو) نہیں سمجھتے (اور دینِ حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں)۔

۲۹- وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اور (بجائے ایمان لانے کے یہ گستاخ) کہتے ہیں کہ وہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو۔

۳۰- قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ○ ع

آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے (قیامت اپنے مخصوص وقت پر آئے گی اور ضرور آئیگی اور) اس سے ایک گھڑی بھی تم آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔

النصف ع ۹

چوتھا رکوع

یہ کافر ایمان بھی کیا لائیں یہ تو کسی الہامی کتاب کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں یہ دنیا میں بھی جھگڑتے رہتے ہیں اور آخرت میں بھی اسی طرح ایک دوسرے پر الزام رکھتے رہیں گے، لیکن اس وقت عذاب سے بچنا ممکن نہ ہو گا، تب ان کو انبیاء و مرسلین کی قدر ہو گی اور افسوس کریں گے کہ ان کا کہنا کیوں نہ مانا۔ دنیا کی عارضی دولت انہیں نازاں نہ کرے یہ تو اللہ کی طرف سے آزمائش ہے خواہ کشادگیِ رزق کی صورت سے ہو یا تنگیِ رزق سے۔

Marfat.com

۳۱- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ
بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ
يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ
مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ ۚ
يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ
لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ○

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ اس قرآن کو مانیں گے اور نہ اس سے پہلی (الہامی کتابوں) کو (یہ سب تو وہی اللہ رسول اور آخرت کی باتیں دہرانی ہیں) اور اگر آپ ان گنہگاروں کو اس وقت دیکھیں جب یہ اللہ کے روبرو کھڑے کیے جائیں گے (اور) ایک دوسرے کو موردِ الزام بنا رہے ہوں گے (تو) جو لوگ (دنیا میں) کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور صاحبِ ایمان ہوتے (ہم کو تم نے بہکایا اور اس جگہ پہنچایا)۔

۳۲- قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ
عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ
بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ○

یہ بڑے لوگ ان کمزوروں سے کہیں گے (تم بھی عجیب باتیں کرتے ہو) کیا ہم نے تم کو ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس (اللہ کی طرف سے) آچکی تھی روکا تھا، درحقیقت تم خود گنہگار تھے۔

۳۳- وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا
أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ
أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَجَعَلْنَا
الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ
كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اور جو کمزور تھے وہ بڑائی کرنے والوں سے (جواب میں یوں) کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہارے ہی) رات دن کے مکر (و فریب) نے (ہم کو حق کے تسلیم کرنے سے روکا تھا) جبکہ تم ہم کو حکم کرتے رہتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اس کے شریک ٹھیرائیں۔ اور (یہ ردوکد جاری رہے گی یہاں تک کہ) جب وہ عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے (اور دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے کہ واقعی ہم مجرم تھے) اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے (خواہ چھوٹے ہوں یا ان کے بڑے) ہم ان کی گردنوں میں طوق (عذاب) ڈالیں گے (اور) جیسا وہ عمل کرتے تھے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

Marfat.com

۳۴- وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

اور (ان کفار کا انکار کوئی نئی بات نہیں) ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو اس (دین) کا انکار کرتے ہیں جس کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ۔

۳۵- وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِيْنَ ○

اور (اپنے زعم باطل میں) کہنے لگے ہم مال اور اولاد میں (تم سے) زیادہ ہیں (اگر اللہ کو عذاب ہی دینا ہوتا تو یہاں ہم کو خوشحال کیوں بناتا) اور ہم پر تو عذاب آنے کا نہیں (تم اپنی خیر مناؤ) ۔

۳۶- قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ع

آپ فرما دیجئے (کہ یہاں اپنی خوشحالی پر نازاں نہ ہو ، یہ دنیا آزمائش گاہ ہے یہاں) میرا رب جس پر چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور (جسکو چاہتا ہے) نپی تلی دیتا ہے (روزی کی فراخی یا تنگی اللہ کے یہاں مقبول ہونے کی نشانی نہیں) لیکن (یہ بات) اکثر لوگ نہیں جانتے ۔

پانچواں رکوع

اور انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کے مال و اولاد عاقبت میں ان کے کام نہ آئینگے وہاں تو صرف ایمان اور عمل صالح کام دے گا ۔

۳۷- وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ
بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ
اٰمِنُوْنَ ○

اور (یاد رکھو کہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہارے درجے ہمارے قریب کر دیں (تم کو ہمارا مقرب بنا دیں) ہاں (ہمارا قرب تو اس کو ملتا ہے) جو ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو ایسے لوگوں کے لیے ان کے عمل کا دوگنا صلہ ہے اور وہ (جنت میں) امن و چین سے اپنے بالاخانوں پر بیٹھے ہوں گے (بلندی سے مناظر کا لطف اٹھا رہے ہونگے)۔

۳۸- وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ہرانے (یعنی ان کو جھٹلانے ، اور ان کا مذاق اڑانے) میں کوشاں ہیں (تاکہ ایمان کی راہیں روک دیں ، وہ دین کو تو

Marfat.com

مُحْضَرُوْنَ ۝

نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ) وہی لوگ عذاب میں گرفتار کرکے (اللہ کے روبرو) حاضر کئے جائیں گے ۔

٣٩- قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

آپ فرما دیجئے (یہاں روزی نہ عبادت پر منحصر ہے نہ عقل و دانش پر بلکہ) میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے اور (جس پر چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، اور (اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے) تم جو خرچ کرتے ہو اللہ تم کو اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے (جسمانی ہو یا روحانی) ۔

٤٠- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تمہاری (ہی) عبادت کیا کرتے تھے ؟

٤١- قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝

وہ عرض کریں گے تیری ذات (ہر شرک سے) پاک ہے، تو ہی ہمارا آقا ہے نہ کہ یہ (ہم کو ان سے کیا غرض) بلکہ وہ لوگ (تو ہمارا نام لیکر) جنوں کی عبادت کیا کرتے (اور) ان میں اکثر انہیں پر اعتقاد رکھتے تھے ۔

٤٢- فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

پس (حکم ہوگا کہ) آج تم میں سے (بندگی کرنے والے اور جن کی تم بندگی کرتے تھے) کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہے ۔ اور (اس روز) ہم کافروں سے کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (آج) اس کا مزہ چکھو۔

٤٣- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

اور جب ہماری واضح آیتیں ان (منکروں) کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (تو یہ ان پر ایمان لانے کے بجائے) کہتے ہیں کہ یہ شخص تو بس یہی چاہتا

Marfat.com

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

ہے کہ جن کی تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس ایک گڑھا ہوا جھوٹ ہے (گویا ان کی نظروں میں نہ صاحبِ قرآن کی عظمت ہے نہ قرآن کی) اور (ان کی بے باکی کا یہ عالم ہوگیا ہے کہ) جب ان کافروں کے پاس حق (یعنی قرآن) پہنچا تو اس کے بارے میں کہتے ہیں یہ کچھ نہیں یہ تو صریح جادو ہے۔

یہ لوگ بڑے عقلمند بن کر طرح طرح کی تاویلیں کرتے ہیں حالانکہ نہ آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی رسول آیا نہ کتاب نازل ہوئی نہ ان کو کسی قسم کا علم ہے۔

۴۴۔ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ○ؕ

اور نہ ہم نے ان (مشرکوں) کو کتابیں دیں کہ جن کو پڑھتے اور نہ ہم نے آپ سے قبل ان کی طرف کوئی ڈرانے والا (پیغمبر ہی) بھیجا (ان کے پاس ان کی بیہودہ باتوں کی کوئی سند نہیں)۔

۴۵۔ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○ ع ۵ / ۹ / ۱۱

اور (جس طرح آج یہ جھٹلا رہے ہیں اسی طرح) ان سے قبل کے لوگوں نے بھی (اللہ کی آیتوں کو اس کے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا اور (جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا خواہ مال و دولت کی صورت میں یا سمجھ بوجھ میں) یہ تو اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے (نہ ذہن و سمجھ میں نہ ساز و سامان میں) پھر (جب) انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا عذاب کیسا (ہولناک) ہوا (ان کا مال و دولت، ساز و سامان ان کے کچھ کام نہ آیا، پھر یہ لوگ کس بات پر اتنے گستاخ ہو رہے ہیں)

چھٹا رکوع

سورہ کا آخری رکوع ہے، اللہ کی توحید، اس کے رسول اور کتاب کی حقانیت اور آخرت کے بیان اور منکروں کی کوتاہیِ عقل کا پردہ فاش کرنے کے بعد لوگوں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ ذرا اللہ سے ڈرو۔ اس پر یقین لا کر جادۂ حق پر عمل پیرا ہو اور سوچو کہ جس ذاتِ مقدسہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تم طرح طرح کی باتیں بناتے ہو وہ ہادیِ برحق ہیں یا تمہارے واہمہ کے مطابق نعوذ باللہ

Marfat.com

بتلائے جنون ۔ یہ تم کو آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہیں اور تم سے تمہاری بھی خواہی پر کوئی صلہ نہیں چاہتے ۔ وہ تو تم کو نور و نورانیت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں ۔ دینِ حق تم کو دیتے ہیں ۔ اب اگر تم ہدایت حاصل کرو تو اپنے لیے نہ مانو تو اپنے لیے ۔ ذرا ان کی بات تو سنو ۔ وہ خالص توحید کی طرف تم کو بلا رہے ہیں ۔ کیوں فضول باتیں کرتے ہو ۔ کیوں شک میں پڑتے ہو ۔

۴۶۔ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

آپ فرما دیجئے میں تم کو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں کہ (ذرا) اللہ کے لیے (اللہ کے نام پر) کھڑے ہو جاؤ (خواہ) دو دو مل کر مشورہ کرو اور (خواہ) الگ الگ (تنہائی میں غور کرو) پھر سوچو ۔ (تم بہرحال اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ) تمہارے اس رفیق (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہرگز جنون نہیں ۔ (تم ان کی کوئی بات ایسی نہ پاؤ گے جو محض تمہاری خیر خواہی کے لیے نہ ہو) وہ تو تم کو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والے ہیں (تاکہ تم سنبھل جاؤ عقل سے کام لو، اور انکارِ حق سے باز آؤ) ۔

تم اتنا نہیں سوچتے کہ وہ تم سے کسی قسم کے صلہ کے بھی طالب نہیں نہ ان کو اس کی ضرورت ۔

۴۷۔ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

آپ فرما دیجئے کہ اگر میں نے تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو تو اسے تم ہی رکھو، میرا صلہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے ۔ اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے (وہ میرے اخلاص و صداقت کو بھی جانتا ہے اور تمہاری ضدوں کو بھی اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں)

۴۸۔ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

آپ فرما دیجئے (دیکھو) میرا رب حق نازل فرما رہا ہے (یہ بارشِ انوار، بارشِ حق ہے، دینِ حق ہے، قرآن ہے جو رحمت ہے ہدایت ہے) وہ سب چھپی باتوں کو جانتا ہے (علام الغیوب ہے دیکھو اس نے ایسے مرتفع سے حق کو نازل فرمایا ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی باطل ٹھیر نہ سکے گا) ۔

۴۹۔ قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝

آپ فرما دیجئے (دیکھو) حق آگیا ۔ (اب اس کو کوئی مغلوب نہ کرسکے گا) اور باطل حق کا مقابلہ نہ ابتداء میں کرسکتا ہے نہ دوبارہ پلٹ کر (کچھ) بگاڑ سکتا ہے ۔ اس میں مقابلہ کی جرأت کہاں وہ تو ہلاک ہونے و رمٹ

Marfat.com

جاننے کی چیز ہے مٹ کر رہے گی)۔

(فتح مکہ کے دن حضور کی زبان پر یہی آیتِ مبارکہ تھی)۔

۵۰۔ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ○

آپ فرما دیجئے (دیکھو) اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا نقصان مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس لیے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا رہتا ہے (یہ محض اس کا کرم ہے۔ وہ مجھ سے دُور بھی نہیں) بے شک وہ سب کچھ سنتا ہے (اور وہ اپنے بندے کے) نزدیک ہے۔

(واضح ہو کہ توفیق اللہ کی جانب سے ہے، کام کا پورا کرانا، بنا دینا، ہو جانا حضور کا عطیہ ہے، بندہ تو بس اپنے کو اللہ اور رسول کو سونپ دے پھر دنیا اس کی ہے)۔

۵۱۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ○

اور (یہ کفار ڈینگیں مارتے ہیں لیکن) اگر آپ وہ وقت دیکھیں جب یہ (محشر کا ہولناک منظر دیکھ کر) گھبرائیں گے تو پھر کہیں بھاگ بھی نہ سکیں گے اور پاس ہی سے (وہیں فوراً) پکڑ لیے جائیں گے۔

۵۲۔ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ

اور کہیں گے ہم اس (نبی) پر ایمان لے آئے اور (آپ کے ہر فرمان کو مان لیا۔ لیکن اب بہت دیر ہو چکی، دنیا یہاں چھوٹ گئی) اب اتنے دُور سے ان کا ہاتھ کہاں پہنچ سکتا ہے (جب یہ لوگ دنیا میں منبعِ خیر سے دور رہے تو آخرت میں تو اور بھی دور رہیں گے)

۵۳۔ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ○

حالانکہ یہ پہلے اس (دینِ حق) کے منکر تھے (غیب کی باتوں کو ٹھکراتے رہے) اور دُور ہی سے بن دیکھے (خیالی) تیر چلاتے رہے (توفیقِ ہدایت ارادے پر تھی، ارادہ دنیا کے ساتھ تھا۔ آخرت میں جب سب حقائق کھل گئے تو اب ایمان لانے کا کیا سوال)

۵۴۔ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ

اور (اس دن تو) ان میں اور ان کی آرزوؤں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا جائے گا (ایسا پردہ کہ دینِ حق کی تمنا بھی نہ کر سکیں) جیسا کہ ان سے قبل ان ہی جیسے (باطل پرست) لوگوں کے ساتھ کیا گیا کیونکہ

Marfat.com

ع شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝

وہ لوگ (بھی غیب کی باتوں کے متعلق) ایسے شک میں پڑے ہوئے تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

مکی پینتالیس آیتیں پانچ رکوع

گزشتہ سورہ میں بتایا گیا کہ مومن کے لیے کیا ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں، ہر چیز اللہ کے لیے ہے مومن کے لیے صرف اللہ ہے۔ ساتھ ہی توحید باری تعالیٰ کا بیان ہوا، رسالت اور آخرت کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس سورہ میں اللہ جل شانہٗ کی شان خالقیت، ربوبیت اور قدرت کا موثر بیان ہے۔ کیونکہ دین حق کا بنیادی عقیدہ یہی توحید ہے۔ پھر مومنوں کی کیفیات، ان کا عروج اور عمل صالح کے نتیجہ کا بیان ہے اور مومنوں کو بالغ نظری اور نفس کو پاک کرنے اور پاک رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ وہ حقیقت کو سمجھ سکیں دیکھ سکیں۔ یہ سورہ آنے والے سورہ کی تمہید ہے۔ پہلے اللہ کو ماننا ہے پھر اس کے رسول پر ایمان لانا ہے تب کچھ اور سمجھ میں آتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ
رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ
مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں کو اور زمین کو (بلا نمونے کے ابتداءً) بنانے والا (اور) فرشتوں کو قاصد بنا کر بھیجنے والا ہے (وہ فرشتے) جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ (گویا فرشتوں کو بھی ایک خاص قابلیت دی ہے اور) وہ اپنی تخلیق میں جو چاہتا ہے بڑھاتا جاتا ہے (خواہ کسی جنس میں اضافہ فرمائے یا کسی کی قابلیت میں)، بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے (ہر شے کو وجود دیکر اس پر قدرت کاملہ رکھتا ہے)۔

۲- مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ
فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ

(یاد رکھو کہ) اللہ جو کچھ اپنی رحمت میں سے لوگوں پر کھول دے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ وہ روک دے تو اسے اس کے علاوہ کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے (اس

Marfat.com

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ کا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے جانتا ہے کہ لوگوں کو کب کیا دینا ہے)۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ رحمت کے مراتب ہیں ۔ وہ ابتداءً رزق میں کشائش یا علم کی برتری کے اسباب فراہم کرتا ہے پھر اپنی مزید رحمتوں سے نوازتا ہے ۔ اللہ کی بڑی رحمت خود اس کا کلام اور سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوضات ہیں جن کو چاہتا ہے ان سے بھی سرفراز کرتا ہے ۔

۳۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

اے لوگو! اللہ کے احسانات جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو (اللہ کی بڑی نعمت اس کا رسول ، اس کا کلام ہے ۔ بھلا) کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی پہنچا سکے ۔ (نہیں) اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر ایسے "الرحمٰن الرحیم" کے دامن رحمت کو چھوڑ کر) کہاں بھٹکے جا رہے ہو ۔

۴۔ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○

اور (اے رسول) اگر یہ (منکرین) آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو آپ سے قبل بھی کتنے پیغمبر جھٹلائے گئے اور (لوگوں کا جھٹلانا یا ایمان لانا) اللہ ہی کی طرف سب کام پہنچتے ہیں (اس کے روبرو سب کو حاضر ہونا ہے ، سب کے اعمال اس کے سامنے پیش ہوں گے سب باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا) ۔

۵۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○

اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس (آخرت کو مت بھولو اور) دنیا کی زندگی تم کو فریب میں مبتلا نہ کر دے اور نہ وہ دغا باز (شیطان) تم کو اللہ کے نام سے دھوکہ دے ۔

شیطان اکثر لوگوں کو معمولی نیکیوں کی طرف رجوع کر کے ان کے فرائض سے ان کو غافل کر دیتا ہے ۔

۶۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ (یاد رکھو کہ) بلا شبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اس کو دشمن

Marfat.com

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ

ہی سمجھتے رہو۔ وہ تو اپنے (دوستوں کے) گروہ کو محض اس لیے بلاتا ہے کہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

شیطان تو دوزخ کے عذاب سے خوب واقف ہے تم بھی سمجھ لو کہ

۷۔ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۠ ع ۱۳

جو لوگ منکر ہوئے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سب سے بڑا صلہ آخرت میں دیدارِ الٰہی اور دنیا میں سرکارِ دو عالم کی زیارت ہے)۔

دوسرا رکوع

نیک عمل کسے کہتے ہیں۔ سمجھ لو کہ اس کا تعلق اپنی خواہش سے نہیں اللہ کے قائم کیے ہوئے حدود سے ہے۔ توحید، عمل کو بلند کرتی ہے اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے۔ اس تخلیق اولیٰ یعنی دنیا میں، ہدایت و ضلالت کو ساتھ ساتھ رکھ دیا گیا ہے، جو خود پرستی میں پڑ گیا برائی کو بھلائی سمجھنے لگا وہ تباہ ہوا، جس نے اپنے ارادے اپنی نیت کی اصلاح کر لی توفیق اس کی رفیق ہو گئی۔ عزت، صحتِ عقیدہ اور عمل نیک سے نصیب ہوتی ہے، یہی ایمان اور عمل صالح انسان کے مراتب بلند کرتا ہے اور مادیت میں روحانیت کے جلوے دکھا دیتا ہے۔

۸۔ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝

(بھلا) وہ شخص جس کو اس کے بُرے اعمال (اس کی نظر میں) اچھے دکھائے گئے اور اس نے اسے (اپنے لیے) اچھا سمجھا۔ (اس شخص کی طرح ذی فہم ہو سکتا ہے جو باطل کو باطل سمجھتا ہے۔ ہرگز نہیں انسان کو ارادے کی آزادی ہے جو راہ اختیار کرتا ہے اسی پر اللہ اسے یا تو ڈھیل دیتا ہے یا سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے) پس بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اللہ نے کیوں ان کو ان کے کفر میں سرگرداں چھوڑ دیا اللہ ہی جانتا ہے۔

Marfat.com

ان سے ہدایت کی امید بے سود ہے) پس (اے رسول) ان پر حسرت
(اور افسوس) کر کے آپ اپنی جان ہلکان نہ کیجئے اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو
کچھ وہ کرتے ہیں۔

آپ تو وہ ابر رحمت ہیں جس سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں بشرطیکہ یہ سمجھنے کو تیار
ہوں ان کو سمجھائیے کہ ہمارے بادلوں کو دیکھیں کہ کس طرح خشک زمین کو شاداب کرتے ہیں
شاید یہ سمجھ سکیں کہ ایسے ہی اللہ اپنی قدرتِ کاملہ سے مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کرے گا
اور انہیں اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا۔

۹۔ وَاللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں پھر ہم نے اس (بادل) کو کسی مردہ بستی کی طرف روانہ کر دیا پھر (اسی ابر رحمت سے) زمین کو اس کے مرنے (یعنی بے آب و گیاہ ہونے) کے بعد ہم نے زندہ کر دیا (یعنی زمین از سر نو سرسبز و شاداب ہو گئی) اسی طرح (سمجھ لو کہ قیامت کے دن ہمارے حکم سے مردوں کو) جی اٹھنا ہوگا۔

یاد رکھو کہ کلیتاً اور مجموعاً جو عزت ہو سکتی ہے وہ سب اللہ کے لیے ہے سچی عزت
اللہ ہی سے تعلق اور اسی کے کرم سے نصیب ہوتی ہے۔

۱۰۔ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ۝

جو شخص عزت کا خواہاں ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ) تمام عزت اللہ ہی کے لیے ہے اسی کی طرف پاک کلام (ذکر اللہ، کلمہ طیبہ، عبادات، دعائیں و درود) بلند ہوتا ہے اور وہی عمل صالح (کے مدارج) کو بلند کرتا ہے (توحید عمل کو بلند کرتی ہے اور اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے، سچی عزت کلمہ طیبہ اور نیک عمل ہی سے نصیب ہوتی ہے یہ انسان کو بلند مرتبہ بنا دیتا ہے) اور جو لوگ بری چالوں میں (مکر و فریب میں) لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور ان ہی کا مکر (تباہ و) برباد ہو کر رہے گا۔

۱۱۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ

اور (تم ذرا اپنی تخلیق پر تو غور کرو) اللہ نے تم کو مٹی سے پھر نطفہ سے

Marfat.com

مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا
يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ
مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○

پیدا کیا۔ پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا (یعنی مرد و عورت کے جوڑے بنائے کہ تخلیق کا سلسلہ جاری رہے) اور نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر (یہ سب) اللہ ہی کے علم (اور اذن) سے ہوتا ہے اور نہ کسی شخص کی عمر زیادہ کی جاتی ہے اور نہ کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب بھی اس کی) کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھا ہوا ہے (اور) بلا شبہ یہ سب اللہ کے لیے (ایک) آسان (سی بات) ہے۔

انسان اپنی تخلیق کے علاوہ اگر کائنات پر نظر ڈالے تب بھی اس کو اللہ کی قدرت کی عجیب نشانیاں نظر آئیں گی ان سے بھی وہ انسان انسان کا فرق سمجھ سکتا ہے۔

۱۲- وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا
عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ
وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ
كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ
وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○

اور دو دریا یکساں نہیں ہوتے ایک (ایسا ہوتا ہے کہ اس کا پانی) میٹھا پیاس بجھانے والا اور خوش گوار (ہوتا) ہے اور ایک (ایسا کہ اس کا پانی) کھاری کڑوا (ہوتا) ہے۔ اور تم دونوں سے تازہ گوشت (حاصل کرتے اور) کھاتے ہو اور (ان ہی دریاؤں سے) تم زیور (یعنی موتی اور مونگے وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو (یہ سمندر یا دریا تمہارے اور بھی کام آتے ہیں۔ اور اے مخاطب) تو کشتیوں (یا جہازوں) کو دیکھتا ہے کہ پانی کو (میٹھا ہو یا کھاری) پھاڑتی چلی جاتی ہیں (نرم پانی پر ان کا اس طرح رواں ہونا اس لیے ہے) تاکہ تم اللہ کا فضل (اپنی معاش) تلاش کرو اور تاکہ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

۱۳- يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

(دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو (اپنے اپنے کام پر) لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقتِ معین تک چلتا رہے گا (یہ سب اس نے انسان ہی کے لیے پیدا فرمائے اور) یہی اللہ (خالقِ کائنات) تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہت ہے اور جن کو تم اس کے سوا (اپنا معبود سمجھ کر) پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے برابر

Marfat.com

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ — بھی تو اختیار نہیں رکھتے۔

۱۴- اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ ع

اگر (ان کی اس مجبوری کے باوجود) تم ان کو پکارو بھی وہ تمہاری پکار نہ سُن سکیں اور اگر (اللہ ان کو سُنا بھی دے اور وہ) سن بھی لیں تو تمہاری فریاد کو نہ پہنچ سکیں اور قیامت کے دن (تمہارے یہ معبود) تمہارے شریک ٹھیرانے سے انکار کریں گے، (اور تمہاری مشرکانہ حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور جن امور کا ذکر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وہ برحق ہیں) اور (تمام امور سے) باخبر (رب) کی طرح تم کو (حقائق کی) کوئی خبر نہ دے گا (لہذا ان حقائق پر ایمان لاؤ اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود اور کارساز نہ جانو)۔

تیسرا رکوع

آخر تمہارا کسی معبود کو پکارنا تمہاری اپنی حاجت روائی کے لیے ہے تو ایسے خدا کو مانو جو حاجت روا ہے، تم سب اس کے محتاج ہو وہ تمہاری بندگی، تمہاری تعریفوں سے بے نیاز ستودہ صفات ہے۔ اگر چاہے تو تمہاری جگہ دوسری مخلوق سے دنیا آباد کر دے۔ تمہارے حُسنِ عمل کا نتیجہ تمہیں کو ملے گا، تمہاری عبادت تمہارے ہی کام آئے گی۔ اللہ کی بندگی کرنے والا ایک نور و نورانیت میں رہتا ہے اس کا اس کافر سے کیا مقابلہ جو ظلمت میں کھویا ہوا ہے، کہیں زندہ اور مُردہ برابر ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے قلوب بھی زندہ اور مردہ ہوتے ہیں۔ اگر ان سب امور اور حقائق کے بیان کے بعد بھی لوگ حقائق کو جھٹلاتے ہیں تو خود عذاب مول لیتے ہیں۔

۱۵- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

اے لوگو (اللہ تمہاری عبادت کا محتاج نہیں) تم ہی اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ ہی بے نیاز سزاوارِ حمد (وثنا) ہے۔

اس درجہ بے نیاز اور ایسا صاحبِ قدرت ہے کہ اس انمول مخلوق سے زیادہ انمول مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔

۱۶- اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ

اگر وہ چاہے تو تم کو (نیست و نابود کر دے دنیا سے) لے جائے اور ایک

Marfat.com

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ نئی مخلوق لے آئے، (جو ہمہ وقت اس کی عبادت گزار ہو)۔

۱۷۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اور یہ بات اللہ کے لیئے کچھ مشکل نہیں۔

۱۸۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور (ان سے کہہ دیجئے کہ لوگو! دنیا میں اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال لو لیکن قیامت کے دن) کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اگر کوئی (گناہوں کے) بوجھ سے لدا ہوا دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا (بھی) تو کوئی اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا خواہ (وہ اس کا) قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (اے رسول جو لوگ آپ کا کہنا نہیں مانتے نہ مانیں آپ کو ان سے کیا واسطہ) آپ تو انہیں (مومنوں) کو (اللہ کے جلال وعظمت سے) ڈرانے (اور نصیحت کرنے) آئے ہیں جو بلا دیکھے اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں (اللہ کی یاد میں محو رہتے ہیں) اور جو کوئی (اپنے نفس کو پاک کرتا ہے اور) پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے (اس کا فائدہ اسی کو ہوگا) اور (بالآخر سب کو) اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے

قیامت میں ایک مومنوں کی جماعت ہوگی جو کہے گی کہ ہم اللہ کی بخشش اور رسول کی رحمت پر بھروسہ کر کے آئے ہیں، ہمیں اپنے عمل پر بھروسہ نہیں، ہم تو اپنے رب کی نظر کرم کے محتاج ہیں۔ دوسری کفار کی جماعت ہوگی جو گناہوں سے لدی ہوگی جنہوں نے حقائق سے چشم پوشی کی۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔

۱۹۔ وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں (ہوا کرتا)۔

۲۰۔ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ اور نہ تاریکیاں اور روشنی ہی (برابر ہو سکتی ہیں)۔

۲۱۔ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ اور نہ (ٹھنڈا) سایہ اور (گرم) لو (کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔)

۲۲۔ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۚ اور نہ زندہ لوگ اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں

(یعنی مومن اور کافر کا کیا مقابلہ ایک بینا دوسرا نابینا، ایک نور وانوار میں روشن دوسرا

Marfat.com

تاریکیوں میں گم ایک پروردۂ رحمت ایک مستحق عذاب، ایک کا قلب زندہ دوسرے کا مردہ، ایک سمیع قبول سے نوازا ہوا دوسرا سمیع قبول سے محروم، بھلا دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ○

بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور (اے رسول) ان لوگوں کو جو (مردہ قلوب ہیں گویا) مدفون ہیں آپ نہیں سنا سکتے

۲۳- اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ○

آپ تو بس (بداعمالیوں کے عواقب سے) ڈرانے والے ہیں (دلوں کو پھیرنے کی ذمہ داری آپ پر نہیں)۔

۲۴- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ○

ہم نے تو آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوتی جس میں کوئی نصیحت کرنے والا (پیغمبر) نہ گزرا ہو۔

۲۵- وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○

اور اگر یہ (منکر) آپ کو جھٹلائیں تو جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی (اپنے زمانہ میں اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں (حالانکہ) ان کے رسول ان کے پاس (اللہ کی واضح) نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔

۲۶- ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○ ع

ع ۳ ۱۲ ۱۵

پھر میں نے (اس تکذیب و انکار پر) ان کافروں کو پکڑ لیا پس (دیکھو میرا عذاب (ان کے حق میں) کیسا (ثابت) ہوا (ان کو کیسا خمیازہ بھگتنا پڑا)۔

چوتھا رکوع

یہ کافر نہ اللہ کی قدرتِ کاملہ کو دیکھتے ہیں نہ اس کی ربوبیتِ عامہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جن کی نظریں اُدھر اٹھ جاتی ہیں وہ مومن ہو جاتے ہیں ان کی پیشانیاں اس کے روبرو جھک جاتی ہیں۔ اللہ بھی اپنے ان صابر شاکر بندوں کے ساتھ ان کے حوصلوں اور امیدوں سے زیادہ سلوک فرماتا ہے۔ خواہ وہ گنہگار ہوں معمولی گناہوں میں مبتلا رہے ہوں یا اوسط

Marfat.com

درجہ کے مومن ہوں یا وہ مخلص مومن ہوں اللہ کی رحمت سب کے لیے ہے گنہگار مومن کے لیے مغفرت، عمل صالح کرنے والے کے لیے امن، مخلص کے لیے قرب کی نعمتیں اور سرفرازیاں ہیں اور جو انکار پر بضد رہا وہ اپنے اعمال کی سزا پائے گا۔

۲۷۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝

کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس سے ہم نے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کیے اور (جس طرح زمین پر طرح طرح کے میووں کے باغات ہیں اسی طرح) پہاڑوں میں بھی مختلف رنگ والی گھاٹیاں ہیں کوئی سفید کوئی سرخ اور کوئی بہت کالی (گویا میدان اور پہاڑ ہر جگہ اس کی قدرت کے نمونے بکھرے ہوئے ہیں)۔

۲۸۔ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

اور اسی طرح انسانوں جانوروں اور چوپاؤں میں بھی مختلف رنگ (ہوتے) ہیں (لیکن ان سب کو دیکھ کر ہر شخص اللہ کی عظمت و جلال سے متاثر نہیں ہوتا) اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں (جو صاحب بصیرت ہیں) بے شک اللہ غالب (اور) بخشنے والا ہے (اس کو غلبہ بھی حاصل ہے لیکن اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے)۔

جتنا علم زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوبی سے ہر ایک کام کرنے کی تمنا ہوتی ہے، نہ کر سکنے پر اتنا ہی افسوس ہوتا ہے، اتنا ہی خوفِ خدا بڑھتا جاتا ہے۔ عالم کیا کرتا ہے، کتاب پڑھتا ہے پڑھ کر سناتا ہے، عبادت کرتا ہے نمونہ بن کر دوسروں کو دکھاتا ہے۔

۲۹۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسارہ نہ ہوگا۔

Marfat.com

وہ منتظرِ کرم ہیں

۳۰- لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

تاکہ (اللہ) ان کو (ان کے عمل کا) پورا پورا صلہ دے اور اپنے فضل سے (کچھ) زیادہ ہی دے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

۳۱- وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝

اور جو کتاب ہم نے آپ پر اتاری ہے وہی حق ہے اپنے سے قبل کی (کتابوں کی) تصدیق کرتی ہے۔ بے شک اللہ اپنے بندوں (کے حال) سے باخبر (اور ان کے ظاہر و باطن کو) دیکھنے والا ہے (وہ جانتا ہے کہ کون اس کو پڑھتا ہے کون اس سے پہلو تہی کرتا ہے)۔

۳۲- ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝

پھر ہم نے ان لوگوں کو اس کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا (پھر ان منتخب مومن بندوں میں بھی تین قسم کے لوگ ہوئے) پس بعض تو اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں (جو ایمان صحیح رکھتے ہیں لیکن ان سے کچھ عملی لغزشیں ہوئیں) اور بعض درمیان میں رہے (سلوک کے منازل طے کرنے لگے درمیان تک پہنچے) اور بعض اللہ کی توفیق (و فضل) سے نیکیوں میں آگے بڑھتے جاتے ہیں (یہ عارفِ کامل اور اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں)۔ (اور) یہی بہت بڑا فضل ہے۔

(ظالم لنفسہ، مقتصد اور سابق بالخیرات کی مختلف تشریحات مفسروں نے کی ہیں۔ حضرت قبلہ نے ان الفاظ کے معنی یوں فرمائے پہلا عابد غیر عالم۔ دوسرا عابد عالم، تیسرا عالم عابد یعنی پہلا عبادت میں رہا، دوسرا علم میں، تیسرے نے دونوں کو ملایا، یا یہ کہ ایک مومن جس نے کچھ گناہ کئے، دوسرا درمیانی مومن اور تیسرا نیکیوں میں آگے بڑھا ہوا۔ پہلا مغفور ہے، دوسرا ناجی اور تیسرا مقامِ رضا پر فائز ہوا)۔

علم کو عمل سے ملانا یہ بڑی خوبی کی بات ہے۔ یہی فضلِ کبیر ہے ایسے ہی لوگ بیحساب کتاب جنت میں جائیں گے۔

۳۳- جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا

(ان لوگوں کے لیے جنت کے) وہ باغات ہیں جن میں وہ داخل

Marfat.com

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ
فِيهَا حَرِيرٌ ۝

ہوں گے وہاں ان کو (بطورِ اعزازِ خاص) سونے اور موتی کے کنگن (ہاتھوں میں موتی مخصوص مزین انداز سے) پہنائے جائیں گے اور یہاں ان کی پوشاک ریشمی ہوگی ۔

۳۴- وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝

اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے (ہر) غم دُور کیا (نہ کسی چیز کے چھوٹنے کا افسوس رہا نہ آئندہ کسی رحمت سے محرومی کا غم) بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا (اور نیک عمل کرنیوالوں کا بڑا) قدر دان ہے۔

۳۵- الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا
نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا
لُغُوبٌ ۝

(اس اللہ کا شکر ہے) جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ آباد رہنے کے مقام پر پہنچا دیا اس میں ہم کو نہ تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو حصولِ رزق کے لیے یہاں تھکنا ہے ۔

۳۶- وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ
جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ
فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ
مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
كُلَّ كَفُورٍ ۝

اور جو لوگ (اللہ اور رسول کے) منکر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے (جہاں) نہ ان کو قضا ہی آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا (یعنی عذاب کی تکلیف میں کمی نہ ہوگی۔ یہ وہ تکلیف نہ ہوگی کہ اس کے خوگر ہو جائیں) اسی طرح ہم ہر کافر کو سزا دیتے ہیں۔ (ایسے ناشکروں کی یہی سزا ہے)۔

۳۷- وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ
تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا
فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ۝ ع

اور وہ (کفار) اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (اس عذاب دوزخ سے) نکال (اب) ہم نیک کام کیا کریں گے وہ کام نہیں جو ہم (خود اچھا سمجھ کر) کرتے رہے ۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جس کو سوچنا ہوتا سوچ لیتا۔ اور تمہارے پاس اللہ سے ڈرانے والے بھی آئے (جب بھی تم نے نہ عقل سے کام لیا نہ رسول کا کہا مانا تو) اب (عذاب کا) مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۔

Marfat.com

پانچواں رکوع

اللہ تمام ظاہری اور باطنی باتوں کو جاننے والا ہے ، اس نے انسانوں کو پیدا فرمایا تاکہ وہ فرمانبردار رہ کر شکر گزار بنیں اور جزا کے مستحق ہوں ، اگر وہ نافرمانبرداری اور ناشکر گزاری کریں گے تو اس کا خمیازہ وہ خود بھگتیں گے ۔ سب سے بڑی ناشکری اور گناہ شرک ہے اسی شرک سے روکنے اور اللہ کی طرف بلانے کے لیے انبیاء علیہم السلام آتے رہے ، جن لوگوں نے اطاعت کی ہدایت پائی جو نافرمان ہوئے اور مکر و فریب میں پڑے وہ اپنے فریب کا آپ شکار ہوئے ۔ تاریخ انسانی اس کی شاہد ہے ۔ ان کی عبرت آموز نشانیاں زمین پر بھی باقی ہیں ۔ وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکے خود نیست و نابود ہوئے ، یاد رہے کہ اللہ ہر بات پر گرفت نہیں کرتا ورنہ دنیا میں بہت کم لوگ رہ جاتے لیکن ایک دن آئے گا کہ یہ گرفت ہوگی ، قیامت برپا ہوگی ، اللہ کے سامنے سب کو حاضر ہونا ہوگا ۔ بہتری اسی میں ہے کہ انسان اس کے سامنے اطاعت گزار ہو کر پہنچے ۔

۳۸۔ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے ۔ بے شک وہ (لوگوں کے) دلوں کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے ۔

۳۹۔ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

(اے لوگو یاد رکھو کہ) اسی نے تم کو (گزشتہ قوموں کا) زمین پر قائم مقام بنایا ہے ، پس جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور کفر کی وجہ سے کفار کے حق میں پروردگار کے یہاں ناخوشی بڑھتی ہی جائیگی اور کافروں کے لیے ان کا کفر مزید خسارے کا باعث ہوگا ۔

۴۰۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

آپ (ان مشرکوں اور کافروں سے) کہیے بھلا ان شریکوں کے متعلق جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہارا کیا خیال ہے (ذرا) مجھے

Marfat.com

اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ
الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي
السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ
اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○

(بھی) دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے، (بتاؤ) کیا آسمانوں میں ان کا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ (اپنے اس مشرکانہ فعل کے جواز پر) یہ اس کی سند رکھتے ہیں (ان کے پاس عقلی و نقلی دلائل کچھ بھی نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے (کامیابی اور فلاح کے) وعدے کرتے ہیں جو محض فریب ہے۔

۴۱- اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ
زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ
مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا
غَفُوْرًا ○

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر یہ ہٹ جائیں تو اس کے سوا کوئی ان کو تھام نہیں سکتا بلاشبہ وہ بڑا بردبار (اور) بخشنے والا ہے (لوگوں کے گناہوں کے باوجود ایک طرف ان کو مہلت دیتا ہے دوسری طرف نظامِ عالم کی ہر شے کو ان کے لیے مسخر کر رکھا ہے، کہ شاید وہ اپنے اللہ پر ایمان لے آئیں اور اللہ ان کو بخش بھی دے)

۴۲- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ
اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ
فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ
اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ○

اور (یہ منکرِ حق) اللہ کی (بڑی بڑی) سخت قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے۔ پھر جب ان کے پاس (واقعی) اللہ سے ڈرانے والا آیا تو اس سے ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔

۴۳- اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ
السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

(یہ سب کچھ) دنیا میں غرور کرنے اور بُری چالوں کے چلنے کی بنا پر (ہوا) اور بُری چالوں کا وبال خود مکر کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے (یعنی ہلاکت و بربادی) پس کیا یہ لوگ اس دستور کے منتظر ہیں جو اگلی (کافر) امتوں کے ساتھ ہوتا رہا تو آپ اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے (ان پر بھی عذاب آئے گا اور ضرور آئے گا، کس طرح اور کب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے) اور اللہ کے دستور میں آپ کوئی

Marfat.com

تَبۡدِیۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحۡوِیۡلًا ○

تغیر نہ پائیں گے۔

٤٤- اَوَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَکَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡہُمۡ قُوَّۃً ؕ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعۡجِزَہٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیۡمًا قَدِیۡرًا ○

کیا ان منکرین نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھ لیتے کہ ان سے قبل جو لوگ گزرے ہیں (اور جو انکار پر بضد رہے) ان کا کیا انجام ہوا حالانکہ وہ لوگ ان سے زیادہ زور آور بھی تھے۔ (لیکن کیا وہ اللہ کو عاجز کر سکے؟ ہرگز نہیں) اور اللہ ایسا نہیں ہے جسے آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز عاجز کر سکے، بے شک وہ تو بڑا علم والا بڑا قدرت والا ہے (وہ جو چاہے کر سکتا ہے وہ خالق کائنات، قادر مطلق ہے)۔

لیکن اللہ تعالیٰ دنیا میں درگذر سے کام لیتا ہے۔

٤٥- وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوۡا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہۡرِہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیۡرًا ○ ع ٨

اور اگر اللہ لوگوں کو (فوراً) ان کے اعمال پر پکڑنے لگتا تو زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔ (جو گنہگار تھے وہ اپنے گناہوں کے باعث ہلاک ہوتے جو چند نیک افراد رہ جاتے ان کی مزید آزمائش کی ضرورت نہ ہوتی۔ جاندار چیزیں بھی تباہ کر دی جاتیں کہ وہ انسان کے لیے پیدا کی گئیں روئے زمین پر کوئی نہ بچتا) لیکن اللہ لوگوں کو ایک مدتِ معینہ تک مہلت دیتا ہے (کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں) پھر جب ان کا وقتِ مقررہ آجاتا ہے (تو اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا) پس بے شک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔ (اور وہ ان کا فیصلہ جس طرح چاہے فرمائے گا)۔

سُوۡرَۃُ یٰسٓ

مکی تراسی آیتیں پانچ رکوع

پانچویں منزل کا آخری سورہ، آنے والی منزل کی دلکش تمہید ہے۔ دونوں میں ایک خاص ربط ہے پھر مضمون کے اعتبار سے اس منزل کے مرکزی تصور یعنی تبلیغ سے اس کا خصوصی تعلق ہے

Marfat.com

چونکہ اس منزل میں تبلیغ اور منازلِ تبلیغ کا ذکر بڑی شرح وبسط سے ہوا، ضروری تھا کہ آخر میں مبلغِ اعظم، رہبرِ کامل سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی شان کا ذکر کیا جائے اور اجمالاً لیکن واضح انداز سے حق و باطل کے فرق کو بیان کر دیا جائے۔ اس طرح یہ سورہ جو تعلیماتِ اسلامی کا خلاصہ ہے سات "مبین" یعنی سات روشن حقائق پر مشتمل ہے۔

۱۔ امام مبین ، اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے، انسان جو کرے گا جو اثر چھوڑے گا سب اس کی روشن کتاب ولوحِ محفوظ میں درج ہے، یہ بات اللہ کی خالقیت، احاطۂ علمی اور قدرت پر شاہد ہے۔

۲۔ بلاغ مبین = رسولوں کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ ان کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے۔

۳۔ ضلٰل مبین = اس قادرِ مطلق کو چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کرنا صریح گمراہی ہے۔

۴۔ ضلٰل مبین = نیک کام سے بھاگنا اور اللہ کی اطاعت سے روگردانی کے لیے بہانے ڈھونڈھنا سب سے بڑی اور کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ عدو مبین = اس گمراہی کی طرف لے جانے والا انسان کا کھلا دشمن شیطان ہے۔

۶۔ قرآن مبین = اگر ہر آفت سے بچنا چاہتے ہو، راہِ حق پر رہنا چاہتے ہو، چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا محافظ اور نگرانِ حال بن جائے تو اس قرآن کو جس کا ہر لفظ دل میں گھر کرنے والا ہے کوئی دلچسپ کتاب اور شعر سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو اللہ کا کلام سمجھ کر تلاوت کرو کہ حقیقی اشتیاق پیدا ہو۔ رُوح سے رُوح حلاوت پائے، کائنات تابع ہو جائے۔

۷۔ خصیم مبین = لیکن ہر انسان اس سے فیضیاب نہیں ہوتا، وہ تو بڑا جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ جو سرکارِ دو عالم کو نہ سمجھا وہ قرآن اور معانیِ قرآن اور وحی کے بھیجنے والے اللہ کو کیا سمجھے گا، وہ تو دین کو اپنی عقل کے تابع کرنا چاہتا ہے، عقل کو دین کا تابع نہیں کرتا۔ اگر عقل کو دین کا تابع کرتا تو سمجھ لیتا کہ جہاں ایک کُن سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے وہاں عقل کی رسائی کہاں، وہاں تو ایمان کی رسائی ہے۔ صاحبِ ایمان سمجھتا ہے کہ کائنات اللہ کے دستِ قدرت میں ہے اور اپنے خالق کی طرف ہر شے کو واپس جانا ہے۔

دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے ان سات روشن حقائق سے قلوب منور کیے گئے کہ آسمان رسالت پر جو ماہتاب طلوع ہوا جس نے جملہ ستاروں کو ماند کر دیا اس کی حقیقت سے مردِ مومن کا قلب محروم نہ رہے۔ جو جس قدر ایمان وعمل، اخلاص ومحبت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے قریب ہوا اسی قدر اس قرب کی حقیقت اس پر روشن سے روشن تر ہوتی گئی جس منزل کا پیش خیمہ یٰسٓ شریف ہو سو چو کہ وہ منزل کیا ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ ہی اس عالمِ انوار میں لے جائے۔ اور اس دیدار سے جو مآلِ حیات ہے نوازے ۔

اس سورہ کی اہمیت کو بھی سمجھو ۔ یہ سورہ قرآن کا دل ہے ، دل والا ہی اسے سمجھتا ہے اللہ کا سب سے بڑا احسان قلبِ بینا ہے ۔ اس سورہ کو مُعمّم کہتے ہیں کہ پڑھنے والے پر دوجہان کی نیکی تمام کرتا ہے ، اس کو دافعہ بھی کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب برائیاں دفع کرتا ہے اس کو قاضیہ بھی کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب حاجتیں پوری کرتا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

یٰسٓ ○ — یا سین (اے سردارِ دو عالم ، یا سید المرسلین ، اے صاحبِ سِرّ - اے سراپا راز ، اے سراپا سماعت یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

۲- وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ — قسم ہے اس قرآنِ محکم کی (جو با حکمت ہے ، حکمت سے بھرپور ہے ، حق کا حکم کرنے والا ، حکمت و دانائی کی باتیں بتانے والا ہے ۔ یہ کلامِ الٰہی جو سرکارِ دو عالم پر نازل ہوا ، مضامین کے اعتبار سے اپنے محکم ہونے کی دلیل ہے اور نزول کے اعتبار سے آپ کے صاحبِ سِرّ ہونے کی دلیل ہے)

۳- اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ — بے شک آپ (اللہ کے) پیغمبروں میں سے ہیں

بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی تنزیل میں سے آپ بھی ہیں ، کتاب اور صاحبِ کتاب دونوں اللہ کے بھیجے ہیں ایک بھید ، ایک بھید کا پانے والا ۔ ایک قرآن صامت دوسرا قرآنِ ناطق ، قرآن کو صاحبِ قرآن کے قول ، فعل اور حال سے سمجھنا ہے ۔ آپ بلا شک و شبہ

۴- عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ — سیدھے راستہ پر (ہیں) ۔

۵- تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ — (یہ قرآن ، یہ دینِ حق ، خدائے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے ۔

۶- لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ — تا کہ آپ ان لوگوں کو جن کے باپ دادوں کو ڈرایا نہیں گیا تھا ڈرائیں کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۔

Marfat.com

۷۔ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

بے شک ان میں اکثر لوگوں پر یہ بات (کہ وہ اپنے اصرارِ کفر کے باعث محرومِ ایمان ہیں) ثابت ہو چکی ہے، سو وہ ایمان نہ لائیں گے۔

اور ان کے اسی اصرارِ کفر کے باعث

۸۔ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

ہم نے (بھی) ان کی گردنوں میں (لعنت کے) طوق ٹھوڑیوں تک ڈال دیئے ہیں جس سے ان کے سر اوپر کو اٹھ گئے ہیں (یعنی وہ مغرور ہو گئے ہیں اور وہ نخوت و تکبر سے زمین پر نظر نہیں کرتے)

۹۔ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار (بنا دی ہے گویا یہ ان کے رسومِ باطلہ تکبر اور تعصب کی دیوار ہے جو ان کو مستقبل سے بے خبر کیے ہوئے ہے) اور ان کے پیچھے بھی ایک دیوار بنا دی ہے (یہ تکذیب کی وہ دیوار ہے جو انہیں ماضی سے سبق اور درسِ عبرت لینے نہیں دیتی) پھر ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا (کہ حق و حقانیت کی کوئی شعاع ان تک نہیں پہنچتی) پس (اب) ان کو کچھ نہیں سوجھتا۔

(یہ تاریکی، کفر و جہل میں ایسے پڑے ہیں کہ نورِ ایمان سے محروم ہو چکے ہیں۔ نہ یہ دلائل و شواہد کو سمجھتے ہیں نہ نورِ حق کو دیکھتے ہیں)

۱۰۔ وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○

اور ان کو آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے (سب) برابر ہے۔ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

۱۱۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○

آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو آپ کے سمجھانے پر چلے (نصیحت کو قبول کرے قرآن کا تابع ہو جائے) اور (خدائے) رحمٰن سے بلا دیکھے ڈرے (آپ اسی کو ذکر و شغل میں لگائیے) پس آپ اس کو مغفرت اور بڑے درجہ کے ثواب کی بشارت دیجئے (جو یہاں اور وہاں اس کے لیے بڑی عزت کا باعث ہوگا)

آیت نمبر (۸) یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی، جنہوں نے سرکارِ دو عالم کو عالمِ نماز میں مار ڈالنے کی کوششیں کیں اور خود بے بس، اندھے اور بدحواس ہوئے۔

Marfat.com

اللہ کے لیے غیب کو حاضر بنا دینا کیا مشکل بات ہے

۱۲- إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۞ (وقف غفران) ع ۱۲/۱۸

بے شک ہم ہی مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی (یعنی ہمارے فرشتے) وہ سب لکھتے جاتے ہیں جو (اعمال) یہ آگے بھیجتے ہیں اور ان (کے اپنے اعمال) کے اثرات (جو یہ پیچھے چھوڑتے ہیں) اور (یوں تو) ہم نے ہر چیز کو ایک روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھ رکھا تھا (اللہ کو ان کے اعمال کی کیفیت اور کمیت کا علم تھا کہ اللہ علیم بھی ہے اور خبیر بھی لیکن نامۂ اعمال میں ہر عمل، عمل کے بعد فرشتے لکھتے ہیں تاکہ قیامت کے دن نامۂ اعمال سے خود لوگوں کا حال ان پر کھل جائے)۔

دوسرا رکوع

پہلے رکوع میں یہ شہادت دی گئی کہ بے شک سرکارِ دو عالم اللہ کے رسول ہیں اور یہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔ آپ سراپا رحمت و ہدایت ہیں۔ رہا لوگوں کا ماننا نہ ماننا یہ ان کی فطری استعداد پر مبنی ہے۔ اس منبعِ فیض سے وہی فیضیاب ہوگا جو ایمان لائے گا اللہ کے سب بندے اس کی نظر میں ہیں اور وہ ان کے احوال سے آگاہ ہے۔

اس رکوع میں پہلے ایک واقعہ کے ذریعہ بتایا گیا کہ تکذیبِ رسالت کفار کی قدیم عادت ہے۔ وہ اپنی نحوست دوسروں پر ڈالتے ہیں، حالانکہ وہ نحوست و عذاب کا باعث خود ہوتے ہیں اور جو حق کو دوست رکھتے ہیں وہ خود دوڑ کر آتے ہیں اور حق کی تصدیق کرتے ہیں۔

اس رکوع میں ایک نوجوان کا واقعہ بیان ہوا جو علی الاعلان ایمان لایا۔ کفار نے اسے بیدردی سے شہید کیا لیکن اللہ کے یہاں وہ ایسے انعامات سے نوازا گیا کہ اسے خواہش ہوئی کہ کاش میری قوم میری باعزت زندگی کو جان لیتی۔ اس کی تمنا مقبول ہوئی۔ آج بھی کلامِ الٰہی اس کی زندگی کی بہاروں پر شاہد ہے اور روزانہ ہی مومن ان آیاتِ کریمہ کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا کہ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ رسول آئیں اور لوگ ایمان نہ لائیں۔ اس طرح جو رکوع توحید کے بیان سے شروع ہوا تھا رسالت کے بیان پر ختم ہوتا ہے اور وہ بھی اس انداز سے کہ آخرت پیشِ نظر رہے۔

۱۳- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۞ (وقف لازم)

اور (اے رسول) آپ ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان فرمائیے کہ جب ان کے پاس (ہمارے) رسول آئے۔

۱۴- إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

(یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (رسول) بھیجے تو انہوں نے ان دونوں

Marfat.com

فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ○

کو جھٹلایا پھر ہم نے ایک تیسرے (رسول کو بھیج کر اس) سے ان کی تائید کی پھر ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس (اللہ کی طرف سے پیغمبر بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

۱۵۔ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

وہ بولے تم تو بس ہماری ہی طرح ایک انسان ہو اور (خدائے) رحمٰن نے (پیغمبر وغیرہ) کچھ نہیں اتارا ہے، تم تو محض جھوٹ بول رہے ہو۔

۱۶۔ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○

انہوں نے فرمایا ہمارا رب (ہماری صداقت پر گواہ ہے وہ) جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف (اس کے) بھیجے ہوئے ہیں۔

۱۷۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ○

اور ہمارے ذمہ تو (اللہ کا پیغام) صاف صاف (تم تک) پہنچا دینا ہی ہے۔

یہ کن مرسلین کا ذکر ہے، کون سا گاؤں ہے، مفسرین کا اختلاف ہے۔ بہرحال ایک مقام کا ذکر ہے جہاں پیغمبر آئے اور ان کی تکذیب اسی انداز سے کی گئی جیسے کفار مکہ نے کی، ان کے نزدیک پیغمبروں کے لیے انسان ہونا عجیب بات تھی اور اللہ کے یہاں پیغمبروں کا انسان ہونا ہی ضروری ہے، مقام انسانیت کو بلندی انہیں سے ملی ہے، اور انسانیت کے مقام کو مقام عبدیت تک انہوں نے پہنچایا ہے لیکن ان کے ذمہ لوگوں کو ہدایت پر مجبور کرنا نہیں۔ اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ آج بھی اللہ کے نیک بندے انہیں کی اتباع میں اسی انداز سے پیغام پہنچاتے رہتے ہیں، یہی تبلیغ ہے۔

۱۸۔ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

وہ (منکرین حق ایمان لانے کے بجائے الٹی تہمت لگانے لگے اور) بولے ہم نے تو تم کو منحوس پایا (جب سے تم آئے ہو ہمارے درمیان فتنہ و فساد برپا ہو گیا اب) اگر تم (اپنی اس تبلیغ سے) باز نہ آئے تو ہم تم کو سنگسار کر ڈالیں گے، اور (یاد رکھو کہ) ہمارے ہاتھوں تم کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

۱۹۔ قَالُوا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ

انہوں نے فرمایا، تمہاری نحوست تو (خود) تمہارے ساتھ ہے (یعنی

Marfat.com

اِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○

تمہارے اعمال کے سبب سے ہے) کیا تم اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی گئی (تم کو تمہارے بُرے اعمال سے روکا گیا) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم خود حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو (اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھتے، انسانیت کی حدود سے گزر چکے ہو، تمہاری عقل پر پردے پڑ گئے ہیں)۔

اس وقت جب یہ منکرین ان پیغمبروں کو جھٹلا رہے تھے ایک مردِ مومن جس کو احادیث میں حبیب فرمایا گیا ہے دوڑا ہوا آیا اور ان کی رسالت کی شہادت دی۔

۲۰ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ○

اور ایک شخص (اپنی فطری صلاحیتوں کے باعث ان پیغمبروں کی تائید کے لیے) شہر کے ایک دُور کے گوشہ سے دوڑا ہوا آیا (اور یوں) کہا اے میری قوم (یہ رسول سچے ہیں) ان رسولوں کی پیروی کرو۔

۲۱۔ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○

ان کی پیروی کرو جو تم سے (تمہاری خیر خواہی پر) کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے اور وہ سیدھی راہ پر ہیں۔

ایسوں کی بات کو نہ ماننا کہاں کی عقلمندی ہے۔

Marfat.com

پارہ ۲۳

وَمَالِیَ

۲۲۔ وَمَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ○

اور (میں تو کہتا ہوں کہ) مجھے کیا ہوا کہ اس (رب) کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف (قیامت کے دن) تم سب کو لوٹنا ہے۔

۲۳۔ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّیۡ شَفَاعَتُہُمۡ شَیۡئًا وَّلَا یُنۡقِذُوۡنِ ○

کیا میں اس (اللہ) کے سوا ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر وہ رحمٰن (ورحیم) مجھے تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے (اس کی گرفت سے) بچا سکیں۔

۲۴۔ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○

(اگر میں اس قسم کی جسارت کروں) تب تو بے شک میں صریح گمراہی میں مبتلا ہوگیا (اللہ مجھے اس گمراہی سے محفوظ رکھے)۔

۲۵۔ اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ○

(میں اس مجمع میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ) میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لایا لہٰذا اسے سب سن رکھو۔

اس کا یہ کہنا تھا کہ لوگوں نے اسے شہید کیا اور بارگاہِ رب العزت کی طرف سے اسے جنت کا پروانہ مل گیا

۲۶۔ قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ ؕ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ○

حکم ہوا کہ (جا) بہشت میں داخل ہوجا (جنت پر نظر پڑی تو) بولا کاش میری قوم کو معلوم ہوجاتا (کہ مجھے اپنے ایمان کا کیا حسین بدلہ ملا)

۲۷۔ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ○

کہ میرے رب نے مجھ کو بخش (بھی) دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل فرمایا (مومن زندگی میں بھی لوگوں کا خیر خواہ ہوتا ہے اپنے رب کے پاس پہنچ کر اس کی خیر خواہی اور بڑھ جاتی ہے)

منکرینِ حق کو اپنے ظلم کا خمیازہ اٹھانا پڑا

۲۸۔ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ

اور ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی۔

Marfat.com

وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ○

۲۹۔ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○

بس یہی (فرشتوں کی) ایک چنگھاڑ تھی (جس نے ان کو ہلاک کر دیا) بس وہ سب اسی دم بُجھ کر رہ گئے۔ (یعنی مر کر بُجھے ہوئے کوئلہ کی طرح ہو گئے)۔

۳۰۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

افسوس ہے ان بندوں (کے حال) پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔

آخر یہ پیغمبروں اور ان کے متبعین کا مذاق اڑانا انہیں کی ہلاکت کا باعث ہوتا رہا

۳۱۔ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ؕ

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے قبل ہم کتنی (منکرین حق کی) جماعتوں کو نیست و نابود کر چکے ہیں کہ اب وہ ان کے پاس لوٹ کر نہ آئیں گے۔

۳۲۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ ع

اور (یہ لوگ بھی بچ نہ جائیں گے) یہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے۔

تیسرا رکوع

ہماری قدرت کی بے شمار نشانیاں ہیں جو ان کو شکر گزار بندہ بنانے کے لیے کافی ہیں۔

ذرا یہ کفار اپنے ارد گرد نظر ڈالیں، دیکھیں کہ مردہ زمین سے کشتِ زار کیونکر لہلہاتی ہے، زمین سے میوے کیسے اُگتے ہیں، ذرا یہ لوگ شب و روز کی گردش پر غور کریں، دیکھیں کہ ہم نے ان کی نسل کو کیسے بچایا اور ان پر کس طرح مہربانیاں فرماتے رہے، لیکن انہوں نے ہمیشہ رسولوں کی تکذیب کی۔ یہی نہیں بلکہ جب ان سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو گستاخانہ بولے کہ اللہ چاہے تو خود اپنے بندوں کو کھلا پلا دے۔ یہ حکم عدولیاں یہ بہانے بازیاں یہی تو صریح گمراہی ہے اس سے بچنا ہے، پھر اس پر قیامت کی تمنا کیسی نادانی ہے۔ جب وہ ہیبت ناک آواز ان کو آ پکڑے گی تو اس وقت بھی وہ آپس میں ہر حق بات کے بارے میں جھگڑتے ہی ہوں گے ان کو اتنی مہلت بھی نہ ملے گی کہ وصیت کر سکیں یا گھر پہنچ جائیں جہاں ہوں گے وہیں ہلاک کیے جائیں گے۔

۳۳۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ

اور ان کے واسطے (ہماری قدرتِ کاملہ کی کتنی بڑی) ایک نشانی ہے

Marfat.com

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ○

مردہ زمین، جسے ہم نے (آبِ رحمت سے) زندہ کیا اور اس سے اناج اگایا سو وہ اسی میں سے کھاتے ہیں۔

۳۴- وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ○

اور ہم نے اس (زمین) میں کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کر دیئے۔

۳۵- لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○

تاکہ یہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں، اور ان کے ہاتھوں نے تو اس (نظامِ قدرت) کو نہیں بنایا (یہ ان کے دستِ قدرت میں تو نہ تھا کہ یہ باغ یا یہ پھل، یا یہ غلہ پیدا کر سکتے۔ ان سے پوچھیئے) پھر وہ (اللہ کا) شکر کیوں نہیں ادا کرتے؟

اور قیامِ کائنات کا ایک ظاہری سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں لیکن وہ خود ہر سبب و علت سے پاک ہے۔

۳۶- سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پاک ہے وہ ذات جس نے زمین سے جملہ اگنے والی چیزوں کے جوڑے بنائے (اور انواع و اقسام کی چیزیں پیدا کیں) اور خود ان لوگوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے (ان سب کے جوڑے بنائے ہیں۔ انسان و حیوان سے گزر کر نباتات و جمادات میں بھی یہ مثبت و منفی قوتیں موجود ہیں جو نر و مادہ کے سے فرائض انجام دیتی ہیں یہ نظامِ عالم اسی سے قائم ہے)

غرض زمین و آسمان میں اس کی قدرت کی کتنی نشانیاں ہیں

۳۷- وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ○

اور ان کے لیے ایک نشانی رات (بھی) ہے کہ ہم اس پر سے دن کو اتار لیتے ہیں (دن کی روشنی جاتی رہتی ہے تاریکی چھا جاتی ہے) پھر اس وقت یہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

۳۸- وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ

اور سورج (کو دیکھو کہ وہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا چلا جاتا ہے یہ

Marfat.com

تَهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ ۝ (طلوع وغروب کا جملہ نظام بھی) اس صاحبِ قدرت اور باخبر (اللہ) کا ایک مقرر کیا ہوا اندازہ ہے (جس میں سرِ مو فرق نہیں آتا)۔

کلام اللہ فطری انداز سے لوگوں کی نظریں سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کی طرف متوجہ کرتا ہے جیسا کہ ہر زبان میں سورج ہی کا نکلنا اور ڈوبنا بولا جاتا ہے، لیکن اگر نظامِ شمسی پر بحث کی جائے تب بھی یہ صحیح ہے کہ متعدد نظامِ شمسی میں سورج بھی چلتا رہتا ہے اور اس کا بھی ایک راستہ متعین ہے جیسے اس نظامِ شمسی میں چاند کا۔

۳۹۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں (وہ ہلال سے بدر بنتا ہے اور پھر گھٹتا جاتا ہے) یہاں تک کہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (باریک، زرد اور خمدار) ہو جاتا ہے۔

سورج اور چاند یعنی دن و رات کے جو حدود مقرر ہیں ان پر ایک دوسرے کا تسلط نہیں ہو سکتا، نہ سورج کی روشنی اپنے مقررہ وقت سے زیادہ ٹھیر سکتی ہے اور نہ چاند اور ستارے سورج کی ضو کو ماند کر سکتے ہیں۔

۴۰۔ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ نہ آفتاب کی یہ مجال کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے، اور سب (سیارے) اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں (نہ رفتار میں سستی و کمی ہے، نہ کسی قسم کا تصادم، کیا یہ اس کی قدرت کی واضح نشانی نہیں)۔

اس شمس و قمر، اس نظامِ شمسی پر نظر ڈالنے کے بعد ذرا اپنے وسائلِ آمد و رفت اسبابِ حمل و نقل پر غور کرو

۴۱۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ اور (ہماری) ایک نشانی ان کے لیے یہ بھی ہے کہ ہم نے نسلِ انسانی کو

آیت نمبر (۳۸-۳۹) میں شمس کے ساتھ "مستقر"، اور قمر کے ساتھ منازل کا ذکر کلام کی بلاغت اور صداقت پر شاہد ہے اس پر تقریر کی ضرورت نہیں اس کی طرف اشارہ کافی ہے یہاں یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ اسی آیتِ کریمہ میں چاند کے منازل کا ذکر بھی لفظ "قدرنا" میں کر دیا گیا، جس کے عدد بھی حروف ابجد کے حساب سے ۳۵۵ ہوتے ہیں۔ ق = ۱۰۰ د = ۴ ر = ۲۰۰ ن = ۵۰ ا = ۱ - (۱۰۰ + ۴ + ۲۰۰ + ۵۰ + ۱) کُل ۳۵۵۔

Marfat.com

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۙ

(یعنی نسلِ آدم کو حضرت نوح کے زمانہ میں) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (اور اس طرح انسان کو زمین پر باقی رکھا)۔

۴۲۔ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ○

اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی کی) طرح کی اور چیزیں بنا دیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔

۴۳۔ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۙ

اور (ہر چند ہم نے اسباب سے استفادہ کرنے کی صلاحیت انسان کو دی ہے لیکن) اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں پھر نہ ان کی فریاد پر کوئی پہنچنے والا ہو اور نہ وہ رہائی پا سکیں۔

۴۴۔ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ○

مگر یہ ہماری مہربانی ہے (کہ ان کو مہلت دے رکھی ہے) اور ایک وقت معینہ تک ان کو نفع پہنچانا (مقصود) ہے۔

۴۵۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اور جب ان (منکرینِ حق) سے کہا جاتا ہے (انہیں سمجھایا جاتا ہے) کہ (اللہ کے اس عذاب سے) بچو جو تمہارے سامنے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو ان پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوتا نہ ان کو قیامت کا خوف ہے اور نہ ان کو اپنے اعمالِ بد کے مضر نتائج کا خیال، جن کو یہ چھوڑ کر جائیں گے)۔

۴۶۔ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○

اور (ان کا تو یہ حال ہے کہ) ان کے رب کے احکام میں سے کوئی حکم (ایسا) نہیں آتا کہ جس سے وہ روگردانی نہ کرتے ہوں۔

روگردانی کی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

۴۷۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۙ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو (خود بہت کچھ) کھلا دیتا (ان سے کہئے) بے شک تم تو کھلی گمراہی میں ہو (کہ ایسی حماقت

آیت نمبر (۴۱) فُلک = ہر سواری جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے اہلِ عرب اسے فُلک کہتے ہیں۔

Marfat.com

خصوص القرآن جلد سوم ڈاکٹر سید حامد [illegible] حسن بلگرامی

مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

کی باتیں کرتے ہو)۔

۴۸- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور (یہ کفار) کہتے ہیں کہ وہ وعدۂ (قیامت) کب آئے گا اگر تم سچے ہو (آخر آ کیوں نہیں جاتا، کس بات کا انتظار ہے)۔

۴۹- مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○

(اور) یہ لوگ تو ایک چنگھاڑ ہی کے منتظر ہیں جو (آن کی آن میں) ان کو آپکڑے گی جبکہ وہ (دنیا و آخرت، عدم و وجود کے بارے میں جھگڑتے ہوں گے۔

۵۰- فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ○ ع ۳ / ۱۸ / ۲

پھر (جب وہ وقت آجائے گا) نہ تو انہیں وصیت ہی کرنے کی مہلت ملے گی اور نہ اپنے گھر والوں ہی میں واپس جاسکیں گے (جہاں ہوں گے وہیں ہلاک ہوجائیں گے)۔

چوتھا رکوع

قیامت کا وہ ہولناک منظر ہوگا کہ پہلے سب فنا ہوجائیں گے پھر دوسری بار جب صور پھونکا جائے گا تو سب اپنی اپنی جگہوں سے اُٹھ پڑیں گے اور فرشتے انہیں میدانِ حشر میں لے جائیں گے۔ یہ حساب کتاب، سزا و جزا کا دن ہوگا۔ اہلِ جنت سلامتی سے جنت میں ہوں گے، منکرینِ حق جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ شیطان کی دوستی ان کے کچھ کام نہ آئے گی، زبان ساکت ہوگی، ان کے ہاتھ پیر خود ان کی بداعمالیوں کے گواہ ہوں گے۔

۵۱- وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○

اور (پھر دوسری بار جب) صور پھونکا جائے گا تو اسی وقت وہ لوگ (سبھی زندہ ہوکر) اپنی قبروں سے (اٹھ کر) اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

۵۲- قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتۃ هٰذَا مَا وَعَدَ

(م وقف منزل / م وقف غفران / وقف لازم)

وہ کہیں گے کہ ہائے ہماری بدنصیبی ہم کو کس نے ہماری خوابگاہ سے اٹھا دیا یہ تو وہی (قیامت) ہے جس کا وعدہ (خدائے) رحمٰن نے کیا تھا اور

Marfat.com

الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ پیغمبروں نے سچ کہا تھا (کہ قیامت کا آنا برحق ہے)۔

۵۳- اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ بس ایک چنگھاڑ ہوگی پھر سب کے سب اسی وقت ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

۵۴- فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ پس آج (قیامت) کے دن کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور تم کو تمہارے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا (دنیا، آخرت کی کھیتی تھی وہاں جو بویا تھا وہی یہاں کاٹو گے)۔

۵۵- اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ؕ بے شک اہل جنت اس روز (اپنے دلچسپ) مشاغل میں لطف اٹھا رہے ہوں گے۔ (جملہ فرحت و سرور کے سامان جو ان کے تصور میں بھی ہوں گے موجود ہوں گے)۔

۵۶- هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ○ وہ اور ان کی بیویاں سایہ کے نیچے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔

۵۷- لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○ۚ ان کے لیے وہاں میوے ہوں گے اور جو وہ چاہیں گے ان کو ملے گا۔

یہ تو بظاہر ان کا حال ہوگا ان کی روحانی لذتوں کا اندازہ اس سے کرو کہ

۵۸- سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ (قیامت میں مومنین کو بلا واسطہ) مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔ (سوچو یہ سلام کیسی رحمت ہوگا)

اس رحمتِ خاص کے مقابلہ میں جو مومنین کے ساتھ ہوگی، گنہگاروں کے ساتھ کچھ اور ہی برتاؤ ہوگا ان کو حکم ہوگا۔

۵۹- وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اور اے گنہگارو آج تم الگ ہو جاؤ (اہل جنت کے عیش میں تمہارا حصہ نہیں۔ تم دور رہو تمہارا مقام الگ ہے)۔

Marfat.com

۶۰- اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ○

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم کو (انبیاء علیہم السلام کی زبانی) تاکید نہ کر دی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا (اس کے نہ ہو جانا) بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۶۱- وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

اور یہ کہ میری عبادت کرنا۔ یہی صراطِ مستقیم ہے (دین کا سیدھا راستہ، اللہ کو پانے کی راہ، اس کی راہِ رضا یہی ہے)

آگے آیات میں مجرمین کی بدحالیوں کا مزید ذکر ہے۔

۶۲- وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○

اور بے شک وہ (شیطان) تم میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر چکا تھا۔ پھر کیا تم کو (اتنی بھی) سمجھ نہیں تھی (کہ ایسے کھلے دشمن کے کہنے میں نہ آتے)۔

۶۳- هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

یہی وہ دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (کافروں کا یہی ٹھکانا ہے)۔

۶۴- اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○

آج تم (بھی) اپنے کفر کے باعث اس میں جا پڑو۔ (اور اس جہنم کا مزہ چکھو)۔

۶۵- اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

آج (کا دن وہ دن ہے کہ) ہم ان (مجرموں) کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے جو یہ لوگ کیا کرتے تھے (بتائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں کیسے کیسے گناہ کیے اور کیسی نافرمانی میں مبتلا رہے)۔

۶۶- وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○

اور اگر ہم چاہتے (تو ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے دنیا ہی میں) ان کی آنکھوں کو مٹا (کر برابر کر) دیتے (کہ دیکھنے کا سوال ہی باقی نہ رہتا) پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے پھرتے تو وہ کہاں دیکھ سکتے (انہیں راہِ راست کہاں نظر آتی)۔

۶۷- وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي

اور اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) جہاں وہ ہوتے وہیں ہم ان کی

Marfat.com

مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ ع ۱۷ ۳

صورتیں مسخ کر دیتے (ان کو ان کی گمراہی میں مبتلا رہنے دیتے) پھر وہاں سے نہ وہ آگے چل سکتے نہ پیچھے لوٹ سکتے (لیکن ان کو موقع دیا گیا پھر بھی انہوں نے اپنی حالت کی اصلاح نہ کی اور مبتلائے عذاب ہوئے)۔

پانچواں رکوع

مغرور انسان کس بات پر نازاں ہے۔ وہ اپنی تخلیق پر غور نہیں کرتا کہ کیسے پیدا ہوا، کیسے جوان ہوا، پھر کیسے بوڑھا ہوتا ہے۔ اللہ چاہے تو اس کو شروع سے کمزور و ناتواں بنا دے۔ انسان کے پاس ہے کیا کہ جس پر وہ نازاں ہو۔ انسان تو وہ ہے جو اللہ کے حکم پر چلے اس کی مدد و نصرت ہر زمانہ میں اور ہر حال میں اس کی محافظ بنی رہے۔ یہ تبھی ممکن ہے کہ وہ سرکارِ دو عالم کی اتباع میں آجائے، ان کی بات سنے ان کا کلام سمجھے۔ وہ تو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اللہ سے ملاتے ہیں، جو رحمتِ خاص وہ لائے ہیں وہ قرآنِ مبین ہے۔ یہ وہ غذائے روحانی ہے جو روح کی بالیدگی اس کی حیات کی ضامن ہے۔ لوگ جسم کی آسائش کی چیزوں کو تو دیکھتے ہیں، عاقل ہوتے تو خالق کو پہچانتے، لیکن انسانوں میں اکثر جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔ وہ دنیا میں ہر قسم کی مخلوق کو دیکھنے کے بعد بھی اس کی دوسری بار تخلیق پر شک کرتے ہیں۔ جب تک اللہ پر ویسے ہی ایمان نہ لائیں جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی سمجھ میں کچھ نہ آئے گا۔ اللہ کو ان کی عبادت کی ضرورت نہیں یہ اس کے محتاج ہیں اللہ ہر عیب سے پاک بڑی قدرت والا ہے، ہر شے اسی کے حکم کی تابع ہے سب کو اسی کی طرف واپس ہونا ہے۔

۶۸۔ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں تو اس کی طبعی طاقتوں کو گھٹاتے چلے جاتے ہیں (یعنی پھر وہ لڑکپن کی طرح کمزور اور دوسروں کا محتاج ہوتا ہے جیسا روز آنکھوں سے ان حالتوں کو یہ لوگ دیکھتے ہیں) پھر کیا یہ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

(جو اللہ بڑھاپے میں طاقت سلب کر سکتا ہے کیا وہ جوانی میں نہیں کر سکتا، یا جس نے ایک بار یہ طاقت دی ہے کیا وہ آخرت میں زندہ نہیں کر سکتا؟ یقیناً کر سکتا ہے، کرے گا)۔

اور یہ جو کچھ کہا جا رہا ہے یہ شعر و افسانہ نہیں حقائق ہیں۔ اللہ کا پیغام ہے بیان کرنے والے اللہ کے رسول ہیں۔

Marfat.com

۶۹۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ

اور ہم نے ان کو نہ شعر کہنا سکھایا اور نہ یہ ان کے شایان شان ہے یہ تو خالص نصیحت ہے، واضح (صاف) قرآن ہے (آخری کتاب آسمانی ہے)۔

۷۰۔ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

تاکہ ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو (جس کا دل مردہ نہ ہوا ہو جس میں ہمت و حوصلہ ہو، جو ہدایت کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو) اور منکروں پر حجت تمام کر دے (بات پوری ہو جائے انہیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ کوئی ہدایت ان کے پاس نہ آئی)۔

جس طرح اللہ نے مومن کے جسم کے لیے غذا کی فراہمی کی ہے اسی طرح اس نے روح کی غذا بھی مہیا فرمائی۔ اور جسمانی غذا اور اس کی لذتوں سے تو یہ سب بھی خوب واقف ہیں۔ سمجھ ہوتی تو ان سے اپنے خالق کو پہچانتے۔

۷۱۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

کیا وہ (منکرین حق، مشرک و کافر) دیکھتے نہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے (اپنی قدرت و حکمت سے) ان کے لیے مویشی پیدا کیے ہیں پھر یہ ان کے مالک ہیں۔

۷۲۔ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝

اور ہم نے ان (مویشیوں) کو ان کے قابو میں کر دیا پھر ان میں سے بعض ان کی سواری کے لیے ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں۔

۷۳۔ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

اور ان لوگوں کے لیے ان (کے مویشیوں) میں (طرح طرح کے اور بھی) فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں۔ پھر یہ لوگ کیوں شکر ادا نہیں کرتے۔

۷۴۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۭ

اور (بجائے شکر گزار ہونے کے) ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود قرار دے رکھے ہیں کہ شاید وہ ان کی مدد کریں۔

ان کا یہ خیال غلط ہے

۷۵۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ

وہ ان کی مدد نہ کر سکیں گے اور نہ (ان کی شرارتوں میں ان کے معاون)

Marfat.com

لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ○

ان کی فوج ہو کر (اللہ کے روبرو جوابدہی کے لیے) حاضر کیے جائیں گے

۷۶۔ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا
نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ○

پس (اے رسول) آپ ان کی باتوں سے غمگین نہ ہوں، ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

(وہ آپ کی تبلیغ سے متاثر ہوتے ہیں لیکن ان کا نفس ان کو ایمان نہیں لانے دیتا اور طرح طرح کی تاویلوں میں ڈال دیتا ہے۔ آپ کے دل کا حال، آپ کی شفقت، خیر خواہی بھی ہم پر عیاں ہے، آپ غم نہ کریں، یہ جھگڑالو انسان ہیں)۔

۷۷۔ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ
مُّبِيْنٌ ○

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو ایک نطفے سے پیدا کیا پھر بھی یہ (گستاخ ہر وقت اعتراض پر آمادہ، اور اللہ اور اس کے رسول کا) کھلا ہوا دشمن بن گیا۔

۷۸۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ
خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ
وَهِيَ رَمِيْمٌ ○

اور (خود) ہمارے بارے میں مثال بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا کہ (ان) ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو جائینگی کون زندہ کرے گا؟۔

۷۹۔ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيْمُ ○

آپ فرما دیجئے ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے۔

۸۰۔ اِلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ
تُوْقِدُوْنَ ○

وہی (قادر مطلق تو) ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی پھر تم اس سے آگ جلاتے ہو (اس نے سبز درخت پیدا کیے جو خشک ہو کر ایندھن بنتے ہیں ان سے آگ سلگائی جاتی ہے)

(یہ اسی کے کرشمے ہیں کہ مٹی پانی سے درخت، درختوں سے خشک لکڑی اور آگ کا سامان مہیا کر دیا بعض مفسرین نے سبز درخت سے وہ درخت مراد لیا ہے جن کی شاخوں کے

Marfat.com

رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے)۔

۸۰۔ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ (وقف غفران)

کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے لوگوں کو (قیامت کے دن) پھر پیدا کر دے یقیناً (وہ قادر ہے) اور وہی تو اصل بنانے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

۸۱۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

(اس کے یہاں تو بس ارادہ کی دیر ہے) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز (کو پیدا کرنے) کا ارادہ فرماتا ہے اس سے کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے (وہاں تو ایک لمحہ کی دیر کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا ایسے قادر مطلق اور علیم خدا کے متعلق یہ خیال بھی کرنا کہ وہ کوئی کام کیسے کرے گا بڑی نادانی ہے)۔

ع ۵ / ۱۲ / ۴
۸۲۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع

پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار کامل ہے (اس نے تم سب کو پیدا کیا ہے) اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

الحمد للہ پانچویں منزل ختم ہوئی

۲۵-اکتوبر ۱۹۶۵ء

آج بتاریخ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ بروز شنبہ مطابق ۵-اگست ۱۹۶۷ء دربار سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

حرم شریف بین المنبر و روضۃ المبارکہ

Marfat.com

چھٹی منزل

گزشتہ منزل تبلیغ سے متعلق تھی ۔اس کا آخری سورہ یٰسٓ شریف تھا جس میں علی الاعلان سرکارِ دو عالم کی زبان سے فرمایا گیا "وما علینا الا البلٰغ المبین" اور بتایا گیا کہ حیات کا مقصد سمجھنا چاہتے ہو تو قرآن مبین کو ذکر اور خالص نصیحت سمجھ کر پڑھا کرو۔

اس منزل میں بتایا جا رہا ہے کہ اگر اللہ کے نازل کیے ہوئے قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو اللہ کے رسول کو سمجھو جو قولاً عملاً اور حالاً، قرآن کی تفسیر ہیں، قرآن کی یہ منزل تم کو صاحبِ قرآن، قرآنِ ناطق سے قریب کر دے گی جن کو پانا، حق کو پانا ہے جن کو دیکھنا، حق کو دیکھنا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خوب سمجھ لو کہ جب تک توحیدِ خالص کے پرستار نہ بن جاؤ گے، محمد رسول اللہ کو نہ سمجھ سکو گے وہ اللہ کے رسول ہیں، جس نے جس حد تک توحید کو سمجھا اسی قدر وہ محمد رسول اللہ کی ذات و مقام کو سمجھ سکا اور جس نے جس قدر حضور سرورِ کائنات کی زندگی کو اپنایا اسی قدر اللہ سے قریب ہوا حضرت قبلہ نے حضرت ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا "یاد رہے کلمہ پڑھنے سے انسان مومن ہوتا ہے لیکن جب تک سرکارِ دو عالم کے صفات سے متصف نہیں ہوتا کلمہ کا راز اس پر نہیں کھلتا۔ کلمہ کے تین حال ہیں: بدایت (ابتداء) وسط اور نہایت۔ جب تک کوئی انتہا کو نہ پہنچے اس کو کامل نہیں کہہ سکتے۔ یہ کلمہ جملہ حقائق اور صداقتوں کے چھپے ہوئے خزانوں کی کنجی ہے۔ جو بھی علم ہے اسی سے ہے۔ جو راز بھی ہے اسی سے ہے۔ رہروانِ راہِ حقیقت کا دارومدار اور انکی انتہا اسی پر ہے، پہلے کہنا، بعدہٗ جاننا اور آخر میں ہو جانا۔ کلمہ کی حقیقت سمجھنے والوں میں "بعض لا الٰہ کی وادی میں رہ گئے بعض الا اللہ کے دائرہ میں ٹھیر گئے تھوڑے ایسے ہوئے جو محمد رسول اللہ کی حقیقت تک پہنچے"۔

یہ منزل اسی حقیقت کا بیان ہے۔ اس منزل کے عنوان کلمہ کے اسی جزو "محمد رسول اللہ" کو سمجھو اور بڑے غور و فکر سے اس منزل کو پڑھو۔ اللہ کے ہو کر، اللہ کے لیے اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤ، والصّٰٓفّٰت کی صفِ عابدین، زاہدین، مجاہدین اور ذاکرین میں آجاؤ گے۔ تم پر حقیقت کھلے گی سب کچھ سمجھ میں آجائے گا۔ پھر اس منزل کی سورتوں کی ترتیب پر غور کرو۔ والصّٰٓفّٰت کے بعد سورت "صٓ" ہے۔ یہاں اللہ کی صمدیت کے جلوے ہیں۔ پھر سات سورتیں حٰمٓ سے شروع ہوتی ہیں۔ اس میں پہلا سورہ "المؤمن" ہے دیکھو سورۃ المؤمن کلام پاک کا چالیسواں سورہ ہے۔ م محمدی کے عدد پر اس سورہ کو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جگہ دی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کے پانے کی یافت ہیں سے ہے، یہ نورِ محمدی مومن ہی کی نظروں کے لیے ہے۔ جب حٰم کے ساتوں حجاباتِ نورِ قلبِ مومن پر کھول دیئے جاتے ہیں تب محمد رسول اللہ کے نورانی خیمے کی طنابیں نظر آتی ہیں۔ دیکھو انہیں سات انوارِ حامیم کے بعد سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ سلم) ہے۔ اسی آئینۂ محمدی میں سب حقائق نظر آتے ہیں اور یہ پارہ ہی حٰم سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن نیک و برگزیدہ بندوں کو اس نورِ پُرسرور سے قریب فرماتا ہے ان کا ذکر بھی سورۃ الفتح میں ان کے ساتھ کرتا ہے۔ "محمد رسول اللہ والذین معہ، اشدآء علی الکفار رحمآء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ..." بتاتا ہے کہ تابع امر کیسے ہوتے ہیں۔ اتباع کس کو کہتے ہیں، نمونہ کیسے بنا جاتا ہے۔ یہی اللہ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں جن کی راہ پر چلنے کے لیے مومن ہر نماز میں راہِ ہدایت کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ دیکھو یہ "معہ" کون ہے، وہی صدیق اکبرؓ۔ اَشِدَّآءُ علی الکفار کون ہے، وہی عمر فاروقؓ۔ رحمآء بینہم کے نمونے کون ہیں، وہی عثمان غنیؓ۔ رکعاً سجداً کی تصویرِ عبادت کون ہے، وہی سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ۔ اثر سجود میں سرشار حضور کی آل ازواج اصحاب اور جملہ متبعین اولیاءِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ ان کا ماحول خود بتا دے گا یہ کون ہیں یہ دینِ اسلام کے لہلہاتے ہوئے سبزہ زار ہیں۔ سب ہی کے لیے اللہ کا وعدہ ہے اور وعدہ بھی مغفرت اور اجرِ عظیم کا۔ یہ غفر کیا ہے۔ یہ کس نور میں ڈھانپنا ہے، یہ کس اجر سے نوازنا ہے وہی مالکِ حقیقی جانتا ہے۔ منزل کے ختم سے قبل سورۃ الحجرات میں خصوصیت کے ساتھ وہ آداب سکھائے جاتے ہیں جن کا لحاظ ہر لمحہ ضروری ہے تاکہ مومن محمدی بن سکے۔ جتنا ادب کرتے جاؤ گے اتنا ہی علم کھلتا جائے گا۔ جتنا علم آئے گا عظمت آئے گی، جتنی عظمت آئے گی اسی قدر اتباع میں آؤ گے اور یہ اللہ کا تم پر خصوصی احسان ہوگا۔ اے اللہ اپنے احسانِ قدیم اور محض اپنی عنایت سے ہم سب کو توحیدِ خالص کی طرف ہدایت فرمائیے۔ یا ھادی یا ھادی یا ھادی۔

سُورَۃُ الصّٰفّٰت

مکی ایک سو بیاسی آیتیں پانچ رکوع

یہ سورہ تمامتر توحید کے مضامین سے معمور ہے۔ درمیان میں انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت ابراہیم کا ذکر بار بار آتا ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کے یہاں حضرت ابراہیمؑ کے واقعات عام تھے پھر دونوں آپ کو ایک جلیل القدر پیغمبر مانتے تھے۔ اور حضرت ابراہیمؑ خود سابقین انبیاء میں موحدِ اعظم سمجھے گئے۔ اس سورہ میں مسئلۂ توحید کو اس انداز سے سمجھایا گیا ہے کہ باطل

Marfat.com

عقائد کی نفی ہو جائے، پہلے لا الٰہ سمجھ میں آئے پھر الا اللہ کے لیے قلب تیار ہو۔ یہ بات بلا نمونہ کے سمجھ میں نہیں آتی پیغمبر علیہم السلام نے نمونہ ہی بن کر اپنے کو پیش کیا کہ لوگ کلمہ کے معنی سمجھ سکیں اور رہتی دنیا تک کے لیے سرکارِ دو عالم نمونہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ قسم ہے قطار در قطار صف باندھنے والوں کی (یہ عابدین ہوں یا فرشتے)

۲۔ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۝ پھر (قسم ہے) ان کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں (یہ فرشتے ہوں یا میدانِ کارزار میں گھوڑوں کو ڈانٹنے والے یا دشمنوں کو للکارنے والے یا میدانِ عمل میں لوگوں کو نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے منع کرنے والے اپنے نفس کو بدی سے روکنے والے ہوں)

۳۔ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۝ پھر (قسم ہے) ان کی جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں (خواہ انسان ہوں یا فرشتے)

قسم اس بات پر کہ

۴۔ اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ ۝ بے شک تم سب کا معبود ایک (اللہ ہی) ہے۔

آیاتِ بالا میں اللہ ان کی تعریف فرماتا ہے جو اس کی نظر میں بھا چکے ہیں پھر ان کی قسم کھاتا ہے یہ اس کی مزید نوازش ہے۔ یہ فرشتے ہیں، وہ عابدین ہیں جو صف بستہ مشغول عبادت ہوتے ہیں، وہ زاہدین اور مجاہدین ہیں جو لوگوں کو راہِ حق کی طرف للکار کر بلاتے ہیں وہ اللہ والے ہیں جو اس کے ذکر میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔ ان کی سب عبادات کا ہر رخ اللہ ہی کی طرف ہے۔ وہ اللہ جو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ ایک، یکتا و یگانہ ہے دوئی کے ہر تصور سے پاک ہے۔

۵۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ۝ (وہی) پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کا جو کچھ ان کے درمیان ہے اور وہی مشرقوں کا رب ہے (جدھر منہ کرو اسی کو جلوہ گر پاؤ گے "مشرق" کے معنی "نکلنے کی جگہ کے ہیں" ہر روز سورج کی اور سیارے کی جدا مشرق ہے)

Marfat.com

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۙ

بے شک ہم ہی نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی آرائش سے مزین کیا

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ

اور ہر شیطانِ سرکش سے (ان کی) حفاظت کی

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ

(اس لیے) وہ (شیاطین) ملاءالاعلیٰ کی کوئی بات بھی نہیں سُن سکتے اور (اگر وہ اوپر جانے اور رازِ سربستہ کو پانے کی کوشش کرتے ہیں تو) ہرطرف سے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ

بھگانے کے لیے (وہاں سے ذلت کے ساتھ نکال دینے کیلئے) اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

(ہاں) مگر جو (شیطان) کچھ (چھپ چھپا کر) جھپٹ لینا چاہتا ہے تو ایک دہکتا ہوا انگارا اس کا پیچھا کرتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝

پس آپ ان سے پوچھئے (وہ خود سوچیں کہ) ان لوگوں کا بنانا مشکل ہے یا وہ تمام خلقت جو ہم نے بنائی (جس میں شیاطین سے لے کر فرشتے آسمان و زمین سب ہی شامل ہیں) ہم نے تو ان لوگوں کو ایک چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا

(یہ انسان کیوں شیطنت پر آمادہ ہے اور کیوں اپنے رب کے سامنے گستاخی کرکے گنہگار ہوتا ہے، کاش یہ اپنی فطرت کو سمجھتا تو اللہ کی عظمت اس کی سمجھ میں آتی)۔

-۱۲ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝ۖ

ہاں (اے رسول) آپ کو تعجب ہوتا ہے (کہ وہ اپنا صحیح مقام کیوں نہیں سمجھتے) اور وہ (حق کا کیوں) مذاق اڑاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ان کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں۔

-۱۳ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝ۖ

اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو یہ سمجھتے نہیں (سمجھنے یا غور کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے پھر نصیحت کیا قبول کریں گے)۔

آیت نمبر (۸) ملا الاعلیٰ = بلندی کی مجلس، عالمِ فرشتگان، جہاں کلام فرشتوں پر نازل ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱۴- وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ اور جب (اللہ کی) کوئی نشانی (معجزہ وغیرہ) دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں ۔

۱۵- وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے ۔

ان کے لیے حیات بعد الممات ایک ڈھکوسلا ہے اور یہ کہنے لگتے ہیں

۱۶- أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائیں گے ؟

۱۷- أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ۔

۱۸- قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ آپ فرما دیجئے ہاں (ضرور تم سب اٹھائے جاؤ گے) اور (یہی نہیں بلکہ) تم ذلیل (اور رسوا) بھی ہوگے ۔

اور اس زندہ کرنے میں کوئی زیادہ وقت نہ لگے گا ۔

۱۹- فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ پس وہ (قیامت) تو بس ایک ڈانٹ (ایک زور کی آواز) ہوگی پس یہ سب (اٹھ کر) یکدم دیکھنے لگیں گے ۔

آج جس کے منکر ہیں کل وہ منظر آنکھوں کے سامنے ہوگا ۔

۲۰- وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ اور کہیں گے ہائے ہماری بدنصیبی یہ تو جزا کا دن ہے

۲۱- هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ (اس دن ان سے کہا جائے گا ہاں) یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۔

ع ۲۱ ۵

دوسرا رکوع

اس رکوع میں منکرین حق کی اخروی زندگی کا ایک عبرت آموز نقشہ دکھایا گیا ہے تاکہ انسان اللہ کے کلام، اس کے رسولوں کو، اس کی رحمت کو سمجھ کر اس کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائے

Marfat.com

اوراس کے عذاب سے بچ سکے۔ ہمیشہ کلمۂ حق کو سمجھانے کے لیے انبیاء علیہم السلام ہادی بنا کر بھیجے گئے لیکن سوائے چند مخلصین کے کسی نے ان کی قدر نہ کی۔

۲۲۔ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ○ — (قیامت کے دن اللہ رب العزت کا حکم ہو گا کہ جملہ) ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان کے معبودوں کو جمع کر لو

۲۳۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ○ — (ان سب کو جن کی) اللہ کے سوا (یہ عبادت کرتے تھے) پھر ان سب کو دوزخ کی راہ پر ڈال دو۔

یہ سنتے ہی وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے پھر حکم ہو گا

۲۴۔ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ○ — اور ان کو (ذرا) ٹھہرائے رکھو، (کیونکہ) ان سے (کچھ) پوچھ گچھ کی جائیگی۔

کہا جائے گا آج کے دن تمہارا وہ راہِ کفر میں اشتراکِ عمل کہاں گیا

۲۵۔ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ — تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

اس دن کوئی کسی کا معاون نہ ہو گا

۲۶۔ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ○ — بلکہ اس دن (تو) وہ سب (سر جھکائے) فرمانبردار (بنے کھڑے) ہوں گے۔

۲۷۔ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ — اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال جواب کرنے لگیں گے۔

۲۸۔ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ○ — (اور گمراہ ہونے والے اپنے رہبروں سے) کہیں گے کہ تم ہی (تو) تھے جو ہمارے پاس داہنی طرف سے آیا کرتے تھے (یعنی بزور وقوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے اور ہم کو خیر سے محروم رکھتے تھے)۔

۲۹۔ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○ — (ان کے سردار) کہیں گے (ہم کو الزام کیوں دیتے ہو) بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) تم خود ایمان لانے والے نہ تھے۔

۳۰۔ وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا — اور ہمارا تم پر کچھ زور ہی نہ تھا، درحقیقت تم خود سرکش لوگ تھے۔

Marfat.com

طٰغِيْنَ ○

یعنی تم نے ہمارا کہا اس لیے مانا کہ وہی تمہارے نفس کی خواہش تھی ۔ ہم کچھ بھی نہ کہتے تب بھی تم وہی کرتے جو تم نے کیا، بہر حال اب عذاب سے چھٹکارا نہ تم کو ہے نہ ہم کو

۳۱- فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○

پس ہم (سب) پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو گئی کہ ہم کو بہر حال (دوزخ کا) مزہ چکھنا ہے۔

۳۲- فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○

پس ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے۔

۳۳- فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

غرض وہ (سب کے سب) اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے (جیسے دنیا میں جرائم میں شریک رہے)۔

۳۴- اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

۳۵- اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ لا

ان (کفار) کا تو یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ لوگ تکبر کیا کرتے (اللہ پر ایمان لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے)۔

۳۶- وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○ ط

اور کہا کرتے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک مجنون شاعر (کے کہنے) کی وجہ سے چھوڑ دیں گے

۳۷ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

(وہ مجنون اور شاعر نہیں) بلکہ وہ دین حق لے کر آئے ہیں اور (جملہ) پیغمبروں کی تصدیق فرماتے ہیں۔

۳۸- اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ ج

بے شک تم (ہی) کو (اپنے اس انکار، تکبر اور بارگاہِ رسالت میں گستاخی کے باعث) دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔

۳۹- وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لا

اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسا کہ تم (دنیا میں) عمل کیا کرتے تھے۔

۴۰- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

مگر جو اللہ کے مخلص بندے ہیں (ان پر اللہ کے انعامات و نوازشیں ہوں گی)۔

۴۱- اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ لا

یہ وہ لوگ ہیں جن کے واسطے (اللہ کے یہاں) روزی مقرر ہے۔

Marfat.com

ان خصوصی انعامات کا اندازہ یوں کرو کہ

۴۲۔ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (ان کے لیے) میوے ہوں گے اور ان کی عزت (کے ساتھ مہمان نوازی) ہوگی۔

۴۳۔ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ (وہ) نعمت کے باغوں میں (مقیم ہوں گے)۔

۴۴۔ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ تختوں پر آمنے سامنے (جلوہ افروز ہوں گے)

۴۵۔ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ شرابِ لطیف کا جام ان کے درمیان گردش میں ہوگا۔

۴۶۔ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ (یہ) سفید (پُرکیف شراب) پینے والوں کے لیے (عجیب) لذت بخشنے والی (ہوگی)۔

۴۷۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝ نہ اس کو پی کر سر چکرائے گا اور نہ اس کو پی کر لوگ بہکیں گے۔

۴۸۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ ۝ اور ان کے پاس عورتیں ہوں گی نیچی نگاہ والی (اور) بڑی آنکھوں والی

۴۹۔ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ (خوش رنگ) گویا وہ محفوظ انڈوں کی سی ہیں (جن کو اللہ نے خوش رنگ اور دلکش بنایا ہے اور جن کی دل کشی کا محافظ رہا ہے)۔

اس پُرسرور ماحول میں وہ ایک دوسرے سے ہم کلام ہوں گے۔

۵۰۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے

۵۱۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ۝ ان میں ایک کہنے والا کہے گا، میرا ایک ساتھی تھا

۵۲۔ یَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ۝ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی (اس حشر و نشر پر) یقین رکھنے والوں میں سے ہو۔

۵۳۔ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور (بوسیدہ) ہڈیاں ہو جائیں گے

Marfat.com

عَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○
تو کیا ہم کو (ہمارے اعمال کا) بدلہ ملے گا؟ (میں تو یہ بات ماننے کو تیار نہیں)

۵۴- قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○
(اللہ یا اللہ کا کوئی جنتی بندہ) کہے گا کیا تم (اسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو

۵۵- فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○
پس (اتنے میں) وہ جھانکے گا تو اسے وہ دوزخ کے وسط میں دیکھے گا۔

۵۶- قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۙ
(اور) بول اُٹھے گا، خدا کی قسم تو تو مجھ کو ہلاک ہی کر چکا تھا (تو نے مجھے قعرِ مذلّت میں ڈال ہی دیا تھا لیکن میرے رب نے مجھ پر فضل کیا کہ میں تیری باتوں سے متاثر نہ ہوا۔)

۵۷- وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○
اور اگر میرے رب کا (مجھ پر) فضل نہ ہوتا تو میں بھی گرفتار کر کے لائے جانے والوں میں ہوتا۔ (یعنی میں بھی عذاب پانے والوں میں ہوتا)

اور جوشِ مسرت میں اس جنتی کے منہ سے نکلے گا

۵۸- اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۙ
کیا اب تو ہم کو مرنا نہیں

۵۹- اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○
سوائے (اس) پہلی بار مرنے کے اور (ہاں اب تو) ہم کو عذاب بھی نہیں ہونے کا۔

(جنت میں دوزخ دیکھ کر جنت کی قدر اور بڑھ گئی بلکہ ایک خیال یہ بھی آگیا کہ کہیں پھر تو مرنا نہیں لیکن اللہ کے وعدہ پر یقین نے اس حزن سے بھی بچا لیا)۔

۶۰- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○
بے شک یہی (اللہ کی رحمتِ بے پایاں) بڑی کامیابی ہے۔

۶۱- لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○
ایسی ہی (رحمت اور ایسی ہی کامیابی) کے لیے محنت کرنے والوں کو محنت کرنا چاہیئے۔

۶۲- اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○
بھلا یہ مہمانی (جو خلد میں رب العزت کی طرف سے ہوگی وہ) بہتر ہے یا زقوم کا درخت (جو جہنم میں مجرموں کی غذا ہوگا)۔

۶۳- اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○
(اور) ہم نے اس (زقوم کے درخت) کو ظالموں کے لیے ایک فتنہ

Marfat.com

بنا دیا ہے (جو کہتے ہیں کہ ایک سبز درخت دوزخ میں کیوں کر اُگ سکتا ہے)

۶۴- إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ أَصْلِ الْجَحِيمِ ۝
وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے حصہ سے نکلتا ہے۔

۶۵- طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيٰطِينِ ۝
اس کے خوشے جیسے (بدہیئت) شیطانوں کے سر (ایسے جیسے سانپ کے پھن)۔

۶۶- فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِـُٔونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝
پس وہ (دوزخی) اسی سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔

۶۷- ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ۝
پھر ان کو اس (غذائے زقوم) کے ساتھ ملا کر اوپر سے گرم پانی پلایا جائے گا (جو ایسا گرم ہوگا کہ انتڑیاں کٹ کر باہر آجائیں گی)۔

۶۸- ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ۝
پھر ان کو آگ کے انبار میں واپس کیا جائے گا (جس سے وہ کچھ دیر کے لیے زقوم کھانے اور گرم پانی پینے کیلئے الگ کیے گئے تھے)۔

دیکھو یہ وہی لوگ ہیں کہ

۶۹- إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ۝
انہوں نے اپنے آباواجداد کو گمراہ پایا۔

۷۰- فَهُمْ عَلَىٰٓ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ۝
چنانچہ وہ بھی انہیں کے نقشِ قدم پر دوڑے چلے جاتے ہیں۔

۷۱- وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝
اور ان سے قبل بہت سے اگلے لوگ بھی گمراہ ہو چکے ہیں۔

۷۲- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ۝
اور ہم نے ان میں بھی نصیحت کرنے والے بھیجے تھے (جو ان کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور راہِ حق کی طرف دعوت دیتے تھے)۔

۷۳- فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ۝
پھر آپ دیکھ لیجئے کہ جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا کیسا (برا) انجام ہوا۔

Marfat.com

۷۴۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

سوائے ان کے جو اللہ کے مخلص بندے تھے (وہ تو ہر خوف وحزن سے محفوظ اور ہر آفت سے مامون رہے)۔

تیسرا رکوع

اللہ کے مخلص اور برگزیدہ بندوں میں سے چند کا ذکر کیا جا رہا ہے تاکہ دنیا دیکھے کہ کس طرح انہوں نے فرائض تبلیغ ادا کیے اور کس طرح اللہ اپنے بندوں کو ہر آفت ارضی وسماوی سے محفوظ رکھتا ہے، ان میں خصوصیت کے ساتھ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۷۵۔ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

اور (حضرت نوح کی مثال لو) ہم کو نوح نے پکارا پس (دیکھ لو کہ) ہم کیا خوب فریاد کو پہنچنے والے ہیں۔

۷۶۔ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

اور ہم نے (کیسے) ان کو اور ان کے گھر والوں کو زبردست مصیبت سے نجات دی (کس طرح ان ظالموں کو ہلاک کیا جن کی دل آزاری اور شرانگیزی انتہا کو پہنچ چکی تھیں اور کس طرح حضرت نوح کو اس طوفان سے نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ ان کی اولاد سے دنیا کو آباد کیا)۔

۷۷۔ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

اور ہم نے صرف ان ہی کی نسل کو باقی رہنے دیا۔

۷۸۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور ہم نے آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر (خیر یوں) باقی رکھا

۷۹۔ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ۝

(کہ ہر زمانہ میں مومنین یہی کہتے ہیں) سارے جہان والوں میں نوح پر سلام ہو۔ (حضرت آدم اور حضرت نوح کے زمانہ میں سب مسلمان ہی مسلمان تھے اس لیے عالمین فرمایا)۔

۸۰۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ہم (اپنے) نیک بندوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

۸۱۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک وہ (یعنی نوح) ہمارے ایمان دار بندوں میں سے ہیں۔

۸۲۔ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝

پھر ہم نے دوروں کو (جنہوں نے ان کی نافرمانی کی ان کو) غرق کر دیا۔

۸۳۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝

اور ابراہیم (جن کو یہود ونصاریٰ بھی پیغمبر مانتے تھے) انہیں کی پیروی کرنے والوں میں تھے۔ (گویا جملہ انبیاء کی ایک امت ہے)۔

Marfat.com

۸۴- اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ○ (اور وہ وقت یاد کیجئے) جب وہ (یعنی حضرت ابراہیم) اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم لے کر آئے (یعنی وہ اللہ کی طرف رجوع تھے ان کا قلب توحیدِ خالص سے مملو تھا)

۸۵- اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ ○ (اور) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا (ذرا غور تو کرو) تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو؟

۸۶ اَئِفۡكًا اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ ○ کیا تم جھوٹ باندھ کر اللہ کے سوا اور معبودوں کے خواستگار ہو۔

۸۷- فَمَا ظَنُّكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ آخر تم نے پروردگارِ عالم کے متعلق کیا سمجھ رکھا ہے (کیا تم کو اس کے غضب و انتقام کی خبر نہیں، اس کے بارے میں کیوں شبہ میں مبتلا ہو کر عذاب مول لیتے ہو)۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ ان کے ساتھ ان کے سالانہ میلے میں چلیں رات کا وقت تھا۔

۸۸- فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ ○ پس انہوں نے ستاروں کی طرف نگاہ اٹھائی

۸۹- فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ ○ پھر کہا میری طبیعت مضمحل ہے۔

حضرت ابراہیم کا آسمان کی طرف نظر اٹھانا، اپنے رب کی یاد میں تھا یا وقت معلوم کرنے کے لیے یا کسی اور وجہ سے، لیکن فال دیکھنا نہ تھا جیسا کہ کفار نے خیال کیا کیونکہ اس زمانہ میں نجوم کا زور تھا حضرت ابراہیم تو موقع کے متلاشی تھے کہ ان بتوں کی خبر لیں یہ موقع طبیعت کے اضمحلال سے مل گیا اور میلہ میں شرکت نہ کرنے کے لیے کسی بحث مباحثہ کی ضرورت ہی نہ پڑی۔

۹۰- فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ ○ چنانچہ وہ (لوگ جو میلہ دیکھنے جا رہے تھے) ان کو چھوڑ کر چل دیئے۔

۹۱- فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ○ پھر وہ (یعنی ابراہیم) ان کے بتوں میں جا گھسے اور (ان کے سامنے طرح طرح کے کھانے جو پجاریوں نے چڑھائے تھے دیکھ کر) کہنے لگے تم (یہ) کھاتے کیوں نہیں ہو۔

۹۲- مَا لَكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ○ (اور ہاں تم خدا بنے بیٹھے ہو) تم کو کیا ہوا ہے کہ تم بولتے (بھی) نہیں ہو؟

Marfat.com

۹۳۔ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ○ پھر (ابراہیم بڑے زور و قوت کے ساتھ) داہنے ہاتھ سے ان کو مارنے (اور توڑنے) لگے۔

(حضرت ابراہیم کی طبیعت میں جو گرانی تھی اس کا یہی علاج تھا کہ جھوٹے معبودوں کا قلع قمع کر دیا جائے)

۹۴۔ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ○ پھر (جب لوگ میلے سے واپس آئے اور بتوں کو ٹوٹا پڑا پایا تو) وہ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

اور حضرت ابراہیم سے اپنے بتوں کے ٹوٹنے پر جھگڑنے لگے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

۹۵۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ○ فرمایا کیا تم ان (بیجان پتھروں) کی پرستش کرتے ہو جن کو تم (خود) تراشتے ہو (جو اپنی حفاظت نہ کر سکے وہ تمہارا پروردگار کیسے ہو سکتا ہے)۔

۹۶۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ○ اور اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی۔ (وہی تمہارا خالق ہے اور وہی خالق کائنات اور خالق افعال ہے)۔

۹۷۔ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ○ ان لوگوں نے (طیش میں آکر) کہا کہ اس کے لیے ایک عمارت بناؤ (یعنی ایک چہار دیواری بنا کر لکڑیوں سے بھر دو پھر اس میں آگ لگا دو جب شعلے بلند ہوں) پھر اسے آگ کے ڈھیر میں ڈال دو۔

۹۸۔ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ○ غرض انہوں نے اس کے ساتھ ایک چال چلنا چاہی اور ہم نے انہیں کو نیچا دکھایا (یعنی وہ آگ حضرت ابراہیم کے لیے گلزار بن گئی اور آپ کا بال بیکا نہ ہوا)۔

آخر لوگوں کی بے حسی اور سختی سے مجبور ہو کر حضرت ابراہیم نے وطن سے نکل جانے کا ارادہ کیا اور اس ارادے کو اپنے رب کا حکم سمجھا

۹۹۔ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ○ اور فرمایا میں اپنے پروردگار کی طرف چلا جاتا ہوں (میری ہجرت اس کے لیے ہے) وہ مجھے راہ دکھائے گا (چنانچہ آپ شام کی طرف روانہ ہوئے)

Marfat.com

اور آپ نے اس وقت اس ارض مقدس میں یہ دعا مانگی

۱۰۰۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اے میرے پروردگار مجھ کو نیک بیٹا عطا فرما۔

۱۰۱۔ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ پس ہم نے ان کو ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ (انہیں کا نام اسمٰعیل رکھا گیا)

۱۰۲۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ پھر جب وہ (اسمٰعیل) ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچے (یعنی دوڑ کر ساتھ ساتھ چل سکیں) فرمایا اے میرے بیٹے، میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں پس تم بھی غور کر لو کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ (اسمٰعیل نے بلا تردد عرض کیا اے باپ! پھر دیر کیا ہے) جو کچھ آپ کو حکم ہوا کر ڈالیے (جہاں تک میرا تعلق ہے) آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

۱۰۳۔ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ○ ج پھر جب دونوں نے (اللہ کا) حکم مان لیا تو (ابراہیم نے) ان کو ماتھے کے بل لٹایا

اور چاہا کہ ذبح کر دیں۔ جو منظر ہو گا وہ بیان نہیں کیا گیا البتہ نہ گلا کٹا نہ چھری چلی۔

۱۰۴۔ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ○ لا اور ہم نے ان کو ندا دی کہ اے ابراہیم (کیا خوب)

۱۰۵۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(کہ آپ کو مقام خلت پر فائز کیا اور آپ کی دعا کو کائنات کے لیے اللہ کی رحمت کا وسیلہ بنا دیا اور امت محمدیہ میں آپ کی یادوں کو تازہ رکھا)۔

۱۰۶۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا بے شک (باپ کا بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو جانا) یہ ایک

آیت نمبر (۱۰۱) اسمٰعیل = سمع اور ایل سے مرکب ہے یعنی وہ لڑکا جس کے متعلق اللہ نے دعا سن لی۔ کلام اللہ میں حلیم حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل دونوں کے متعلق آیا ہے۔

Marfat.com

الْمُبِيْنُ ○ بڑی صریح آزمائش تھی (حضرت ابراہیم اس آزمائش میں پورے اترے)۔

۱۰۷۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ اور ہم نے ایک عظیم قربانی کو ان کا فدیہ (بنا) دیا۔

اس ذبحِ عظیم کی تفسیر میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اللہ کے علم میں سب تھا سب اس کے علم اور مشیئت کے مطابق ہوا اللہُ محمودٌ فی جمیعِ افعالہٖ۔ وہ اپنی مراد بہتر سمجھتا ہے بہر حال جبرئیل ایک مینڈھا لائے آپ نے اس کو ذبح فرمایا جس کی یاد آج تک تازہ ہے)۔

۱۰۸۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ اور ہم نے ان کے بعد آنے والوں میں ان (کے ذکرِ خیر) کو (یوں) باقی رکھا

۱۰۹۔ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ (کہ) سلام ہو ابراہیم پر۔

۱۱۰۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ ہم اپنے مخلص بندوں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

۱۱۱۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

۱۱۲۔ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور ہم نے (اسمٰعیل کے بعد جو اب تک حضرت ابراہیم کے اکلوتے بیٹے تھے) ان کو ایک (اور) بیٹے اسحاق کی بشارت دی کہ وہ (بھی) نبی اور نیک بخت بندوں میں ہوں گے۔

(چنانچہ سلسلۂ نبوت حضرت اسحاق کی اولاد سے قائم رکھا گیا لیکن سلسلۂ نبوت حضرت اسمٰعیل کی نسل میں سرکارِ دو عالم پر ختم کیا گیا سرکارِ دو عالم کی بعثت کی دعا، خانۂ کعبہ کی تعمیر، قربانی اور حج سے متعلق جملہ مناسک میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی یادیں بھی شامل ہیں)۔

۱۱۳۔ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ○ ع ۳۹ اور ہم نے ان پر (یعنی ابراہیم پر) اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی نسل میں نیکوکار بھی ہیں اور وہ بھی جو اپنے پر صریح ظلم کر رہے ہیں۔

چوتھا رکوع

انبیاء علیہم السلام کا ذکر جاری ہے کہ سرکارِ دو عالم کی ذاتِ گرامی کو سمجھنے کے لیے جملہ انبیاء پر خصوصی انعامات کا ذکر ضروری ہے تاکہ اس نجمِ وحدت، خلاصۂ صفاتِ

Marfat.com

انبیاء اور مظہرِ حق کی ذاتِ مقدسہ کو انسان پہچان سکے اور سمجھ سکے اور اس احسانِ عظیم کا قدر دان بن کر اظہارِ تشکر میں زندگی گزارے۔

۱۱۴۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ اور ہم نے موسٰی اور ہارون پر (بھی) احسان کیا۔

کہ ان کو اپنا نبی بنا کر بھیجا اور جب وہ قوم فرعون کے ہاتھوں پریشانیوں میں مبتلا ہوئے تو ہم نے ان کی اعانت کی۔

۱۱۵۔ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو ایک بڑی مصیبت سے نجات دی۔

۱۱۶۔ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ اور ان سب کی مدد کی تو وہی لوگ غالب رہے۔

۱۱۷۔ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ اور ہم نے ان کو ایک واضح کتاب دی (جو حق کی سیدھی راہ دکھاتی تھی)۔

۱۱۸۔ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اور ہم نے ان دونوں کی سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی (اور استقامت کے ساتھ اس پر لگا دیا)

۱۱۹۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور ہم نے ان کے بعد آنے والوں میں ان (کے ذکرِ خیر کو (یوں) باقی رکھا

۱۲۰۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ (کہ) موسٰی اور ہارون پر سلام ہو۔

۱۲۱۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ہم اپنے مخلص بندوں کو یوں ہی اجر دیا کرتے ہیں۔

۱۲۲۔ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بلاشبہ وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

۱۲۳۔ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور بے شک الیاس بھی رسولوں میں سے ہیں۔

۱۲۴۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (ان کا وہ واقعہ یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا (کیوں بت پرستی میں مبتلا ہو) کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔

۱۲۵۔ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ۝ کیا (یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ اپنے بنائے ہوئے بت) بعل کو (معبود سمجھ کر) پکارتے ہو اور (تمام کائنات کے) بہتر پیدا کرنیوالے

Marfat.com

(رب) کو چھوڑ بیٹھے ہو

۱۲۶۔ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○
(یعنی) اللہ کو جو تمہارا سب کا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔

لیکن حضرت الیاس کی تبلیغ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔

۱۲۷۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○
پھر انہوں نے اس (نبی) کو جھٹلایا پس وہ لوگ (آخرت کے دن) پکڑے جائیں گے۔

۱۲۸۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○
سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے (کہ وہ امن میں ہوں گے)

۱۲۹۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○
اور ہم نے ان کے بعد آنے والوں میں (ان کا ذکرِ خیر یوں) باقی رکھا

۱۳۰۔ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ○
(کہ) الیاس پر سلام ہو۔

۱۳۱۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○
ہم مخلص بندوں کو یوں ہی اجر دیا کرتے ہیں۔

۱۳۲۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○
بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

۱۳۳۔ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○
اور بے شک (موسٰی و ہارون کی طرح) لوط (علیہ السلام) بھی ہمارے رسولوں میں سے تھے۔

۱۳۴۔ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○
(ان کا واقعہ یاد کیجئے) جب ہم نے ان کو اور انکے سارے گھر والوں کو (اپنے قہر سے) بچا لیا۔

۱۳۵۔ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ○
سوائے ایک بڑھیا کے جو (پیچھے) رہ جانے والوں میں رہ گئی (اور عذاب سے ہلاک ہوئی)۔

۱۳۶۔ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○
پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو (جو قوم لوط کے نافرمان لوگ تھے) جڑ سے اکھاڑ پھینکا (ان کی بستیوں کو الٹ کر رکھ دیا)

۱۳۷۔ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ○
اور (مکہ سے شام کو جب تمہارے قافلے آیا جایا کرتے ہیں تو) تم صبح کے وقت ان (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو،

آیت نمبر (۱۳۰) ال یاسین = الیاس ہی کا دوسرا تلفظ و طرزِ تحریر ہے جیسے طورِ سینا سے طورِ سینین۔

Marfat.com

۱۳۸ وَبِالَّيۡلِؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۠ اور رات کو بھی ۔ پھر تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے (قہر الٰہی کی یہ نشانیاں دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے ؟)

پانچواں رکوع

انبیا علیہم السلام کا ذکر جاری ہے تاکہ آسمان نبوت کے ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کی سیرت سے حق کی جانب رہبری حاصل کی جائے اور اللہ کی یاد انسان کے فکر، خیال اور عمل میں رچ جائے ۔

۱۳۹ وَاِنَّ يُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَؕ اور بے شک یونس (بھی) ہمارے رسولوں میں سے تھے ۔

ان کا واقعہ بھی یاد کیجئے کہ جب عذابِ الٰہی کی خبر ملی تو بلا حکم کا انتظار کیے بستی سے نکل پڑے اور عذاب کے دن کا تعین کر دیا اور

۱۴۰ اِذۡ اَبَقَ اِلَى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ جب وہ بھاگ کر (ایک) بھری ہوئی کشتی میں پہنچے ۔

لیکن کشتی دریا میں چکر کھانے لگی، لوگوں نے کہا کہ اس میں کوئی غلام ہے جو اپنے آقا سے بھاگا ہے ۔

۱۴۱ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِيۡنَۚ پھر قرعہ ڈالا (گیا) تو یہی ملزم ٹھیرے ۔

قرعہ حضرت یونس کے نام نکلا، کشتی والوں نے یونس علیہ السلام کو دریا میں پھینک دیا ۔

۱۴۲ فَالۡتَقَمَهُ الۡحُوۡتُ وَهُوَ مُلِيۡمٌ پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ نادم تھے ۔ (ان کا ضمیر خود ان کو موردِ الزام قرار دے رہا تھا) ۔

۱۴۳ فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَۙ پس اگر وہ اس (پاک ذات) کو بہت یاد کرنے والے نہ ہوتے

۱۴۴ لَلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَۚ تو وہ اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی قیامت تک)

Marfat.com

۱۴۵۔ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ج پھر ہم نے ان کو چٹیل میدان میں ڈال دیا اس حالت میں کہ وہ بیمار تھے۔

مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث بہت بیمار و نحیف ہو گئے تھے، مچھلی نے ان کو اللہ کے حکم سے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا لیکن وہ اس قابل بھی نہ تھے کہ جسم سے مکھی بھی اڑا سکتے، اللہ تعالٰے نے وہیں رزق کا انتظام فرمایا۔

۱۴۶۔ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ج اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگا دیا (جس کے پتوں نے جسم پر سایہ بھی کیا اور غذا بھی دی)۔

۱۴۷۔ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ج اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے کچھ زائد لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا "یعنی عاقل و بالغ ایک لاکھ تھے اور اگر سب کو شامل کیا جائے تو اس سے زیادہ" موضح القرآن)

۱۴۸۔ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ط بس (جب ان کی قوم کے لوگ آثارِ عذاب دیکھ کر) ایمان لے آئے تو ہم نے بھی ان پر سے عذاب ٹال دیا) ہم نے ان کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک (زندہ رکھا اور دنیا کی چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دیا۔

یہاں تک انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہوا، جو اللہ کے مخلص بندے تھے اور جنہیں اللہ کی عنایات حاصل رہیں۔ اب کفار کے عقائدِ فاسدہ کا ذکر ہے جو ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے، ان کے مشرکانہ خیالات کی اصلاح کی جا رہی ہے تاکہ مردِ مومن ان کے شر سے ہوشیار رہے اور کفار اپنے غلط اور فاسد عقائد کی اصلاح کریں۔

۱۴۹۔ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝لا اب ذرا آپ ان لوگوں سے پوچھیئے کہ کیا آپ کے پروردگار کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے؟

۱۵۰۔ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اس حال میں کہ وہ (وہاں) موجود تھے (ان کو بنتے ہوئے دیکھ رہے تھے)

یہ ان کا کذب اور افترا حد سے تجاوز کر چکا ہے۔

۱۵۱۔ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ خوب سن لو کہ یہ بہتان باندھ کر (اتہام طرازی کے طور پر) کہہ رہے ہیں

Marfat.com

لَيَقُوْلُوْنَ ۝

جھوٹ کہہ رہے ہیں کہ نعوذ باللہ

۱۵۲- وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
اللہ صاحب اولاد ہے اور بے شک وہ جھوٹے ہیں۔

۱۵۳- اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝
کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو پسند فرمایا ہے۔

۱۵۴- مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝
تم کو کیا ہو گیا ہے (ایک مہمل عقیدہ پر ایمان رکھتے ہو اور پھر اللہ پر اتہام لگاتے ہو یہ) کیسا فیصلہ کرتے ہو۔

۱۵۵- اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا تم (ذرا) غور نہیں کرتے۔

۱۵۶- اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝
یا تمہارے پاس (تمہارے ان احمقانہ فیصلوں کی) کوئی صریح دلیل ہے۔

۱۵۷- فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو (تمہاری یہ دلیل کس آسمانی کتاب میں لکھی ہے)۔

۱۵۸- وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝
اور (ان کا جہل تو اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ) انہوں نے خدا اور جنوں کے درمیان رشتہ (ناتا) قائم کیا ہے۔ حالانکہ جنات کو علم ہے کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کیے جائیں گے (اور ان کو اپنے اعمال کے متعلق اس طرح جواب دینا ہوگا جیسے انسانوں کو)

۱۵۹- سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

۱۶۰- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
مگر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں (وہ بھی ان عقائد باطلہ سے پاک ہیں اور اپنے رب کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں)۔

۱۶۱- فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝
پس اے کافرو! تم اور جن کی تم پرستش کرتے ہو (سب مل کر بھی)

۱۶۲- مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝
کسی (بندۂ مخلص) کو اس (اللہ) کے خلاف بہکا نہیں سکتے۔

۱۶۳- اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝
سوائے اس کے جسے جہنم میں داخل ہونا ہے۔

۱۶۴- وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝
اور (فرشتے جن کے متعلق کافر طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں ان فرشتوں کا تو یہ کہنا ہے کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام متعین ہے (جگہ کے اعتبار سے بھی اور درجہ کے اعتبار سے بھی اور ہم کو حکم الٰہی سے ذرا

Marfat.com

تجاوز کی مجال نہیں)۔

۱۶۵۔ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ ○
اور ہم صف بستہ (اللہ کی تسبیح میں مشغول یا اس کے حکم کے منتظر) رہتے ہیں۔

۱۶۶۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○
اور ہم سب تو اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں (ہمارا کام تو اس کے ذکر اس کی حمد وثنا میں مصروف رہنا ہے)۔

۱۶۷۔ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ ○
اور یہ (کفارِ مکہ تو) کہا کرتے تھے

۱۶۸۔ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ ○
اگر ہمارے پاس اگلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی

۱۶۹۔ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○
تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔

۱۷۰۔ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○
پھر (جب کتاب آئی تو) اس سے منکر ہوگئے پس عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا (کہ انکار کا نتیجہ کیا ہوتا ہے)۔

۱۷۱۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ ○
اور ہمارے پیغام پہنچانے والے بندوں کے حق میں ہمارا پہلے ہی سے حکم ہو چکا ہے

۱۷۲۔ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۠ ○
کہ انہیں کی مدد کی جائیگی۔

۱۷۳۔ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○
اور ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا۔

۱۷۴۔ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ ○
سو آپ ان سے کچھ عرصہ تک (ان کی روگردانی اور ایذا رسانی سے) اعراض فرمائیے۔

۱۷۵۔ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○
اور ان کو دیکھتے رہیے (ان کی بگڑتی ہوئی حالت پر نظر رکھیے) پھر عنقریب وہ (خود بھی اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

۱۷۶۔ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ○
کیا پھر وہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی کر رہے ہیں۔

۱۷۷۔ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ○
پھر جب (وہ عذاب) ان کے سامنے آئے گا تو جن کو (عذابِ الٰہی سے) ڈرایا جا چکا ہے ان کے لیے وہ بہت بری صبح ہوگی۔

Marfat.com

۱۷۸- وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اور آپ ان سے ایک وقت تک اعراض ہی فرماتے رہئے ۔

۱۷۹- وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ اور (صبر سے ان کا حال) دیکھتے رہیئے پھر عنقریب وہ (خود بھی اپنا انجام) دیکھ لیں گے ۔

۱۸۰- سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ آپ کا رب ، بڑی عظمت والا رب ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ (منکرینِ حق) بیان کرتے ہیں ۔

۱۸۱- وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور (اس کے) رسولوں پر (اللہ اور اللہ والوں کا) سلام ہے ۔

۱۸۲- وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ۔

سورۃ الصّٰفّٰت جو توحید کے مضامین سے مملو تھا آخر کی ان تین آیتوں پر ختم ہوتا ہے جو اسلامی عقیدہ کی روح ہیں یعنی اللہ کی ذات ہر نقص و عیب سے پاک ہے ۔ اس کی ربوبیت رحمت بن کر کائنات کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی قدرت اور حکمت اس کی کبریائی پر شاہد ہیں ۔ اللہ کے رسول اس کے برگزیدہ چنے ہوئے بندے ہیں ، جو ہر گناہ سے پاک ہیں ، اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہے ۔ اور ہر چند وہ اللہ کی تجلیات ، اور صفات کا مظہر ہیں لیکن تمام تعریف تمام حمد و ثنا قولی فعلی اور حالی سب اللہ ہی کے لیے ہے ، جب یہ عقیدہ قلب میں راسخ ہو جاتا ہے تب انوارِ الٰہی کھلتے ہیں اسی لیے ان آیات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے ۔

سُوْرَۃُ صٓ

مکّی اٹھاسی آیتیں پانچ رکوع

ص حروف مقطعات میں سے ہے اللہ تعالیٰ ہی اس لفظ کی مراد کو بہتر جانتا ہے بہر حال جن حقائق کا بیان ہے ان کی صداقت اور اہمیت پر اللہ تعالیٰ قرآن کی قسم کھاتا ہے کہ آپ حق پر ہیں تاکہ قرآن اور صاحبِ قرآن کی عظمت جاگزین ہو جائے ۔ یہاں ان آیات کے شانِ نزول کے متعلق کچھ بیان کرنا ضروری ہے تاکہ اس قسم کی اہمیت اور سورہ کا مفہوم واضح ہو ۔ ایک بار حضور کے چچا ابو طالب بیمار پڑے ، تمام قریش مکہ جس میں ابو جہل بھی تھا ان کی عیادت کو آئے اور ابو طالب سے شکایت کی کہ آپ کے بھتیجے (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ان کو سمجھائیے ، ابو طالب نے سرکارِ دو عالم سے دریافت

Marfat.com

کیا حضور نے فرمایا کہ میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ اگر دل سے وہ اس کو مان لیں، تو تمام عرب ان کا مطیع ہو جائے اور عجم ان کی خدمت میں جزیہ پیش کرے۔سب نے کہا کہ ایسی ایک بات کیا ہم دس باتیں ماننے کو تیار ہیں، سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف اتنا ماننے کی ضرورت ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ وہ سب غصہ میں آکر کھڑے ہو گئے۔سرکارِ دو عالم کی صداقت سے وہ متاثر تھے گو ایمان نہ لائے تھے۔درحقیقت تعصب، نخوت، تکبر یہی معرفتِ حق پر حجاب ہیں اس سورت میں ان باطل حجابات کی طرف اشارہ ہے جو حصولِ معرفت میں مانع ہوتے ہیں جب تک انسان ان حجاباتِ باطلہ سے نہیں نکلتا نہ توحید اس کی سمجھ میں آتی ہے نہ رسالت۔جو ان حقائق کو سمجھتے اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔دنیا کو مقصدِ حیات نہیں، حصولِ مقصد کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔آخرت کے جویا رہتے ہیں۔اللہ کے احکام پر غور کرتے ہیں۔تکلیفیں اٹھاتے ہیں لیکن مقصد کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔یہی دنیا میں اللہ کے نائب یہی جاودانی راحتوں کے وارث ہیں۔سرکار دو عالم نے جو بات فرمائی کہ دنیا کلمہ کے زیر نگیں ہے اس پر صاد کیا جا رہا ہے۔یہ سورہ اسی حقیقت کی تفسیر ہے۔عبدِ کامل کی نظر کے سامنے سے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ماضی حال مستقبل کے واقعات حضور کی زبان سے بیان ہوتے ہیں۔اس وقت کے حالات جب انسان وجود میں بھی نہ آیا تھا فرشتے اس کے متعلق بحث مباحثہ میں لگے تھے، اس وقت کے حالات جب انبیاء علیہم السلام کا آنا شروع ہوا اور پھر اس وقت کے حالات جو ابھی تک غیب میں ہیں یعنی آخرت۔اللہ کی صمدیت اور اس کے تقاضے رحمانیت پر غور کرو تو قرآن اور صاحبِ قرآن کی عظمت دل میں خود گھر کرے گی، بے نیازِ کون و مکان کی صمدیت، خالقِ کائنات کی رحمت اسی ص میں نظر آجائیگی۔صلی اللہ علیہ وسلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ○ ص قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت والا ہے۔

کہ سرکارِ دو عالم کا فرمانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بالکل حق اور درست ہے اور کفار کا انکار ان کی عصبیت اور گھمنڈ پر مبنی ہے۔

۲۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○ بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) کافر غرور اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں تعصب کے پردے ان کی نظروں پر پڑے ہیں جو ان کو کلمہ کی عظمت سمجھنے

Marfat.com

نہیں دیتے)۔

۳۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ○

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو (ان کے انکار کے باعث) ہلاک کر دیا۔ پھر انہوں نے (عذاب کے وقت بہت) فریاد کی (بہت چیخے چلائے) لیکن (اب) رہائی کا وقت کہاں (رہائی کا موقع گزر چکا تھا)۔

۴۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○

اور (یہ لوگ جو اب تک ایک ہادی کے منتظر تھے) اس بات پر حیرت کرنے لگے کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک (کفر و معصیت کے انجام سے) ڈرانے والا آیا اور کفار کہنے لگے کہ یہ شخص جادوگر ہے، جھوٹا ہے۔

۵۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○

کیا اس نے تمام معبودوں کی جگہ ایک معبود بنا دیا یقیناً یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے۔

۶۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ○

اور (جب حضور نے کلمہ کی تلقین فرمائی تو بجائے ایمان لانے کے) ان کے سردار یہ کہتے ہوئے (ابوطالب کے پاس سے) اٹھ کھڑے ہوئے کہ (لوگو کفر و شرک کی ڈگر پر) چلتے رہو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو۔ بے شک اس بات (یعنی تلقین کلمہ) میں ان کی اپنی کوئی غرض ہے۔

۷۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ○

اور یہ بات تو ہم نے (اپنے) پچھلے مذہب میں بھی نہیں سنی (کہ ہمارے آباؤ اجداد کبھی ایک خدا کی عبادت کرتے ہوں یا یہ عیسائی لوگ ایک خدا پر اور ان کی رسالت پر ایمان لائے ہوں) ضرور یہ تو ایک گڑھی ہوئی بات ہے۔

۸۔ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ط بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ط ○

کیا ہم میں سے (تمام رؤسائے عرب کو چھوڑ کر) انہیں پر (کتاب) نصیحت اتاری گئی ہے؟ (حقیقت یہ ہے کہ صرف رسول کی رسالت پر اعتراض نہیں) بلکہ وہ میری وحی کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں دراصل انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ (اگر وحی الٰہی پر ان کا ایمان ہوتا تو نہ توحید و رسالت میں شبہ کرتے نہ آخرت میں۔ جب اللہ کا عذاب آجائے گا سب شک و شبہ دور ہو جائے گا۔)

Marfat.com

ان کو کس بات پر یہ اعتراض کرنے کی جرأت ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب نبوت کے لیے کیوں انتخاب کیا گیا۔

۹۔ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ ۚ

کیا ان کے پاس آپ کے زبردست (اور) بخشش کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟

۱۰۔ اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۣ قف فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ ○

یا کیا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس پر ان کی حکومت ہے؟ (اگر ہے) تو رسیاں تان کر (ان آسمانوں پہ) چڑھ جائیں (اور اپنی منشا کے مطابق کائنات کی تدبیر کریں اور وحی الٰہی کو روک دیں)

۱۱۔ جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ○

(ان کفار مکہ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ ہزیمت خوردہ) جماعتوں میں سے یہ بھی ایک ہزیمت خوردہ لشکر ہے (جو نہ اہل ایمان کو مغلوب کر سکتا ہے اور نہ اللہ سے بھاگ سکتا ہے)۔

(دیکھو)

۱۲۔ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ○

ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والے (یعنی دنیاوی شوکت حشمت والے) فرعون نے (رسولوں کی) تکذیب کی تھی۔

۱۳۔ وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لۡــَٔيۡكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الۡاَحۡزَابُ ○

اور ثمود اور قوم لوط اور بن کے رہنے والے بھی وہ بڑے بڑے گروہ ہیں (جو انکار حق کرتے رہے)۔

۱۴۔ اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ○ ع

ان سب ہی نے رسولوں کو جھٹلایا (جس کی پاداش میں) ان پر میرا عذاب واقع ہوا۔ (ان میں کوئی عذاب الٰہی سے بھاگ نہ سکا پھر یہ کفار کیوں کر بھاگ سکیں گے، چنانچہ بدر سے فتح مکہ تک کفار کی تباہی دنیا نے دیکھ لی)۔

دوسرا رکوع

سردار دو عالم نے ایک بات فرمائی، کہ ایک بات مان لو تو دنیا تمہارے زیر نگیں ہو جائے اللہ نے اس پر صاد فرمایا۔ آٹھ آیتیں اس فرمان کی صداقت پر اسی وقت نازل ہوئیں، تمام سورہ اسی کی تفسیر ہے، چنانچہ اس رکوع میں بیان کیا جا رہا ہے کہ دنیا اس کے امر کے تابع ہے

Marfat.com

جن کو اس نے اپنا نائب بنا لیا ان کو بھی وہ صاحبِ امر بنا دیتا ہے ان کا کبھی کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔ یہ قوت کلمہ گو کو دی جاتی ہے، انہیں میں سے انبیاء کا انتخاب ہوا تھا، مثال کے طور پر حضرت داؤد کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔

١٥- وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۤءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝
اور یہ لوگ (جو منکرِ حق ہیں وہ) تو صرف ایک چیخ (آوازِ صور) کے منتظر ہیں جس میں ذرا دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (ایک ہچکی بھی نہ لے پائیں گے کہ ختم ہو جائیں گے)۔

١٦- وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝
اور ان لوگوں نے (تمسخر سے) کہا اے ہمارے رب ہمارا حصہ یومِ حساب سے قبل ہم کو یہیں دے دے۔

١٧- اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝
(اے رسول) آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کیجیے جو بڑی قوت والے تھے (اور) بے شک وہ (اللہ کی طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

دیکھئے انہوں نے کیسے صبر کیا اور پھر ان کو کس طرح غلبہ عطا کیا گیا دراصل وہ قوتِ علم و عمل اور قوتِ نظم و نسق دونوں رکھتے تھے نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی ہوئے۔

١٨- اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ۙ
ہم نے پہاڑوں کو ان کا تابع فرمان کیا جو صبح و شام ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

١٩- وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝
اور پرندے بھی ان کے ساتھ جمع ہو کر (تسبیح کرتے اور) سب انکے تابع فرمان تھے۔

٢٠- وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝
اور ہم نے ان کی حکومت کو بڑا استحکام دیا اور ان کو حکمت اور قولِ فیصل (کا سلیقہ) سکھایا (کہ سننے والا خود ان کے انصاف کا قائل ہو جائے)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک ایسے ہی فیصلہ کا بیان ہے۔

٢١- (ربع) وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ
اور بھلا آپ کو اہلِ مقدمہ کی خبر بھی پہنچی ہے جب وہ (حضرت داؤد علیہ السلام

Marfat.com

اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝

(کے عبادت خانہ میں) دیوار پھاند کر پہنچ گئے۔

حضرت داؤد نے اپنا اصول بنا لیا تھا کہ ایک دن مقدموں کا فیصلہ فرماتے، ایک دن اہل و عیال کے ساتھ رہتے اور ایک دن عبادت کرتے۔ یہ عبادت کا دن تھا جب دو آدمی ان کے پاس دیوار پھاند کر پہنچ گئے۔

۲۲۔ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝

جب وہ داؤد کے پاس (اس طرح غیر متوقع طور پر) پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا خوف نہ کیجئے ہم (ایک مقدمہ کے) دو فریق ہیں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان انصاف کے موافق فیصلہ فرما دیجئے اور کوئی زیادتی نہ کیجئے اور ہم کو (ہمارے معاملہ میں) سیدھی راہ بتا دیجئے۔

(ان آیات میں اس حرص کی طرف اشارہ ہے جس سے انسانی قلوب اکثر خالی نہیں ہوتے)

۲۳۔ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ۝

(معاملہ یہ ہے) کہ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ (بھی) میرے حوالہ کر دو اور بات چیت میں یہ مجھ کو دبا لیتا ہے (گفتگو اس انداز سے کرتا ہے کہ مجھ کو چپ ہونا پڑتا ہے سب اسی کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں)۔

۲۴۔ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا

فرمایا کہ تیری دنبی کو اپنی دنبیوں سے ملانے کا سوال پیدا کر کے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور (یہ کوئی نئی بات نہیں) اکثر شریک (کار) ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان کے جو اہلِ ایمان ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور ایسے لوگ کم (ہی) ہوتے ہیں۔ (معاملہ کا فیصلہ تو فرما دیا لیکن خیال آیا کہ فریق ثانی کی بات نہ سنی یا یہ کہ عبادت میں کما حقہٗ مصروف نہ رہ سکے بے شک عبادت بھی اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ انسان جس قدر چاہے اپنا نظام اوقات متعین کر لے لیکن اس پر

Marfat.com

فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ○ السجدۃ

ثابت قدمی سے عمل پیرا رہنا یہ اس کے بس کی بات نہیں اس حقیقت کا انکشاف اس سے پہلے حضرت داؤد کو اس شدت سے نہ ہوا تھا)۔ اور داؤد کو خیال ہوا کہ ہم نے (یعنی اللہ نے) ان کو آزمایا ہے، چنانچہ وہ اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اور توبہ کی۔

۲۵- فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○

پس ہم نے ان کو معاف کر دیا اور بے شک ان کے لیے ہمارے پاس اعلیٰ مرتبہ اور نیک انجام ہے۔

ہم نے داؤد سے کہا

۲۶- يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ○ ع ۲/۱۲

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین پر (اپنا) نائب بنایا ہے پس تم لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کیا کرو۔ اور اپنی خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ کہیں وہ تم کو اللہ کی راہ سے بھکا نہ دے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے روزِ حساب کو بھلا دیا۔

تیسرا رکوع

غرض دنیا میں منکر و مومن سب کی آزمائشیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ بدبخت طبقہ جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی تخلیق خالی از حکمت ہے ان کے لیے تو بہرحال عذاب ہے۔ البتہ اس دنیا میں مومنوں کو بھی آزمایا جاتا ہے۔ اور بعض وقت وہ دو خیر میں سے ایک خیر کو انتخاب کرتے ہیں۔ پھر خیال کرتے ہیں کہ شاید دوسرا خیر بہتر تھا۔ برگزیدہ طبقہ اس کو بھی لغزش سمجھ کر اللہ سے رجوع کرتا ہے کبھی ان کے خیال میں ان سے سہو ہو جاتا ہے وہ اس پر تڑپ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ

السجدۃ = سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد تین بار یہ دعا احادیث میں مروی ہے۔ اللّٰھم تب علینا انک انت التواب الرحیم

Marfat.com

کو ان کی یہ ادا بھی پسند آتی ہے بخشش کے ساتھ جود و کرم بھی ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت سلیمان کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، یہاں بھی یہی بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اللہ کے برگزیدہ بندے جو ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع رہتے ہیں وہی سرفرازی پاتے ہیں اور عالم انہیں کے زیرِنگیں ہوتا ہے۔ یہ سب لا الٰہ الا اللہ ہی پر ایمان کا نتیجہ ہے اسی حقیقت کی تصدیق ہے۔

۲۷۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝

اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ یہ (سمجھنا کہ اس دنیا کی تخلیق میں کوئی حکمت اور مصلحت نہیں) ان لوگوں کا گمان ہے جو منکر ہیں (دنیا مزرعۂ آخرت ہے، ان کو اپنے غلط عقیدہ کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا) چنانچہ منکروں کے لیے دوزخ کے عذاب کی سزا ہے۔

۲۸۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝

بھلا کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیں گے۔
(ایک صاحبِ ایمان، صاحبِ کتاب دوسرے محرومِ ایمان، محرومِ ہدایت دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں)۔

۲۹۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ (قرآن) ایک مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

۳۰۔ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

اور (جس طرح ہم نے داؤد کو اپنا نائب بنایا تھا اور نبوت دی تھی اسی طرح) ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) دیا جو نہایت خوب بندہ تھا اور بے شک وہ (بھی ہماری طرف) رجوع رہنے والا تھا۔

۳۱۔ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝

(ایک بار) جب ان کے سامنے شام کے وقت نہایت (سبک رفتار تیز رو) عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے (تو وہ ان کو دیکھنے میں مشغول ہو گئے کہ یہ جہاد کے لیے بہترین گھوڑے تھے اور عصر کا وظیفہ قضا

Marfat.com

ہوگیا)۔

آپ کو پہلے یہ خیال ہوا کہ شاید مال کی محبت نے عبادت میں خلل ڈالا

۳۲۔ فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ ۚ حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ وقفة

تو کہنے لگے کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں اپنے پروردگار کی یاد سے غافل ہوگیا یہاں تک کہ (آفتاب رات کے) پردے میں چھپ گیا۔

لیکن جب اپنی نیت کا محاسبہ کیا تو یقین ہوا کہ یہ شوقِ جہاد تھا جس نے انہیں گھوڑوں میں مشغول رکھا اس پر ایک قلبی مسرت محسوس کی اور فرمایا

۳۳۔ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

(ان گھوڑوں کو) میرے پاس واپس لاؤ، پھر (جذبۂ شوقِ جہاد میں غایت محبت سے) ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔

لیکن اس شوقِ جہاد کا ایک دوسرا واقعہ بھی بیان کیا جارہا ہے۔

۳۴۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

اور بے شک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ہم نے ان کے تخت پر ایک جسم لاڈالا۔ تب وہ (ہماری طرف) رجوع ہوئے (اور ان شاء اللہ نہ کہنے پر استغفار کرنے لگے)

کہتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی ازواج کی طرف اس غرض سے رجوع ہوئے کہ جہاد کے لیے نوجوان پیدا ہوں گے اور انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا۔ کہتے ہیں کہ ایک لاغر جسم والی اولاد پیدا ہوئی ان کا جسم آپ کے تخت پر لاڈالا گیا۔ آپ کو ندامت ہوئی کہ آپ نے انشاء اللہ کیوں نہ کہا اور اللہ کی طرف رجوع کیا۔

اب اللہ کی کبریائی اور اس کا دین پھیلانے کے لیے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اور اسی سے دعا مانگی۔

۳۵۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

عرض کی اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے علاوہ (میرے زمانہ میں) کسی کو میسر نہ ہو۔ بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔

Marfat.com

۳۶۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝

پھر ہم نے (ان کی اس دعا کو قبول فرمایا اور) ہوا کو ان کا تابع (فرمان) کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرم انداز سے چلتی۔

۳۷۔ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝

اور تمام جنوں کو بھی ان کا تابع فرمان کر دیا، ہر عمارت بنانے والا اور (دریا میں) غوطہ لگانے والا (ان کے حکم کا تابع تھا)

۳۸۔ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝

اور دوسرے بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو بھی اس طرح ان کے تابع) کر دیا گیا جن کو قید میں ڈال دیا گیا تھا تاکہ وہ شر و فساد نہ پھیلا سکیں)

۳۹۔ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(اور ہم نے کہا) یہ ہماری عطا ہے (اس کی تقسیم بھی تمہارے صوابدید پر چھوڑی ہے) پس (جس پر چاہو) احسان کر دو یا (جس سے چاہو) روک لو۔ تم سے کچھ حساب نہ ہوگا۔ (دینے والا بے نیاز ہے دے کر لینا تو الگ رہا تم سے پوچھے گا بھی نہیں کہ تم نے کیا کیا)۔

۴۰۔ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ ع

اور بے شک ان کا ہمارے یہاں اعلیٰ مرتبہ اور بہتر انجام ہے

چوتھا رکوع

کلمہ کی یہ صداقت ہر زمانہ میں نمایاں رہی ہے اور ہر نبی کی زندگی اس کی صداقت کی آئینہ دار تھی۔ کلمہ گو کی آزمائش ضرور ہوتی ہے لیکن اللہ کی نصرت ہمیشہ اس کے شامل حال رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں چند انبیاء کی مثالیں دی جا رہی ہیں اور بتایا جا رہا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی یاد ہے، اللہ کی یاد کو دل میں قائم کرتا ہے حقائق سے پردے ہٹا دیتا ہے اور عالم انوار میں لاتا ہے۔ اس کا منکر دنیا میں بے آس اور آخرت میں محروم رحمت ہوتا ہے دوزخ اس کا ٹھکانا بنتا ہے۔ دائمی جدائی اس کا نصیبہ ہوتی ہے۔

۴۱۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝

اور ہمارے بندے ایوب (کے واقعہ) کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے میرے رب) مجھ کو شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچائی ہے۔

۴۲۔ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا

(چنانچہ حکم ہوا) زمین پر ٹھوکر مارو (یہ دیکھو ایک چشمہ پھوٹ نکلا یہ

Marfat.com

مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○ ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کا ہے۔

۴۳- وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○

اور (ان کی جملہ تکلیفیں بھی دُور کر دی گئیں) ہم نے ان کو ان کا کنبہ (جو چھت سے دب کر مر گیا تھا) عطا کیا اور (ان کے ساتھ گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دیئے) اپنے لطفِ خاص کے سبب اور عقلمندوں کے واسطے یادگار رہنے کے باعث۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے کسی بات پر بی بی سے ناراض ہو کر بیماری کی حالت میں قسم کھالی تھی کہ تندرست ہونے کے بعد سو لکڑیاں ماریں گے، اس کی چنداں کوئی خطا بھی نہ تھی لیکن غصہ کی حالت میں کہہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کو پورا کرنے کی ترکیب بھی بتا دی۔

۴۴- وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

اور اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لے لو پھر اس سے (بی بی کو) مارو اور قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے ان کو (ہر تکلیف اور ہر حال میں) ثابت قدم پایا (اور) وہ بہت خوب بندہ تھا درحقیقت وہ (ہر حال میں ہماری طرف) رجوع رہنے والا تھا۔

۴۵- وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ○

اور ہمارے بندے ابراہیم و اسحٰق اور یعقوب کا ذکر کیجیے جو ہاتھوں اور آنکھوں (یعنی قوتِ عملیہ و قوتِ نظریہ) کے مالک تھے (اللہ کی بندگی بھی کرتے اور صاحبِ بصیرت بھی تھے)۔

۴۶- اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ○

ہم نے ان (تمام انبیاء) کو بالخصوص (آخرت کے) گھر کی یاد کے لیے چُن لیا تھا۔

۴۷- وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ○

اور وہ (سب) ہماری بارگاہ میں منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔

۴۸- وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ○

اور (اسی طرح) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر کیجیے اور یہ سبھی نیک لوگوں میں سے تھے۔

۴۹- هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور یہ (واقعات جن کا بیان کیا گیا ہے بذاتِ خود) نصیحت ہیں، اور

Marfat.com

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

(اس بات کی شہادت ہیں کہ) بے شک پرہیزگاروں کے لیے بہت اچھا ٹھکانا ہے۔

۵۰- جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

(ان کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔

۵۱- مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝

وہ وہاں (اپنی مسندوں پر) تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح کے میوے اور مشروبات کا حکم کرتے ہوں گے۔

۵۲- وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝

اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی (باحیا) ہم سن (حوریں) ہونگی۔ (ایسی حوریں کہ) ایک کو اچھا اور دوسری کو برا نہ کہہ سکیں کہ (شک ہو)۔

۵۳- هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ النصف

(اور تم دیکھ لوگے کہ) یہ وہی (نعمت) ہے جس کا تم سے روزِ حساب آنے پر وعدہ کیا گیا تھا۔

۵۴- اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝

یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں۔

۵۵- هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝

یہ (تو ہوا متقیوں کا حال) اور بلاشبہ سرکشوں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔

۵۶- جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

(یعنی) دوزخ جس میں وہ ڈالے جائیں گے وہ تو بہت ہی بری جگہ ہے۔

ان سے کہا جائے گا

۵۷- هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝

یہ ہے (وہ) کھولتا ہوا پانی اور پیپ (جو تمہارے اعمال کا بدلہ ہے) اس کا مزہ چکھو۔

۵۸- وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝

اور (اسی پر کیا منحصر ہے) دوسری بھی اسی قسم کی طرح طرح کی چیزیں (ان کے لیے دوزخ میں موجود ہوں گی)۔

فرشتے دوزخیوں کے پرے کے پرے جہنم کے کنارے جمع کریں گے پہلے منکروں کے سردار ہونگے پھر ان کے تبعین۔ اس وقت سردار، ان تبعین کے جم غفیر کو آتا دیکھ کر کہیں گے۔

Marfat.com

۵۹- هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○

یہ (لو) ایک اور فوج تمہارے ساتھ (اسی طرف) گھستی چلی آرہی ہے ان پر خدا کی مار بے شک یہ (بھی) دوزخ میں جانے والے ہیں۔

۶۰- قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی پر خدا کی مار ہو تم ہی تو ہو کہ یہ (عذاب) ہمارے آگے لائے (تمہاری ہی وجہ سے ہم کو یہ بُرا ٹھکانا دیکھنا پڑا) بس (یہ دوزخ تو) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے (ہمارے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی)۔

۶۱- قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو ہمارے آگے یہ (عذاب) لایا (یعنی اس عذاب کا سبب بنا) اسے دوزخ میں دُگنا عذاب دے۔

۶۲- وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۭ○

اور وہ (آپس میں) کہیں گے یہ کیا بات ہے کہ ہم (ان میں) ان کو نہیں دیکھتے جن کو ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے (یعنی مسلمانوں کو جو کفار کے نزدیک بُرے تھے)۔

۶۳- اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○

کیا ہم (یوں ہی) ان کا مذاق اڑاتے رہتے تھے (اور وہ دراصل بُرے نہ تھے) یا (وہ اسی مجمع میں ہیں اور ہماری) آنکھیں ان (کے دیکھنے) سے چوک گئی ہیں (وہ نظر نہیں آتے)۔

۶۴- اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ○ع

بے شک اہلِ دوزخ کا (قیامت کے دن اسی طرح) جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔

ع ۲۴ ۱۳

پانچواں رکوع

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے جس کلمہ کی تلقین فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جس کی تصدیق کی یہ آخری رکوع اس پر تفصیلی شہادت ہے۔ حضور کی تلقین میں محمد رسول اللہ مضمر تھا۔ یہاں اس کی وضاحت اللہ رب العزت فرما رہا ہے، حکم ہوتا ہے کہ آپ فرما دیں کہ میں تم کو نصیحت کرنے، اللہ کی وحدانیت کا درس دینے، آخرت سے ڈرانے آیا ہوں۔ میں تم کو ماضی اور حال اور مستقبل کے وہ واقعات بتاتا ہوں جو اللہ نے مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں اس

Marfat.com

سلسلہ میں انسان کو اس کی تخلیق، نفخِ روح، ملائکہ کی اتباع، شیطان کی سرکشی کے واقعات یاد دلائے جاتے ہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ آپ فرمادیں کہ آپ کو ان سے کوئی اجر درکار نہیں۔ آپ تو ان کی فہمائش کے لیے تشریف لائے ہیں۔ اس وقت یہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کو بھی آخرت میں آپ کے فرمان کی صداقت پر یقین آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کے قلب کو سورہ صٓ کے عرفان سے سرفراز فرمائے اور اپنے انعام سے نوازے۔ آمین۔

۶۵۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
آپ فرمادیں کہ میں تو (عواقب سے) ڈرانے والا ہوں اور معبود (تو) صرف وہی اللہ ہے جو اکیلا اور غالب ہے۔

۶۶۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝
(وہی) آسمانوں اور زمین کا اور جو اس کے درمیان ہے اس سب کا پروردگار ہے، بڑا زبردست، بڑا بخشنے والا ہے۔

سنو جس چیز سے تم کو آگاہ کیا جارہا ہے وہ ایک قیامت کی خبر ہے۔

۶۷۔ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝
آپ فرمادیجیے کہ وہ بڑی (ہولناک) خبر ہے۔

۶۸۔ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝
(اور تم ہو کہ) تم اس کی طرف التفات (بھی) نہیں کرتے۔

اور تم کیا تھے، کس لیے آئے تھے ذرا اپنی تخلیق کے واقعات بھی سُن لو

۶۹۔ مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝
مجھ کو تو (ان واقعات کا) علم نہ تھا جب عالمِ بالا میں (مقرب فرشتوں کی محفل میں جن کے ذریعہ نظامِ عالم کی فنا و بقا کی تدابیر کی جاتی ہیں) فرشتے (انسان کی تخلیق کے متعلق) جھگڑ رہے تھے۔

۷۰۔ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَیَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
مجھ کو تو (اللہ کی طرف سے) یہی وحی ہوئی ہے کہ میں تو صریح طور سے (تم کو عواقب سے) ڈرانے والا ہوں (اللہ کا رسول ہوں، نذیر ہوں، بشیر ہوں)۔

ان کو وہ واقعہ یاد دلائیے

۷۱۔ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝
جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

Marfat.com

۷۲۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ○

پھر جب میں اس (کے ڈھانچہ) کو ٹھیک (طور سے) تیار کر دوں اور اپنی طرف سے اس میں ایک روح پھونکوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا (اور تعظیم بجالانا)۔

حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔

۷۳۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ○

چنانچہ سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا

۷۴۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

سوائے ابلیس کے کہ اس نے غرور کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷۵۔ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ○

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روک دیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنی اپنے دست حکمت و دستِ قدرت سے) بنایا۔ کیا تو (بے جا) غرور میں آگیا یا (واقعی اپنے زعم باطل میں) تو درجہ میں (اس سے) بڑا تھا۔

۷۶۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○

وہ بولا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا اور اس کو مٹی سے بنایا (اس کی منطق یہ تھی کہ آگ مٹی سے بہتر ہے، اعلیٰ اسفل کو سجدہ نہیں کرتا اس لیے میں نے اس کو سجدہ نہ کیا)

اول تو کمبخت یہ نہ سمجھا کہ فضیلت کا مدار آگ یا مٹی سے پیدا ہونے پر نہیں بلکہ امر رب پر ہے، پھر یہ نہ جانا کہ امر الٰہی کی اتباع سے سرکشی کرنا جہل ہے موجبِ عذاب ہے۔

۷۷۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ○

حکم ہوا بس تو یہاں سے نکل جا کہ تو مردود ہے۔

۷۸۔ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○

اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (پڑتی) رہے گی۔

Marfat.com

۷۹۔ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○
بولا (اچھا) اے میرے رب مجھ کو اس دن تک کہ مُردے اٹھائے جائیں مہلت دے (یعنی صور کے پھونکے جانے تک)

۸۰۔ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ○
فرمایا (جا) تجھ کو مہلت دی گئی۔

۸۱۔ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○
اس وقت کے دن تک جو معلوم ہے (یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا اور مخلوق فنا کر دی جائے گی)۔

۸۲۔ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○
(شیطان) بولا تیری عزت کی قسم میں ان سب کو ضرور گمراہ کروں گا۔

۸۳۔ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○
سوائے ان میں سے تیرے مخلص بندوں کے (جو تیری یاد میں محو ہیں، تیرے منتخب بندے ہیں)۔

۸۴۔ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ○
ارشاد ہوا کہ سچ بات یہ ہے اور میں سچ ہی بات کہتا ہوں۔

(یعنی تجھ کو مہلت ہے اور تو دل بھر کے لوگوں کو بہکانے کی کوشش کر لے بالآخر)

۸۵۔ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ○
میں دوزخ کو تجھ سے اور جو تیری راہ پر چلے ان سب سے ضرور بھر دوں گا۔

تم نے سُن لیا شیطان کس طرح بیشتر انسانوں کو گمراہ کرتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے جو ان کی خیر خواہی کرتے راہِ ہدایت دکھاتے ہیں اور ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔

۸۶۔ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○
آپ فرما دیجئے میں (ﷺ) تم سے (اپنی خیر خواہی کا) کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں اور نہ مجھے تصنع آتا ہے (میں تو وہی کہتا ہوں جو حق ہے)۔

نبی کی ذات معصوم ہوا کرتی ہے۔ وہ لوگوں کا بہی خواہ ہوتا ہے اس کی غرض ہی لوگوں کو نصیحت و ہدایت ہے اور یہی قرآن حکیم کا مقصد ہے۔

۸۷۔ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ○
اور یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے (ایک فہمائش ہے)۔

Marfat.com

اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔

۸۸ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۝ع　اور کچھ عرصہ بعد تم کو خود اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔

(جو کہا گیا ہے اس کی تصدیق ہو جائے گی لیکن پھر ایمان لانے کا وقت نہ رہے گا۔ رسول کے باور پر باور کر کے کہہ دو" لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" تم پر حقائق کھل جائیں گے انوارِ ایمان نصیب ہوں گے اللّٰہ تعالیٰ تمہارا معاون بن جائے گا اور کیا چاہیئے)۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

مکی　　پچھتر آیتیں　　آٹھ رکوع

سورۂ صٓ میں تصدیقِ کلمہ کا ذکر تھا۔ کلمہ کی وضاحت، توحید کا ذکر، مومنوں کی اللّٰہ کے یہاں کامیابی کا بیان کیا گیا۔ سورۂ صٓ کے آخری رکوع میں تخلیقِ آدم کے ذکر کے ساتھ ابلیس کی نافرمانی کا واقعہ بھی بیان ہوا تھا۔

اب سورۂ زمر میں بتایا جا رہا ہے کہ دنیا والے کتنی جماعتوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ اولادِ آدم کئی قسم کی ہوتی ہے، بلحاظ صفات، بلحاظ تخلیق، بلحاظ تقلید۔ محض اسلاف پرستی، بت پرستی کی طرف لے جاتی ہے، ہر چیز کو اس کے مقام سے بڑھانا کفر کی طرف لے جاتا ہے۔ ہاں کتاب اللّٰہ پر ایمان، انسان کو خالص اللّٰہ والا بنا دیتا ہے۔ اللّٰہ کی شکر گزاری اس کے لیے حصولِ مراتب کا ذریعہ بنتی ہے۔ جو لوگ جذبۂ شکر گزاری سے محروم ہیں وہ ہدایت سے بھی محروم ہیں۔ یاد رہے کہ فرمانِ الٰہی سے سرکشی شیطانی ورثہ ہے، یہ انسان کو عقیدۂ توحید، رسالت و آخرت سب سے نکال کر ظلماتِ ثلاثہ میں ڈالتا ہے۔ جو اتباع میں آجاتے ہیں ان کی نظر اسباب سے ہٹ کر مسبب الاسباب پر ٹھیرتی ہے۔ یہی اولوالالباب ہیں۔ اور وہ تخلیقِ کائنات اور خلاصۂ کائنات کی غرض و غایت کو سمجھتے ہیں۔ اور اپنے رب کی عبادت میں مصروف، اور اس کی طرف لوگوں کو دعوتِ فکر و عمل دیتے رہتے ہیں۔ صبر و شکر ان کی فطرت بن جاتی ہے۔ ان کا سینہ اسلام کے نور سے کشادہ، ان کا قلب نورِ معرفت سے معمور ہوتا ہے وہ سراپا نور بن جاتے ہیں۔

اس سورہ میں توحید، رسالت کے مضامین کے ساتھ کافر و مومن کے مزاج کا بیان پُر اثر انداز سے ہوا ہے اور آخر میں ان کی جماعتوں کو گروہ در گروہ اپنے اپنے مستقر کی طرف لے جانے کا بیان نظروں کے سامنے آنے والے واقعات کا مرقع کھینچ دیتا ہے۔ دوزخیوں کے حال کے بعد مومن کا بیان آنے والے سورہ کی تمہید بن جاتا ہے اور مومنوں کے زمرے میں آنے والوں

Marfat.com

کو ان کے مراتب اسی دنیا میں بتا دیئے جاتے ہیں کہ وہی اسلام کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے کرم کے منتظر ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

جن امور کی صداقت کا بیان ہوا، ان پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ یہ فرمان خداوندی ہے۔ یہ قرآن ہے۔

۱۔ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ○

اس کتاب (یعنی قرآن) کا نازل کیا جانا اللہ کی طرف سے ہے جو بڑا غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (اس کی قوت کے سامنے کون ہے جو مزاحمت کر سکے اور اس کی حکمت کے سامنے کس کی مجال ہے کہ سزا جزا کے متعلق زبان کھول سکے)۔

۲۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ؕ○

(اے رسول۔ اے حبیب) بے شک ہم نے یہ کتاب آپ پر حق کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک صداقت اور ایک مقصدِ عظیم کے ساتھ) نازل کی ہے پس آپ (جس طرح مشغولِ عبادت ہیں اسی طرح) اللہ کے ہو کر خالص اسی کی بندگی کرتے رہیں۔

۳۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ○

وقف لازم

(اور لوگوں کو علی الاعلان سنا دیجئے کہ) یاد رکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لیے ہے (جہاں عبادت میں اخلاص نہ ہو اللہ کے یہاں اس کی قدر نہیں ہوتی)۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا رکھا ہے (وہ کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پرستش محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں۔ بے شک جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں (یعنی توحید، رسالت وغیرہ) اللہ ان کے درمیان (وقت آنے پر) فیصلہ کر دے گا (وہ اپنی ضد پر اڑے ہیں) بلاشبہ اللہ ایسے کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔

یہ اللہ پر اتہام لگاتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے کہ خالق، مخلوق کو بیٹا نہیں بناتا۔

۴۔ لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا

اگر اللہ کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو جس کو چاہتا اپنی مخلوق میں سے چن

Marfat.com

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

لیتا (حقیقت یہ ہے کہ) وہ (ایسے تمام تصورات سے بھی) پاک ہے۔ وہ اللہ (تو) ایک (یکتا اور) غلبہ والا ہے۔

۵۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ○

اس نے (اپنی قدرتِ کاملہ سے) آسمانوں اور زمین کو (صحت تدبیر اور درستی کے ساتھ بنایا، وہ رات کو دن پر لپیٹتا اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے (سب اس کے حکم کے تابع اپنے اپنے کاموں پر لگے ہیں)۔ سب ایک وقت معین تک (اسی طرح) چلتے رہیں گے۔ (پھر ان کی پرستش کرنا کہاں کی عقل مندی ہے) یاد رکھو (لائق پرستش) وہی صاحب عزت، بخشنے والا ہے (اس کی پرستش کرو وہ زبردست بھی ہے اور بڑا بخشنے والا بھی)۔

اس کی قدرت و حکمت کا اندازہ اس سے کرو کہ

۶۔ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ○

اس نے تم سب کو (جو خلاصہ کائنات ہو) ایک نفس سے (ایک شخص ایک آدم سے) پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا (یعنی آدم ہی سے حوا کو پیدا کیا) اور تمہارے (کھانے پینے اور سہولت کے) لیے جانوروں میں سے آٹھ نر و مادہ اتارے (یعنی اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری) (ذرا اپنی تخلیق پر غور کرو) وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین تاریکیوں میں (یعنی شکمِ مادر، پھر رحم مادر پھر اس میں جھلی کے اندر) ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں (بتدریج) بناتا ہے (جس کی قدرتِ کاملہ کا یہ حال ہے) وہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے چلے جاتے ہو۔

۷۔ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ

اگر تم (اپنے قادرِ مطلق رب کی) ناشکری کرو گے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے اور اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اس کو تمہارے لیے پسند فرمائے گا (اس کا اجر

Marfat.com

لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

تم ہی کو ملے گا) اور (قیامت کے دن) کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا (اپنے ہی اعمال انسان کے کام آئیں گے) پھر (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم سب کو اپنے پروردگار ہی کی طرف واپس جانا ہے پھر وہ تم کو تمہارے سارے اعمال بتلائے گا وہ تو تمہارے دلوں کے حال سے بھی باخبر ہے۔

۸۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا
رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ
نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ
يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ
لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ
اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝

اور جب انسان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ اپنے رب کو (نہ دل سے) اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اس کو اپنے پاس سے نعمت بخشتا ہے (اس کی تکلیف دُور کرتا راحت دیتا ہے) تو جس کے لیے اس کو پہلے پکار رہا تھا وہ بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کی راہ سے بہکائے (یہ ہے ناشکرا انسان کا مزاج) آپ (اس سے) فرما دیجئے کہ (اے کافر اس دنیا میں اللہ کی رحمانیت کے صدقہ میں) اپنے کفر کے باوجود کچھ فائدہ اٹھالے (بالآخر) تو دوزخیوں میں سے ہوگا۔

۹۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ
سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ
وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا
ع ۱۵ يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ع

بھلا جو شخص بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں (بارگاہِ رب العزت میں) مصروف سجدہ اور قیام ہے۔ خوفِ آخرت رکھتا ہے۔ اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے (بھلا اس بندۂ مومن کا اور کافر کا کیا مقابلہ) آپ فرما دیجئے کہ سمجھ والے اور بے سمجھے کہیں برابر ہوتے ہیں (یاد رہے کہ دین کی صحیح سمجھ ہی علم ہے لیکن یہ بات تو) وہی سوچتے ہیں (اور سمجھتے ہیں) جو صاحبِ عقل ہیں (وہی حصولِ علم میں کوشاں اور معرفتِ الٰہی کے جویا ہیں)۔

دوسرا رکوع

پہلے رکوع میں مومن اور کافر کے فرق کو نمایاں کیا گیا، اور مومن کی کیفیات کا بیان ہوا، یہاں اللہ تعالیٰ صبر، پرہیزگاری اور استقامت کی تلقین فرما رہا ہے، یہاں تک کہ اگر

Marfat.com

ضرورت پڑے تو مسلمان جہاد یا ہجرت سے کام لیں ۔ بہر حال اللہ کے ہو کر رہیں ۔ اللہ کی حضوری کے تصور میں رہیں ۔ ان کی نظر انتخاب ہمیشہ اچھی باتوں پر پڑتی رہے ۔ برخلاف کافروں کے جو ہمیشہ نافرمانی اور سرکشی کو اپنا شعار بناتے ہیں اور مستحق عذاب ہوتے ہیں مومن تو جب اللہ کی نشانیوں کو دیکھتا ہے اس کی کائنات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ہر شے اس کو اس کے خالق سے قریب کرتی ہے ۔ ہر شے میں اس کے لیے ایک نصیحت ایک یادِ الٰہی مضمر ہوتی ہے ۔

۱۰۔ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

آپ (میری طرف سے) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو اپنے رب سے ڈرتے رہو ۔ (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک کام کیے ان کے لیے (آخر کار) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین (ان کے لیے) کشادہ ہے (وہ صبر سے حالات کا مقابلہ کریں یا ہجرت کریں بہرصورت) بلاشبہ صبر کرنے والوں ہی کو ان کے صبر کا پورا (اور) بے شمار اجر ملے گا ۔ (اس دنیا میں تھوڑے صبر کا بڑا اجر ہے ۔ اللہ خود صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے) ۔

۱۱۔ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○

آپ فرما دیجئے کہ مجھے تو حکم ملا ہے کہ میں خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت محض اس کے لیے کروں ۔

۱۲۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

اور یہ بھی حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے مسلمان میں ہوں (یعنی وحیِ الٰہی کے ہر نکتہ پر عمل پیرا ہو کر دکھاؤں کہ مسلمان ہر حکم الٰہی کو کس مفہوم میں سمجھیں اور کس طرح اس پر عمل پیرا ہوں اور ان کے لیے ایک نمونہ بنوں عمل کا، اخلاق و محبت کا) ۔

۱۳۔ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○

آپ (یہ بھی) فرما دیں کہ اگر میں (بھی) حکم نہ مانوں تو مجھے (قیامت کے) اہم دن کے عذاب سے ڈر معلوم ہوتا ہے ۔

۱۴۔ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ○

آپ ارشاد فرما دیں کہ میں تو اللہ کی عبادت خالص اللہ (کا ہو کر اللہ) کے لیے کرتا ہوں ۔

۱۵۔ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ

(اور اے کافرو) اب تم اس کے سوا جس کی چاہو پرستش کرو (البتہ

Marfat.com

دُونِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

ان سے) آپ فرما دیں کہ سب سے بڑھ کر نقصان میں وہی رہے جنہوں نے اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا (یعنی وہ کام کیے کہ خود بھی ہلاک ہوئے اور اپنے متعلقین کو بھی اپنے ساتھ مصیبت میں ڈالا) سن لو کہ یہی صریح نقصان ہے۔

۱۶۔ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ
النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ
ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ
يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝

ان (منکرینِ حق) کے لیے اوپر سے بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی (آگ کے) فرش ہوں گے (گویا آگ ہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہوگی) یہی (وہ خوفناک عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو۔

۱۷۔ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ
اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝

اور وہ لوگ جو بتوں کی پرستش سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے بشارت ہے۔ پس آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے

۱۸۔ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ
فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ
هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

جو بات کو سنتے (یعنی قرآن و حدیث کو بغور سنتے) ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی صاحبِ عقل ہیں (کیونکہ عقل کا تقاضا ہے کہ مستقبل کی راحت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے اور زندگی کو ہلاکت میں نہ ڈالا جائے)۔

۱۹۔ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ
فِى النَّارِ ۝

بھلا جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو بچا سکتے ہیں جو آگ میں پڑ چکا ہو۔ (حقیقت یہ ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں)۔

۲۰۔ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ
مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے (جنت کے محلوں میں) بالاخانے ہیں (اور) ان پر مزید بالاخانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے (پرہیزگاروں

Marfat.com

الْاَنْهٰرُ ۬ۚ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ○
کے لیے اور) بے شک اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اللہ کی وحدانیت پر کائنات کی ہر شے شاہد ہے یہ آسمان، یہ بارش، یہ چشمے، یہ لہلہاتے ہوئے کھیت سب اپنے خالق کا پتہ دے رہے ہیں دیدۂ بینا شرط ہے۔

۲۱- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ○ ع ۲ / ۱۲ / ۱۶

(اے مخاطب) کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر زمین میں اس کے چشمے جاری کیے۔ پھر اسی سے مختلف قسم کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے۔ پھر (ایک وقت آتا ہے کہ) وہ تیار ہو جاتی ہے تو تُو اس کو زرد دیکھتا ہے۔ پھر (اللہ) اس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے بڑی نصیحت (اور بڑا سامانِ عبرت) ہے۔

(عقلمند وہ ہیں جو عقلِ معاش کے ساتھ عقلِ معاد بھی رکھتے ہیں، خالقِ کائنات کی دنیا میں اس کے حکم کے مطابق چلتے اور آخرت پر نظر رکھتے ہیں)۔

تیسرا رکوع

درحقیقت اولو الالباب وہ ہیں جن کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہے۔ جو یادِ الٰہی سے ہر دم حیاتِ تازہ پاتے رہتے ہیں، سراپا نور ہو گئے ہیں۔ وہ قرآن اور حلاوتِ قرآن کی فہم رکھتے ہیں۔ سات منازل کی حقیقتوں کو اپنے اپنے ظرف کے مطابق اپنے سینوں میں لیے ہوئے ہیں۔ اور سورۂ فاتحہ کی سات آیتوں کی قدر و منزلت اپنے علم کے مطابق جانتے ہیں جو سات منازل کا خلاصہ ہے۔ ان بزرگ ہستیوں کا ان کفار سے کیا مقابلہ جن کے سینے نورِ ایمان سے خالی اور جن کی نظریں انوارِ رحمت کے جلوؤں سے محروم ہیں۔

۲۲- اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیْلٌ

بھلا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہو وہ تو اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (سرتاپا ہدایت بن جاتا ہے۔ سراپا نور

Marfat.com

لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

ہوجاتا ہے، اس کا اس کافر سے کیا مقابلہ جو مبتلائے کفر ہے) پس خرابی ہے ان کے لیے جن کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

۲۳- اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

اللہ نے (تو) بڑا اچھا کلام نازل فرمایا ہے کتاب (یعنی قرآن) جس کی آیتیں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں (گو اس میں اہم مضامین طرح طرح سے بیان ہوئے ہیں تاکہ لوگوں کے دل نشین ہوجائیں لیکن نہ آیات میں تعارض ہے اور نہ اختلاف، ان کو بار بار پڑھنے سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے پھر دل کو تسکین اور روح کو حلاوت ملتی ہے۔ یہ وہ آیتیں ہیں) جن (کو پڑھنے) سے ان لوگوں کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے چمڑے اور دل نرم (یعنی مطیع) ہو کر اللہ کی یاد میں محو ہوجاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ چھوڑ دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

ابوجہل ایمان نہ لایا اپنا سر اللہ کے آگے نہ جھکایا، قیامت میں اس کے اعمالِ بد اس کے منہ پر مارے جائیں گے۔

۲۴- اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

بھلا وہ شخص جو قیامت کے دن برے عذاب کو اپنے منہ پر روک رہا ہوگا (سوچو کہ اس کا کیا برا حال ہوگا) اور (اس وقت ایسے) ظالموں سے کہا جائیگا کہ (اب اس عذاب کا) مزہ چکھو جو تم کماتے رہے۔

۲۵- كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

ان سے پہلے بھی لوگ (حق کو) جھٹلا چکے ہیں پھر (آخر) ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا کہ ان کے گمان میں بھی نہ تھا۔

۲۶- فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ وقف لازم

پھر اللہ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش یہ سمجھتے۔ (اور دنیا ہی میں اپنی اصلاح کر لیتے اور اس تکذیب انبیاء سے باز آتے)۔

Marfat.com

۲۷- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ ان پر غور کریں (اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں)۔

۲۸- قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(یہ) قرآن عربی (زبان میں) ہے (جو تمام زبانوں سے زیادہ صاف اور واضح ہے) اس میں کوئی ٹیڑھی (ترچھی) بات نہیں (اس کی سب باتیں بہ آسانی ذہن نشین ہو جاتی ہیں) تاکہ لوگ (اعتقادی اور عملی غلطی سے) بچتے رہیں۔

مومن، کافر، نیک و بد کو ایک مثال سے سمجھایا جا رہا ہے۔

۲۹- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ (تعالیٰ) ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک (غلام) مرد ہے جس میں کئی (لوگ) شریک ہیں (یعنی اس کے متعدد آقا ہیں) مختلف المزاج اور بدسرشت۔ (ہر شخص چاہتا ہے کہ غلام اسی کا کہنا مانے اسی کی خدمت کرتا رہے) اور ایک (دوسرا) شخص ہے جو خاص ایک ہی شخص کا (غلام) ہے (اسی سے مشرک و مومن کا اندازہ کر لو) کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے تمام خوبی اللہ کے لیے ہے (جو مردِ مومن کے ایمان و ایقان میں روز افزوں ترقی دیتا ہے اور اپنی آیات لوگوں کو مثالوں سے سمجھاتا ہے) لیکن اکثر لوگ (ان باتوں کو) سمجھتے ہی نہیں (اور آخرت سے غافل ہیں)۔

۳۰- اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

بے شک مرنا آپ کو بھی ہے اور مرنا ان کو بھی۔ (ہر ذی حیات کو اس جسم و جسمانیت کے عالم میں موت کا مزہ چکھنا ہے)۔

۳۱- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ ع ۱۰ / ۱۷

پھر تم سب قیامت کے دن اللہ کے روبرو اپنے اختلافات پیش کرو گے۔ (اور اللہ تعالیٰ انبیاء اور مومنین اور کافروں کے درمیان فیصلہ کر دے گا)۔

Marfat.com

پارہ ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ

چوتھا رکوع

اس رکوع سے پارہ شروع ہوتا ہے ۔ آخرت کا ذکر تھا ۔ جہاں جملہ اختلافات اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ اس روز اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی سزا ملے گی ، اللہ و رسول کی تصدیق کرنے والوں کو اس کا صلہ دیا جائے گا ۔ دنیا میں جو نیکی کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے ، مومن کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہے ۔ بے شک سرکارِ دو عالم پر اس لیے کتاب نازل فرمائی گئی کہ لوگ حق کو پہچان لیں اور دینِ حق کے متعلق کسی تذبذب میں نہ رہیں اور آنے والی زندگی کا علم ہو جائے ۔ ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے ۔

۳۲۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچ جائے تو اس کو جھٹلائے ۔ کیا (ایسے) منکروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے ۔

اللہ و رسول کو نہ ماننا گویا اللہ پر بہتان باندھنا ہے اور سرکارِ دو عالم کی ذاتِ بابرکات کے آنے کے بعد ان کی تصدیق نہ کرنا گویا جہنم میں گھر بنانا ہے ۔ جس نے صدق کے سامنے آتے ہی تصدیق کی ، صدیق ہوا ، صدق ہی سے عدل ، علم ، حلم پیدا ہوتا ہے جب تک چاروں نہ ہوں اسلام کامل نہیں ہوتا کسی ایک صفت کا غلبہ ہونا اور بات ہے

۳۳۔ وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچا مانا وہی لوگ متقی ہیں (سچی بات کے ساتھ سچی بات کے لانے والے کی تصدیق بھی ضروری ہے اسی سے مومن بنتا ہے) ۔

۳۴۔ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ○ صلے

ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے (اللہ کو حاضر ناظر جان کر زندگی بسر کرنے والے) نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے ۔

Marfat.com

۳۵- لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

تاکہ اللہ ان کے بُرے کام جو انہوں نے کیے ان سے دُور کر دے اور ان کے نیک اعمال کا جو وہ کرتے تھے ان کو بہتر بدلہ دے۔

(یہ اللہ کی رحمت ہے کہ مومنوں کے نیک اعمال کے بدلہ میں بہترین اجر سے بھی نوازتا ہے اور ان کے گناہ بھی معاف فرماتا ہے، اس طرح محض اپنے لطف وکرم سے مومن کو معصیت کے بُرے اثرات سے بچا لیتا ہے)۔

جہاں عام مومنین کے ساتھ کے لطف وکرم کا یہ عالم ہو وہاں سرکارِ دو عالم، پرتوِ رحمت پر الطافِ خصوصی کا کیا کہنا۔

۳۶- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
هَادٍ ۚ○

کیا اللہ اپنے بندۂ (خاص، سرکارِ دو عالم کی حفاظت اور طمانیتِ قلب) کے لیے کافی نہیں ہے اور یہ منکر آپ کو اس (قادرِ مطلق اللہ) کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں اور (یہ ان کی ناسمجھی نہیں تو کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ) اللہ جس کو گمراہ کرے اس کو کوئی راہِ (ہدایت) دکھانے والا نہیں۔

۳۷- وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي
انْتِقَامٍ ○

اور جس کو اللہ (حق کی) راہ دکھائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ غالب (اور ان کافروں سے) بدلہ لینے والا نہیں۔ (یقیناً وہ ان سے انتقام لے گا اور یہ بچ نہ سکیں گے)۔

۳۸- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ
اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو (یہ برجستہ) کہیں گے اللہ نے۔ آپ فرمائیے۔ بھلا بتاؤ کہ جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دُور کر سکتے ہیں، یا اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا اس کی عنایت کو وہ روک سکتے ہیں (تمہارے معبود نفع وضرر سب سے عاجز ہیں، قادرِ مطلق وہی اللہ ہے) آپ فرما دیجیے میرے لئے بس اللہ کافی ہے۔ اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔ (مومن متوکل نہ کافروں سے ڈرتے ہیں نہ ان کے بتوں سے)۔

Marfat.com

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ
عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

۳۹۔ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ۙ

آپ فرما دیجئے، کہ اے میری قوم (اے عرب کے ساکنو!) تم اپنی جگہ پر اپنا کام کیے جاؤ (اپنے مکر وفریب جو کرنا ہو کر گزرو) میں بھی (اپنی جگہ) کام کیے جاتا ہوں (یعنی تبلیغِ حق اور اللہ پر توکّل) پس تم عنقریب جان لوگے

۴۰۔ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

(کہ) کس پر وہ آفت آتی ہے جو اسے (دنیا ہی میں) رسوا کر ڈالے اور کس پر (آخرت میں بھی) مستقل عذاب آتا ہے۔

خوب سمجھ لو کہ حق وباطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب نازل ہو چکی۔ اب بھی اگر کوئی راہ راست اختیار نہ کرے تو وہ خود ذمہ دار ہے، حقائق بدلا نہیں کرتے کفر وانکار کی سزا دائمی عذاب ہے۔

۴۱۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيْلٍ ۝ۧ ع ۱۰

ہم نے تو آپ پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لیے حق کے ساتھ نازل کی ہے بس اب جو راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے وہ اپنے لیے (اس کا فائدہ اسی کو ہوگا) اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ (اس کا خمیازہ خود اسے بھگتنا پڑے گا) اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ (تبلیغ کرنا آپ کا کام ہے ہدایت دینا آپ کے ذمہ نہیں)۔

پانچواں رکوع

اللہ کی قدرتِ کاملہ کا ایک نمونہ خود نیند اور دوسرا موت ہے، نفسِ تمیز اٹھا لیتا ہے تو نیند آجاتی ہے نفسِ حیات اٹھا لیتا ہے تو موت واقع ہوتی ہے۔ موت کا ایک وقت مقرر ہے نیند آتی ہے انسان پھر بیدار ہو جاتا ہے لیکن جب روح کو روک لیا جاتا ہے، حیات ختم ہو جاتی ہے بھلا اس خدا کی خدائی، اس کی قدرت اور حکمت سے ناسمجھ کے سوا کون انکار کر سکتا ہے۔ اور آخرت میں کون اس کو سزا وجزا سے روک سکتا ہے۔ بہر حال انسان آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا البتہ ایمان لانا نہ لانا یہ اس کا نصیب ہے۔ اس کو اپنے اعمال کی سزا یا جزا ملے گی انسان کا تو یہ حال ہے کہ جہاں تکلیف پہنچی اللہ کو پکارنے لگا اور جب راحت ملی تو اسے بھول گیا۔ بہر حال جو دیا جاتا ہے، جو لیا جاتا ہے دونوں آزمائشیں ہیں، یہ راز اہلِ ایمان

Marfat.com

سے مخفی نہیں۔

۴۲۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی نیند کے وقت (کھینچ لیتا ہے) پھر ان (جانوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہے اور دوسری (جانوں) کو ایک وقتِ معین تک چھوڑ دیتا ہے بےشک اس میں ان لوگوں کے لیے جو فکر کرتے ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔ (وہ اپنے خواب کی زندگی سے عالمِ برزخ اور پھر بیداری سے آخرت کی زندگی کا کچھ اندازہ ضرور لگا سکتے ہیں)۔

اس قادرِ مطلق سے جو انسانوں کو روز ہی زندگی اور موت کی لذت سے آشنا کرتا رہتا ہے بچنے کے لیے اگر کفار نے کوئی سفارشی ڈھونڈھ لیے ہیں تو ان سے پوچھیے

۴۳۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ○

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارشی بنا لیے ہیں۔ آپ فرما دیجئے اگرچہ یہ سفارشی نہ قدرت ہی رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں (کیا پھر بھی یہ مجبورِ محض معبود اللہ کے سامنے ان کی سفارش کر سکیں گے)۔

۴۴۔ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے اسی کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے، پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

۴۵۔ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

اور (ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب اللہ وحدہٗ (لاشریک لہٗ) کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے قلوب گرانی محسوس کرتے ہیں اور جب اس (اللہ) کے سوا اوروں کا ذکر کیا جائے تو اس وقت یہ خوش ہو جاتے ہیں۔

۴۶۔ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

آپ فرما دیجئے، اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کی ان باتوں میں جن میں یہ

Marfat.com

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

جھگڑتے رہتے ہیں فیصلہ فرمائے گا۔

ان کے متعلق یقیناً فیصلے کے دن فیصلہ ہوگا ایسا فیصلہ کہ اس کو کوئی ٹال نہ سکے گا۔

۴۷- وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ○

اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے سب کا سب دے ڈالیں۔ (لیکن یہ عمل کا دن نہیں حساب کا دن ہوگا ان کو ان کی بداعمالیوں کی سزا ملے گی) اور ان پر اللہ کی طرف سے وہ (عذاب) ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان تک نہ تھا۔

۴۸- وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور (اس دن) ان پر وہ بُرے کام جو وہ کرتے تھے ظاہر ہو جائیں گے۔ اور جس (عذاب) کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں آگھیرے گا۔

۴۹- فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پس (حقیقت یہ ہے کہ) جس وقت انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ مجھے میرے علم کی بنا پر ملی ہے (میری اہلیت کا تقاضا تھا کہ یہ نعمت مجھے ملتی، مجھے معلوم ہی تھا کہ یہ مجھے ملے گی۔ نہیں یہ اسکی خام خیالی ہے) بلکہ یہ اس کی آزمائش تھی (کہ اس کو ایک نعمت سے سرفراز کیا گیا یہ دیکھنے کے لیے کہ اس کی نظر خود پر پڑتی ہے یا اپنے خدا پر) لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں سمجھتے (اور اپنی بڑائی بیان کرتے رہتے ہیں)۔

۵۰- قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

(چنانچہ) ان سے قبل بھی لوگ ایسے ہی کہا کرتے تھے (انہیں بھی اپنی اہلیت اپنی دولت پر ناز تھا) سو ان کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا۔

۵۱- فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

پھر ان کے اعمال کی بُرائیاں انہیں پر پڑیں (انہیں کو سزا بھگتنا پڑی)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○

اور ان (کفارِ مکہ) میں سے جو ظالم ہیں ان پر عنقریب ان کے اعمالِ بد کا وبال پڑے گا اور وہ (اللہ کو اپنی تدبیروں سے) ہرا نہ سکیں گے۔

اگر ان کو فراخی سے رزق دیا گیا تو یہ اللہ کی ان پر عنایت تھی۔

۵۲۔ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ع

کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے رزق فراخی سے دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) نپا تلا دیتا ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ (وہ جانتے ہیں کہ جو دیا جاتا ہے اور لیا جاتا ہے دونوں میں آزمائشیں ہیں)۔

چھٹا رکوع

اللہ کی رحمتِ بے پایاں کا ذکر آ رہا ہے۔ مومنو! اپنے دامن پھیلا لو، عاصیو! اس رحمت کے سائے میں آ جاؤ۔ وہ بدنصیب ہے جو اپنے بے شمار گناہ اور عصیان کے باعث اس آیت کو سننے کے بعد بھی اس کی رحمت سے مایوس ہو۔ اللہ جس کو چاہے جب چاہے معاف فرما دے۔ وہ "الغفور الرحیم" ہے، البتہ انسان پر لازم ہے کہ اس کی طرف رجوع ہو، اس سے گناہ معاف کروائے۔ مغفرت اور رحمت انسان کے لیے اسی رجوع الی اللہ اور توبہ سے ہے اسی لیے اعلان رحمت کے بعد ہی رجوع الی اللہ کی تاکید ہے۔

۵۳۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

آپ فرما دیجئے (میری طرف سے لوگوں سے کہہ دیجئے) اے میرے بندو جنہوں نے (کچھ الٹے سیدھے کام کر کے) اپنے آپ پر زیادتیاں کی ہیں (حد سے گزرے ہیں) اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بڑا بخشنے (اور) بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

(جب چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے اپنی بخشش سے ڈھانپ لیتا ہے اس پر رحم فرماتا ہے انسان اگر طالبِ بخشش و رحمت ہو تو اس کے لیے رجوع اور توبہ

Marfat.com

ہے ،اسی لیے سرکارِ دو عالم فرمایا کرتے اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۔)

۵۴۔ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

اور (فرما دیجئے کہ اے اللہ کے بندو) اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ (تاکہ وہ تم کو بخش دے) اور اس کی فرمانبرداری کرو (تاکہ وہ تم پر رحم فرمائے) قبل اس کے کہ (تمہاری غفلت سے) تم پر عذاب آجائے پھر (اس وقت) تمہاری مدد نہ کی جائے گی (کوئی تمہارا معاون نہ ہو گا)۔

۵۵۔ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور (اے لوگو) اس بہترین (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اتاری گئی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک آفت آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو (کہ مصیبت کہاں سے آگئی)۔

۵۶۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

(لوگوں کو عذاب سے اس لیے باخبر کیا جاتا ہے کہ) کہیں کوئی متنفس یہ (نہ) کہنے لگے کہ افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے بارے میں کرتا رہا اور میں تو صرف (دین کی ہر بات کی) ہنسی ہی اڑاتا رہا۔ (رسول کے فرمان پر یقین نہ کیا آخرت کو مذاق سمجھا آخر یہ حشر ہوا اگر مجھے علم ہوتا تو ایسا نہ کرتا)۔

۵۷۔ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

یا کوئی کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو راہِ (حق) دکھاتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا (اور انعام پاتا)۔

۵۸۔ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر ایک بار واپس جانا ہو تو میں (بڑے) نیک کام کرنے والوں میں ہو جاؤں۔

لیکن اس وقت حسرت اور افسوس سے کچھ حاصل نہ ہو گا حکم ہو گا

۵۹۔ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(یہ) کچھ نہیں (تو جھوٹا ہے یہ تیری خام خیالی ہے) تیرے پاس میرے احکام پہنچے تھے پھر تو نے ان کو (شیخی میں آکر) جھٹلایا، اور گھمنڈ کیا اور تو کافر ہی رہا (شیطان نے بھی تو یہی کیا تھا، یعنی انکار اور تکبر)۔

Marfat.com

۶۰- وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○

اور آپ قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جو خدا پر جھوٹ بولتے رہے (اور بہتان باندھتے رہے) کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ (یقیناً دوزخ ہی ہونا چاہیے تھا اور دوزخ ہی ہے)۔

۶۱- وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے اللہ انہیں کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دیگا (وہاں) نہ ان کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (انہیں جنت میں جگہ ملے گی، یقیناً پرہیزگاروں کا ٹھکانا جنت ہے)۔

۶۲- اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ○

(جنت دوزخ، آسمان زمین، یہ کائنات اللہ کی تخلیق ہے) اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا نگہبان ہے۔

سب اسی پر توکل کیے بیٹھے ہیں۔

۶۳- لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ع ۱۱/۳

اسی کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں (جس نے دل سے اللہ کہا یہ کنجیاں اللہ اس کو دے دیتا ہے) اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں کے منکر ہوئے (یعنی اس کی کتاب اس کے رسول اس کے دین اس کے احکام کو نہ مانا) وہی لوگ خسارے میں رہے۔

ساتواں رکوع

سوچو کہ ان حقائق سے آگاہ ہونے کے بعد کیسا بدنصیب ہوگا وہ شخص جو اللہ کے سوا کسی اور کی پرستش کرے کہ اس کے اعمال بھی برباد ہوں اور وہ دائمی نقصان میں بھی پڑے۔ عبادت اللہ ہی کے لیے ہے، ہر چند اللہ کی عظمت، اس کی برتری کو جیسا چاہیئے انسان سمجھنے سے قاصر ہے لیکن اس کی قدرت اور اس کی حکمت کے جو جلوے وہ روز دیکھتا ہے وہی اللہ پر یقین دلانے کے لیے کافی ہیں۔ جس طرح آج یہ کائنات اس کی قدرت کا نمونہ بنی پھیلی ہوئی ہے اسی طرح قیامت کے دن بھی زمین اور آسمان اس کے دست قدرت میں ہوں گے پھر دوسری بار صور کے پھونکے جاتے ہی میدانِ حشر قائم ہو جائے گا۔ انبیاء علیہم السلام سے لیکر تمام لوگ اللہ کے روبرو ہوں گے، اس دن اللہ فیصلے فرمائے گا اور ہر ایک کو اس کے عمل کی

Marfat.com

سزا و جزا ملے گی۔ بہتر ہے کہ اللہ کے احکام انسان دل سے سُنے اور ان پر عمل پیرا ہے کہ اس کا پھل پائے۔

۶۴۔ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے۔ اے نادانو کیا تم مجھے (بھی) غیر اللہ کی پرستش کرنے کو کہتے ہو؟۔

حالانکہ میں ہی نہیں بلکہ اللہ کے تمام پیغمبر لوگوں کو شرک سے منع کرتے رہے،

چنانچہ اللہ فرماتا ہے

۶۵۔ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور (اے رسول) آپ کی طرف اور آپ سے قبل جو (پیغمبر) گزرے ہیں ان پر یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ (اے مخاطب) اگر تو نے شرک کیا تو تیرے اعمال اکارت جائیں گے اور تو نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا (اس طرح ہر امت کے لوگوں کو شرک سے سختی سے روکا گیا تھا اسلام تو اسی توحید کو قولاً فعلاً عام کرنے کا ایک مکمل نظام کار ہے)۔

۶۶۔ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

بلکہ (اے انسان تیرا تو فرض ہے کہ) تو اللہ ہی کی پرستش کر اور (اس کے) شکر گزاروں (اور قدر دانوں) میں ہو جا۔

اور کو آدم سے لیکر رسولِ کریم تک ہر نبی ان کافروں کو توحید ہی کا درس دیتا رہا۔

۶۷۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

لیکن ان لوگوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنا چاہیے تھی نہ کی حالانکہ (اس کی عظمتِ شان کا تو یہ عالم ہے کہ) قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں (ہوگی) اور آسمان (کاغذ کی طرح) لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے (اس سے اس کے دستِ قدرت اور اقتدار کا اندازہ کرو اور سمجھ لو کہ) وہ (جسم و جسمانیت سے اور ہر تصوّرِ دوئی اور عیب سے) پاک ہے اور لوگوں کے شرک سے بہت بالا و برتر ہے۔

مومن دنیا میں اللہ و رسول کو مانتا آخرت پر ایمان رکھتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ کے امن میں ہوگا۔ کافر دنیا میں منکرِ حق ہے آخرت میں حقائق کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس کا ایمان لانا کام نہ آئے گا اور موجبِ عذاب بنے گا۔

۶۸۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ

اور (جب) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہیں

Marfat.com

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○

سب بے ہوش ہو جائیں گے بجز اس کے جس کو اللہ چاہے (ان پر نہ بیہوشی طاری ہوگی نہ کوئی پریشانی ہوگی وہ مامون ہوں گے) پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو جائیں گے (اور حیرت زدہ ہوکر ہر طرف) دیکھنے لگیں گے (کہ وہ کہاں ہیں)۔

اس کے بعد تجلیِ خصوصی ہوگی

۶۹- وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور (محشر کی) زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ (اللہ کے روبرو) حاضر کیے جائیں گے اور لوگوں میں (ہر شخص کے نامۂ اعمال کے مطابق) انصاف کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ ہوگا اور ان (میں کسی) پر (قطعی) ظلم نہ ہوگا۔

۷۰- وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ ع

ع ۷

اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور اس کو خوب معلوم ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔

(یہ گواہ وغیرہ تو لوگوں کو ان کے اعمال جتانے کے لیے ہوں گے ورنہ درحقیقت اللہ کو سب علم ہے اور اسے ہر ایک کا حال معلوم ہے گواہوں میں انسان کے ہاتھ پیر سے لے کر تمام انبیاء اور نیکوکار شامل ہوں گے)

آٹھواں رکوع

سورۂ زمر کا آخری رکوع ہے، زمر کے معنی گروہ کے ہیں دنیا میں کچھ بھی اختلافات ہوں لیکن آخرت میں تمام اختلافات کا فیصلہ بارگاہِ رب العزت کی طرف سے کر دیا جائے گا، تمام مخلوق دو حصوں میں تقسیم ہوگی۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے، نہ ماننے والے کافر، گروہ در گروہ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ اس کا موثر بیان ہے اور اہلِ ایمان جنت میں لے جائے جائیں گے فرشتے ان کا خیر مقدم کریں گے، وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہمہ تن شکر گزار ہوں گے اور ان کی زبانوں پر الحمد للہ رب العلمین ہوگا۔ آئندہ سورہ میں انہیں مومنوں کی کیفیات کا بیان ہے۔

Marfat.com

۷۱- وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ
جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ
مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ
رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ
يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ
حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى
الْكَافِرِينَ ○

اور کافروں کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے اس (دوزخ) کے محافظ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (تمہارے ہی ہم جنس) رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے ۔ وہ (ندامت سے) کہیں گے ہاں لیکن (وہ دیکھ لیں گے کہ بالآخر) عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا ۔

۷۲- قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِينَ ○

حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) اس میں ہمیشہ رہا کرو پس تکبر کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے (تم نے شیخی اور غرور میں آکر اللہ کی نافرمانی کی اب اس کا مزہ چکھو) ۔

۷۳- وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى
الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے وہ جنت کی طرف (ذوق و شوق سے) گروہ در گروہ لے جائے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے (تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا) اور اس کے محافظ (فرشتے) کہیں گے تم پر سلام ہو تم پاکیزہ لوگ ہو پس اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ ۔

۷۴- وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ
فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○

اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں (جنت میں بھی خاکساری پیشِ نظر رہی ارض کا ذکر کیا) پس (دنیا میں نیک) عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے ۔

Marfat.com

۷۵۔ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

اور آپ (اس دن) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہوں گے اور (اس دن) لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور (ہر طرف سے یہی صدا آئے گی، یہی) کہا جائے گا کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن

مکی — پچاسی آیتیں — نو رکوع

سورۃ والصّٰٓفّٰت میں اللہ جل شانہ کی وحدانیت کا بیان تھا، سورہ صٓ میں سرکار دوعالم کے اس فرمان کی تصدیق ہوئی کہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہی تمام قدرت و حکمت اور خزائن معرفت کی کنجی ہے۔ پھر سورہ زمر میں سرکار دوعالم کے فرمان کی تصدیق کرنے والے اور نہ کرنے والوں کا بیان کیا گیا۔ اب یہ سورہ "المومن" ان کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جو اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ خود ایمان لاتے ہیں اور ایمان کی طرف بلاتے ہیں اور جس پر ایمان لائے ہیں اس کا اقرار کرتے ہیں۔ یہ کلام پاک کا چالیسواں سورہ ہے۔ عدد کے اعتبار سے "م"، محمدی کے عدد سے ہم عدد ہے کہ مومن کو "محمدی" بننے کی تلاش ہے، وہ اسی نسبت کو محکم سے محکم تر کرتا جاتا ہے اور جس قدر یہ نسبت محکم ہوتی جاتی ہے اس کو اللہ کا قرب ملتا جاتا ہے۔ جس قدر "محمد رسول اللہ" پر ایمان وایقان بڑھتا جاتا ہے "لا الہ الا اللہ" کی حقانیت اس پر روشن ہوتی جاتی کھلتی جاتی ہے۔

سورۃ زمر، مومن کے بیان پر ختم ہوا یہاں قلب مومن سے، حیات وممات کا مالک، ایک حجاب اٹھاتا ہے اور اپنے مخصوص اسماء صفات حکیم، حمید، حی، حلیم، حنان کی جانب اور مالک، مجید، منان کی طرف میم سے اشارہ فرماتا ہے۔ جس نے کائنات کی تخلیق حکمت سے کی وہی قادر مطلق اپنی حکمت کاملہ کو جانتا ہے۔

سورۃ زمر کی ابتدا تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم سے ہوئی تھی وہاں اللہ کی حکمت کاملہ کی طرف توجہ دلاتا تھا، سورۃ "المومن" تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم سے شروع ہوتا ہے، یہاں اللہ کے علم کامل کا بیان ہے جو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے لیکن سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس کی رحمت کاملہ بخشش وقبولیت توبہ کے لیے بے تاب ہے، وہی لائق

Marfat.com

بندگی ہے ۔ مومن اسی کی حمد ذثنا کرتا ہے اور قلبِ مومن پاک سے پاک تر بنتا جاتا ہے مومن کی راہ میں کفر کی طاغوتی قوتیں رکاوٹیں نہیں بنتیں ، وہ فرعونیت کا قلع قمع کرتا ہے ۔ کفر کی ظلمتوں پر قابو محض اللہ کے فضل سے پاکر نور میں آتا ہے اور مخلوقِ خدا کا خادم بنتا ہے ۔ یہ وہ ہے کہ فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں ۔ وہ اپنے آقا اپنے مولا سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر محمدی بنتا ہے ۔ فرشتگی اس کے جلو میں ، رحمت اس کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے اور آخرت میں فوزِ عظیم اسی کا نصیبہ ہوتا ہے ۔

یہ سورہ حٰمٓ سے شروع ہوتا ہے حٰمٓ کو اللہ کا اسم اعظم بتایا جاتا ہے ۔ گویا ایک طرف حٰمٓ اللہ کے اسمائے صفاتی کی طرف اشارہ کر رہا ہے تو دوسری طرف حٰمٓ اللہ کی ان صفات کے مظہر سرکارِ دو عالم کی ذات پر، کہ حٰمٓ آپ کا اسمِ گرامی بھی ہے ۔ جس طرح سورہ یٰسٓ اور طٰہٰ میں ان محبت کے ناموں سے سرکارِ دو عالم کو اللہ رب العزت نے مخاطب فرمایا تھا یہاں حٰمٓ کے نام سے مخاطب فرما رہا ہے کہ آپ سراپا حمد ہیں مصروفِ حمد ہیں ۔ اللہ کے محبوب ہیں صلے اللہ علیہ وسلم ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- حٰمٓ ۝ — حا-میم (حروفِ مقطعات میں سے ہے جن کا علم اللہ اور اس کے رسول کو ہے)

۲ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝ — اس کتاب (یعنی قرآن) کا اتارا جانا اللہ کی طرف سے ہے جو غالب (اور) علم والا ہے ۔

اللہ ہی حیات و ممات کا مالک ہے ، خالقِ کائنات ہے ، زبردست علم والا ہے ، اور یہ کتاب اسی اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جسے ظاہر ، باطن ، چھوٹی بڑی تمام باتوں کا علم ہے ۔ اس کے باوجود وہ

۳- غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَ قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ۝ — گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ (یقیناً وہ نافرمانوں کو) سخت عذاب دینے والا ہے (اور) بڑی قدرت والا ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) اس کی طرف (سب کو) واپس جانا ہے ۔

آیت نمبر (۳) اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات ترتیب کے ساتھ صرف ایک جگہ سورہ حشر کے آخر میں آئے ہیں دیگر مقامات پر انکا ذکر الگ الگ ہے ۔

Marfat.com

مومنین اللہ کی آیتوں کو مانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں البتہ

۴۔ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

اللہ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں (اس انکار کے باوجود ان کو یہاں ڈھیل دی گئی ہے) پس کہیں آپ کو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔

(کفر کا انجام یقیناً ہلاکت ہے لیکن یہ دنیا اللہ کی شانِ رحمانیت کا مظہر ہے اور آزمائش کی جگہ ہے، یہاں کفار چند دن عیش کر لیں لیکن وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔)
اگر کفارِ مکہ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو ان سے قبل بھی اقوامِ عالم اپنے انبیا کی تعلیمات کو جھٹلاتی رہی ہیں مثلاً

۵۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

ان سے قبل نوح کی قوم جھٹلا چکی ہے اور ان کے بعد اور امتیں بھی۔ اور ہر امت اپنے پیغمبر کو پکڑنے (یا ان کو قتل کرنے) پر تل گئی اور ناحق کے جھگڑے نکالے تاکہ (دینِ) حق کو ناکام بنا دیں۔ بالآخر میں نے ان کی گرفت کی پھر (دیکھ لو کہ) ہماری سزا کیسی ہوئی (ان کو کیسے تباہ و برباد کیا گیا، ان کے عالی شان محلوں کے کھنڈرات آج بھی لوگوں کو درسِ عبرت دے رہے ہیں)۔

(معلوم ہوا کہ کفر دنیا میں اپنی ظاہری رونق سے ناسمجھ انسانوں کو متاثر کر سکتا ہے لیکن حق پہ غلبہ نہیں پا سکتا)۔

۶۔ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور اسی طرح آپ کے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی کہ وہ دوزخی ہیں۔

۷۔ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

اور وہ (فرشتے) جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں (سب) اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں (اس کی

Marfat.com

وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

تسبیح پڑھتے رہتے ہیں) اور اس پر (خود بھی) ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے بخشش مانگتے رہتے ہیں (اور بارگاہِ احدیت میں یوں عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے پس تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(اشارہ ہے کہ تم بھی اپنے حسنِ عمل سے فرشتگی کی کیفیات پیدا کرو، جب اللہ کی رحمت عام ہوتی ہے تو ہر چیز میں ایک پھیلاؤ، گنجائش اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے)۔

۸۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(فرشتے التجا کریں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشگی کی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ان کو بھی جو ان کے آباؤ اجداد میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں (جنتِ فردوس میں ان کے ساتھ داخل فرما دے) بے شک تو بڑا ہی غالب حکمت والا ہے۔

(یعنی بہشت اگرچہ عمل سے ہے لیکن تو کسی کے نیک ارادہ کو بھی شرفِ قبولیت بخش کر انہیں بھی صالحین میں شامل فرما سکتا ہے۔ تو ہر بات پر قادر ہے اور تیرا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے)۔

۹۔ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ع ۹

اور (اے ہمارے پروردگار) ان کو گناہوں (کی شامت) سے بچا لے، اور جس کو تو نے اس دن گناہوں (کے وبال) سے بچا لیا تو اس پر تو نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے (کہ تیری رحمت مل جائے، کرم سے ہو، یا فضل سے)

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں مومن کے لیے فرشتوں کی دعاؤں کا ذکر تھا جس کسی کو اللہ نے گناہ سے بچا لیا وہ رحمت میں آ گیا۔ ان کے لیے دہشت کا سوال ہی نہ رہا۔ ان کے لیے قیامت رحمت بن

Marfat.com

گئی - البتہ قیامت کے دن کافروں کی حالت خراب ہوگی، وہ دنیا میں اللہ سے بیزار تھے، اللہ ان کے اعمال سے بیزار تھا - وہ خواہش کریں گے کہ عذاب الٰہی سے چھٹکارے کی کوئی صورت ہو لیکن عذاب الٰہی ان کا منتظر ہوگا - قیامت کے بھیانک اور خوفناک مناظر سے کفار کی آنکھیں پتھرا جائیں گی اور کلیجہ منہ کو آئے گا - لیکن اللہ کے عذاب سے ان کو بچانے والا کوئی نہ ہوگا - اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے، وہ مومن کی کیفیاتِ قلبی سے آگاہ ہے اور کافر کی بیزاریوں سے بھی -

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ○

جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جیسی تم کو (آج قیامت کے دن) اپنے آپ سے نفرت ہے اس سے زیادہ اللہ کو تم سے (اس وقت) نفرت تھی جب تم کو (دنیا میں) ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کرتے تھے -

۱۱- قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ○

وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دوبار موت دی اور دو بار زندگی دی - اب ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے - پھر اب (کیا اس عذاب سے بچ) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟

ان سے کہا جائے گا - یہ عذاب تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے

۱۲- ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○

یہ اس واسطے کہ جب اللہ کو ایک کہا جاتا تھا (اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کیا جاتا تھا) تو تم نہیں مانتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک ٹھیرائے جاتے تو تم (فوراً بخوشی) قبول کر لیتے تھے - اب تو فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جو سب سے بلند و بالا ہے (دیکھ لو آج اسی واحد و قہار کی حکومت ہے جس کے تم منکر تھے) -

بلاشبہ آخرت میں اللہ کے واحد و قہار ہونے پر کافر بھی یقین کرے گا لیکن اگر دنیا میں ذرا غور و فکر سے کام لیا جائے تو ہر طرف اس کی وحدانیت و رحمانیت کی نشانیاں عام ہیں، جو ایمان لایا اللہ کی پناہ میں آ گیا -

Marfat.com

۱۳- هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا
مَنْ يُّنِيْبُ ○

(اللہ) وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان
سے رزق اتارتا ہے (جسمانی بھی اور روحانی بھی) لیکن نصیحت تو وہی قبول
کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع رہتا ہے (جس کو اللہ کا خوف ہے)

۱۴- فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

پس تم خالص اعتقاد کے ساتھ (اللہ کے ہوکر) اللہ کو پکارو ہر چند کافر برا ہی
کیوں نہ مانیں (ان کے برا ماننے کی مومن کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے) ۔

مومن کا تو ایمان ہے کہ اللہ ہی قادرِ مطلق ہے

۱۵- رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ
يَوْمَ التَّلَاقِ ○

وہی بلند مرتبہ ہے (اور اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ دینے والا ہے
عرش کا مالک ہے (قدرتِ کاملہ اسی کے ہاتھ میں ہے وہی جس کو
چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور) وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا
ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن سے ڈرائے ۔

(قیامت کے مختلف ناموں میں سے یوم التلاق بھی ہے)

۱۶- يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى
عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ○

(قیامت کا دن وہ دن ہوگا) جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل پڑینگے
(وہ صاف میدان میں ہوں گے اور) اللہ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ
ہوگی (وہ اپنے تختِ جلال پر نزول فرمائے گا اس دن تمام حجابات اُٹھ
جائیں گے اس کی ہی حکومت ہوگی، پوچھا جائے گا) آج کے دن کس کی
حکومت ہے (ندا آئے گی کہ) اللہ کی جو واحد ہے (اور) بڑا غالب ہے

(تم نے دنیا میں اس کی شانِ رحمانیت دیکھی اب اس کی رحیمیت اور شانِ عدل و انصاف بھی دیکھو)

۱۷- اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا
كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(حکم ہوگا کہ) آج کے دن ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا (اور
کسی پر) آج کوئی زیادتی نہ ہوگی ۔ بے شک اللہ بہت جلد حساب
لینے والا ہے ۔

۱۸- وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ

اور (لوگوں کو قیامت سے غافل نہ ہو جانا چاہیئے) آپ ان کو (ا

Marfat.com

اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ

نزدیک آنے والے (مصیبت کے) دن سے ڈرائیے، جب (غم و گھبراہٹ سے) گھُٹ کر کلیجے منہ کو آئیں گے اور (اس دن) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قابلِ قبول ہو۔

۱۹۔ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ○

(اللہ کے علم کا تو یہ حال ہے کہ) وہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ (تمہارے) سینوں میں چھپا ہوا ہے (اس سے بھی آگاہ ہے)۔

۲۰۔ وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ ع ۱۱

اور اللہ تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (وہ تو مجبورِ محض ہیں) بے شک اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(ہر بات کو سنتا ہے اور ہر فعل کو دیکھتا ہے اور دلوں کے راز بھی جانتا ہے اس سے ظاہر و باطن کچھ پوشیدہ نہیں یہی قادرِ مطلق سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔ جس نے اس کو حاضر و ناظر مان لیا، جان لیا، اس کی نظروں کے سامنے سے حیات و ممات کا حجاب اُٹھ گیا۔)

تیسرا رکوع

لیکن جن لوگوں نے اس قادرِ مطلق کو نہ مانا، نہ پہچانا، اس کی نافرمانی کی اور تکبر کیا وہ تباہ و برباد ہوئے اور مومن کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

۲۱۔ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

کیا ان لوگوں نے زمین میں سیاحت نہیں کی کہ یہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے والوں کا (جو منکرینِ حق تھے) کیسا (بُرا) انجام ہوا حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور ان نشانیوں میں (بھی) جو وہ زمین میں چھوڑ گئے ہیں۔ (ان کے مضبوط قلعے، عالیشان محل اور دیگر یادگاریں ان کی قوت و ثروت کا پتہ دیتی ہیں لیکن جب عذاب کا وقت آیا وہ اس سے بچ نہ سکے) پس اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی اور اللہ (کے عذاب) سے ان

Marfat.com

بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○

کو کوئی بچانے والا نہ ہوا۔

۲۲- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّهٗ قَوِيٌّ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

یہ اس لیے ہوا کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آتے رہے لیکن یہ کفر ہی کرتے رہے پس اللہ نے ان کو پکڑ لیا بے شک وہ بڑی قوت والا (اور) سخت سزا دینے والا ہے۔

مثال کے طور پر موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کو دیکھ لو

۲۳- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○

اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا (جس میں دلائل، معجزات، تائیدِ غیبی، قوتِ روحانی سب ہی شامل ہے)

۲۴- اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○

(یعنی ہم نے ان کو) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف (پیغامِ حق کے ساتھ بھیجا) پھر (بھی) وہ یہی کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہے جھوٹا ہے۔

۲۵- فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ
عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا
نِسَآءَهُمْ ۗ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

پھر جب موسیٰ لوگوں کے پاس ہماری طرف سے (دینِ) حق لے کر پہنچے تو وہ بولے کہ جو لوگ ان کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو اور (اس طرح وہ یہ سمجھے کہ موسیٰ کی جماعت کو کمزور کر دیں گے لیکن) کافروں کی تدبیر کو تو رائیگاں ہی جانا ہے (نہ وہ ٹھیک بیٹھتی ہے اور نہ اس سے امیدیں بر آتی ہیں)۔

۲۶- وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ
مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ
اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ○

اور فرعون نے (جھنجھلا کر) کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ موسیٰ کو قتل کر ڈالوں (دیکھوں اس کا رب کہاں ہے) اور بے شک وہ اپنے رب کو بلا لے (اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا اس کو قتل کرنے کی وجہ میری ذاتی غرض نہیں بلکہ محض اس لیے کہ) مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ پھیلائے۔

۲۷- وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ

اور موسیٰ نے (نہایت اطمینانِ قلب سے) کہا کہ میں تو اپنے اور

Marfat.com

وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ ع

تمہارے پروردگار کی پناہ میں آچکا ہوں ہر اس متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہ رکھے۔

چوتھا رکوع

حق گو خاموش نہیں رہتا، نتائج کو اللہ پر چھوڑتا ہے، چنانچہ فرعون کے جوشِ غضب کے باوجود ایک مردِ مومن جو ایمان لاچکا تھا فرعون کے لوگوں کو راہِ حق کی دعوت دے رہا ہے۔

۲۸- وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

اور ایک مردِ مومن جو فرعون ہی کے لوگوں میں سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا بولا۔ کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کیے دیتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور (پھر) وہ تمہارے رب کے یہاں سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں (بھی) لے کر آیا ہے (اس کا دعویٰ، دلائل اور معجزات سے بھی ثابت ہے پھر ایسے شخص کے قتل میں جلدی کرنا حکمتِ عملی اور ذاتی مفاد دونوں کے خلاف ہے) اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اس پر پڑے گا (جس پر جھوٹ لگا رہا ہے وہ خود سزا دے گا) اور اگر وہ سچا ہے تو جو پیشینگوئی وہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا (تم ذلیل و ناکام ہوگے) بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا، سراسر جھوٹا ہو۔

۲۹- يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا

اے میری قوم (اتنے مغرور نہ بنو) آج تمہاری حکومت ہے اور اس سرزمین میں تم غالب ہو پھر اگر عذابِ الٰہی آجائے تو ہم کو اس سے کون بچا سکے گا۔ فرعون بولا۔ (میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا) میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو خود سمجھتا ہوں (اور جس میں اپنی اور تمہاری دونوں کی بھلائی جانتا ہوں) اور میں تم کو وہی راہ بتاتا ہوں جو (ہر طرح) بھلائی کی ہے (اور مصلحت بھی اسی میں ہے کہ ایسے

آیت نمبر (۲۷) انی عذت بربی وربکم من کل متکبر جبار ہر ظالم سے پناہ کے لیے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

شخص کو قتل ہی کر دیا جائے)۔

۳۰۔ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝

اور اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا اے میری قوم مجھے تم پر (بھی) ایسے روز (بد) کا اندیشہ ہے جو دوسری قوموں پر پڑا (اور وہ تباہ و برباد ہوئیں)۔

۳۱۔ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

جیسا کہ قوم نوح و عاد و ثمود اور ان کے بعد آنے والوں کا حال ہوا اور اللہ (اپنے) بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا (ان کی تباہی خود ان کے اعمال و افعال کا نتیجہ تھی)۔

۳۲۔ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝

اور اے میری قوم مجھے تمہارے بارے میں پکار کے دن کا اندیشہ ہے (جبکہ محشر میں لوگ ایک دوسرے کو پکار رہے ہوں گے اور شور و غل مچا ہوگا)۔

۳۳۔ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے (لیکن تم اس دن عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گے) کوئی تم کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو اللہ راہ راست نہ دکھائے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں (ایسے شخص کو کون سمجھا سکتا ہے جو سمجھنے اور ہدایت قبول کرنے کے لیے تیار ہی نہ ہو)

۳۴۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝

اور (اے میری قوم) تمہارے پاس (موسیٰ علیہ السلام سے) پہلے یوسف (علیہ السلام بھی تو) کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن تم ان باتوں کے متعلق جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے برابر شک ہی میں پڑے رہے (تم نے ان کا کہا نہ مانا) یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے (اور مصر کی حالت بگڑی تو) تم کہنے لگے بس اب اللہ کوئی رسول انکے بعد نہ بھیجیگا اس طرح اللہ حد سے بڑھنے والوں، شک کرنے والوں کو محروم ہدایت رکھتا ہے

Marfat.com

۳۵- اِلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

جو (لوگ) اللہ کی آیتوں میں بلا کسی سند کے جو ان کے پاس (اللہ کی طرف سے) پہنچی ہو جھگڑتے ہیں۔ (یہ) اللہ کے اور مومنوں کے نزدیک بڑی بیزاری کی بات ہے۔ اس طرح اللہ ہر مغرور سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (ان کے پیہم انکار اور تکبر کے باعث قبولِ حق کی صلاحیتیں مردہ ہو جاتی ہیں)۔

فرعون نے یہ سب سنا لیکن اس متکبر سرکش کے قلب پر مُہر لگ چکی تھی۔

۳۶- وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝

اور فرعون نے (اپنے وزیر سے تمسخر آمیز لہجہ میں) کہا اے ہامان (ذرا) میرے لیے ایک بلند عمارت تو بنا شاید میں (اس پر چڑھ کر ان) راہوں تک پہنچ جاؤں

۳۷- اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ ع

(جو) آسمانوں کی راہوں میں (جا ملتی ہیں۔) پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور (حقارت سے بولا کہ) میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور اس طرح فرعون کو اس کے بُرے اعمال اچھے معلوم ہونے رہے اور وہ راہِ (حق) سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر تدبیر تو (خود اس کی) ہلاکت کے لیے رہی۔

پانچواں رکوع

مردِ مومن طعن و تشنیع، تمسخر و انکار سے بد دل نہیں ہوتا وہ لوگوں کو راہِ ہدایت دکھانے ان کو پروردگارِ عالم سے ملانے کے لیے مضطرب رہتا ہے صبر و تحمل اس کا شیوہ، اور اللہ کی قدرت و حکمت پر بھروسہ اس کا شعار ہوتا ہے۔

۳۸- وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور اس (مردِ) مومن نے کہا اے قوم میری پیروی کرو میں تم کو نیکی کی راہ دکھاؤں گا۔

۳۹- يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ

اے میری قوم (اس زندگی اور یہاں کے عارضی عیش پر مغرور نہ

Marfat.com

الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡوَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ○

ہوجاؤ، یہ دنیا کی زندگی تو (چند روزہ) فائدہ اٹھا لینے کی چیز ہے اور (اس کے بعد کی زندگی ابدی زندگی ہے) بے شک آخرت ہی قرار و قیام کی جگہ ہے ۔

۴۰- مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(یاد رکھو کہ) جس نے (دنیا میں) بُرائی کی تو اس کو اس (بُرائی) کے برابر بدلہ ملے گا اور جس نے نیک عمل کیا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان (بھی) ہو تو وہ (مرد عورت سب) جنت میں داخل ہوں گے۔ وہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا (نیکی کا بدلہ بے شمار ہوگا۔ مومن اسی رحمت کے سہارے زندگی بسر کرتا ہے)۔

جب قومِ فرعون نے اس مردِ مومن کی یہ تقریر سُنی تو اس کو شرم دلائی کہ تو فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ کے خدا کو مانتا ہے اور چاہا کہ اس کو دینِ حق سے ہٹا دے لیکن مردِ مومن ہراساں نہیں ہوتا اس نے اپنی نصیحت کا رخ بدل دیا لیکن راہِ حق کی تبلیغ سے منہ نہ موڑا۔

۴۱- وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ النصف

اور (کہا) اے میری قوم یہ کیا ہے کہ میں تم کو (راہِ) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو۔

۴۲- تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○

تم مجھ کو اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جس کی میرے پاس کوئی دلیل نہیں اور میں (تمہاری خیر خواہی کے لیے) تم کو غالب (اور) بخشنے والے (اللہ) کی طرف بلاتا ہوں (کہ تمہارے پچھلے گناہ بھی معاف ہو جائیں اور تم راہِ ہدایت بھی پا جاؤ۔ کیا میری نیکی کا یہی بدلہ ہے جو تم مجھے دے رہے ہو)۔

۴۳- لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ

حقیقت تو یہ ہے کہ تم جس چیز کی (عبادت کی) طرف مجھ کو بلاتے ہو (وہ تو خود مخلوق ہے، محتاج محض ہے) وہ نہ تو دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں۔ اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہم کو اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور یہ (بھی حق ہے) کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

Marfat.com

اَصۡحٰبُ النَّارِ ○

اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے مجھے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔

۴۴۔ فَسَتَذۡکُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَکُمۡ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ○

پس جو بات میں تم سے کہتا ہوں آگے چل کر تم اسے یاد کرو گے (لیکن اس وقت پشیمان ہونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا یاد رکھو کہ وہ وقت دُور نہیں ہے) اور میں تو اپنا معاملہ (اور خود اپنے آپ کو اپنی روح، امر رب کو جو میرے پاس ہے سب) اللہ کو سونپتا ہوں۔ (اللہ ہی میرا نگہبان ہے) بے شک اللہ کی نظر میں اس کے سب بندے ہیں۔

جو کچھ اس مرد مومن نے کہا قوم فرعون نے قیامت سے پہلے بھی اس کی حقیقت کو دیکھ لیا

۴۵۔ فَوَقٰىهُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوۡا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ○

پس اللہ نے اس (مردِ مومن) کو لوگوں کی بُری تدابیر سے محفوظ رکھا اور آلِ فرعون کو سخت عذاب نے آگھیرا۔

۴۶۔ اَلنَّارُ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡہَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ ۟ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ ○

(اور عالمِ برزخ میں بھی) ان لوگوں کو دوزخ کی آگ کے سامنے صبح وشام لایا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

۴۷۔ وَ اِذۡ یَتَحَآجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا لَکُمۡ تَبَعًا فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ

اور جب وہ لوگ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ان کے کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنتے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہاری پیروی کرتے تھے پس کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ کم کر سکتے ہو (ہماری مدد کرو اور ہم پر سے کچھ آگ ہٹا لو)۔

آیت نمبر (۴۵) مفسرین میں بعض نے حضرت موسٰی کا بچانا بعض نے مردِ مومن کا بچانا مراد لیا ہے، حضرت موسٰی کے بچنے کا واقعہ قرآن شریف میں بار بار آیا ہے، مردِ مومن کے واقعہ کا ذکر مفسرین نے یوں فرمایا ہے کہ جب اس مومن نے فرعونیوں کو نصیحت کی تو وہ اس کے قتل کے درپے ہوئے اس نے ایک پہاڑ کے دامن میں پناہ لی اور مصروفِ عبادت ہوگیا، لوگوں نے اس کا تعاقب کیا۔ اللہ نے درندوں کو اس کی حفاظت پر مامور فرما دیا جو ادھر جاتا وہ اسے نوچ ڈالتے۔ جو بچ کر آتا فرعون سے یہ حال بیان کرتا فرعون اسے سولی دے دیتا کہ یہ واقعہ عام نہ ہو۔ بہرحال آیت اجمالی طور پر حضرت موسٰی ان کے متبعین اور اس مردِ مومن ہر ایک کے بچنے پر حاوی ہے۔

Marfat.com

عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ○

۴۸- قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُلٌّ
فِيهَآ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ○

اور جو بڑے بنتے تھے کہیں گے ہم سب ہی اسی (آگ) میں پڑے ہیں (ہم اپنی آگ کو نہیں ہٹا سکتے تو تمہاری آگ کو کیا ہٹائیں گے) بیشک اللہ تو بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا اب اس میں کوئی کمی زیادتی ممکن ہی کہاں ہے)۔

۴۹- وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور جو لوگ دوزخ میں پڑے ہوں گے وہ دوزخ کے محافظوں سے کہیں گے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہم پر کسی دن تو عذاب ہلکا کر دے۔

۵۰- قَالُوٓا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوا بَلٰى قَالُوا
فَادْعُوا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِينَ
إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ○ ع ۵ ۱۳ ۱۰

وہ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے، وہ (کافر) کہیں گے کیوں نہیں۔ (فرشتے کہیں گے (جب تم اللہ و رسول کا انکار ہی کرتے رہے تو اب تمہارا کون پرسانِ حال ہو سکتا ہے) پھر تم ہی دعا کرو اور (یاد رکھو کہ) کافروں کی دعا تو بس بیکار ہے۔

چھٹا رکوع

مومن کے ایمان، اس کی ثابت قدمی، اس کے عمل کا، اللہ کے یہاں بڑا اجر ہے، وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ ہمیشہ اس کی مدد فرماتا اس کا نگرانِ حال رہتا ہے، دنیا میں آفات سے بچاتا آخرت میں بخشش اور انعام سے سرفراز فرماتا ہے۔ اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم جنکے دامنِ رحمت سے مومن وابستہ ہیں ان کے لیے دعاءِ مغفرت فرماتے ہیں۔ اور (یقیناً) یہ رحمت والے اور اللہ کی رحمت سے محروم، دونوں برابر نہیں ہو سکتے، قیامت کے دن ان کفار کو اپنے انکار کی سزا بھگتنا پڑے گی، ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

۵۱- إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ
الْأَشْهَادُ ○

بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور (اس دن بھی مدد کریں گے) جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے دن جبکہ مومنین رسولوں کی تبلیغ ا[ور] کافروں کی تکذیب پر شہادت دیں گے)۔

۵۲- يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ

(قیامت کا دن وہ دن ہوگا) جس دن بہانے بازیاں منکروں

Marfat.com

وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○ کچھ کام نہ آئیں گی اور ان پر (اللہ کی) لعنت ہوگی اور ان کے واسطے (دوزخ کا) بدترین گھر ہوگا۔

اللہ کی مدد پیغمبروں اور ان کے متبعین کے ساتھ رہی ہے اسکی مثال خود موسٰی علیہ السلام ہیں

۵۳۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ ○ اور ہم نے موسٰی کو (کتاب) ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا

۵۴۔ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ○ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لیے۔

۵۵۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ○ پس (اے محبوب) آپ صبر فرمائیے۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (اس کی نصرت اس کی مدد یقیناً آپ کے اور آپ کی امت کے ساتھ ہے) اور اپنے (یعنی مومنوں کے) گناہوں کی (اللہ سے) مغفرت طلب کیجئے (کہ بلاشبہ وہ آپ کی جناب میں امیدوار ہیں) اور شام اور صبح اپنے رب کی تعریف و تسبیح کرتے رہیے (کہ یہی آپ کے لیے سرمایۂ تسکین اور یہی آپ کی امت کے لیے موجب ہدایت اور رحمت ہے)۔

۵۶۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے (یعنی تاویلیں نکالتے) ہیں بلا کسی سند (اور دلیل) کے جو ان کے پاس (اللہ کی طرف سے) پہنچی ہو (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے دل میں بس ایک (ایسی) بڑائی کی ہوس ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے۔ پس آپ (حاسدوں کے مکرو فریب سے) اللہ کی پناہ مانگتے رہیے بے شک وہی (سب کچھ) سننے دیکھنے والا ہے۔

مشرکین بھی جانتے ہیں کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے لیکن وہ انسان کی دوبارہ پیدائش سے منکر ہیں۔

۵۷۔ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ البتہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ (اتنی بات) نہیں سمجھتے۔

Marfat.com

۵۸۔ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ○

اور (راہِ حق سے محروم یعنی) اندھا اور (صاحبِ ایمان یعنی) بینا برابر نہیں ہوسکتے اور نہ صاحبِ ایمان نیکوکار اور نہ (خطاکار و) بدکار (برابر ہوسکتے ہیں۔ ان کفار سے کہیے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

۵۹۔ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○

بے شک قیامت ضرور آئے گی اس میں کچھ شبہ ہی نہیں لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اسکے وقوع پذیر ہونے پر) ایمان نہیں لاتے۔

۶۰۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ
لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
ع ۱۰ / ۱۱ دَاخِرِينَ ○ ع

اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل (وخوار) ہوکر داخل ہوں گے۔

ساتواں رکوع

مومن اپنے رب کا شکر گزار ہوتا ہے، اس کو اس کے رب نے بتا دیا ہے کہ رات سکون حاصل کرنے کے لیے ہے اور دن تلاشِ فضل کے لیے ہے۔ وہ راتوں کو سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی، دونوں کا مقصد تسکینِ قلب ہے۔ اللہ کی یاد اس کا سکون، اس کا ذکر اس کا مشغلہ ہوتا ہے۔ دن کی روشنی میں وہ چلتا پھرتا ہے لیکن اللہ کی یاد جو سرمایۂ حیات ہے دل میں لیے رہتا ہے، اللہ کی عبادت سے غافل نہیں ہوتا۔ لیکن اکثر لوگ اپنے معبودِ حقیقی سے گریزاں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اللہ کی واحدانیت، اس کی قدرت ہر شے سے نمایاں ہے۔ وہی دنیا جہان کا پیدا کرنے والا وہی لائقِ عبادت ہے وہی زندگی بخشتا ہے وہی موت دیتا ہے سب اس کے حکم سے ہوتا ہے یہ دنیا اسی کے ایک لفظِ ”کُن“ کا مظہر ہے۔

۶۱۔ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَشْكُرُونَ ○

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا (تاکہ اس میں تم اس کا فضل تلاش کرو۔ اپنے کام کاج اس کا فریضہ سمجھ کر بجا لاؤ) بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے (جو کام جس طرح اور جس وقت کرنا چاہیے اس طرح نہیں کرتے، اللہ کو بھول جاتے ہیں)۔

Marfat.com

۶۲- ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ○

وقف لازم

وہی اللہ تمہارا رب ہے (جو) ہر شئے کا پیدا کرنے والا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں
پھر کہاں بہکے پھرتے ہو (کیوں اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے - کیوں اس
کے ہو کر نہیں رہتے) -

۶۳- كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○

اسی طرح وہ (اگلے) لوگ بھٹکتے پھرتے تھے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
رہتے تھے (اللہ کی آیتوں میں انکار کی غرض سے بحث کرتے رہتے تھے - یہ
مومن کی شان نہیں - مومن بنو) -

۶۴- اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً
وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ
وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(لوگو) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قیام کی جگہ اور آسمان کو چھت
(کی طرح) بنایا (یعنی آسمان و زمین کو تمہارے قیام و قرار کے لیے درست
فرما کر تمہاری تخلیق کی) اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا اچھی صورتیں بنائیں
اور پاکیزہ چیزوں سے تم کو رزق عطا کیا - یہ ہے تمہارا رب (سزاوارِ
حمد و ثنا، قابلِ پرستش و عبادت) سو اللہ سارے جہانوں کا پروردگار
بڑی برکت والا ہے (تھوڑے عمل پر بہت انعام فرماتا ہے) -

۶۵- هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وہ زندہ رہنے والا ہے (اس کو فنا نہیں) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی
عبادت کے لائق ہے) پس خالص اعتقاد کے ساتھ (اس کے ہو کر) اس کو
پکارو - (اور یوں پکارو کہ) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں
کا پروردگار ہے -

(الحمد للہ رب العلمین یہ عجب انداز کی ندا ہے مومن تعریف میں محو ہوتا ہے اللہ خود ملتفت
ہوتا ہے رب العزت کا خود التفات فرمانا بڑا انعام ہے - سبحان اللہ وبحمدہ) -

۶۶- قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ز
وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ

آپ فرما دیجیئے کہ مجھ کو منع کر دیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو
ان کی عبادت کروں (اور میں ان کی پرستش کیوں کرنے لگا) جبکہ میرے
رب کی طرف سے میرے پاس روشن دلیلیں آچکیں (وحیِ الٰہی کے ذریعہ
توحید سمجھا دی گئی) اور مجھے یہ حکم مل چکا ہے کہ میں سارے جہانوں کے
پروردگار کا فرمانبردار رہوں -

Marfat.com

الْعٰلَمِيْنَ ○

۶۷۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

(لوگو) وہی ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو (جیتا جاگتا) بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر (نشو و نما دیتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (مہلت دیتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کچھ پہلے ہی مر جاتے ہیں (لڑکپن ہی میں یا جوانی میں) اور (یہ اس لیے ہے) تاکہ تم اپنے مقررہ وعدہ کو پہنچو (یعنی موت تک جو اللہ کے یہاں مقرر ہے اور تمہارے نقطۂ نظر سے غیر معین) اور (موت کے وقت کا پوشیدہ رہنا اس لیے ہے کہ) شاید تم عقل سے کام لو اور آخرت سے غافل نہ ہو)۔

۶۸۔ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ ع ۸/۱۲

وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے پس اس کی نسبت یہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے (اس کو کسی سبب و اسباب کی ضرورت نہیں ہوتی بس حکم کی دیر ہے دنیا اسی کُن فیکون کا مظہر ہے)۔

آٹھواں رکوع

اگر یہ تمام حقائق، جملہ نشانیاں، جو آفاق و انفس میں ہیں دیکھ کر بھی کچھ لوگ انکار پر بضد ہیں تو یہ ان کی بدنصیبی ہے اس رکوع میں ان بدنصیبوں کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر چیز میں خوامخواہ بحثیں کرتے ہیں۔ انکار کی راہیں نکالتے ہیں۔ اللہ و رسول کے فرمان کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کو اپنی تکذیب کا حال اس دن معلوم ہوگا جس روز ان کی گردنوں میں طوق اور پاؤں میں زنجیریں ہوں گی اور وہ دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ اس روز ان کو ان کی کج بحثی، نخوت اور سرکشی کی سزا ملے گی۔ دنیا میں ان کو کچھ مہلت دی گئی ہے وہ اپنا وقتِ عزیز رسولوں کو پریشان کرنے اللہ کے نیک بندوں پر ظلم کرنے میں گزارتے ہیں یہ ان کی زمانۂ قدیم سے رسم چلی آ رہی ہے لیکن قیامت میں ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔

۶۹۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں اس

Marfat.com

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝

کی نشانیوں کی تکذیب کے لیے طرح طرح کی بحثیں کرتے ہیں) یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔

۷۰- الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

(یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے (اللہ کی) اس کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا (یعنی کتبِ سابقہ اور عقائدِ ایمانی ان کو بھی جھٹلاتے رہے) پس وہ (اپنی اس تکذیب کا نتیجہ) جلد ہی جان لیں گے

۷۱- اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۝

جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑیں گی۔ وہ (زنجیریں جس کا ایک سرا طوق میں اور دوسرا فرشتوں کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ دوزخ کی طرف) گھسیٹے جائیں گے

۷۲- فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝

(پہلے) جلتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے

۷۳- ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں گئے جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے

۷۴- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْــــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اللہ کے سوا۔ وہ کہیں گے ہم سے چھپ گئے (نظر نہیں آتے۔ یا جب کام نہیں آتے تو ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پھر گھبرا کر مکر جائیں گے اور کہیں گے) نہیں ہم تو (اس سے) پہلے کسی شے کو پکارتے ہی نہ تھے (کسی غیر کی عبادت ہی نہ کرتے تھے جھوٹ کے عادی رہے اس وقت بھی جھوٹ ہی بولیں گے) اس طرح اللہ منکروں کو گمراہ کرتا ہے۔

۷۵- ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝

(ان سے کہا جائے گا کہ) یہ بدلہ اس کا ہے کہ تم زمین میں ناحق (باطل پر) خوش ہوا کرتے تھے اور اس بات کا کہ تم اترایا کرتے تھے،

۷۶- اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

(جاؤ) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے، پس (دیکھ لو کہ باطل پر نازاں ہونے والے) مغروروں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

Marfat.com

۷۷۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ○

پس (اے رسول آپ منکرینِ حق کی حرکتوں پر) صبر کیجیئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اگر ہم (آپ کی زندگی میں ان کو سزا دیں اور) اس (عذاب) کا کچھ حصہ آپ کو دکھلائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے رہتے ہیں یا ہم آپ کو وفات دیں (اور اس کے بعد انہیں سزا دیں) بہر حال یہ ہماری ہی طرف واپس آئیں گے (یہ عذاب سے بچ نہ سکیں گے)۔

۷۸۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ ع ۸/۱۰ ۱۳

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے۔ بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے (قرآن میں) بیان کیا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا (اور سب اللہ ہی کے پاس سے ہدایات و احکامات لے کر آئے) کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی (کوئی آیت کوئی معجزہ) اللہ کے حکم کے بغیر لے آئے۔ پھر جب اللہ کا حکم آپہنچا تو فیصلہ حق (و انصاف) کے ساتھ ہو گیا اور اس وقت اہل باطل خسارے میں رہے۔ (یعنی جس وقت اللہ کا حکم پہنچتا ہے انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان منصفانہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے انبیاء کامیاب اور فاتح ہوتے ہیں اور باطل پرست ذلیل و خوار)

نواں رکوع

کفار کے خسارے کا ذکر تھا، سورت کے ختم سے قبل اللہ کی قدرت و حکمت کی طرف پھر توجہ مبذول کی جا رہی ہے تاکہ انسان دیکھے اور غور کرے کہ اس کے رب نے اس پر کیسے کیسے احسانات اور انعامات فرمائے ہیں۔ تاریخ کی ورق گردانی کرے اور سوچے کہ جن قوموں نے انکار کیا ان کا کیا حشر ہوا وہ کیسے تباہ و برباد کی گئیں، رحمت کی قدر نہ کرنے والوں کا کیا حال ہوا۔ اللہ کی یہ سنت اب تک جاری ہے وہی اللہ وہی اس کا دین۔ مسلمان، مومن ہو کر دیکھے! کیا ہے جو اس کو نہیں ملتا۔ کون ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ جس نے رحمت کی قدر پہچانی۔ جس نے رحمت للعلمین کو پہچانا ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو گیا اس سے موت و زندگی کا حجاب اُٹھ گیا قرآن کے انوار اس پر کھلنے لگے۔ وہی اپنے رب کے کلام سے اپنے رب کی معرفت حاصل کرتا ہے جس کا ذکر آئندہ سورت میں آ رہا ہے۔

۷۹۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے مویشی بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر س

Marfat.com

الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○

ہو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔

۸۰- وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ○

اور تمہارے لیے ان میں (اور بھی بہت سے) فائدے ہیں (تم ان کے بال، کھال، گوشت پوست وغیرہ سے طرح طرح کے کام لیتے ہو) اور (ان کو سواری کے کام میں لاتے ہو) تاکہ تم ان پر سوار ہو کر اپنے مطلب (یعنی منزل مقصود) تک جو تمہارے دلوں میں ہے پہنچو اور ان پر اور (اسی طرح) کشتیوں پر تم لدے پھرتے ہو۔

ان جانوروں کو تمہارے کام آنے کی استعداد اور لکڑی کو پانی پر تیرنے کی صلاحیت کس نے عطا فرمائی یہ سب اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کو پہچانو۔

۸۱- وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ○

اور (اللہ) تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر تم اللہ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے۔

کج بحثی انسان کو ہلاکت میں ڈالتی ہے، حقائق کو سمجھنا اور وقت پر ایمان لانا کام آتا ہے۔

گزشتہ اقوام کی زندگی سے سبق لو۔

۸۲- اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کیا یہ لوگ (جو انکار پر بضد ہیں) زمین پر گھومے پھرے نہیں؟ کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزرے (اور انکار کرتے رہے) ان کا کیسا (برا) انجام ہوا۔ (حالانکہ) وہ لوگ ان سے (تعداد میں) زیادہ تھے اور قوت میں (بھی) ان سے کہیں زیادہ تھے۔ اور (اس لحاظ سے بھی ان سے بڑھ کر تھے کہ) وہ زمین پر اپنی (عظمت کی) بہت سی نشانیاں چھوڑ گئے لیکن ان کی یہ کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔

۸۳- فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

غرض جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا اسی پر وہ نازاں رہے اور (رسول کے علم اور مخبر صادق کا نداق اڑایا نتیجہ یہ ہوا کہ) ان پر وہ (عذاب) آپڑا جس کا وہ نداق اڑایا کرتے

Marfat.com

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ تھے۔

۸۴۔ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا (تو چلانے اور) کہنے لگے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے ہم ان سے منکر ہوئے۔

اس وقت ان کے پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

۸۵۔ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ع ۱۴

پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے (تو اب) ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ (یہ) اللہ کا معمول ہے جو اس کے بندوں میں (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے (کہ انکار کی سزا ہلاکت ہے) اور اس وقت منکرینِ حق خراب و برباد ہو کر رہ گئے۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ

مکی چون آیتیں چھ رکوع

سورۃ المومن کے بعد یہ دوسرا حٰمٓ ہے اسے حٰمٓ السجدہ کہتے ہیں۔ مومن بن جانا بڑی نعمت ہے۔ مومن کے دل سے موت کی دہشت جاتی رہتی ہے۔ وہ ہمہ تن تسلیم بن جاتا ہے اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکا کر اپنا ارادہ اس کے حوالہ کرتا ہے، فنائیت کے مقام میں آتا ہے دیکھ لیتا ہے سمجھ لیتا ہے کہ دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے وہ خدائے رحمٰن و رحیم کا جلوہ ہے آگے چل کر سورۃ رحمٰن میں رحمٰن سمجھایا جائے گا، یہاں بتایا جا رہا ہے کہ کلام کیا ہے۔ اس سے کیا ملتا ہے۔ امرِ الٰہی پر قائم ہو جانا کرامت سے بڑھ کر ہے اس سے مومن میں ایک ملکہ پیدا ہوتا ہے یا اس پر فرشتے اللہ کی رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔ صلاحیت رفیق ہو جاتی ہے عملِ مقررہ پر چلنے لگتا ہے تصورِ حضوری عملِ صالح میں آ جاتا ہے۔ اس پر کھلتا ہے کہ بندۂ مومن کو اللہ سے ملانے والا اللہ کا رسول ہے۔ بندۂ مومن کو سجدۂ عبادت کی لذت عطا کی جاتی ہے۔ قربِ خداوندی سے نوازا جاتا ہے۔ عبادت میں تھکن کسے کہتے ہیں مومن نہیں جانتا۔ اس کے لیے عبادت، راحت بن جاتی ہے۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر عبادت کرتے کرتے اس کو ایک ذوقِ نظر ملتا ہے، قرآن اور صاحبِ قرآن کی عظمت روح میں سرایت کرتی جاتی ہے، حکیم و حمید نے، محمد و محمود صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اتارا اس سے سورۃ حٰمٓ سجدہ کی سُرخی

Marfat.com

بنا کر حسن و احسان کا لطف اٹھاتا ہے۔ نہ بھولو کہ یہ وہ اللہ کے مقرب بندے ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے جن کی زندگی سرکار دو عالم ﷺ کی ذات مقدسہ کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ حٰمٓ ○ حا میم۔ (یہی حروف رحمٰن و رحیم میں اور یہی احمد، محمد میں شامل ہیں)

گویا قرآن حکیم کو جس نے نفوسِ عوام اور قلوبِ خواص کے لیے اتارا اور جس پر اتارا دونوں کی طرف اشارہ حا میم ہی سے ہے۔

۲۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ (یہ قرآن) رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

یہ اللہ کی مہربانی، بندوں پر اس کی رحمت ہے کہ اس نے کتاب کو عوام و خواص کے لیے ہدایت بنا دیا۔ ہر شخص کی ہدایت اس کے مقام کے مطابق ہے اور کتاب بھی ایسی جو دینی و دنیوی ظاہری و باطنی تمام امور پر حاوی اور دولتِ روحانی کا لازوال ولا متناہی خزینہ ہے۔

۳۔ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں واضح طور پر بیان کر دی گئی ہیں (یعنی یہ) قرآن (اعلیٰ درجہ کی شستہ و واضح) عربی زبان میں ان لوگوں کے لیے ہے جو سمجھدار ہیں (محض عربی داں ہونا کافی نہیں، قرآن کو سمجھنے کے لیے ایک فہم کی ضرورت ہے)۔

۴۔ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○

(یہ قرآن اپنے ماننے والوں کو نجات کی) خوشخبری سنانے والا اور (منکرینِ حق کو عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والا ہے۔ لیکن ان میں اکثر لوگوں نے روگردانی کی وہ (رسول کی بات، اللہ کے کلام کو) سنتے ہی نہیں (سمجھیں گے کیا)۔

۵۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ الثلثۃ

اور (اے رسول یہ تو) کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں (پردے میں لپٹے ہیں) اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں (آپ کی بات نہ ہمارے دل تک پہنچتی ہے نہ اثر کرتی ہے) اور (کہتے ہیں کہ) ہمارے کانوں میں ڈاٹ لگی ہوئی ہے (ہم آپ کی بات سنتے کب ہیں) اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک حجاب ہے پس آپ اپنا کام کیے جائیے ہم اپنا کام کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۶۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ
وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ

آپ فرما دیجئے میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں (بظاہر آدمی ہونے میں تمہارے ہی جیسا ہوں البتہ) مجھ پر وحی کی جاتی ہے (میں بندہ ہوں اور مقامِ عبدیت پر فائز ہوں مجھے حکم ہے کہ اعلان کر دوں) کہ تمہارا (سب کا) معبود ایک ہی معبود ہے پس تم اسی کی طرف (اطاعت کے ساتھ) متوجہ ہو جاؤ (اور اس پر قائم رہو) اور اس سے بخشش طلب کرو۔ اور (جو اللہ کو قادرِ مطلق جان کر محض اسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ بدنصیب ہیں) ان مشرکوں کے لیے بڑی خرابی ہے

۷۔ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ

جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ (کافر شرک میں مبتلا ہوتا ہے اس لیے نہ اس کا ذہن پاک ہوتا نہ قلب۔ آخرت کا انکار اسے حق کی طرف مائل ہی نہیں ہونے دیتا)۔

۸۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۧ ع ۸ ۱۵

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے (وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے جہاں نہ ان کو فنا ہو نہ ان کا ثواب ہی ختم ہوگا)۔

دوسرا رکوع

اس رکوع میں آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے کی قدرت و حکمت کا ذکر ہے کہ کس طرح اس نے دنیا کو بنایا کیسے پہاڑ قائم کیے، آسمانوں کو کیسے آراستہ کیا۔ اگر ایسے قادرِ مطلق خالقِ کائنات کی عبادت سے انکار کیا جائے تو تباہی و بربادی کے سوا کیا ہے۔ عاد و ثمود یوں ہی ہلاک ہوئے انسان کی ہدایت کے لیے انسانوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ ملائکہ ان کے لیے نمونۂ حیات کیونکر بن سکتے تھے۔ سرکش و نافرمان انسانوں کو ان کی بداعمالیوں کی سزا ملی ہے اور ملے گی۔ اور خوفِ خدا رکھنے والے عذاب سے مامون رہے ہیں اور رہیں گے۔

۹۔ قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ
خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ
وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ

آپ (ذرا ان سے) پوچھیے کیا تم لوگ اس (کی ذات) سے منکر ہو جس نے دو دن میں (تھوڑے سے وقفہ میں) زمین بنائی اور تم اسکے (ساتھ دوسروں) کو ہمسر ٹھہراتے ہو (یا درکھو کہ) وہی تمام جہانوں کا پروردگار ہے

Marfat.com

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۱۰- وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا
فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

اور اس نے اس (زمین) میں اوپر سے بھاری پہاڑ رکھے اور اس (زمین) کے اندر بڑی برکت رکھی (قسم قسم کی کانیں اور نشو ونما کی قوتیں) اور اس میں (اپنی مخلوق کے لیے) سامانِ معیشت مقرر کیا (یہ سب کچھ اس نے) چار دن کے اندر (یعنی چار ارتقائی منازل میں پیدا کیا)۔ جو تمام طلبگاروں کے لیے یکساں ہے (جو بھی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے ان خزینوں کے حصول میں کاوش کرتا ہے اس سے فیض یاب ہوتا ہے)۔

۱۱- ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ
ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ
اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝

پھر (اللہ تعالیٰ زمین کی تخلیق کے بعد) آسمان کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ (اس وقت) دھواں (سا) تھا۔ پھر اس کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے (مشیئت ایزدی کے مطابق ایک دوسرے کا اثر قبول کرو تاکہ ایک نظام قائم ہو اور دنیا آباد ہوسکے) ان دونوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں (جو خدمت جس طرح سپرد ہو ہم بجا لائیں گے)۔

۱۲- فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ
فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ
سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

پھر دو دن (یعنی دو منازل) میں سات آسمان بنا دیئے۔ (اس طرح چھ دن میں زمین و آسمان بنے جن کا ذکر سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے) اور ہر آسمان کے احکام اس میں بھیج دیئے (جس آسمان کے لیے جو قوانین مناسب سمجھے مرتب کیے اور جس کو چاہا وہاں بسایا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ان آسمانوں میں کیا کچھ ہے) اور ہم نے سب سے قریب والے آسمان (یعنی آسمانِ دنیا) کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے رونق بخشی۔ اور اس کو محفوظ (بھی) کر دیا (کسی کی مجال نہیں کہ نظامِ قدرت میں رخنہ انداز ہوسکے) یہ انتظام ہے زبردست اور علم والے (پروردگار) کا (کہ نظامِ کائنات میں جو چیز جس انداز سے رکھنے اور لگانے کی تھی اسی طرح وہ مصروفِ کار ہے)۔

۱۳- فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ
صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝

پھر اگر وہ (منکرینِ حق نصیحت قبول کرنے سے) روگردانی کریں تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں تم کو ایک (ایسے) خوفناک عذاب سے ڈراتا ہوں جس طرح کا خوفناک عذاب عاد و ثمود پر آیا (تھا)۔

Marfat.com

۱۴۔ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ
رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

جب ان کے پاس اللہ کے رسول ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے آئے (یعنی ہر جہت ہر پہلو سے انہیں دین کی باتیں سمجھائیں ماضی سے آگاہ کیا عواقب سے ڈرایا۔ اگلی اور پچھلی قوموں کے حال بیان کر کے عبرت دلائی اور کہا) کہ اللہ کے سوا (کسی) کی عبادت نہ کرو (تو وہ لوگ انکار ہی کرتے رہے اور) کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب چاہتا (کہ ہم ہدایت حاصل کریں) تو فرشتے بھیجتا (ہم انکا کہنا مانتے) لیکن (تم تو ہماری طرح آدمی ہو) ہم تمہارا لایا ہوا (پیغام) نہیں مانتے۔ (رسول بشر کیسے ہو سکتا ہے)۔

(یہ ان کی نادانی تھی، رسول بشر ہی ہوتا ہے۔ البتہ اس کی عظمت دل میں اس وقت گھر کرتی ہے جب امر پر نظر جم جائے ظاہری صورت، اسباب و عوامل سے گزر کر نظر مسبب پر ٹھیرے اس وقت حقائق کی فہم پیدا ہوتی ہے حجابات اٹھتے ہیں، اس کی بنیاد ایمان ہے)۔

۱۵۔ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ
هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○

پس (ان کی نادانی کے باعث رسولوں کی اس تفہیم کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا) جو عاد کے لوگ تھے وہ ملک میں ناحق غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے (جو ہم پر عذاب لائے انہیں اپنے جسم اور طاقت پر گھمنڈ تھا ان کے لیے یہ تکبر موجب ہلاکت ہوا)۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا (ذرا نہ سوچا) کہ خدا جس نے ان کو بنایا وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے۔

(حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا غرور توڑنے کو ایک کمزور مخلوق سے ان کو تباہ کرا دیا۔ سات رات اور آٹھ دن مسلسل ہوا کا طوفان چلتا رہا درخت مکان مویشی کوئی چیز نہ چھوڑی)۔

۱۶۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
فِیْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَيٰوةِ

پھر ہم نے ان پر ایک زور کی آندھی (ان کے) نحوست کے دنوں میں بھیجی (یعنی وہ دن ان کے حق میں منحوس ثابت ہوئے) تاکہ ہم انہیں دنیا میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب (تو بہر حال

Marfat.com

الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

اس سے کہیں زیادہ رسوا کن ہوگا اور ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی (اس دن کوئی ان کا معاون و مددگار نہ ہوگا بلکہ اللہ بھی ان کی مدد نہ فرمائے گا)۔

۱۷۔ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

اور رہے ثمود کے لوگ تھے ہم نے ان کو (اپنے رسولوں کے ذریعہ) ہدایت کی لیکن انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں (محروم ہدایت اور) اندھا رہنا پسند کیا۔ پھر ان کے اعمال کی پاداش میں (ایک) ذلت کے عذاب نے انہیں ایک ہولناک آواز کی صورت میں آلیا۔

۱۸۔ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ع ۱۰ ۱۶

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور (ہم سے) ڈرتے رہے (اس عذاب سے) بچا لیا۔

تیسرا رکوع

یہ تو دنیا کی سزا، رسوائی اور ذلت تھی اب آخرت کا ایک منظر دکھایا جا رہا ہے جب منکروں کو دوزخ کے قریب لے جایا جائے گا۔ نارِ دوزخ ان کے سامنے ہوگی اور نامۂ اعمال ہاتھ میں اور آخرت کے اس ہولناک اور رسوا کن عذاب سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا اس وقت ان سے ان حقائق کے متعلق پھر سوال ہوگا جن کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ان کے اعمالِ بد پر گواہی خود ان کے اعضا دیں گے اور عذاب سے نجات کی کوئی صورت نہ ہوگی۔

۱۹۔ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور (میدانِ حشر میں) جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی جانب جمع کیے جائیں گے پھر وہ (جدا جدا تقسیم کیے جائیں گے (اور حساب کے انتظار میں جہنم کے قریب ٹھیرائے جائیں گے)

۲۰۔ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہاں تک کہ جب وہ اس (دوزخ) کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گی ۔

قیامت کے دن جہاں دوست عزیز کوئی ساتھ نہ دے گا سب آنکھیں پھیر لیں گے وہیں خود انسان کے ہاتھ پیر، اس کے کل اعضا جن کو وہ اپنا سمجھتا رہا وہ بھی اس کی بداعمالیوں پر اس کے خلاف اپنے رب کے حضور گواہ ہوں گے ۔

Marfat.com

۲۱- وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ
عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ
الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ
خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ○

اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی کھالوں) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی (تم کو بولنے کی کیا ضرورت تھی تم کو بولنا کس نے سکھا دیا) وہ کہیں گے ہم کو اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور اسی کے پاس تم واپس کیے جاتے ہو۔

۲۲- وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ
يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ○

اور تم (گناہ کرتے وقت اس بات سے) حجاب نہ کرتے تھے (تمہیں شرم نہ آتی تھی) کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی۔ بلکہ تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں ہے (تم کو نہ اللہ سے شرم آئی اور نہ خود اپنے اعضا سے جن کے روزِ قیامت گویا ہونے کا تم کو علم تھا)۔

۲۳- وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ
بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ
مِّنَ الْخٰسِرِينَ ○

اور تمہارے اسی گمان نے جو تم اپنے پروردگار کے متعلق رکھتے تھے تم کو برباد کیا پس تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

۲۴- فَإِنْ يَّصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى
لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ
مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ○

اب اگر وہ صبر (بھی) کریں تو (آخرت میں صبر سے کوئی بلا نہ ٹل جائے گی نہ آسان ہوگی) دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہوگی اور اگر وہ عذر کریں (توبہ کریں۔ اللہ کو راضی کرنا چاہیں) تو کوئی منت (سماجت) قبول نہ ہوگی (اللہ ان سے ہرگز راضی نہ ہوگا)

۲۵- وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا
لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ

اور (چونکہ بداعمالیوں کے وہ عادی ہو گئے تھے اس لیے ان کو برے کام بھی بھلے معلوم ہوتے تھے گویا) ہم نے ان کے ساتھ (دنیا میں برے) ساتھی لگا دیئے تھے۔ جو (شیطانوں کی طرح) ان کے اگلے اور پچھلے (گناہوں کو) ان کی نظر میں خوشنما کر کے دکھاتے تھے اور جنوں اور انسانوں میں سے جو امتیں پہلے گزر چکی تھیں ان کے ساتھ ان کے حق میں بھی اللہ کی بات پوری ہوئی (یعنی جیسے ان پر آفتیں آئی تھیں ان پر بھی نازل ہوئیں) بے شک

Marfat.com

كَانُوا خٰسِرِيْنَ ۝ ع — وہ سب خسارے میں رہے۔

چوتھا رکوع

حق کو پانے کا پہلا ذریعہ کلام ہے، کلام، اللہ کی صفت ہے اسی صفتِ کلام سے اس کی قدرت، ارادہ، علم اور حیات کو سمجھا جاسکتا ہے۔ جو لوگ محرومِ ہدایت ہیں وہ کلام ہی سے گریزاں ہیں وہ نہ خود قرآن کو سنتے اور اس کا اثر قبول کرتے ہیں نہ دوسروں کو اس سے مستفید ہونے دینا چاہتے ہیں۔ جب قرآن پڑھا جاتا ہے وہ شور غل کرتے ہیں تالیاں بجاتے ہیں کہ قرآن کی آواز دب جائے کیسے نادان ہیں۔ بھلا حق کی آواز باطل کی آواز سے دب سکتی ہے باطل کے خواستگار خود آگ کا ایندھن بننے کی تیاری کر رہے ہیں خود سمعِ قبول سے محروم رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ کلام ہی سے سمعِ قبول حاصل ہوتی ہے اسی سے بصر کو حقائق نظر آتے ہیں۔ یہی امرِ الٰہی پر قرار و قیام، کا موجب ہوتا ہے۔ صلاحیت رفیق ہو جاتی ہے اللہ کے بندے اللہ کے ہو کر اس کی بندگی میں لگ جاتے ہیں جو وہ مانگتے ہیں ملتا ہے خوب سمجھ لو کہ جن کو بصیرت حاصل نہیں ہوتی وہ مثال ہی میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اس کے آگے ان کی رسائی نہیں ہوتی۔

۲۶۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝

اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی مت کرو۔ اور (جب یہ پڑھا جائے تو) اس کے درمیان شور و غل مچایا کرو (یا اس کی تلاوت کے درمیان اپنے لغویات شروع کر دو) شاید اس طرح تم غالب رہو (تمہارے لغویات لوگوں کو کچھ سننے سمجھنے کا موقع ہی نہ دیں اور لوگ تمہارے ہی باطل دین پر قائم رہیں)۔

کیا یہ کافر سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی تدبیروں میں کامیاب ہو جائیں گے ہرگز نہیں دنیا میں بھی حق پھیل کر رہے گا اور آخرت میں ان کو سزا بھگتنا ہی پڑے گی۔

۲۷۔ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

پس ہم بھی (ان) کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے بُرے کاموں کی جو وہ کرتے رہے ان کو سزا دیں گے۔

۲۸۔ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

اللہ کے دشمنوں کی یہی سزا ہے (یعنی) دوزخ، وہی ان کے ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ یہ اس (بات) کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں (میں کج بحثی کرتے

Marfat.com

كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ اور ان) کا انکار کیا کرتے تھے۔

نبوت سے دشمنی دراصل خدا سے دشمنی ہے قیامت کے دن اپنے اس انکار سے وہ خود
بیزار ہوں گے

۲۹۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ○

اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ جن اور انسان دونوں دکھا دے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تاکہ ہم ان دونوں کو ذلیل کرنے کیلئے انھیں اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالیں۔

درحقیقت اللہ مومن ہی سے مخاطب ہے کافر و منکر کا ذکر انسان کو راہ ہدایت دکھانے کے لیے ہے۔

۳۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے (تو ان کو وہ کرامت حاصل ہوئی جس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں یعنی توفیق استقامت پھر جب وہ امر الٰہی پر قائم ہو جاتے ہیں تو) ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ (جو ان سے کہتے ہیں) کہ تم مت ڈرو۔ اور غم نہ کھاؤ (تم اللہ سے ڈرتے رہے اللہ تم سے راضی ہوا) اور تم جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

جب مومن عمل متقررہ پر چلنے لگتا ہے اس میں الہامی کیفیات پیدا ہوتی ہیں جو مانگے ملتا ہے
اور اللہ فرماتا ہے۔ یا فرشتے کہتے ہیں۔

۳۱۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ ط

اور ہم تمہارے دنیا میں رفیق ہیں اور آخرت میں (بھی تمہارے رفیق رہیں گے) اور تمہارے لیے وہاں وہ سب موجود ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہ سب بھی جو تم مانگو موجود ہے۔

جن کی نظر کے سامنے اللہ ہی اللہ ہے جو اللہ کے ہو گئے اللہ ہی کے ہو کر رہے انہیں جنت نگاہ اور
تسکین قلب دنیا ہی میں حاصل ہو گئی وہ مقام قرب و رضا دنیا ہی میں پا گئے۔

Marfat.com

۳۲ع نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ع ۱۸ — یہ مہمانی ہے بخشنے والے، رحم فرمانے والے (پروردگار) کی طرف سے (یہ اسی کا کرم ہے کہ اپنے بندوں کو اپنا مہمان بناتا اور مہمانوں کی سی نوازشیں فرماتا ہے)۔

پانچواں رکوع

اللہ کی اس بخشش اور رحمت کے حاصل کرنے کا طریقہ ایمان اور عمل صالح ہے، مومن رسول ہی کی اتباع میں عمل کرتا ہے اور جانتا ہے کہ عمل میں اخلاص ضروری ہے۔ وہ برائی کے مقابلہ میں بھی بھلائی کرتا ہے، غصہ کا جواب بردباری سے دیتا ہے۔ صبر، صوم و صلوٰۃ، ذکر و فکر کو مقصدِ زیست بنا لیتا ہے۔ بندۂ مومن سجدہ میں گر کر ہر شے کی نفی کرتا ہے ایک اللہ کا تصور لیے رہتا ہے اور عبادت کے سجدہ کا مزہ پاتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ عبادت میں تھکن کسے کہتے ہیں، عبادت سے نکلتا ہے تو اللہ کی زمین پر اللہ کے بندوں سے انکساری سے ملتا ہے وہ ان لوگوں سے بہت الگ، بالکل جدا رہتا ہے جو مغرور و سرکش ہوتے ہیں محرومِ ہدایت ہوتے ہیں، منکرِ کتاب و رسالت ہوتے ہیں، باطل جن کا شعار اور عذاب جن کا نصیبہ ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان تو سوجھ بوجھ والے ہوتے ہیں، قرآن جن کے امراضِ ظاہری و باطنی کے لیے شفا ہے، ان سے ان کا کیا واسطہ جن کے کانوں پر قرآن کی آواز گراں گزرتی ہے۔

۳۳۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ — اور اس سے بہتر کس کا قول ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود) عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں (اللہ کا بندہ ہوں، مسلمان ہوں)۔

۳۴۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ — اور (اے حبیب) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ (آپ حسبِ معمول لوگوں کی سختی اور برائی کو اپنے) نیک برتاؤ سے ٹال دیا کیجئے تو آپ دیکھیں گے کہ) جس شخص میں اور آپ میں دشمنی ہے وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ایک ولی دوست (اس کی دوستی میں اخلاص کے ساتھ گرم جوشی ہوگی جب سرکارِ دوعالم نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا یہاں "ولی حمیم" سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ہے)۔

۳۵۔ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ — اور (یہ رفعت) یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو تحمل سے کام لینے

Marfat.com

صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○

ہیں اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں (یعنی صبر و صلوٰۃ کی یہ صلاحیت ہر کس و ناکس کو نہیں ملتی اس کا مل جانا بڑی خوش قسمتی ہے)۔

۳۶ - وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اور (اے مومن) اگر تجھ کو شیطان کے بہکانے سے کوئی وسوسہ آجائے (بے اختیار بُرے خیالات آنے لگیں) تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کر (کہ یہ شیطان کا دخل ہے) بے شک اللہ ہی بڑا سننے والا (اور اپنے بندے کے ہر حال سے) باخبر ہے۔

۳۷ - وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں رات اور دن اور چاند اور سورج ہیں پس تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اللہ کو سجدہ کرو (اس کی عبادت اس کی پرستش کرو) جس نے ان کو پیدا کیا، اگر تم اس کے (واقعی) عبادتگزار ہو

۳۸ - فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ○ السجدۃ

پس (اے رسول کریم اس تعلیم کے باوجود) اگر وہ سرکشی کریں تو جو آپ کے رب کے پاس ہیں (یعنی فرشتے یا اللہ کے مقرب بندے) رات و دن اس کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ (عبادت و تسبیح سے) کبھی نہیں تھکتے (عبادت میں تھکن کسے کہتے ہیں وہ نہیں جانتے)

۳۹ - وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى

اور (اے انسان) اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ زمین ہے جسکو تو دیکھتا ہے کہ دبی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ شاداب ہوتی اور لہلہا اٹھتی ہے بے شک جس نے اس (خشک زمین) کو زندہ کیا وہی (قیامت کے دن) مردوں کو زندہ کرے گا، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے

آیت نمبر (۳۷) جب تک توحید دل پر نقش نہیں ہو جاتی تخلیق سمجھ میں نہیں آتی جو لوگ تخلیق کو خالق کائنات کے تعلق کے بغیر سمجھنا چاہتے ہیں تخلیق ان کو الجھن میں ڈالتی جاتی ہے محض ان کے تصورات کی دنیا ان کو حقائق تک پہنچنے نہیں دیتی۔ اسی لیے مومن اللہ کا ہو کر اللہ کی کائنات کو سمجھتا ہے۔

Marfat.com

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(تم بھی دبی زبان سے اللہ کو یاد کرو، عاجزی سے رہو۔ عبادت سے غافل نہ ہو اللہ تمہارے قلب کو دنیا ہی میں بیدار کر دے گا اور جس طرح وہ خشک زمین کو شاداب کرتا ہے اسی طرح وہ مُردوں کو زندہ کرے گا وہ بڑا صاحبِ قدرت ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے)۔

۴۰۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

(یاد رکھو کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں (توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں) وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ (وہ اپنی سزا کو پہنچیں گے) بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے (جنت میں) آئے (جسے ہر خوف و رنج سے نجات مل جائے اپنے رب کی رحمت کے سایہ میں ہو، ذوقِ نظر جس کا حصہ ہو۔ آپ کافروں سے کہہ دیجئے) تم جو جی چاہے کرتے رہو، بلا شبہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔

۴۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ○ ۙ

جو لوگ اس قرآن کا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (تو یہ ان کی جہالت ہے) حالانکہ یہ (قرآن بڑی باوقار (بڑی باعزت) کتاب ہے (جسے رب العزت نے رسولِ عزیز صلے اللہ علیہ وسلم پر امتِ عزیز کے لیے اتارا ہے)

۴۲۔ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ○

جس پر باطل کا گزر ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ (باطل کسی حالت سے اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ قرآن) بڑے حکمت اور تعریف والے (اللہ) کا اتارا ہوا ہے۔

۴۳۔ مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ○

(اور اگر اے رسول یہ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو) آپ سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ وہی ہے جو آپ سے قبل رسولوں سے کہا گیا۔ (ان کی بھی ان کے زمانہ کے لوگوں نے تکذیب کی پھر کبھی ان کو مہلت دی گئی کبھی ان کو سزا دی گئی) بے شک آپ کا رب بہت بخشنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا (بھی) ہے

کفار کج بحثیاں کیا کرتے قرآن عربی زبان میں ہے تو یہ اعتراض کیا کہ کسی دوسری زبان میں کیوں نہ نازل ہوا

Marfat.com

۴۴- وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا
لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ
قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ○ ع ۵ ۱۲ ۱۹

قرأ حفص بتسهيل الهمزة الثانية ۱۲

اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی (زبان میں) اتارتے تو یہ لوگ (یوں) کہتے کہ اس کی آیات (ہماری عربی زبان میں) واضح طور سے کیوں نہ بیان کی گئیں اور کیا خوب (قرآن تو) عجمی ہے اور (رسول ومخاطب) عربی۔ آپ فرما دیجئے کہ یہ (قرآن) تو ایمان والوں کے لیے ہدایت ہے اور (انکے ظاہری اور باطنی امراض کے لیے) شفاء اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں محرومی بصر ہے (جو دل سے نہ پڑھے اسکی کیا سمجھ میں آئے اور اسے کیا روشنی ملے ان کی مثال ایسی ہے گویا) یہ لوگ دُور سے پکارے جا رہے ہیں (اور وہ نہیں سنتے یا کچھ آواز سنتے ہیں اور نہیں سمجھتے)

چھٹا رکوع

اس سورہ کا آخری رکوع ہے اس سے قبل قرآن کے ماننے نہ ماننے میں کفار مکہ میں اختلاف کا بیان ہوا انہوں نے کج بحثیاں شروع کیں، یہاں بتایا جا رہا ہے کہ اسی قسم کا اختلاف تورات کے متعلق حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ہو چکا ہے یہ تو کفار کی عادت رہی ہے لیکن ان کا انجام کیا ہوا۔ انسان کو چاہیے کہ عمل سے غافل نہ ہو، اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ آخر سب کو اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے یہیں سے پچیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ کو روزِ قیامت کا علم ہے، وہی عالم الغیب ہے۔ انسان دنیا میں دولت و فراغت مانگنے سے نہیں تھکتا لیکن وہ وقت دُور نہیں جب اس کو اپنی اس فراغت کی تمنا پر افسوس ہوگا۔ ان کو اپنے رب کی ملاقات کا یقین نہیں لیکن وہ اس کے قبضۂ قدرت سے نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ انسان وہی ہے جو انس میں رہے نہ کہ وہ جو بھول میں پڑ جائے۔

۴۵- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی پھر اس میں بھی (ریشے) اختلاف پڑے۔ اور اگر آپ کے رب کی جانب سے ایک بات پہلے نہ طے ہو چکی ہوتی (کہ مکمل سزا آخرت میں ملے گی) تو ان کے درمیان فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا، اور وہ (اپنی کج فہمیوں کے باعث) اس (قرآن) کی طرف سے ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا۔

۴۶- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○

(پس اے پیغمبر) جس نے نیک عمل کیے اس نے اپنے (فائدے کے) لیے کئے اور جس نے بُرے کام کیے اس کا وبال (بھی) اس پر پڑے گا اور آپ کا رب ایسا نہیں جو اپنے بندوں پر ظلم کرے (دراصل لوگ حقیقت کا انکار کر کے اپنے پر خود ظلم کرتے ہیں)۔

Marfat.com

پارہ ۲۵

اِلَیۡہِ یُرَدُّ

۴۷- اِلَیۡہِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِہَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَیَوۡمَ یُنَادِیۡہِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَہِیۡدٍ ○

(قیامت کب آئے گی یہ اللہ ہی جانتا ہے) اسی کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ ہے (اس کی مخلوق کو اس کا علم نہیں - ہر بات کا علم اللہ ہی کو ہے) اور نہ کوئی پھل اپنے غلاف سے نکلتا ہے اور نہ کسی مادہ کو کوئی حمل ٹھیرتا ہے اور نہ (وہ بچہ) جنتی ہے مگر (یہ سب کچھ) اللہ ہی کے علم سے (اور اسی کے ارادے سے ہوا کرتا ہے) اور جس دن اللہ ان (مشرکوں) کو ندا دے گا (اور پوچھے گا کہ) وہ میرے شریک کہاں ہیں (جن کو تم پکارا کرتے تھے) وہ کہیں گے کہ ہم تو آپ سے کہہ چکے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں (ہمارا اس قسم کا کوئی عقیدہ نہیں - غرض وہ لوگ صاف مکر جائیں گے)

نہ صرف یہ ان کے منکر ہوں گے بلکہ ان کے معبود بھی ان کی نظروں سے غائب ہوں گے جن پر انہوں نے بھروسہ کیا تھا -

۴۸- وَضَلَّ عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ○

اور جن کو وہ پہلے (اللہ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب ان کو کہیں مفر نہیں - (عذاب الٰہی سے گلو خلاصی اور چھٹکارا ممکن ہی نہیں، آخر ان سے بیزاری کا اظہار کرنے لگیں گے اور مایوس ہو جائیں گے) -

درحقیقت اکثر انسان بہت ناعاقبت اندیش ہوتے ہیں -

۴۹- لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَاِنۡ مَّسَّہُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ○

آدمی (دنیا میں) اپنے لیے بھلائی (روپیہ پیسہ مال دولت، اور عزت، شہرت) مانگتے نہیں تھکتا - اور اگر اس کو (تنگدستی اور) مصیبت لاحق ہو تو ناامید ہو جاتا ہے (اور) آس توڑ بیٹھتا ہے -

۵۰- وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡہُ لَیَقُوۡلَنَّ

اور اگر ہم اس کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق تھا (یہ سب میری ہی تدابیر، میری ہی قابلیت کا نتیجہ تھا

Marfat.com

هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ
قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى
رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا
عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ
عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○

ایسا تو ہونا ہی چاہیے تھا) اور (اس ناشکری پر بس نہیں کرتا بلکہ تکبر سے کہتا ہے کہ) میں نہیں سمجھتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر (بفرضِ محال) مجھے اپنے پروردگار کی طرف واپس جانا بھی پڑا تو (یقیناً) اس کے پاس بھی میرے لیے بہتری ہوگی (وہاں بھی میرے لیے اسی طرح عیش و آرام کا ساماں ہوگا لیکن منکروں اور کافروں کا یہ خیال غلط ہے وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہو جائے گا) اور کافر جو عمل کیا کرتے تھے ہم ان کو ضرور بتائیں گے اور ان کو بہر حال سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

۵۱ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○

اور جب ہم انسان پر عنایات کرتے ہیں تو وہ (ہم سے) مُنہ پھیر لیتا ہے اور (بالکل بے پروا ہو جاتا ہے۔ ادھر سے) کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں کرتا ہے۔

۵۲- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ○

آپ فرما دیجیے (اے لوگو) بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے آیا ہو پھر تم اس کا انکار کرو (تو یہ کتنی بڑی گمراہی اور ضلالت ہے لہذا اس کے انکار سے باز آؤ) اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اس کی مخالفت میں (حق سے) دُور جا پڑے۔

یہ کتاب جس کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے کہ اللہ رحمٰن و رحیم نے نازل فرمائی ہے حقائق کو روشن کرنے والی ہے بشرطیکہ انسان تخلیقِ کائنات کا مطالعہ قرآن کی روشنی میں کرے۔ اگر یہ منکرِ حق نہیں دیکھتے تو اللہ اپنی قدرتِ کاملہ کے نمونے اسی کائنات میں اور خود ان کی ذات میں ان کو دکھائے گا یہ اس کا وعدہ ہے پھر بھی لوگ نہ مانیں اور دھوکے میں پڑے رہیں تو اللہ بے نیاز ہے۔ اپنے رسول کی حقانیت اور اپنے کلام کی صداقت پر وہ خود گواہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ

۵۳- سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ
الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

ہم عنقریب ان کو دنیا میں اور خود ان کی ذات میں اپنی (قدرت و حکمت کی) نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا آپ کا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لیے کافی نہیں (اگر وہ آپ کی نبوت آپ کے دین کا شاہد ہے تو کفار کے انکار سے کیا ہونا ہے)۔

Marfat.com

۵۴- اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۠ ۝ ع ۱

دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کے متعلق شک میں پڑے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ ہر چیز کو (ہر وقت) گھیرے ہوئے ہے۔

(اس کا علم ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے یہ منکرینِ حق اس سے کہیں بھاگ کر نہیں جا سکتے۔ قیامت تو برحق ہے اور ان کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے۔ آپ کی محبت کے لیے آپ کے مومن امتی کافی ہیں جن کا ذکر پھر آئندہ سورہ میں شروع ہوتا ہے)۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

مکّی تریپن آیتیں پانچ رکوع

یہ تیسرا حٰمٓ ہے اس میں حٰمٓ کے ساتھ عٓسٓقٓ کا اضافہ ہے۔ گزشتہ سورہ میں کلام کا بیان تھا، اس میں وحی کی کیفیات، نبوت، ولایت اور قرب کا بیان ہے، بتایا جا رہا ہے کہ مومن کو مومن کے ساتھ کیا اسلوب اختیار کرنا چاہیئے۔ کس راستہ پر چلنا چاہیئے۔ یہاں توحید کے ساتھ مسئلہ نبوت کو نہایت واضح انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اور سمجھایا گیا ہے کہ زندگی کو کس نہج پر ڈھالنے سے، رسول کی کس اتباع اور محبت سے قربتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اس الغفور الرحیم کی رحمت، اس العلی العظیم کی عظمت کا بھید کیا ہے۔ جس طرح اللہ کی قدرت آفاق میں کارفرما ہے اسی طرح وہ انفس میں بھی کارفرما ہے۔ حیاتِ ظاہری و باطنی کا سرچشمہ اللہ ہی اللہ ہے۔ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی دو خصوصی عنایات ہیں ایک دین اور دوسرے شریعت یا منہاج۔ دین توحید ہے روشنی ہے، شرع و منہاج توحید کا راستہ معرفتِ الٰہی کا طریقہ ہے۔ اللہ کی توحید اور توحید کے ارکان کو سمجھنا اس پر کاربند رہنا مومن کی شان ہے۔ مومن کو انفراداً بھی اور اجتماعاً بھی اس پر عمل پیرا رہنا ہے۔ زندگی کو حق اور عدل پر لے چلنا ہے۔ اس کے پانے کی راہ اس کا کلام ہے۔ اسی سے قلبِ مومن پر اللہ کے لطیف و خبیر ہونے کا راز کھلتا ہے، اللہ کی خوش تدبیری، اس کی رحمت، اس کی بردباری، اس کا تحمل، اس کی زور آوری اس کی قدرت اس کی حکمت کا سرچشمہ ہاتھ آتا ہے۔ جنتِ نعیم، مقامِ قرب کھل جاتا ہے۔ وہ مستجاب الدعوات بنا دیا جاتا ہے۔ فضلِ کبیر، رویت و دیدارِ الٰہی سے سرفرازی کا وعدہ ہوتا ہے۔ جو اتباع میں جس درجہ افضل ہے اتنا ہی سرکارِ دو عالم سے قریب ہے، اسی قدر اس کو قربِ خداوندی حاصل ہے۔ دنیا میں مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہر لغزش سے بچتا ہے خیال کے گناہ سے بھی ڈرتا ہے۔ اپنی برتری کا تصور بھی نہیں آنے دیتا مخلوق کی بہبود و برتری کے لیے کوشاں ہے۔ نہ انصاف سے ہٹتا ہے، نہ ذمہ داریوں

Marfat.com

سے گھبراتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسان کی طاقت نہیں کہ اللہ سے کلام کرے، وحیِ الٰہی، فیضانِ نبوت اس کا سرمایۂ حیات ہے۔ وہ اللہ کو نہیں دیکھتا لیکن اس کا کلام سنتا ہے، جو اس کو سرورِ کائنات کے وسیلہ سے ملا ہے اور جو کچھ ان سے سنتا ہے اس پر ایسا ایمان و یقین رکھتا ہے گویا آنکھوں سے دیکھ رہا ہے حضور ہی کے صدقہ میں مومن نورانیت میں آتا اور راہِ ہدایت پاتا ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر نعمتِ دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- حٰمٓ ○ — حا میم

۲- عٓسٓقٓ ○ — عین سین - قاف

اے حبیب، اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم، جس طرح یہ سورت اعلیٰ و اکمل مضامین پر مشتمل ہے۔

۳- كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○ — اسی طرح اللہ جو غالب (اور) حکمت والا ہے، آپ کی طرف اور جو آپ سے پہلے (پیغمبر) گزرے ہیں ان کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے۔ (یعنی جیسے آدم سے عیسیٰ تک سلسلہ وحی جاری رکھا تھا ایسے ہی آپ پر جاری ہے)۔

۴- لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ○ — اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی بزرگ اور عظمت والا ہے (اور وہ) ہی اللہ ہے)

اس کے باوجود لوگ شرک کرتے ہیں، انکارِ حق پر آمادہ رہتے ہیں، مظہرِ حق کو نہیں سمجھتے، ان کی عظمت نہیں کرتے، حالانکہ آسمانوں کے گوشہ گوشہ پر فرشتے مشغولِ حمد و ثنا ہیں اور چند ہستیوں کی بدولت دنیا عیش کر رہی ہے ورنہ کچھ

۵- تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ○ — بعید نہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے مغلوب ہو کر) آسمان اوپر کی جانب سے پھٹ پڑیں اور (اگر یہ نہیں پھٹتے تو اس لیے کہ) فرشتے اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہیں اور زمین والوں کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں (انسانوں کو موقع دیا جا رہا ہے۔) سن لو (کہ یہ سب اسی کا کرم ہے) بیشک وہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

Marfat.com

۶- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○

اور (اے حبیب آپ مشرکین کے متعلق فکرمند نہ ہوں) جن لوگوں نے اللہ کے سوا (کسی اور کو) اپنا کارساز بنا رکھا ہے اللہ ان کو دیکھ رہا ہے (اللہ ان کو موقع دے رہا ہے) اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔

۷- وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○

اور جس طرح ہر زمانہ میں حالات کے مطابق پیغمبروں ہی کی زبان میں کتبِ آسمانی نازل کی گئیں، اسی طرح ہم نے آپ پر قرآن عربی زبان میں نازل کیا تاکہ آپ مکہ کے لوگوں کو (جو مرجع خلائق ہے) اور اس کے گرد (و نواح) کے لوگوں کو (بداعمالیوں کے عواقب سے) ڈرائیں اور روزِ محشر سے (بھی) ڈرائیں جس کے (وقوع پذیر) ہونے میں کوئی شبہ نہیں (اس دن) ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔

۸- وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

اور اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا، (لیکن اس کی مشیئت نے انسان کو ارادہ کی آزادی عطا کی ہے تاکہ وہ ہدایت تلاش کرے) لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور (جو اس کی رحمت سے گریزاں ہیں ان) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔

۹- اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ع

کیا ان (ظالم) لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز بنائے ہیں! حالانکہ کارساز تو اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

(جس کو جس طرح چاہے خلق فرمائے جس طرح چاہے اٹھا لے، جہاں چاہے لے جائے، جہاں چاہے رکھے۔ مالکِ حقیقی، قادرِ مطلق وہی ہے)۔

دوسرا رکوع

اللہ کا مثل نہیں وہ ایک، یکتا اور یگانہ ہے، اسی کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانے،

آیت نمبر (۷) یاد رہے کہ روحانی حیات کا مرکز مکہ ہے، اس جہت کو نہ بھولنا چاہیے۔ جیسے کعبہ نافِ زمین ہے اسی طرح خود انسان کی تخلیق بھی ناف سے اوپر و نیچے ہوئی۔

Marfat.com

خیر و عرفان کی کنجیاں ہیں، وہی جس کو چاہتا ہے جسمانی و روحانی روزی عطا فرماتا ہے۔ سب اسی کے نور کا ظہور ہے، اس نور کو پانے کا ذریعہ نورِ قرآن و نورِ رسالت ہے۔ بندۂ مومن اسی سے فیض پاتا ہے۔ جو اختلاف میں پڑے ہیں وہ خود تباہی مول لے رہے ہیں۔ رسول کا کام ہدایت کرنا ہے، ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے۔ اللہ نے دنیا میں میزانِ عدل کتاب اللہ کو بنا دیا، عاقبت میں بھی میزان قائم ہو گی۔ جو لوگ جانتے ہیں کہ انہیں اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو منکرِ حق ہیں وہ راہ سے بے راہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ ان کی بے رخی سے بے خبر نہیں۔ وہ تو اپنی مہربانی سے سب کو رزق دیئے جاتا ہے درحقیقت وہ تو بڑی قوت والا ہے اور اس کا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے۔

۱۰۔ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ
شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ
اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○

اور (اے لوگو اللہ کے دین کی) جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اس کا (آخری) فیصلہ اللہ کے حوالے ہے (جس بات میں جو فیصلہ فرما دے وہی قبول کر لو، بندۂ مومن تو اللہ کا ہر حکم مانتا اور کہتا ہے) وہی اللہ میرا پروردگار ہے، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

۱۱۔ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ
لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا
وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ
فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○

وہ آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔ اسی نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چوپاؤں میں سے (ان کے) جوڑے (اور اس طرح) تم کو اس (زمین) میں پھیلاتا رہتا ہے (تاکہ تمام اقوامِ عالم اپنی روزی اور معیشت کے لیے جد و جہد کرتی رہیں) اس کے جیسا کوئی نہیں (وہ ایک یکتا و یگانہ ہے، نہ ذات و صفات میں اس کا کوئی مماثل ہے نہ کوئی اس کا ہمسر نہ ہمجنس، وہ تم کو نظر نہیں آتا تم اس کی آواز نہیں سنتے) اور وہ (سب کی آواز، سب کی فریاد) سننے والا (اور ہر ایک کا حال) دیکھنے والا ہے۔

اس کی قدرت کاملہ کا کیا ٹھکانا

۱۲۔ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کرتا ہے (کسی کو بے دریغ دیتا ہے) اور (کسی کو) ناپ تول کر، اور بے شک وہ ہر شے سے باخبر ہے۔

Marfat.com

عَلِيْمٌ ○

ہر زمانے میں پیغمبروں نے انسانیت کو توحید ہی کا درس دیا البتہ ان کی ہدایت کے طریقے
اور اللہ کو پانے کا راستہ یعنی شریعت ان کے زمانے کے مطابق رہی، دینِ اسلام بھی کوئی نیا
دین نہیں۔

۱۳۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى
بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا
الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ
كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ
اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ
يُّنِيْبُ ○

(اللہ نے) تمہارے لیے وہی دین مقرر فرمایا، جس (دین پر قائم رہنے) کا حکم نوح کو دیا تھا (جن کی اولاد سے اقوامِ عالم پھیلنا اور منتشر ہونا شروع ہوئیں) اور (یہی وہ دین ہے) جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا۔ اور اسی کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (لیکن ان کی امتوں نے تفریق، کج بحثی کی بنیاد ڈالی۔ اور اکثر لوگ راہِ حق سے ہٹ گئے درحقیقت) مشرکوں پر (دینِ حق یعنی) وہ بات جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں گراں گزرتی ہے۔ (ہدایت جس کو چاہتا ہے اللہ ہی دیتا ہے اور) اللہ ہی جس کو چاہتا ہے (اس راہِ حق کے لیے) منتخب فرماتا ہے اور ہر شخص، جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو اپنی طرف ہدایت فرماتا ہے (اس پر اللہ کی طرف متوجہ رہنے اس کے پانے کی راہ کھول دیتا ہے)۔

۱۴۔ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

اور (جن لوگوں نے اختلاف ڈالا) یہ ناسمجھی اور لاعلمی کی بنا پر نہ تھا بلکہ) علم (صحیح) آ چکنے کے بعد آپس کی ضد کے باعث (تھا) اور اگر ایک وقتِ معینہ تک کے لیے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا اور (اسی اختلاف ہی کا نتیجہ تھا کہ) جن کو ان کے بعد کتاب ملی (یعنی مشرکینِ عہدِ نبوی، وہ تفرقہ پردازوں کی تاویلات کے باعث) اس کے متعلق شبہ اور الجھن میں پڑ گئے۔

۱۵۔ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ

پس (آپ ان کا خیال نہ فرمائیں) آپ ان کو اسی (دینِ حق) کی طرف

Marfat.com

اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ ○

بلاتے رہیے اور (حسب معمول) آپ اسی پر قائم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم ملا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیری نہ کیجئے (یعنی امت کو ہدایت فرمائیے کہ جب الحاد و بد دینی کے طوفان ہر طرف سے گھیر رہے ہوں تو وہ دینِ حق کی طرف آپ ہی کے عزم سے سبق لیکر لوگوں کو بلائیں اور راہِ ہدایت کی دعوت دیتے رہیں اور ان کے ارادے میں ذرا تزلزل واقع نہ ہو) اور فرما دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ نے اتاری ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھ کو اس کا حکم ہے کہ تمہارے درمیان (یا اپنے اور تمہارے درمیان اللہ کے حکم کے بموجب) انصاف کروں ۔ اللہ ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے (اور آخرت میں) ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہوں گے ۔ ہم میں اور تم میں بحث و تکرار کی ضرورت ہی کیا ہے (آج تم جو چاہو کہو آخرت میں) یقیناً اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف ہم سب کو واپس جانا ہے (اس روز ہر اختلاف کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا ۔ اللہ، رسول، آخرت، سب تمہاری سمجھ میں آ جائیگا)

۱۶۔ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ○

اور جو لوگ اللہ (اس کے کلام اس کی توحید) کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ (اکثر حق شناس) اس کو مان چکے ہیں (تو) ان کی بحث و تکرار اللہ کے نزدیک فضول (اور لغو) ہے ۔ اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ۔

۱۷۔ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ○

اللہ ہی ہے جس نے حق (و صداقت) کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور میزان بھی (انسان عقل سلیم سے اور مومن قلب سلیم سے حق و حقانیت کی صورت اس کے صحیح نمونے دیکھتا جانچتا اور تولتا ہے اور اسی پر زندگی گزارتا ہے تاکہ قیامت میں میزانِ عدل اس کی نیکو کاری پر شاہد رہے) اور (اے انسان) تجھے کیا معلوم کہ شاید وہ گھڑی (جسے قیامت کہتے ہیں) قریب ہی ہو ۔

۱۸۔ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا

وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کی جلدی مچاتے رہتے ہیں اور

Marfat.com

یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ○

وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بے شک وہ برحق ہے (اس کا آنا یقینی ہے) یاد رکھو کہ جو لوگ اس گھڑی کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی گمراہی میں ہیں -

اللہ بڑا باریک بین ہے تمام امور اپنے علم سے جانتے ہوئے بھی بندوں پر لطف فرماتا ہے یہ اس کا کرم نہیں تو کیا ہے -

۱۹- اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○ ع ۱۰ ۳

اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے - جس کو جو چاہتا ہے رزق دیتا ہے (کسی کو دین و دنیا دونوں کا بادشاہ بناتا ہے کسی کو دونوں کا فقیر، اور کسی کو ان میں سے صرف دنیا یا دین عطا کرتا ہے) اور وہی بڑا صاحبِ قوّت، زبردست ہے -

تیسرا رکوع

جو لوگ دنیا کے ساتھ آخرت چاہتے ہیں، ان کی دنیا اور آخرت بنا دیتا ہے جو محض دنیا چاہتے ہیں ان کو جس قدر مناسب سمجھتا ہے دنیا میں دے دیتا ہے، آخرت میں وہ محروم رہتے ہیں یہ محرومی لوگوں کے اپنے اعمال، خصوصاً شرک کے باعث ہوتی ہے، اور مومن کو ایمان و عمل کے بدلہ میں اللہ کے فضل سے جنت ملتی ہے، اللہ اسے دنیا میں بھی مستجاب الدعوات بناتا ہے اور بیشمار عنایات سے نوازتا ہے بندہ کا ہر عذر قبول کرتا ہے، قلب کو پاک کرتا ہے اس کی رحمتوں کا کیا ٹھکانا، بڑی قدرت والا رب ہے -

۲۰- مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ○

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی (کو اپنے فضل و کرم سے) اور بڑھا دیں گے، اور جو کوئی (محض) دنیا کی کھیتی (اور دنیاوی ثمرات) کا طالب ہے، ہم اس کو اس میں سے (جس قدر مناسب سمجھیں گے) عطا کریں گے اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا -

اللہ تعالیٰ نے تو دینِ حق کی راہ انبیاء کے ذریعہ دکھائی جو خود اللہ کے حکم پہ چلتے ہیں اور ہم

Marfat.com

کو اللہ کے حکم پر چلنے کی تلقین فرماتے ہیں لیکن

۲۱- اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ
مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ
اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

کیا (اللہ کی خدائی میں) ان (کافروں) کے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کی ایسی راہ ڈالی جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا (مخلوق کو خالق کا شریک بنانا یہ تو بڑا ظلم ہے) اور اگر (آخری) فیصلے کی بات (پیش نظر) نہ ہوتی تو ان میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۲۲- تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ
مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○

آپ دیکھیں گے کہ (قیامت کے دن) ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے، اور وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے (سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا انہیں قرب حاصل ہوگا) وہ جو چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس انہیں ملے گا۔ یہی بڑا فضل (حقیقی کامیابی) ہے (جسے جنتِ دید میسر ہو اسے کیا چاہیے)۔

۲۳- ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ
قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ
يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا
حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ ○

یہ ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ (اور) آپ (ان مشرکوں سے) کہہ دیں کہ میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیر خواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز پاسِ قرابت (یعنی برادری اور صلہ رحمی کا تو خیال کرو، بھائی بندی کے حق کا لحاظ تو رکھو تاکہ تمہارا کچھ اپنا معاشرہ سنبھل جائے، اسی بہانے کچھ گناہوں سے بچ جاؤ) اور جو کوئی (حضور اور ان کے اقرباء سے محبت کرکے) نیکی حاصل کرے تو ہم اس کی خوبی (اور بزرگی) اور بڑھا دیں گے بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا قدر داں ہے۔

۲۴- اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ

کیا یہ لوگ (یہ اتہام لگاتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ اس (شخص) نے اللہ پر بہتان باندھا ہے پس اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر لگا دیتا (تاکہ آپ مضامین

Marfat.com

عَلٰی قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

قرآن بیان ہی نہ کر سکیں اور کافروں کو یہ کہنے کا موقع ہی نہ ملے لیکن ان کی بکواس سے کیا ہوتا ہے) اور (اے حبیب) اللہ تو (پیغمبروں کی معرفت) باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلام (اپنے احکام، اپنی باتوں) سے ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ تو دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔

(کافروں کے دل کی باتیں بھی جانتا ہے کہ وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو اس درجہ تکلیف کیوں پہنچا رہے ہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ حضور اور ان کے ساتھی محض اللہ کے لیے ان کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے کس درجہ بیتاب ہیں)۔

۲۵- وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگذر کرتا ہے اور (اے لوگو) وہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو۔

۲۶- وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ
وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ○

اور (وہی ہے) جو دعائیں سنتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

۲۷- وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ
لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ
يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ○

اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراخی کر دیتا تو وہ (عیش میں پڑ کر) زمین پر بغاوت کرنے لگتے لیکن اللہ تو (ایک) اندازے سے (لوگوں کے لیے) جس قدر مناسب سمجھتا ہے روزی اتارتا ہے بے شک وہ تو اپنے بندوں (کی ضرورتوں) سے خبردار (اور ان کے حال) دیکھنے والا ہے (جانتا ہے کہ کس کے لیے کب اور کیا اور کس قدر مناسب و بہتر ہے)۔

۲۸- وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ○

اور وہی ہے کہ لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد آسمان سے پانی برساتا ہے اور (جب لوگ اس کی رحمت سے ناامید ہو چکتے ہیں وہ) اپنی رحمت (کا دامن) کشادہ فرماتا ہے (تاکہ لوگ اپنے رب کی طرف رجوع ہوں) اور وہ بڑا کارساز، بڑی تعریفوں کے لائق ہے۔

۲۹- وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا

Marfat.com

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝ ع

کرتا ہے اور ان جانداروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب بھی چاہے ان (سب) کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔

چوتھا رکوع

انفرادی اور اجتماعی زندگی کو سنوارنے سے زندگی سنورتی ہے، اگر قوانین قدرت کا خیال نہ رکھا جائے تو زندگی میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، انسان کو اپنے عمل ہی کا نتیجہ ملتا ہے۔ جو تخلیق کائنات پر غور کرتے اپنے رب کو پہچانتے ہیں اس کا احسان مانتے ہیں ان کی زندگی سنور جاتی ہے، اللہ جانتا ہے کہ انسان کے اعمال کی گہرائیوں میں اس کی نیت کیا ہے۔ اگر اس کے اعمال کی محرک محض دنیا ہے تو دنیا فنا ہو جانے والی ہے اور اگر اسے ایمان کے ساتھ آخرت کی تلاش ہے تو وہ باقی رہنے والی ہے۔ مومن وہی ہیں جو اللہ اور آخرت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی زندگی کو بناتے ہیں، معاملات میں مشورے سے کام لیتے ہیں اور معاشرے کو سنوارنے کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، عفو و درگذر کی تعلیم پیش نظر رکھتے ہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں ان پر تو اللہ کا کرم ہی کرم ہوتا ہے عذاب تو ان کے لیے ہے جو ملک میں شر و فساد پھیلاتے ہیں۔ معاشرے کو بگاڑتے ہیں البتہ ایسے ماحول میں مومن کے لیے صبر و استقامت سے رہنا بڑی ہمت کی بات ہے۔

۳۰- وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝

اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ (تمہارے ہی برُے اعمال کا خمیازہ) ہے اور (اللہ تو) بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے (ان کے وبال سے بچا لیتا ہے)۔

۳۱- وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

اور تم (اپنی بھاگ دوڑ اور تدابیر سے اللہ کو) زمین میں عاجز نہیں کر سکتے اور (تم اللہ سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہو) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار ہے ہی نہیں۔

اللہ کی قدرت کو دیکھو اس کی عظمت کو سمجھو۔ اس سے سرکشی نہ کرو۔

۳۲- وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ۭ

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندروں میں چلتے ہوئے جہاز ہیں جیسے پہاڑ (یعنی پہاڑوں کی طرح سطح سمندر پر ابھرے ہوئے)۔

Marfat.com

۳۳- اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ۙ

اگر (اللہ) چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں۔ (آخر اس پانی اور ہوا کا خالق کون ہے کس نے انسان کو پیدا کیا کس نے ان کو انسان کی خدمت پر لگا دیا) بے شک ان (باتوں) میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

دیکھو انسانوں کے بے شمار گناہوں کے باوجود کائنات انسان کی خدمت میں لگی ہے یہ اللہ کا کرم ہے۔

۳۴- اَوۡ یُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا کَسَبُوۡا وَ یَعۡفُ عَنۡ کَثِیۡرٍ ۫

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (اللہ) ان کی بداعمالیوں کے باعث ان کے جہازوں کو تباہ کر دے اور بہت سے لوگوں سے وہ درگذر ہی کرتا ہے۔

۳۵- وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ۝

اور (یہ اس لیے ہے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ (اللہ کی گرفت سے) ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔

۳۶- فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۚ

اور (لوگو) تم کو جو (مال متاع) دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کو برتنے کے لیے ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے (اور یہ) ان کے لیے (ہے) جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۳۷- وَ الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ۚ

اور (ان لوگوں کے لیے ہے) جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں (کہ یہی برائیاں انفرادی اور اجتماعی بربادی کا باعث ہیں) اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

۳۸- وَ الَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَهُمۡ ۪ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۚ

اور (ان کے لیے ہے) جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے (بجز فرائض اور ان معاملات کے جن میں مشورے کی ضرورت نہیں ہوتی) اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (خواہ مال و دولت ہو، یا علم و عرفان)۔

Marfat.com

۳۹۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ○

اور یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو (مناسب طور پر) بدلہ لیتے ہیں (لیکن اسی قدر جتنا کہ ظلم کے دفعیہ کے لیے ضروری ہو۔ وہ اس حد سے تجاوز نہیں کرتے)

۴۰۔ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○

اور (اصولی بات بھی یہی ہے کہ) برائی کا بدلہ اسی قدر برائی ہے (چونکہ بدلہ لینے میں بہرحال کسی کو تکلیف پہنچتی ہے اس لیے مجازاً برا فرمایا اور اسی لیے آگے ارشاد ہوا کہ) پس جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرلے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا۔

نہایت بلیغ انداز سے عفو و درگذر کی اہمیت دلنشین کرتے ہوئے یہ اشارہ فرما دیا کہ اگر درگذر سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے، کام سنورتا نہیں بگڑتا جاتا ہے تو بدلہ نہ لینا بھی ظلم ہے، ظلم کی ہر شکل اللہ کو ناپسند ہے، جب بدلہ ظلم کو دُور کرنے کے لیے لیا جاتا ہے تو وہ ظلم نہیں معاونِ خیر ہے۔

۴۱۔ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ؕ

اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں (ایسی صورت میں بدلہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں)

۴۲۔ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق ملک میں سرکشی کرتے (اور فساد پھیلاتے رہتے) ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۴۳۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ ع ۱۴ ۵

اور جو شخص صبر کرے اور (اپنے نفس پر قابو رکھنے کے لیے قدرت کے باوجود چھوڑ دے) معاف کردے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا وہ مشہور واقعہ جب آپ نے ایسی ہی ایک حالت میں دشمن کو چھوڑ دیا اور اس کو قتل نہ کیا اسی ہمت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

Marfat.com

پانچواں رکوع

اس ہمت کا پیدا ہونا اس پر قائم رہنا من جانب اللہ ہے، جب تک اللہ ہی معاون و مددگار نہ ہو انسان کو کوئی راہِ ہدایت دکھا نہیں سکتا۔ جو لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں وہ انجام سے بے خبر ہیں، آخرت میں جب حقائق نظروں کے سامنے ہوں گے تو اللہ کے سوا کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔ مومن کا کام تبلیغ کی راہ میں سرگرمِ عمل رہنا ہے۔ یہ بات انسان کو بار بار یاد دلانے کی ضرورت ہے۔

۴۴۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى
الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ
سَبِيْلٍ ۚ

اور جس کو اللہ گمراہ کرے (یعنی گمراہی میں پڑا رہنے دے) تو اس کے بعد اس کا کوئی رفیق نہیں، اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو وہ (اس وقت حسرت سے) کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی (پھر) کوئی سبیل ہے؟ (کیا دنیا میں واپس جانے کی کوئی صورت ممکن ہے تاکہ واپس جا کر ایمان و عمل کی دولت حاصل کریں)۔

۴۵۔ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ
مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝

اور آپ (اس روز) انکو دیکھیں گے کہ وہ اس (دوزخ) کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے ڈرے سہمے ہوئے چھپی نگاہ (یعنی نیچی نظروں) سے (دوزخ کو) دیکھتے ہونگے۔ اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے (اپنی بداعمالیوں کے باعث) اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔ خوب سُن لو بیشک کافر دائمی عذاب میں رہیں گے۔

۴۶۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ
يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

اور اللہ کے سوا وہاں ان کے لیے کوئی دوست نہ ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں، اور جس کو اللہ گمراہ کرے (گمراہی میں پڑا رہنے دے) اس کے لیے کوئی راہِ (نجات) نہیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں)۔

Marfat.com

سَبِيْلٍ ○

۴۷- اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ
وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ○

(لوگو) اپنے پروردگار کا حکم مانو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اس دن نہ تمہارے لیے کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ تمہاری طرف سے کوئی روک ٹوک کرنے والا ہوگا۔

۴۸- فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ
اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ○

پھر (اے رسول آپ کی دعوتِ حق کے بعد) اگر وہ روگردانی کریں (ایمان نہ لائیں اور آپ کی اطاعت سے منہ موڑیں) تو ہم نے آپ کو ان (کے اعمال) پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا، آپ کا کام تو بس (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ اور (لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ) جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے (اترانے لگتا ہے) اور اگر لوگوں کو ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (وہ سب نعمتیں بھول جاتے ہیں) درحقیقت انسان بڑا ناشکرگزار ہے۔

ان لوگوں کے ایمان نہ لانے سے حق کے پرستاروں کو غمگین نہ ہونا چاہیے۔ دین تو ایک نعمت ہے اللہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ دراصل اللہ ہی سب نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

۴۹- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ
يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
الذُّكُوْرَ ○

آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے ~~دیتا ہے~~

۵۰- اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ
وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○

یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے (یہ اس کی مصلحتیں ہیں ورنہ) وہ سب کچھ جانتا ہے، ہر بات پر قادر ہے۔

جب انسان اللہ کی ان مصلحتوں کو جو اس کی روزمرہ کی زندگی سے وابستہ ہیں نہیں سمجھ سکتا

Marfat.com

تو ان امور کو جن کا تعلق عالمِ آخرت سے ہے کیا سمجھے گا۔ ہاں جس کا مقصودِ زیست اللہ ہے، اور اللہ اس سے راضی ہے تو اس کے لیے نہ یہاں حجاب ہے نہ وہاں محرومی۔ اللہ اپنے نیک برگزیدہ بندوں سے یعنی انبیاء علیہم السلام سے کلام فرماتا ہے ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ کلامِ الٰہی وسیلہ ہے۔ کلام ہی سے سمعِ قبول کھلتی بصیرت حاصل ہوتی ہے قدرت کے راز منکشف ہوتے ہیں۔

۵۱- وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اللہ اس سے (براہِ راست) بات کرے مگر ہاں (اس کی تین صورتیں ہیں یا تو) وحی (کے ذریعے) یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے کہ اس کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی کرے (غرض اللہ جس طرح چاہے بات کرے خواہ بالواسطہ ہو، بلا واسطہ ہو، فرشتے کے ذریعہ ہو، یا فرشتہ خود جسم و جسد کے ساتھ آئے اور کلام پہنچائے) بے شک وہ بڑے مرتبہ اور حکمت والا ہے۔

۵۲- وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور اسی طرح (اے حبیب) ہم نے آپ کی طرف ایک جاں فزا حقیقت (یعنی قرآن) کو اپنے حکم سے بھیجا۔ (وہ کتاب جو تمام کتبِ سماویہ کا نچوڑ ہے) اور آپ (تو جمالِ الٰہی کے شیدائی تھے، آپ) نہ یہ جانتے تھے کہ کتاب (اللہ) کیا ہے اور نہ آپ کو یہ خبر تھی کہ (کمالِ) ایمان کیا ہے (تفصیلات ہیں اس کے انوار کی لذت کیا ہے) لیکن (اے حبیب) ہم نے اس (کتاب) کو نور (وانوار کا خزینہ) بنا دیا ہے اور اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں (آپ جسے چاہیں نور و نورانیت میں لا کر راہ ہدایت دکھا سکتے ہیں) اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ آپ راہِ حق کی ہدایت کر رہے ہیں

۵۳- صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع ۵

(یعنی) اس اللہ کی راہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے (جلال بھی اس کا ہے جمال بھی اسی کا ہے۔ لوگو) یاد رکھو کہ سب کاموں کا انجام اسی کی طرف ہے (کیوں نہ جمال کے متلاشی رہو، کیوں انجام سے غافل ہو۔)

Marfat.com

سُوْرَۃُ الزُّخْرُفِ

مکّی نواسی آیتیں سات رکوع

گزشتہ سورہ میں بتایا گیا کہ کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ سے باتیں کرے۔ ہاں اللہ تعالےٰ سے کلام کرنے کی تین صورتیں ہیں (۱) بلا واسطہ پردے کے پیچھے سے (۲) بالواسطہ - فرشتہ کے ذریعہ (۳) یا فرشتہ جسم وجسد کے ساتھ آئے اور خدا کا کلام پہنچائے، یوں سمجھئے کہ وحی، وحی بھی ہوتی ہے، قلبی بھی، اور مثالی بھی - وحی نبی پر آتی ہے، الہامی کیفیات اللہ کے برگزیدہ بندوں پر وارد ہوتے ہیں جن کو ولی اللہ کہتے ہیں - اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جسے قرآن مجید کہتے ہیں اس صورت سے نازل ہوا کہ نبی کی ذات پردۂ عظمت کے اِدھر ہے اور فرشتہ حکم لاتا ہے یہ سب فرشتہ کے ذریعہ سے ہوا تاکہ الہام عام اور وحی خاص میں فرق رہے - وحی خاص سے قرآن مراد ہے جو مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے زندہ قلوب کو حیاتِ دائمی سے سرفراز کرتا ہے - انسان کو جو ملا ہے کلام ہی سے ملا ہے - یہی وہ نکتہ ہے جس سے معرفت کی منزلیں طے ہوتی ہیں سمعِ قبول نصیب ہوتی ہے، بصر کو بصیرت ملتی ہے - قدرتِ الٰہی کے جلووں سے زندگی پُرنور ہو جاتی ہے اِس سورہ میں بھی اللہ کی رفیع الشان، برتر کتاب کا ذکر ہے جس کو ام الکتاب کہا گیا ہے - جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے نبی امی کی عربی زبان میں نازل کی گئی، اور آپ ہی کی مبارک زبان سے اس ذی قدر کتاب کے انوار و تعلیمات دنیا میں عام ہوئیں اور ہوتی رہیں گی - کتاب کا نازل فرمانے والا حکیم، حمید، مجید ہے صاحبِ کتاب، سرکارِ دو عالم احمد و محمد، صلے اللہ علیہ وسلم اور کتاب علیٌ حکیم - کتابیں تو پہلے بھی آئیں لیکن یہ وہ کتاب ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے جو ہر تغیر سے مامون ہے وہ آخری نبی پر اترا ہوا رہتی دنیا تک کے لئے اللہ کا آخری پیغام ہے - ہر چند نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا لیکن کرم یہ ہے کہ فہمِ وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھلا رکھا گیا ہے تاکہ ہر زمانہ اور ہر مقام کے انسان اپنی فہم کے مطابق کلامِ ربانی کے انوار و برکات سے مستفیض ہوتے رہیں - جو اس سے منہ موڑیں وہ خود بدنصیب ہیں تاریخِ عالم میں ان کی داستانیں منتشر ہیں - گزشتہ اقوام نے جنہوں نے اس کی تکذیب کی سوائے ہلاکت کے کیا پایا - یہاں سے کلام کا رُخ لوگوں کی اصلاح کی طرف پھر جاتا ہے اور اسی کلام سے قلبِ مومن سے حجابات اُٹھتے ہیں - انوار کا اور ہی عالم نظر آتا ہے وہ اللہ کو نہیں دیکھتا، اس کا کلام سنتا ہے اور اپنی توفیق و صلاحیت کے مطابق اپنے رب کو پہچانتا ہے - یہ دیکھتا ہے کہ کون کہہ رہا ہے یہ بھی سنتا ہے کہ کیا کہہ رہا ہے - نظر کہنے والے پر جمے، یا سماعتِ کلام پر، دونوں نور ہی نور ہیں - اور اللہ ہی

Marfat.com

آسمانوں اور زمین کا نور ہے یہیں سے فہمِ قرآن کے در کھل جاتے ہیں صاحب قرآن کا مقام
سمجھ میں آجاتا ہے۔ مومن اپنے رب کے قریب سے قریب تر ہو جاتا ہے۔ دیکھو اللہ رفیع الدرجات
ذی قدر رسول کے وسیلہ سے مومن کو بھی بلندی بخشتا ہے اور عالمِ روح اس پر کھول دیتا ہے۔
یہاں قرآن کو قرآن نہیں "روحاً من امرنا" فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ حٰمٓ ○ — حا،میم

۲۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ — قسم ہے اس روشن کتاب کی

۳۔ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ — کہ ہم نے اس کو (صاف سلجھے ہوئے انداز سے مکمل مفہوم ادا کرنے والا) عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، تاکہ تم (اہلِ عرب اسے بآسانی) سمجھو اور دوسروں کو سمجھا سکو اور یہ پیغام عام ہو)۔

۴۔ وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ○ — اور بے شک یہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں (موجود ہے۔ جو تمام گزشتہ تعلیمات کا نچوڑ اور اللہ کا آخری مکمل اور جامع پیغام ہے یہ) بلند مرتبہ (جملہ گزشتہ کتابوں پر فائق، رفیع الشان) حکمت والا ہے (بڑا مستحکم، جس سے اگلی کتابوں کو منسوخ کیا گیا لیکن اسے قائم فرمایا گیا)۔

۵۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ○ — (اور اے لوگو) کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس لیے ہٹا لیں گے کہ تم (اپنی نادانی اور سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو۔

(یعنی ہر چند تم وحی سے انکار کرتے ہو اور اس کی تکذیب کرتے ہو لیکن ہم اس کو مکمل کریں گے
اور اس کو تا قیامت محفوظ رکھیں گے تاکہ اپنے ماننے والوں کے لیے یہ ہدایت ہو)۔

۶۔ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ○ — اور (سلسلۂ وحی اور انبیاء کوئی نئی بات نہیں) ہم گزشتہ امتوں میں بہت سے پیغمبر بھیجتے رہے ہیں۔

۷۔ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ — اور (ان کفار کا تو یہی حال رہا کہ) جو پیغمبر بھی ان کے پاس آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔ (لیکن ان کے انکار کے باعث اللہ نے اپنا حکم بھیجنا بند نہ کیا)

Marfat.com

۸- فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ○

پس ہم نے ان کو جو ان سے زیادہ زور آور تھے ہلاک کر ڈالا، اور اگلوں کا یہ قصہ (قرآن میں اکثر جگہ) گزر چکا ہے (کہ منکرینِ حق نے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے ان کو کیا سزا دی)۔

۹- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ○

اور ان (کفّارِ مکہ) سے اگر آپ پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ ضرور کہیں گے کہ ان کو زبردست علم والے نے پیدا کیا ہے۔

ان سے فرما دیجئے کہ وہی غلبہ والا جس کا تم نام نہیں لیتے وہی اللہ ہے۔

۱۰- اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا (اسی نے دنیا میں تم کو ایک مدت کے لیے قیام وقرار دیا اور یہیں تمہاری معیشت وراحت کے اسباب پیدا کیے) اور اسی میں تمہارے لیے (ظاہری اور باطنی ہدایت کی) راہیں رکھیں تاکہ تم راہ پاؤ۔

۱۱- وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○

اور (وہی ہے) جس نے آسمان سے پانی ایک خاص اندازے سے (لوگوں کی ضرورت اور احتیاج کے مطابق) برسایا پھر ہم نے اس سے مردہ زمین کو زندہ کیا، اسی طرح تم (اس زمین سے پھر) نکالے جاؤ گے (جو پہلے تھی اور پھر لحد بنی)

(آسمان کی بارش مُردہ زمین میں جان ڈالتی ہے اور بارشِ رحمت، وحیِ الٰہی قلبِ مردہ کو زندہ کرتی ہے۔ کلام کا اثر لوگوں کی استعداد، فطری صلاحیتوں کے اعتبار سے مرتب ہوتا ہے، دینے والا ہر ظرف سے واقف ہے، زبردست علم والا ہے)۔

۱۲- وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ○

اور (وہی ہے) جس نے تمام اقسام کی مخلوق بنائی (متقابل بھی، متماثل بھی، نر بھی مادہ بھی) اور تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔

۱۳- لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر جم کر (اطمینان سے) بیٹھو۔ پھر جب تم (ٹھیک طور سے) بیٹھ جایا کرو تو (جسم کے ساتھ قلب کی راحت وتسکین کا سامان کرتا

Marfat.com

عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝

اپنے رب کے احسان کو (دل سے) یاد کرو (کہ اللہ ہی نے تم کو یہ توفیق اور یہ نعمت عطا فرمائی نیز زبان سے بھی اس کا احسان مانو) اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے زیر فرمان کر دیا۔ اور ہم تو اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔

جس طرح آج ہم اس سواری پر اپنی منزل کی جانب روانہ ہیں جہاں پہنچ کر ہم سواری کو چھوڑ دیں گے اسی طرح ہماری روح یعنی ہم خود جسم کی سواری پر سوار ہیں اور ہم اپنی منزلِ مقصود کی طرف چلے جا رہے ہیں عنقریب یہ جسم بھی چھوٹ جائے گا۔

۱۴۔ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

اور (بالآخر) ہم کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔

ناشکر گزار انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے کے بجائے خود اللہ کی جناب میں گستاخیاں کرتا ہے۔ اس کو اسباب و علل کا پابند بناتا ہے اس کے لیے بھی اولاد تراشتا ہے۔

۱۵۔ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ع ۱۵/۷

اور اس کے لیے اسکے بندوں میں سے جزو (اولاد) ٹھہراتا ہے (جزو تو جنسیت سے ہوتا ہے خدا کا کوئی شریک اور جزو کیسے ہو سکتا ہے) بے شک انسان بڑا ہی ناشکر گزار (واقع ہوا) ہے۔

دوسرا رکوع

پہلے رکوع میں کلام کی اہمیت واضح کرنے کے بعد، خالقِ کائنات کی عظمت اور منکرِ حق کی کیفیت کا بیان ہوا۔ اس رکوع میں ان عقائدِ باطلہ کی تردید کے ساتھ جو عرب میں عام تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں جنکی وہ پرستش کرتے تھے، کفار کی کج بحثی اور نا عاقبت اندیشی کا بیان ہے، کلامُ اللہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ مومن کو کیفیتِ حال میں رکھتا ہے جذبات میں بہنے نہیں دیتا، ایک طرف جہاں اپنی قدرت کا بیان اور مومن کی کیفیات کا ذکر تھا وہیں منکرینِ حق کی کیفیت کو بھی بیان کیا جا رہا ہے کہ مومن اعتدال میں رہے اور اس گروہ کی حالت سے جو دینِ حق کا دشمن ہے آگاہ رہے، اور منکرینِ حق کی برائیوں اور ضرر رسانیوں سے بچتا رہے۔

۱۶۔ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝

(اے کافرو) کیا (تم سمجھتے ہو کہ) اللہ نے جو کچھ پیدا فرمایا اس میں سے اپنے لیے بیٹیاں منتخب کر لیں اور تم کو بیٹوں کے لیے مخصوص کر دیا (کتنا مہمل تصور ہے)۔

Marfat.com

(حالانکہ خود تمہارا یہ حال ہے کہ بیٹی کے نام سے تمہارا چہرہ غم و غصہ سے سیاہ ہو جاتا ہے اور تمہاری گستاخی کا یہ عالم کہ اللہ رحمٰن ورحیم کی طرف ان کو منسوب کرتے ہو)۔

۱۷- وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ○

اور جب ان میں کسی (کافر) کو اس کی خوشخبری ملتی ہے جس کو خدائے رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے تو (غم اور غصہ سے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ (دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔

۱۸- أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ○

کیا اللہ ایسی مخلوق کو اپنے لیے تجویز کرے گا) جو زیورات (یعنی آرائش و زیبائش) میں نشو ونما پائے اور جو جھگڑے کے وقت اپنی بات بھی واضح نہ کر سکے۔

ان کفار نے اگر اپنی ناقص عقل پر ذرا بھی زور دیا ہوتا یا اس سے کام بھی لیا ہوتا تو اللہ کے متعلق ایسی فضول بات نہ کہتے اور اس مہمل عقیدہ پر اپنی زندگی کی بنیاد نہ رکھتے۔

۱۹- وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ○

اور انہوں نے فرشتوں کو جو (اللہ) رحمٰن کے بندے ہیں عورت ٹھیرا لیا ہے (حالانکہ فرشتے ایک علیحدہ جنس ہیں) کیا یہ لوگ ان فرشتوں کی تخلیق کے وقت موجود تھے (دیکھ رہے تھے کہ وہ کیسے بنے) اب ان کا یہ دعوٰی لکھ لیا جائے گا اور (آخرت میں اس کے متعلق) ان سے باز پرس ہو گی۔

ان کی گستاخیاں یہاں تک ختم نہیں ہوئیں بلکہ وہ خود کفر والحاد میں مبتلا ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ ہم کو کفر سے روک کیوں نہیں لیتا۔ اشارہ یہ ہے کہ اگر واقعی شرک اللہ کو ناپسند ہوتا یا وہ اتنا صاحبِ قدرت ہوتا تو ہم کو شرک سے روک دیتا۔ وہ اپنے اس عقیدہ کی دلیل میں اپنے باپ دادا کے عمل کو بطورِ سند پیش کرتے ہیں۔ اتنا نہیں دیکھتے کہ ان کا کیا حشر ہوا۔

۲۰- وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن اگر چاہتا تو ہم ان (بتوں) کی پرستش نہ کرتے۔ اس (احمقانہ قول) پر ان کے پاس کوئی سند نہیں وہ تو محض اٹکل سے (بلا تحقیق کے ایک) بات کہہ رہے ہیں (کہ اپنے سب افعال اللہ کی طرف منسوب کر کے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہی اس کی مشیت ہے اور یہی اس کی رضا)

ان کے پاس کوئی سند یا دلیل ہو بھی کیسے سکتی ہے۔

Marfat.com

۲۱- أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ○

کیا ہم نے اس (قرآن) سے قبل ان کو کوئی کتاب (علیحدہ) دے رکھی ہے جس سے یہ استدلال کرتے ہیں۔

۲۲- بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ○

بلکہ وہ (دلیل کے طور پر یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی راہ (شرک) پر (چلتا) پایا، اور ہم انہیں کے نقشِ قدم چل رہے ہیں۔

۲۳- وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ○

اور (یہ کوئی نئی بات نہیں) اسی طرح جب بھی آپ سے قبل ہم نے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا بھیجا تو وہاں کے خوشحال لوگ یہی کہتے رہے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (اسی) ایک راہ (اور طریقہ) پر پایا ہے اور ہم تو انہیں کے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں (اگر وہ ہدایت یافتہ تھے تو ہم بھی ہیں اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ہمارے باپ دادا سے بڑھ کر ہمارا خیرخواہ اور ہادی کون ہو سکتا ہے)۔

۲۴- قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ○

(اس پر ان کے ہر نبی نے یہی) کہا کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہتر راہِ ہدایت لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا (کیا تب بھی تم میری بات نہ مانو گے) وہ بولے (نہیں پھر بھی نہیں) ہم تو تمہارا لایا ہوا (دین) نہ مانیں گے۔

۲۵- فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ ع

ع النصف

پھر ہم نے ان سے (پیغمبر اور شریعت کی مخالفت پر) بدلہ لیا۔ پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔

تیسرا رکوع

حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے اللہ کی وحدت و یکتائی کی تلقین فرمائی تاکہ لوگ ادھر رجوع ہوتے رہیں کیا ان کی تکذیب نہ کی گئی؟ کیا سب لوگوں نے ان کا کہنا مان لیا؟ لوگوں نے ان کو بھی جھٹلایا، ان کے دین کو بھی سحر کہا، یہ کفارِ مکہ بھی حیرت سے کہہ رہے ہیں کہ یہ قرآن ان میں سے کسی دولت مند پر کیوں نہ اترا جو ان کے نزدیک بڑا ہے۔ بڑا کون ہے۔ بڑائی کسے کہتے ہیں یہ نہیں جانتے۔ یہ دنیاوی جاہ و حشمت پر بلندی کا قیاس کرتے ہیں جس کی اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی قدر نہیں۔ وہ

Marfat.com

کیا جانیں کہ رحمت کیا ہے ۔اس کی عظمت کیا ہے اس کی کشادگی اور وسعت کیا ہے جان لو کہ قرآن حق ہے اللہ حق ہے ، رسول برحق ہیں ، سب ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہے ، دنیا میں اللہ نے اپنے رسول اور اپنی کتاب قرآن ہی کو رحمت بنا دیا ہے ، اس کے دامن میں آجانا بڑی نعمت ہے ۔ یہ نگہبان بن جاتا ہے ، مامون بنا دیتا ہے ۔

۲۶۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○

اور (ان کفار مکہ کو وہ وقت یاد دلائیے) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو

۲۷۔ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

مگر ہاں (میں تو) اسی کی (عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا (منشا یہ تھا کہ جس طرح میں نے اپنے بزرگوں کی غلط راہ دیکھ کر چھوڑ دی تم بھی اپنے آباؤ اجداد کی غلط راہ چھوڑ کر اللہ کا راستہ اختیار کر لو۔ وہ خود تمہارا نگران حال بن جائے گا ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین بھی کلمۂ حق لا الہ الا اللہ تھا) ۔

۲۸۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اور اسی کلمۂ (توحید) کو وہ اپنی اولاد میں باقی (اور قائم) رہنے کے لیئے چھوڑ گئے ، تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع رہیں ۔

لیکن افسوس کہ ابراہیم کی قوم نے اس ورثہ کی قدر نہ کی ان کی وصیت پر عمل نہ کیا اور دنیا کے عیش میں پڑ گئے ۔

۲۹۔ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○

تو میں بھی ان (قریش مکہ) کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کی نعمتوں سے) مستفید کرتا رہا ۔ یہاں تک کہ (وہ وقت آگیا کہ رحمت الٰہی پھر ہدایت کے لیے بیتاب ہوئی اور) انکے پاس حق (یعنی قرآن) اور واضح طور سے بیان کرنے والا رسول آ پہنچا ۔

۳۰۔ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

اور جب ان کے پاس کلام حق (یعنی قرآن مجید) آیا تو کہنے لگے یہ (تو) جادو ہے اور ہم تو نہیں مانتے ۔

Marfat.com

قرآن اللہ کا کلام تھا، جب پڑھا جاتا ان کے قلوب پر اثر کیے بغیر نہ رہتا اسی لیے وہ حق ناشناس اس کو جادو سے تعبیر کرتے اور قرآن کو کلامِ الٰہی نہ تسلیم کرنے کے لیے خود کو یوں دھوکہ دیتے

۳۱- وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ○

اور کہتے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا۔ (مکہ اور طائف کے بڑے بڑے سرداروں کو چھوڑ کر ایسے شخص کا کیوں انتخاب کیا گیا جس کو مال و دولت کچھ حاصل نہیں)

یہ ناسمجھ یہ نہیں جانتے کہ اللہ کی رحمت کو وہ بانٹنے والے نہیں وہ اپنی رحمت کو آپ بانٹتا ہے۔ دراصل دنیا کی روزی بھی دینے والا وہی قادرِ مطلق ہے۔

۳۲- أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○

کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمتِ (خاص یعنی نبوت) کو بانٹنا چاہتے ہیں (حالانکہ ہم نے ان کو رحمتِ عام یعنی دنیاوی روزی کی تقسیم کا بھی حق نہیں دیا کیونکہ) دنیوی زندگی میں ان کی روزی ہم (خود) تقسیم کرتے ہیں اور بعض (لوگوں) کے درجے بعض پر بلند کرتے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے (اور دنیا کا انتظام چلتا رہے) اور آپ کے رب کی رحمت (یعنی نبوت) ان کے مال و دولت سے کہیں بہتر ہے جس کو یہ جمع کرتے رہتے ہیں (اور یہ رحمتِ خاص تو خیر ہے، ہمہ تن خیر ہے۔ جب کشادہ کیا کائنات اس میں کھو گئی جب سمیٹا رحمت للعلمین بنا دیا صلے اللہ علیہ وسلم)

دیکھو محمد رسول اللہ کو کیسے کیسے سمجھایا جا رہا ہے، مقامِ خلت سے مقامِ حب کی طرف کیسے لایا جا رہا ہے۔ رحمت کا دامن کتنا کشادہ ہے۔ رحمت کا تصور کتنا حسین ہے "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

۳۳- وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا

اور (نبوت کے مقابلہ میں دنیاوی مال و دولت کی حقیقت ہی کیا ہے) اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریق پر ہو جائیں گے (یعنی اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافر کو عیش میں دیکھ کر سب کافر ہو جائیں گے الا ماشاء اللہ) تو جو اللہ سے انکار کرتے ہیں (اس کی شانِ رحمانیت کو نہیں سمجھتے) ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی (چاندی

Marfat.com

یَظْهَرُوْنَ ○

کی) جن پر وہ چڑھا کرتے ۔

۳۴- وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا
عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ○

اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں (چاندی)

۳۵- وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ع ۱۰ ۹

اور سونے کے (کر دیتے) اور یہ سب سامان تو صرف دنیا کی زندگی کو برتنے کے لیے ہے ۔ (اصل شے تو آخرت ہے) اور آخرت آپ کے رب کے یہاں پرہیزگاروں کے لیے (خاص) ہے (جن کے سامنے سے دنیاوی تزک و احتشام کے پردے اٹھے ہوئے ہیں اور جن کی امیدیں مالکِ کائنات سے لگی ہوئی ہیں)

چوتھا رکوع

جمال اہلِ نظر کے لیے ہے، جو اللہ سے آنکھیں چرائے، حق سے کترائے اس کے لیے نور نہیں نار ہے۔ دنیا میں اہلِ دنیا اور شیاطین منکرینِ حق کو راہ ہدایت سے باز رکھتے ہیں اور یہ اپنے کو حق پر سمجھ کر نازاں ہوتے ہیں اور آخرت میں تو ان کے لیے عذاب ہے ہی ۔ یہ محروم دید، محروم ہدایت ہیں گویا یہ تو گونگے اور بہرے ہیں سرکارِ دوعالم سے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ کے لیے آپ کی قوم کے لیے امر اللہ ہی سب سے بڑی نعمت ہے ۔ اور آپ ہی کا، آپ کی امت کا دنیا و آخرت میں مذکور رہے گا ۔ (اے اللہ ہم کو اس مذکور کا اہل بنا دے آمین)

۳۶- وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ○

اور جو (خدائے) رحمٰن کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (غفلت برتتے) ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے ۔

۳۷ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ
السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ○

اور بلاشبہ یہ (شیاطین) ان کو راہ (حق) سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم راہِ راست پر ہیں (ان کے سامنے سے نیکی و بدی کی تمیز ہی مٹ جاتی ہے)

۳۸- حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

(اور ایسے شخص کی زندگی غفلت میں گزرتی ہے) یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس (قیامت کے روز واپس) آئے گا تو کہے گا (اے میرے ساتھی تیرا بُرا ہو

Marfat.com

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ تو مجھ کو کہاں لے آیا) کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا پس (اللہ کے یہاں پہنچ کر کھلے گا کہ جس کی نصیحت پر وہ عمل کرتے رہے) وہ کیسا برا ساتھی ہے۔

اس دن کافر کہیں گے کہ انہیں نے ہم کو عذاب میں ڈلوایا ہے، اچھا ہوا یہ بھی نہ بچے (لیکن) اگر دوسرا بھی پکڑا گیا تو اس سے کیا فائدہ (حضرت شاہ صاحب)

۳۹۔ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ اور (اس دن ان سے کہا جائے گا کہ) جب تم دنیا میں ظلم (کفر) کرتے ہی رہے تو آج تم کو اس (حقیقت کے اعتراف) سے (کہ تمہارا ساتھی برا تھا) کچھ حاصل نہیں یقیناً تم سب عذاب میں شریک ہو۔ (دنیا میں تمہارا اشتراکِ عمل رہا یہاں بھی شریکِ انجام ہو)۔

اے حبیب ایسے بدنصیب کافروں کی ہدایت کے لئے آپ مضطرب نہ ہوں۔

۴۰۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ بھلا کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو اور ان کو جو صریح گمراہی میں ہیں راہ (ہدایت) دکھائیں گے۔

یہ رحمت کی راہوں سے حق پر آنے والے نہیں یہ تو عذاب کے منتظر ہیں لیکن اس کا وقت ابھی نہیں آیا۔

۴۱۔ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ لا پھر اگر ہم کبھی آپ کو (اس جہانِ فانی سے) لے گئے تو (آپ کے بعد) ہم ان سے بدلہ ضرور لیں گے

۴۲۔ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○ یا ہم (آپ کی زندگی ہی میں) آپ کو وہ (عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے دکھا دیں تو یہ لوگ ہمارے بس میں ہیں (ہم کو ان پر ہر طرح قدرت حاصل ہے ان کو بہر حال اپنے اعمال کی سزا مل کر رہے گی)۔

۴۳۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ بس آپ (آپ کے امتی، آپ کے چنے ہوئے مومن تو بس) اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا مضبوط پکڑے رہیں بے شک آپ صراطِ مستقیم پر ہیں (اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ جس پر نعمت ہی نعمت ہے وہ آپ ہی کا راستہ ہے)۔

Marfat.com

۴۴- وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○

اور بے شک یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے (باعثِ شرف و) نصیحت ہے (کیونکہ تا قیامِ قیامت راہِ ہدایت کا یہ شرف آپ ہی کی امت سے وابستہ رہے گا) اور (لوگو) عنقریب تم سے (قیامت کے روز) پوچھا جائے گا (کہ تم نے دینِ حق سے اپنا رشتہ کس حد تک جوڑا اپنی زندگی کو نورِ قرآن و نورِ رسالت سے کس حد تک سنوارا)۔

(یہی وجہ ہے کہ مومن دنیا میں بھی نیک نام رہنا چاہتا ہے کہ آخرت میں لوگ اس کی نیکی پر شاہد رہیں)۔

۴۵- وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○ ع ۱۰

اور جن پیغمبروں کو ہم نے آپ سے قبل بھیجا ہے ان سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور معبود ٹھیرائے ہیں جن کی پرستش کی جائے (یعنی آپ خود شبِ معراج میں ان سے پوچھ لیں یا لوگ تمام انبیاء کی تعلیمات پر نظر ڈال لیں، کیا کسی دین میں بھی اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی اجازت ہے۔ کیا اس کا جواز ان کے متبعین دکھا سکتے ہیں)۔

پانچواں رکوع

چونکہ گزشتہ رکوع میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے دین کا ذکر تھا، اسی مناسبت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالاتِ زندگی کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے جو عام تھے، سوچو! کیا وہ دنیاوی حیثیت سے بڑے دولت مند اور صاحبِ اقتدار تھے؟ نہیں تھے لیکن اللہ نے انکو نبی بنایا اور اس زمانے کے سب سے بڑے صاحبِ اقتدار فرعون ہی کے پاس ہدایت کے لیے بھیجا، حضرت موسیٰ بھی انسان ہی تھے لیکن منکرینِ حق کا مزاج ہر زمانہ میں یکساں رہا ہے، فرعونیوں نے بھی یہی کہا کہ ان کے ساتھ فرشتے کیوں نہ اترے، یہ دولت مند کیوں نہ ہوئے، یہ لوگ بھی اللہ کی آیات کو جھٹلاتے رہے، معجزات کا مذاق اڑاتے رہے نرمی سے وہ بھی کوئی بات نہ مانے اور جو کچھ سختی کی حالت میں قبول کیا اس پر قائم نہ رہے، لیکن کیا ان کی حق ناشناسی اور کج بحثی حق کو دبا سکی؟ نہیں۔ حق ہی کامیاب رہا، اور فرعون اور اس کی قوم کو تباہ کیا گیا۔

۴۶- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ

اور ہم نے (آپ سے پہلے) موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا، تو انھوں نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا

Marfat.com

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ہوں (اس کا بھیجا ہوا ہوں)۔

لیکن فرعونیوں نے ان کا کہنا نہ مانا

۴۷۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ بلکہ جب وہ ہماری نشانیاں لے کر آئے تو لگے ان کا مذاق اڑانے۔
مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ○

۴۸۔ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ حالانکہ ہم ان کو (اپنی قدرت اور موسیٰ کی صداقت کی) ایک سے ایک بڑھ
اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ کر نشانی دکھاتے رہے اور (جب وہ کسی طرح ایمان نہ لائے اور اپنی سرکشی
بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ پر فخر کرتے رہے تو) ہم نے ان کو آفت میں مبتلا کیا تاکہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آئیں۔

لیکن انہوں نے حق کو پھر بھی نہ پہچانا۔ موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر ہی سمجھا کیے۔ گو اُن سے نجات کے بھی طالب ہوتے۔

۴۹۔ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا اور کہنے لگے اے جادوگر (خدارا) اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو اس عہد
رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کر رکھا ہے (یا اس طریق کے مطابق
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ○ جو تمہارے رب نے تم کو سکھایا ہے تاکہ وہ ہم کو اس آفت سے نجات دے تو) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے (اور تمہارا کہنا مان لیں گے)۔

دیکھو اب بھی کلمۂ حق نہیں پڑھتے صرف ایک مبہم وعدہ کر کے عذاب سے چھٹکارا چاہتے ہیں اور جوں ہی آفت سے نکلتے ہیں سب وعدے توڑ دیتے ہیں۔

۵۰۔ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ پھر جب بھی ہم نے ان سے عذاب اٹھا لیا، تو وہ فوراً عہد شکنی پر اتر آئے۔
اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○

منکرینِ حق کا یہی مزاج رہا ہے کہ تکلیف میں اللہ کو پکارتے ہیں خوشی میں اپنی دولت و ثروت پر علانیہ فخر کرتے اور عظمت جتاتے ہیں۔

۵۱۔ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ اور فرعون نے (دیکھو کس فخر کے ساتھ) اپنی قوم (کے لوگوں) میں پکار کر
يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ کہا اے میری قوم کیا میرے ہاتھ میں مصر کی حکومت نہیں (کیا میں اس کا
وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ بادشاہ نہیں ہوں) اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے (یا میرے ملک

Marfat.com

تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۟ؕ

ہیں) یہ رہی ہیں (یہ سب میرے ہی قبضۂ قدرت میں نہیں؟) کیا تم دیکھتے نہیں (کیا یہ سب میری عظمت اور شان پر شاہد نہیں ہیں؟)۔

۵۲- اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ۟

بلکہ میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے کہیں افضل ہوں جس کو (اس دنیا میں) کچھ (قدر و) منزلت حاصل نہیں اور جو صاف بول بھی نہیں سکتا۔

اگر یہ نبی ہوتا تو دولت مند ہوتا، اگر اسے دعوئے نبوت ہے تو

۵۳- فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ۟

پھر اس کے (ہاتھوں میں) سونے کے کنگن کیوں نہیں پڑے ہوئے ہیں یا (یہ اگر غریب ہی تھا اور اللہ کا بھیجا ہوا تھا تو) فرشتے ہی اس کے ساتھ (اس کی تصدیق کے لیے) پرا جما کر کیوں نہ آئے۔

۵۴- فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۟

غرض اس نے (اس طرح کی تقریروں سے) اپنی قوم کی عقل گم کر دی (اور وہ باطل کی طرف پھسل گئے) پس انہوں نے اس کا کہنا مان لیا، بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔

۵۵- فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۟ۙ

پھر جب انہوں نے (اپنی نافرمانیوں سے) ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

۵۶- فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ۟۠

ع ۱۱

غرض ہم نے (بھی) ان کو گیا گزرا کر ڈالا (وہ تباہ و برباد ہو گئے) اور آنے والوں کے لیے (ان کو) ایک نمونہ (عبرت) بنا دیا۔

چھٹا رکوع

منکرین کی فطرت ہی جھگڑالو ہوا کرتی ہے وہ بات بات میں بحث و تکرار کرتے ہیں، الفاظ میں الجھتے ہیں، مفہوم سے بھاگتے ہیں، سیدھی اور صاف بات ان کے دماغ میں اترتی ہی نہیں۔ قرآن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بھی دیگر انبیاء کی طرح ذکر ہے، کفار نے اس سے بھی جھگڑنے کی ایک صورت پیدا کر لی۔ کہا کہ جب مسیح علیہ السلام کو مسلمان اچھا سمجھتے اور اچھے ناموں سے یاد کرتے ہیں تو ہمارے دیوتاؤں کو کیوں برا کہتے ہیں، اس وقت عیسائیت مسخ ہو چکی تھی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بھی بت بنا کر لوگ اسکی پرستش کرتے تھے، اسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف

Marfat.com

بحیثیت پیغمبر کے کی ہے نہ کہ اس بت کی جو لوگوں کا معبود تھا۔ دونوں کا مقابلہ ہی کیا، بات یہ ہے کہ جب ذہن پر فاسد خیالات غلبہ پا لیتے ہیں، انسان ہدایت سے بھاگنے لگتا ہے۔ انسان وہ ہے جو نہ توہمات میں الجھے نہ ظاہری ماحول سے بھٹکے بلکہ حق کو پاکر حق پر قائم رہے اور اسی پر زندگی بسر کرے۔ اسلام بتاتا ہے کہ اللہ ہی حق ہے، اور اس کے پانے کا ذریعہ، دینِ حق، اسلام ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہادی برحق ہیں، دین اور دنیا کی کامیابی کا یہی راستہ ہے، مودّت اور محبت انہیں کے قلوب میں جگہ کرتی ہے جو صاحبِ ایمان ہیں اور ایک پاک زندگی بسر کرتے ہیں۔

۵۷۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝

اور جب مریم کے بیٹے (عیسٰی علیہ السلام) کا (معجزانہ) حال بیان کیا گیا تو آپ کی قوم کے لوگ (یعنی اہلِ مکہ) چلا اٹھے

۵۸۔ وَقَالُوٓا ءَأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝

اور (ازراہِ اعتراض) بولے (یہ دیکھو کہ مسیح کی تو تعریف کی جاتی ہے اور ہمارے بتوں کو برا کہا جاتا ہے) بھلا ہمارے بت بہتر ہیں یا وہ (یعنی عیسٰی، دراصل) انہوں نے آپ سے تو محض جھگڑے کے لیے یہ بات کہی ہے (وہ بھی جانتے ہیں کہ بت اور شے ہیں اور عیسٰی اور ہی کچھ) درحقیقت یہ لوگ تو جھگڑالو (ہی) ہیں۔

۵۹۔ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ ۝

(اور عیسٰی) وہ تو محض ہمارے ایک (برگزیدہ) بندہ تھے جس پر ہم نے اپنا (خاص) فضل فرمایا اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لیے (عبدیت کے ساتھ روحانیت کا) ایک نمونہ بنا دیا۔

یہ تو ایک عیسٰی ابن مریم کو بلا باپ کے پیدا کرنا تھا جن پر ملکوتیت کے آثار تھے۔

۶۰۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہاری جگہ تم میں سے فرشتے ہی بساتے۔ (خواہ تمہاری نسل سے فرشتہ خصال پیدا کرتے یا آسمان سے فرشتے اتارتے۔)

اللہ میں بڑی قدرت ہے تم ان کی پیدائش پر متحیر ہوا بھی تو حضرت عیسٰی پھر آئیں گے اور ان کا نزول قربِ قیامت کی دلیل ہوگا۔

۶۱۔ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هٰذَا

اور وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہیں، پس (آپ فرما دیجئے کہ لوگو حضرت عیسٰی کی عبدیت، نبوت اور ان کی پیدائش، ان کا اٹھایا جانا قیامت کے قریب ان کا نازل ہونا سب حق ہے) اس میں شک نہ کرو اور میری ہی پیروی

Marfat.com

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ کرو یہی سیدھا راستہ ہے ۔

۶۲- وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ اور (دیکھو) شیطان تم کو (راہ حق پر چلنے سے) ہرگز روکنے نہ پائے بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۔

۶۳- وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اور (دین حق کی طرف رسول کا لوگوں کو بلانا کوئی نئی بات نہیں) جب عیسیٰ بھی نشانیاں (یعنی معجزات) لے کر آئے تو انہوں نے (بھی یہی) کہا کہ لوگو! میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں اور اس لیے (آیا ہوں) کہ بعض وہ باتیں جن میں تم جھگڑتے رہتے ہو تم پر واضح کر دوں ۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

یہ سب انبیاء ایک ہی کلمہ کی دعوت دیتے تھے ۔ ایک ہی دینِ حق کی طرف بلا رہے تھے ۔ خدا کی عبادت پر لگاتے تھے اسی کی دعوت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دی اور کہا

۶۴- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی (راہ ہدایت ہے یہی) سیدھا راستہ ہے ۔

یعنی ایک راہِ حق کے دو منکتے ہیں ایک اللہ اور ایک رسول ۔ بندوں کو اللہ کو پانے کے لیے رسول ہی کی اطاعت کرنا چاہیئے ۔ رسول تو اللہ کا بھیجا ہوا اس کا عبد اس کا بندہ ہے اور اس کو اللہ کی بندگی سے ذرا عار نہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے بھی ان کا کہا نہ مانا اور شرک سے باز نہ آئے ۔

۶۵- فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○ پھر ان میں سے ان کے متعدد فرقے بن گئے پس ان ظالموں کے لیے بڑی خرابی ہے ایک دردناک دن کے عذاب سے (ان کو سابقہ ہو گا جس سے وہ بچ نہ سکیں گے) ۔

افسوس ہے ان کے حال پر کہ رحمت کی قدر نہیں کرتے اور زحمت کے منتظر ہیں ۔

۶۶- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ بس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ ان پر اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو

Marfat.com

أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ خبر تک نہ ہو۔

بھلا اس دن ان کو کیا مل جائے گا، یہ تو وہ دن ہو گا کہ

۶۷۔ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۞ سب ہی (دنیاوی) دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے (کہ ان کی باہمی محبت اس دن بھی قائم رہے گی)

ع ۱۱ ۱۲

ساتواں رکوع

قیامت کے دن پرہیزگار بندوں کو اطمینان دلا دیا جائے گا کہ ان کے لیے کوئی خوف و پریشانی نہیں وہ تو اپنے رب کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے جس سے وہ آس لگائے رہے۔ ان کی مہمان نوازیاں ہوں گی۔ عزت ہوگی۔ سرکارِ دو عالم کو مدینہ لے جانے کا اشارہ اسی سورت میں ہے۔ مومن کی جنت مدینہ ہے، یہ بات حسی اور عقلی طور پر نہیں نوراً اور علماً کھلتی ہے طورِ عشق ہی میں، علم کی فضیلت سمجھ میں آتی ہے۔ یہ عشق اللہ کی صحبت سے ملتا ہے۔ سبحان کو اپنا رب بنا لینے سے اس کی عبادت میں ڈوب جانے سے یہ مرتبہ میسّر آتا ہے۔ اس یکتا اور یگانہ کی محبت بندے کو یگانۂ روزگار بنا دیتی ہے۔ مقامِ فردیت بخشتی ہے۔

۶۸۔ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۞ (قیامت کے دن پرہیزگاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو آج کے دن نہ تو تم کو خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ (اس کا بھی اندیشہ نہ کرو کہ اب کبھی اس مقامِ راحت سے جدا کیے جاؤ گے)۔

۶۹۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۞ (یہ وہ لوگ ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۔

۷۰۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○ (حکم ہوگا جاؤ) تم اور تمہاری بیویاں خوش خوش جنت میں داخل ہو جاؤ (وہ مہمان نوازیاں ہوں کہ تمہاری مسرت تمہارے چہروں سے نمایاں ہو، جنت کے شگفتہ پھولوں سے زیادہ تمہارے چہرے شگفتہ ہوں)۔

۷۱۔ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا (خدامِ جنت) ان (معزز مہمانوں) کے پاس سونے کی پلیٹیں اور گلاس لیے پھریں گے اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھ کو اچھا لگے سب موجود

Marfat.com

تَشْتَهِيهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۚ

ہوگا اور (اے اہلِ جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

(دیکھو جنت، نفس کے لیے بھی ہے اور آنکھ کے لیے بھی۔ اشتہا کے ساتھ نفس کا، لذت کے ساتھ چشم کا ذکر ہوا، جنتِ نظر دیدارِ الٰہی ہے)۔

۷۲۔ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور یہی وہ جنت ہے جس کے اب تم اپنے اعمال کے صلہ میں وارث بنادیئے گئے (اللہ کے فضل سے اب تم اس کے مالک ہو)۔

۷۳۔ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

تمہارے لیے اس میں کثرت سے میوے ہیں (اب) اس میں سے (جو دل چاہے) کھاتے رہو (اب کسی پھل پر کوئی پابندی نہیں کسی شجر کا قرب تم کو مغموم نہ کرے گا)۔

آدم کا جنت سے علیحدہ ہونا مشیتِ الٰہی کے تحت تھا، گناہ کے باعث نہیں اگر کوئی لغزش تھی بھی تو وہ معاف کردی گئی تھی ہاں اس مشیت کے تحت دنیا میں جو آزمائش ہوئی اس پر نافرمانوں کو سزا یقیناً ملے گی۔

۷۴۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ۚ

بے شک مجرم دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

۷۵۔ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ۚ

وہ (عذابِ الٰہی) ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس ہو کر رہ جائیں گے (رحمت کی امید تک نہ ہوگی)۔

انہوں نے دنیا میں رحمت کا سہارا ہی نہ لیا رحمت کو پہچانا ہی نہیں اس لیے محروم رحمت رہے۔

۷۶۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا اور وہ تو خود ہی ظالم تھے (اپنے پر آپ ہی ظلم کرتے رہے)۔

یہ وہ دن ہوگا کہ یہ موت کی تمنا کریں گے اور انہیں موت اب نہ آئے گی۔

۷۷۔ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝

اور وہ پکاریں گے، اے مالک (اے داروغۂ دوزخ) بہتر ہے کہ تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے (ہم کو موت دے دے) وہ کہے گا (تم کو اب موت

Marfat.com

کہاں) تم کو تو یہاں ہمیشہ رہنا ہے ۔

لوگو اس عذاب سے بچو، دیکھو عذاب کیوں آیا صرف اس لیے کہ

۷۸۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○

بیشک ہم تمہارے پاس (دین) حق لائے (ہم نے دینِ حق پہنچا دیا) لیکن تم میں اکثر حق سے ہمیشہ بیزار ہی رہے ۔

لیکن ان کی بیزاری اور نفرت سے کیا ہوتا ہے ۔ وہ جو چاہیں تدبیریں کریں ہمارا فیصلہ اٹل ہے ۔

۷۹۔ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○ ج

کیا انہوں نے کچھ طے کر لیا ہے تو ہم نے بھی طے کر لیا ہے (کہ ان کی ہر تدبیر کا قلع قمع ہو جائے اور حق پھیل کر رہے) ۔

۸۰۔ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ط بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں (اس گھمنڈ میں ہیں) کہ ہم ان کی سرگوشیاں اور ان کے مشورے نہیں سنتے ۔ ہاں کیوں نہیں حالانکہ (ہم محض باخبر ہی نہیں بلکہ) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھتے (بھی) جاتے ہیں (تاکہ ان کا نامۂ اعمال بھی مرتب رہے) ۔

ایک طرف تو کفار، اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے دشمن ہیں دوسری طرف وہ خود اللہ پر اتہام لگانے سے باز نہیں آتے ۔

۸۱۔ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ صلے فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ○

آپ (ان احمقوں سے) کہیے کہ اگر (خدائے) رحمٰن کے اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوں

اللہ کے عبد کو اس کے حکم کی سرتابی کی کیا مجال، لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمام تصورات مثلاً سبب، اسباب ازواج و اولاد وغیرہ سے پاک بالا و برتر ہے حقیقت یہ ہے ۔

۸۲۔ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار عرش کا مالک، ان سب باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں

۸۳۔ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○

پس (اے رسول) آپ انہیں لغو باتوں اور کھیلوں میں پڑا رہنے دیں، یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (اس وقت ان کو اپنی سرکشی، خفیہ تدبیریں اور علانیہ گستاخیوں کا مزہ معلوم ہو جائے گا) ۔

Marfat.com

۸۴- وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ○

اور (حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے سوا کہیں کوئی معبود نہیں) وہی آسمان میں لائق عبادت ہے اور وہی زمین میں قابلِ پرستش اور وہ بڑا حکمت والا، بڑا علم والا ہے (جو کچھ بھی ہے سب اس کی حکمت کا کرشمہ ہے، جو کچھ ہو رہا ہے جو کچھ ہوگا، جو مخلوق کی زبانوں پر ہے، یا لوگوں کے دل میں ہے وہ سب سے باخبر ہے)۔

۸۵- وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات (اس کے نام میں برکت ہے اس کی یاد میں برکت ہے) جس کے لیے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

کیوں نہ اسی مالکِ حقیقی کی عبادت کر کے، اس کو راضی کر لو کہ دین و دنیا کی فلاح و بہبود تمہارے حصہ میں آئے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے سامنے کسی کو سفارش کرنے کی بھی مجال نہ ہوگی سوائے ان برگزیدہ بندوں کے جو کلمۂ حق کی شہادت دل و جان سے دیتے رہے۔

۸۶- وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا (اپنا رب سمجھ کر) پکارتے ہیں وہ تو سفارش کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں جو حق کی گواہی دیں اور اس کا علم بھی رکھیں (یعنی جو کلمۂ شہادت کی حقانیت کا قولاً اقرار کرتے ہوں عملاً بھی اس کی تصدیق کرتے ہوں، ان کو سفارش کی اجازت دی جائے گی)۔

کفار ہر چند اللہ کے منکر ہیں۔

۸۷- وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر یہ کہاں بھٹکے پھرتے ہیں (اپنے خالق کی عبادت کیوں نہیں کرتے)۔

حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سمجھایا لیکن جو ازلی کافر تھے اور جن کے قلوب ان کی بداعمالیوں کے باعث سخت ہو چکے تھے انہوں نے کسی طرح اسلام قبول نہ کیا۔ سرکارِ دو عالم کی زبانِ مبارک سے اپنے رب کے حضور جو کلمات نکلے اللہ تعالیٰ قولِ رسول کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے

Marfat.com

انہیں الفاظ کی قسم کھاتا ہے ۔

۸۸۔ وَقِيلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۞

اور (اے حبیب آپ کے) اس کہنے کی قسم کہ اے میرے پروردگار یہ (وہ) لوگ ہیں کہ ایمان (ہی) نہیں لاتے ۔

۸۹۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ ع ۲۲ ۱۳

بس (اب) آپ (بھی) ان سے درگذر کیجیے (ان کو ان کے حال میں چھوڑ دیجئے) اور فرما دیجئے کہ تم پر سلام ہو (اللہ تم کو ہدایت دے) پھر عنقریب ان کو حقیقتِ حال معلوم ہو جائے گی (یا آپ پر ایمان ہی لے آئیں گے یا دوزخ کا ایندھن بنیں گے) ۔

(جو ایمان لانے والے ہی نہیں ان کو تبلیغ متاثر نہیں کرتی خواہ وہ پیغمبروں کی مخلصانہ دعوتِ حق ہی کیوں نہ ہو۔ مبلغین کا فرض اپنی سی کوشش ہے نتائج اللہ کے سپرد کرنا ہیں ۔ خود ہمہ تن اللہ کے ہو کر اللہ کی طرف رجوع رہنے سے یہ امرِ الٰہی کے راز داں بن جاتے ہیں ۔ یہ سب صدقہ ہے حبیبِ پاک کا جن کی رحمت، شفقت اور محبت نے ان کے نام لیواؤں کے لیے بھی معرفت کے دریچے کھول دیئے ہیں ۔)

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

مکّی انسٹھ آیتیں تین رکوع

سنو معرفت کیا ہے ۔ سرکار دو عالم کو پہچاننا، جس نے حضور کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا ۔ قرآن وہ ہے جو رسولِ خدا سے قریب کر دیتا ہے اور رسولِ خدا وہ ہیں جو اللہ سے ملاتے ہیں جن کو اللہ نے ہمہ تن رحمت کی صورت بنایا ۔ اور ہر ذی روح کے لیے انہیں کو اپنے حکم سے صاحبِ امر بنا دیا ۔ یہ سورہ احساسات، اندرونی کیفیات کا ترجمان ہے ۔ عالم کے بیان سے اس کی ابتدا ہے اور اس جلیل القدر کتاب کی قسم کھا کر بتایا جا رہا ہے کہ اللہ ہی نے اسے ایک مبارک رات میں جو خیر و برکت کی رات ہے، لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا ۔ اور ۲۳ سال تک جستہ جستہ حضرت جبرئیل کے ذریعہ قلبِ رسول پر نازل فرماتا رہا ۔ یہ قرآن اسرارِ عظیمہ پر مشتمل ہونے سے بلند مرتبہ اور تبدیلی اور تحریف سے محفوظ ہونے کے باعث مستحکم ہے ۔ اللہ نے اس کو " اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا " فرمایا اور خود کو اس کا بھیجنے والا کہا ۔ اور اس کو بھی رحمت کہا گیا، تاکہ رسولِ اکرم اور قرآنِ عظیم کا وہ تعلق واضح رہے، جس سے سورہ کی ابتدا ہوتی ہے ۔ بار بار حٰمٓ سے سورتوں کی ابتداء کی جا رہی ہے کہ اللہ اور رسول کی محبت دل میں سما جائے ۔ صفت سے ذات کی فہم پیدا ہو،

Marfat.com

تعینات کے پردے در دل سے اٹھ جائیں، پہلے یہ تو معلوم ہو کہ "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ
نے اپنا رسول فرمایا وہ کیا ہیں جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ سمجھو گے اللہ کیا سمجھ میں آئے گا۔
یہاں ذات سرکارِ دو عالم سے قریب لایا جا رہا ہے۔ جس دن آسمان سے دھواں پیدا ہو، اس دن تو سب پر
حقیقت کھل جائے گی۔ بات تو جب ہے کہ قلبِ مومن پر انوارِ ذاتِ محمدی اس کی حیات ہیں کھل جائیں۔
قلب و نظر سے وہ دھواں چھٹ جائے جو حجاب ہے، وہ نظر آ جائے جو صدیقِ اکبر کی نظروں نے دیکھا تھا،

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

گزشتہ سورہ اس بات پر ختم ہوا تھا کہ آپ اپنی فطری رحمت کے باعث منکرینِ حق سے
ان کے حق میں بھی کلمۂ خیر ہی کہہ کر ان سے منہ پھیر لیں، جو اللہ کے نمائندے کو نہیں پہچانتے وہ
اللہ کو کیا پہچانیں گے۔ پسندیدہ گروہ ہیں وہ آتے ہیں جو نمائندے کو پہچانتے ہیں، مقامِ کریم انہیں
کا حصہ ہے جو رسولِ کریم کو پہچانیں۔ اس سورہ میں پہچاننے کے طریقہ کی طرف ہدایت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ حٰمٓ ○

حا۔میم

(حٰمٓ حروف مقطعات میں سے ہیں، اللہ ہی ان کی مراد بہتر جانتا ہے۔ تاہم بعض صوفیاء
نے ح سے حامد اور م سے محمود مراد لیا ہے۔ حٰمٓ حضور کے اسمائے مبارکہ میں سے بھی ہے گویا
یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ اے رسول)

۲۔ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ○

قسم ہے اس روشن کتاب کی (جس کے مضامین واضح ہیں)

۳۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ○

(کہ) ہم نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا ہے (جو بڑی خیر و برکت والی
رات ہے، جس میں رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور)
بے شک ہم (اپنے بندوں کو ان کی غلطیوں پر عذاب سے) ڈرانے والے
ہیں (تاکہ وہ ان غلطیوں سے بچتے رہیں جو موجب ہلاکت اور باعثِ محرومیِ
رحمت ہیں)۔

۴۔ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ○

اس اہم رات میں ہر اہم معاملہ کا (جو ایک سال میں ہونے والا ہے) فیصلہ کر دیا جاتا

آیت نمبر (۳) لیلۃ مبٰرکۃ = مبارک رات۔ شعبان کی پندرھویں یا لیلۃ القدر جو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ہے
جس میں قرآن کریم لوح محفوظ سے سماءِ دنیا پر نازل فرمایا گیا۔

Marfat.com

ہے (اسی رات میں نعمتیں اور روزی تقسیم ہوتی ہے، حیات و ممات کے فیصلے سے فرشتوں کو باخبر کیا جاتا ہے)۔

۵- اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ

(اور یہ) احکام ہماری بارگاہ سے جاری ہوتے ہیں کیونکہ ہم ہی (قرآن، صاحبِ قرآن اور فرشتوں کو) بھیجنے والے ہیں (تاکہ انوارِ ذاتِ محمدی سے حق و باطل نمایاں ہو جائے، فرقان ان پر سند رہے)۔

۶- رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ

(اور یہ سب) آپ کے رب کی رحمت ہے، بے شک وہ (سب کی دعائیں) سننے والا، (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

اور یہی قادرِ مطلق

۷- رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۞

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے (اللہ، رسول اور قرآن کو تم اسی وقت سمجھ سکو گے) اگر تم یقینِ کامل میں آ جاؤ (تم میں یقینِ کامل پیدا ہو جائے اس ایقان کی ابتدا بندگی ہے)۔

خوب جان لو کہ

۸- لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۞

اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے وہی تمہارا پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار بھی۔

اے رسول اگر وہ آپ ہی کو نہیں سمجھتے تو اللہ اور اس کے کلام پر کیا ایمان لائیں گے۔

۹- بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۞

بات یہ ہے کہ وہ (سنجیدگی سے غور بھی نہیں کرتے حقائق کے بارے میں) شک میں پڑے کھیل میں مصروف ہیں۔

(ہر طرح کے وسوسے ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ جہل نے ان کی نگاہوں پر پردے ڈال دیئے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ قرآن وہ ہے جو رسولِ خدا سے قریب کرتا ہے اور رسولِ خدا وہ ہیں جو خدا سے ملاتے ہیں)۔

۱۰- فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ

پس (آپ ان منکرینِ حق سے کنارہ کش رہیئے اور) اس دن کا انتظار کیجئے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا

Marfat.com

۱۱- يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ جو لوگوں کو گھیرلے گا یہی دردناک عذاب (کی ابتدا) ہے۔

کفار کی حالت اسی وقت سے متغیر ہونا شروع ہو جائے گی، تفاسیر میں ہے کہ قیامت کے قریب ایک دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو گھیرے گا، مومنوں پر معمولی سا اثر ہو گا لیکن کافر بے ہوش ہو جائیں گے گویا آسمان اپنی پہلی حالت کی طرف عود کرے گا اس وقت سب ہی کو دامن رحمت کی تلاش ہو گی، لیکن جو یہاں اس سے محروم رہے وہاں بھی محروم رہیں گے، جنہوں نے یہاں پہچاننے سے انکار کیا، وہاں ان کا اقرار قبول نہ ہو گا وہ گڑگڑا کر دعا کریں گے۔

۱۲- رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اے ہمارے پروردگار ہم پر سے اس آفت کو دُور کر دے ہم (تجھ پر، تیرے رسول کے ہر فرمان پر) ایمان لاتے ہیں،

۱۳- اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ (اب) ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے (اور سمجھنے) کا موقع کہاں حالانکہ ان کے پاس ہمارا رسول مبین آچکا تھا (نور حق سے منور، آیات و احکامات کو واضح انداز سے بیان کرنے والا، لیکن انہوں نے نمائندہ ہی کو نہ پہچانا حقائق پر ایمان کیا لاتے)۔

ان کے پاس وہ رسول آیا جس کی شانِ رسالت و محبوبیت ہر طرح نمایاں تھی۔

۱۴- ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○ پھر (بھی) انہوں نے اس سے مُنہ پھیر لیا اور (ان گستاخوں نے یہ) کہا کہ (یہ تو) سکھایا ہوا ہے، مجنون ہے۔

یہ تو وہ لوگ ہیں کہ اگر ان پر سے عذاب ہٹا بھی لیا جائے تب بھی یہ انکار ہی پر جمے رہیں گے

۱۵- اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ (لو) ہم تھوڑے عرصہ کے لیے عذاب کو دُور کیے دیتے ہیں (دیکھو) تم پھر اپنی سابقہ روش پر) لوٹ آؤ گے۔

(کفارِ مکہ کی زندگی میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ ایک بار سخت قحط پڑا لوگ سرکارِ دو عالم کے پاس آئے کہ آپ دُعا فرمائیں ہم ایمان لائیں گے۔ آپ نے دعا فرمائی بارش ہوئی تنگی دُور ہوئی لیکن یہ کفار ایمان نہ لائے)۔

۱۶- يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ (لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت پکڑ پکڑیں گے (اس دن تم بچ نہ سکو گے اور

Marfat.com

اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○ بے شک ہم بدلہ لے کر چھوڑیں گے (جہاں اللہ کے بے شمار انعامات ہیں وہاں چند امور پر سزا بھی سخت ہے)

تاریخ عالم کا مطالعہ تم کو بتائے گا کہ دنیا میں بھی آفتیں اور بلائیں اسی وقت آئیں جب لوگوں نے اللہ کے حکم اور اس کے رسول کی توہین کی، ان کے فرمان سے ان کی اطاعت سے سرتابی کی، فرعون اور موسیٰ کے ساتھیوں کی آزمائش کا واقعہ یاد کرو۔

۱۷۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ○ اور ہم نے ان (کفار مکہ) سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا۔

۱۸۔ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ (اس نے فرعون سے کہا) کہ اللہ کے (ان) بندوں کو میرے حوالہ کر دو (انہیں اپنا بندہ نہ بناؤ، انہیں آزاد کرو) میں تمہارے پاس (اللہ کا) بھیجا ہوا ہوں معتبر (اور قابل اعتماد ہوں)

۱۹۔ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور یہ (بھی کہا) کہ اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے (اپنی نبوت کی) ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

۲۰۔ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○ اور (یاد رکھو کہ تم مجھ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے) میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آچکا ہوں اس بات سے کہ تم مجھ کو سنگسار کر دو (مجھے اپنے رب کی حفاظت پر پورا بھروسہ ہے، تمہارے ڈرانے دھمکانے کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا)

۲۱۔ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو میری راہ سے ہٹ جاؤ (مجھ کو اپنا کام کرنے دو، بنی اسرائیل کو لے جانے دو مجھے ایذا دینے کے درپے نہ ہو کہ تم پر عذاب آئے)۔

لیکن وہ موسیٰ کو ایذا دینے سے باز نہ آئے

۲۲۔ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○ آخر انھوں نے (یعنی موسیٰ نے) اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں (سرکشی ان کی فطرت بن چکی ہے۔ اب جو تیرا حکم ہو)۔

الثلث

یاد رکھو جب پیغمبر تنگ آکر اپنی قوم کو اس کی بداعمالیوں کے باعث اللہ کے سپرد کرتا ہے تو عذاب ضرور آتا ہے۔

Marfat.com

۲۳۔ فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۝ۙ
پھر (موسیٰ کو حکم ہوا کہ) میرے بندوں کو رات ہی رات لے کر نکل جاؤ، لوگ ضرور تمہارا تعاقب کریں گے۔

راہ میں دریا پڑے گا اس پر اپنا عصا مارنا پانی پھٹ جائے گا خشک راستہ نکل آئے۔

۲۴۔ وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ۝
اور تم اس دریا کو تھما ہوا چھوڑ دینا بلاشبہ ان (فرعونیوں) کا لشکر غرق ہو کر رہے گا۔

ایسا ہی ہوا اور وہ سب کے سب تباہ ہوئے البتہ

۲۵۔ كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۝ۙ
وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے

۲۶۔ وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۝ۙ
اور (اپنی) کھیتیاں اور آراستہ مکان

۲۷۔ وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۝ۙ
اور (بہت کچھ) ساز و سامان (بھی چھوڑا) جن میں وہ عیش کیا کرتے (اور جن کا ذکر لذت کے ساتھ کیا کرتے) تھے

۲۸۔ كَذٰلِكَ ۚ وَاَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۝
اسی طرح (وہ تباہ اور برباد ہوئے) اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان (کے ساز و سامان) کا مالک بنا دیا۔

۲۹۔ فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ وَمَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ۝ ع
پھر ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین، اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی۔

(وہ ہلاک کیے گئے نہ عالمِ سفلی کو افسوس ہوا نہ عالمِ علوی کو خس کم جہاں پاک! البتہ مومن کے مرنے پر وہ زمین روتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا اور آسمان کا وہ دروازہ روتا ہے جس سے اس کا رزق اترتا اور اس کے عملِ صالح اوپر چڑھتے تھے)۔

دوسرا رکوع

مومن کے لیے انعامات ہیں، نصرتِ الٰہی ہے، کافر کے لیے ڈھیل ہے لیکن نجات نہیں، مومن دنیا اور دنیا والوں کے لیے رحمت بنتا ہے، کافر دنیا والوں کے لیے وبال۔ فرعون کا وجود ایک مجسم مصیبت بنا ہوا تھا، مخلوق کو اس کے ظلم سے نجات دیا جانا تقاضائے رحمت تھا۔

۳۰۔ وَلَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مِنَ
اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے بچا لیا۔

Marfat.com

الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ○

۳۱- مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ○

(یعنی) فرعون (کے ظلم وستم) سے بے شک وہ (بڑا) سرکش (اور) حدِ (عبودیت) سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔

۳۲- وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

اور ان (بنی اسرائیل) کو ہم نے دانستہ جہان کے لوگوں پر فضیلت دی تھی (مثلاً بے شمار انبیاء کا ان میں پیدا ہونا حکومت کا ملنا وغیرہ)۔

۳۳- وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ○

اور ہم نے ان کو (اپنی قدرت وحکمت کی) ایسی نشانیاں (آیات ومعجزات کی صورت میں) عطا کی تھیں جن میں صریح انعام تھا (اور حضرت موسٰی کے ہاتھوں ان کی آزمائش بھی)۔

یہ کفارِ مکہ بھی رحمتِ الٰہی کو نہیں پہچانتے اور

۳۴- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ○

یہ لوگ (بھی) یہی کہتے ہیں

۳۵- اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ○

کہ ہم کو تو بس پہلی بار (یعنی ایک بار) مرنا ہے اور ہم کو دوبارہ جی اٹھنا نہیں۔

۳۶- فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

بھلا ہمارے باپ دادوں کو (تو زندہ کر کے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ (تاکہ ہم کو حیاتِ ثانیہ کا یقین ہو جائے)۔

ذرا ان سے کہیے کہ تم اپنے سے زیادہ طاقتور قوم تُبّع کا حال دیکھ لو، جب وہ اپنی سرکشی کے سبب عذابِ الٰہی سے بچ نہ سکے تو تم کیسے بچ جاؤ گے۔

۳۷- اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○

بھلا (قوت وطاقت میں) یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم کے لوگ اور جو ان سے پہلے (سرزمینِ عرب میں) گذر چکے ہیں۔ ہم نے ان (سب) کو غارت کیا (خواہ وہ قوم تبع کے لوگ تھے یا عاد وثمود وغیرہ) بے شک وہ بڑے گنہگار تھے۔

آیت نمبر (۳۷) تبّع = یمن کے بادشاہ کا لقب تھا۔ کونسا بادشاہ مراد ہے واضح نہیں فرمایا گیا۔ دراصل ان میں اکثر ہی سرکش ونافرمان تھے اور ویسے ہی ان کی قوم۔ یہ لوگ اپنی قوت، طاقت میں اہلِ عرب میں ضرب المثل تھے۔

Marfat.com

۳۸۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اسکو جو انکے درمیان ہے محض تفریحِ طبع کے لیے نہیں بنایا۔

بلکہ ہم نے ان کو ایک مقصد سے، حق و حقانیت سے بنایا ہے تخلیق میں جو کیفیات ہیں ان کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

۳۹۔ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور ہم نے ان کو (ایک مقصد) ایک حکمت ہی سے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ (ہماری مصلحتوں کو) نہیں سمجھتے۔

۴۰۔ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ لا

بلاشبہ فیصلہ کا دن (یعنی یوم قیامت) ان سب (کے حساب کتاب) کا وعدہ مقرر ہے۔ (وہ اپنی حیاتِ ثانیہ، حشر نشر، سوال جواب سب آنکھوں سے دیکھ لیں گے)۔

۴۱۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ لا

اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان لوگوں کو (کہیں سے) مدد ہی پہنچے گی

۴۲۔ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ ع

ع ۲ ۱۳ ۱۵

مگر جس پر اللہ رحم فرمائے (وہی نجات پائے گا) بے شک وہ (بڑا) زبردست (اور) بڑا رحم والا ہے۔

(جس طرح دنیا اس کی قدرت، حکمت اور رحمانیت کا مظہر ہے اسی طرح آخرت اس کے غلبے، قدرت اور شانِ رحیمی کا مظہر ہوگی۔ مومن کے لیے اللہ کی رحمانیت رحیمی بن کر چھا جائیگی، کافر کو قوت و غلبہ والے رب کا سامنا ہوگا)۔

تیسرا رکوع

دوزخ کافر کی نظروں کے سامنے ہوگی۔ جہاں زقوم کا درخت کھولتا ہوا پانی اس کی غذا ہوگی، وہ دوزخ میں ڈھکیلا جائے گا۔ یہ وہ بدنصیب ہے جو دنیا میں اپنے کو زبردست عزت والا سمجھتا رہا لیکن مومن جو اللہ کو صاحبِ عزت، صاحبِ قدرت اور قادرِ مطلق سمجھتا رہا اللہ کے یہاں اس کی مہمان نوازیاں ہوں گی۔ یہ سب اللہ کا فضل ہوگا۔ یہ دنیا اللہ کے اسم صبور کا مظہر ہے، یہاں ہمہ تن انتظار بن کر رہنا ہے۔ صبر سے دن گزارنا ہے۔ رحمت پر نظر رکھنا ہے عذاب سے ڈرتے رہنا ہے یہ کیسے ہوتا ہے آئندہ سورہ میں واضح کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

۴۳- اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ بے شک زقوم کا درخت (جو تھوہڑ کے قسم کا ہوگا یہ وہ درخت ہے جو صرف دوزخ میں ہوگا اور یہی)

۴۴- طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ گنہگاروں کا کھانا ہوگا۔

۴۵- كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ (یہ غذا ایسی ہوگی) جیسے پگھلا ہوا تانبا، پیٹوں میں اس طرح کھولے گا

۴۶- كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ جیسے کھولتا ہوا پانی۔

۴۷- خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ (عذاب پر مامور فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔

۴۸- ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی عذاب دینے کے لیے ڈالو۔ (وہ پانی جو محض سر پر نہ پڑے گا بلکہ دماغ سے اتر کر آنتوں کو کاٹتا ہوا باہر نکلے گا)

اس سے کہو کہ لے اپنے گھمنڈ اور انکار کا

۴۹- ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۝ مزہ چکھ، تو بڑا عزت والا سردار (بنتا) ہے۔

۵۰- اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ (دیکھ لو) یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم شبہ میں پڑے تھے (سمجھتے تھے کہ قیامت کوئی چیز ہی نہیں)۔

اور جن کو رسولِ کریم کے فرمان پر یقین تھا

۵۱- اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ بیشک پرہیزگار (اللہ سے ڈرنے والے چین اور) امن کی جگہ میں ہوں گے۔

۵۲- فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ (جنت کے پُرفضا) باغوں میں اور (دلکش چشموں (کے درمیان)

۵۳- یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ وہ (طرح طرح کے) باریک اور دبیز ریشمی لباس میں ملبوس، (اور بڑے اختلاط و محبت سے) ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۵۴- كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ (وہاں) یوں ہی ہوگا اور ہم (دلکش) بڑی آنکھوں والی حوریں ان کی بیویاں بنادیں گے۔

Marfat.com

۵۵- یَدۡعُوۡنَ فِیۡہَا بِکُلِّ فَاکِہَۃٍ اٰمِنِیۡنَ ○ (اور) وہاں وہ اطمینان سے سب قسم کے میوے منگوائیں گے۔

یہ لطف دوامی ہوگا۔ موت ذبح کردی جائیگی۔ اب کسی سے کوئی جدائی نہ ہوگی۔ جدائی کا تصور بھی نہ ہوگا کہ خوف وحزن کا سوال پیدا ہو۔

۵۶- لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡہَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَۃَ الۡاُوۡلٰی ۚ وَ وَقٰہُمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ ○ وہاں لوگ موت کا مزہ (بھی) نہ چکھیں گے سوائے اس موت کے جو پہلے آچکی۔ اور (سب سے بڑی نعمت تو اہلِ جنت کو یہ ہوگی کہ اللہ) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

ورنہ انسان کی طاقت کہاں کہ اپنے اعمال کے سہارے جنت پاسکے یہ تو ایمان والوں پر

۵۷- فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ○ آپ کے پروردگار کا فضل ہے (یعنی آپ کی نظرِ التفات آپ کی دُعائیں ہیں کہ وہ اس فضل کے مستحق بن گئے اور) یہی وہ بڑی کامیابی ہے (جس کے وہ متمنی تھے)۔

اگر لوگ آپ کو دیکھیں آپ کی سنیں تو سب کچھ ان کی سمجھ میں آجائے مشکل باتیں آپ کی زبان سے آسان کردی گئی ہیں۔

۵۸- فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ○ پس ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں آسان کردیا ہے تاکہ وہ (آپ کے رب کو) یاد رکھیں (نصیحت حاصل کریں)

سمجھ لیں کہ اس کے روبرو جانا ہے، کلام سے فہمِ کلام پیدا کریں سمجھیں کہ کلام اللہ کی صفت ہے اس کا غیر نہیں۔ کلام موجود ہے اللہ موجود ہے کلام ومتکلم دونوں موجود ہیں۔ نظر میں بلندی ہو تو سب آسان ہے۔ اگر اللہ کا یہ کلام اور آپ کا پُر اثر اندازِ بیان ان کو حق کی طرف نہیں لاتا تو ان کو چھوڑیئے ان کو اپنی الجھنوں میں پڑا رہنے دیجئے، دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

۵۹ ع ۳ فَارۡتَقِبۡ اِنَّہُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ○ ع اب آپ بھی انتظار کیجئے وہ بھی (کسی) انتظار میں ہیں (آپ ان کا حشر دیکھیں گے یہ سرنگوں ہوں گے، گھٹنوں کے بل گریں گے، ہلاک ہوں گے)۔
۱۶

Marfat.com

سُوْرَۃُ الجَاثِیَۃِ

مکّی سینتیس آیتیں چار رکوع

یہ سورہ گزشتہ سورہ کا تتمہ ہے ۔ گزشتہ سورہ کی آخر آیت میں منکرین حق کے بارے میں ارشاد ہوا تھا کہ اے رسول آپ انتظار فرمائیں اور یہ بھی منتظر ہیں ۔ انتظار انتظار میں فرق ہے ۔ کافر اپنی کوششوں پر نازاں اپنی تدابیر کے نتائج کا منتظر رہتا ہے اور ناکام اور مایوس ہوتا ہے ۔ مومن حق کے لیے اپنی سی ہر ممکن جدوجہد کرتا ہے اور نتائج کے لیے اللہ کی عنایت کا منتظر رہتا ہے بالآخر کامیاب اور سرفراز ہوتا ہے ۔ کافر کو نتیجہ میں وہی دخان، دھواں گھیرتا ہے اور گھٹنوں کے بل میدانِ حشر میں لاڈالتا ہے ۔ خوف و ہیبت اس کا احاطہ کر لیتی ہے اس کے اوسان بجا نہیں رہتے ، مومن کو یہی دھواں جوارِ رحمت میں لے جاتا ہے ۔ اور وہ خوف و ہیبت سے مامون، لوگوں کو گھٹنوں کے بل پڑا دیکھ کر اپنے رب کی عنایات اور کرم پر نازاں اور مسرور ہوتا ہے ۔ کافر دنیا میں آیاتِ الٰہی کا منکر رہتا ہے حق سے محروم جاتا ہے ۔ دنیا میں اس کے لیے خرابی ہے آخرت میں اس کے لیے دوزخ کا مخصوص گڑھا یعنی سخت عذاب ۔ مومن دنیا میں آنکھیں کھول کر زندگی بسر کرتا ہے ۔ اللہ کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھتا اور اللہ کی حمد و ثنا سے قلب کو معمور کرتا ہے ، اس کے ذہن کو فراست اور روح کو بصیرت عطا ہوتی ہے ۔ اسے ہر جگہ اللہ کی قدرت و حکمت کے جلوے نظر آتے ہیں ۔ اس پر آشکار ہو جاتا کہ ربطِ قلب سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اسی کا نام حکمتِ اسلامیہ ہے ۔ جسم اور روح کے درمیان یہی قلب ہے جو اگر سلامتی پایا ہوا ہے تو عالمِ روح اور عالمِ امر کی نشانیاں دیکھ لیتا بلکہ دکھا دیتا ہے ۔ بصیرت اسی کے رابطہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ اسرار و حکم اسی آئینہ میں کھلتے ہیں ۔

دیکھو سورۂ مومن سے ہر سورہ "حٰمٓ" کے ساتھ نزولِ کتاب ہی کے پُر حکمت عنوان سے شروع ہوتا ہے اور یہاں پہلی دونوں آیات وہی ہیں جو سورۂ مومن کی تھیں ۔ لیکن وہاں مومن کے ساتھ اللہ کی مغفرت کے وعدے تھے یہاں بصیرت و رحمت خصوصی کا ذکر ہے ۔ مومن پر کلام ہی کے آئینہ میں حقائق کھلتے ہیں اور کلام ہی متکلم سے قریب کرتا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ حٰمٓ ○

حا ۔ میم

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے

Marfat.com

۲۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

(مومن کا کام قرآن حکیم کے اسرار و معارف پر غور کرنا ہے، کلام سے متکلم کی طرف جانا ہے، حکمتِ اسلامیہ کو سمجھنا ہے۔ ربطِ قلب پیدا کرنا ہے)۔

۳۔ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بے شک آسمانوں اور زمین میں مومنوں کے لیے (بے شمار) نشانیاں ہیں۔

کائنات کی ہر شے اسی کی قدرت و حکمت کا مظہر ہے۔ ذرا ربطِ قلب پیدا ہو جائے تو اللہ اور رسول کا پتہ کیسے نہ چلے۔

۴۔ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اور تمہاری پیدائش میں اور جانوروں میں جو اس نے پھیلا رکھے ہیں یقین رکھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

انسان اگر ذرا بھی عقل سے کام لے تو اللہ کے وجود میں شک نہ کرے۔

۵۔ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور رات و دن کے یکے بعد دیگرے آنے جانے میں اور اس رزق میں جو اللہ آسمان سے اتارتا ہے پھر جس سے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرماتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو سمجھ سے کام لیتے ہیں۔

۶۔ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سناتے ہیں پھر یہ لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کن باتوں پر ایمان لائیں گے

لوگو۔ ذرا سوچو کہ اللہ کے کلام، اللہ کے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے تو کیا کرو گے۔ یاد رکھو کہ

۷۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ ہر جھوٹے گنہگار کے لیے خرابی ہے (یا دوزخ کا وہ بڑا گڑھا ہے جسے ویل کہتے ہیں

Marfat.com

۸- يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(سخت عذاب ہے اس گنہگار کے لیے جو) اللہ کی آیتوں کو جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں سنتا ہے پھر غرور سے اپنی ضد (اپنی ہی بات) پر یوں اڑا رہتا ہے گویا اس نے (پیغامِ حق) سنا ہی نہیں پس آپ اسے ایک دردناک عذاب کی بشارت (سنا دیجئے)۔

۹- وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور (منکر کا تو یہ حال ہے کہ) جب ہماری آیتوں کا اسے کچھ علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ انہیں لوگوں کے لیے ذلّت کا عذاب ہے۔

یہ لوگ حق کی توہین کیا کر سکتے ہیں یہ تو اپنی ذلت کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔

۱۰- مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ان کے آگے دوزخ ہے اور جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کمایا ان کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ وہی (لوگ کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا اپنا کارساز (معبود و مددگار) بنا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا (ہی سخت) عذاب ہے۔

۱۱- هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ ع ۱۱/۱۷

یہ (قرآن تو سر تا سر) ہدایت ہے (تمہارے لیے مکمل لائحۂ عمل ہے) اور جو لوگ (یہ نہیں سمجھتے اور) اپنے رب کی آیتوں سے انکار کرتے رہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

دوسرا رکوع

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو انسان کی خدمت پر مامور کر رکھا ہے اس لیے کہ انسان اپنے کو اللہ کی بندگی کے لیے مستعد رکھے، عملِ صالح سے اپنے جسم اور روح کے لیے رزقِ طیب حاصل کرے، جو اِن کی بالیدگی میں معاون ہو اور فکرِ سلیم سے شریعت کے اس محفوظ راستہ کو اپنے لیے لائحۂ عمل بنائے، جو اس کو خواہشِ نفس سے مغلوب نہ ہونے دے۔ اس دینِ مبین کی باتیں انسانوں کی آنکھیں کھولنے والی ہیں۔ خواہ وہ انس میں ہوں یا نسیان میں۔ البتہ رحمت انہیں کے لیے ہے جو اس پر

Marfat.com

ایمان وایقان رکھتے ہیں جو نہیں مانتے وہ اپنا نقصان آپ کرتے ہیں اللہ کی مغفرت اور رحمت سے محروم ہوتے ہیں - بھلا یہ نیک و بد برابر کیسے ہو سکتے ہیں ۔

۱۲- اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ
وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○

اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے کام میں لگا دیا تاکہ اس (اللہ) کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ (سمندر میں سفر کرو، معاش حاصل کرو اور ہر طرح کے فائدے اٹھاؤ) اور تاکہ تم (اپنے منعم حقیقی کو نہ بھولو اور اس کا) شکر ادا کرتے رہو۔

۱۳- وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اور اس نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے حکم سے تمہارے کام پر مامور کر رکھا ہے (کیا تم سوچتے نہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا) بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں (مخلوق سے خالق کو پہچانتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں)۔

یہی مقصدِ حیات ہے ، اللہ سے امید، اللہ سے دل کو لگائے رکھنا۔

۱۴- قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا
لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ
لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا
یَكْسِبُوْنَ ○

اور (آپ) ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو اللہ تعالیٰ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے (یعنی جن دنوں کو اللہ نے سزا و انعام کے لیے خاص فرمایا ہے) تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ وقت مقررہ پر پھر) ایک قوم کو ان کے اعمال کا بدلہ دے (مومن کے لیے عفو و درگذر کا انعام اور کافر کے لیے ظلم و زیادتی پر سزا)۔

۱۵- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰی
رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○

جس نے (اس دنیا میں) نیک عمل کیے تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لیے کیے اور جس نے برائی کی تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے پھر (ایک دن آئیگا کہ) تم سب اپنے پروردگار کی طرف واپس کیے جاؤ گے۔

اگلی امتوں پر انعامات اور آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہا ہے اب تاقیامِ قیامت امتِ محمدیہ کا امتحان ہے۔ شریعت ان کو دی گئی ہے اور صاحبِ شریعت سرکارِ دو عالم ہیں جن کی فطرت اور جبلّت ہی قرآن ہے۔ وہ ہادیٔ برحق ہیں، سراپا رحمت ہیں، ان کے جلوے ان کے

Marfat.com

انوار عام ہیں۔ اب امت کو زیبا نہیں کہ اپنی خواہش پر چلے یا دوسروں کی باتوں میں آئے اور اتباع میں لغزش ہو۔

۱۶۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور (آپ کی امت سے قبل) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت بخشی اور (روحانی اور جسمانی ہر طرح کا) پاکیزہ رزق عطا کیا۔ اور ان کو (ان کے زمانے میں) تمام اہل عالم پر فضیلت دی۔

۱۷۔ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور ہم نے ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیئے (دین حق کی صداقت کے بارے میں کھلے معجزات عطا کیئے) پھر انہوں نے (دین حق کے اس علم کے آنے کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا (اور گروہ در گروہ ہو گئے) بے شک آپ کا پروردگار ان کے درمیان قیامت کے دن جن امور میں وہ جھگڑتے تھے فیصلہ کردے گا۔

۱۸۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پھر (ان بنی اسرائیل کے متعدد انبیا کے بعد) ہم نے آپ کو دین کی واضح راہ پر مامور کر دیا۔ پس آپ اسی پر چلتے رہیں اور ان لوگوں کی خواہش پر نہ چلیں جو دین کی سمجھ ہی نہیں رکھتے۔

(امت محمدیہ کو جب کسی اہم کمزوری سے باخبر کرنا ہوتا ہے تو خطاب سرکارِ دو عالم سے ہوتا ہے تاکہ امت پورے طور سے ہوشیار رہے اور منکرینِ حق کی خواہشات کی پیروی کا خیال بھی دل میں نہ لائے)۔

۱۹۔ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

بلاشبہ اللہ کے مقابلہ میں یہ لوگ آپ کے کچھ بھی کام نہیں آسکتے اور بے شک کفار ایک دوسرے کے دوست ہیں اور متقیوں کا دوست اللہ ہے (جو قادر مطلق ہے)۔

Marfat.com

الْمُتَّقِيْنَ ○

۲۰- هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

یہ بصیرت افروز باتیں ہیں (سب ہی) لوگوں کے لیے (خواہ وہ راہِ ہدایت پر ہوں یا بھول میں پڑے ہوں) اور یہ (قرآن تو) رحمت اور ہدایت ہے ان لوگوں کے لیے جو (اللہ اور اس کے رسول پر) یقین رکھتے ہیں۔

۲۱- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ ع ۲ ۱۰ ۱۸

کیا جو لوگ بُرائیاں کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے (ان دونوں کے ساتھ ایک سا سلوک ہو اور) ان سب کا مرنا جینا یکساں ہو جائے (کیسا غلط تصور ہے) کیا برا حکم ہے جو وہ لگاتے ہیں۔

تیسرا رکوع

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تو آزمائش کی جگہ بنایا ہے انسان کو وہی ملے گا جو اس نے کمایا۔ بُرائی کی سزا اسی قدر ہوگی جتنی بُرائی اس نے کی۔ البتہ کسی پر فضل و کرم فرمائے تو اس کی عطا ہے، ہاں اگر کسی کے دل پر اس کی بداعمالیوں کے باعث مہر ہی لگ چکی ہے سمعِ قبول اور دیدۂ بینا سے وہ محروم ہی ہو چکا ہے تو اس کو راہِ ہدایت کون دکھا سکتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے تو یہی ظاہری زندگی، یہی زمانہ کی گردش ہی سب کچھ ہے وہ نہیں جانتے کہ حقیقتِ ہستی کیا ہے، وہ علمِ حقیقی کو چھوڑ چکے اپنے ظن پر اعتماد کر کے جو چاہتے ہیں بکتے رہتے ہیں، آخرت کے وعدوں کی تکمیل دنیا میں چاہتے ہیں۔ جو قیامت میں ہوگا ان کی آنکھیں دیکھ لیں گی۔

۲۲- وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ (ایک مقصد کے تحت جیسے چاہیئے تھا) بنایا اور (اس لیے بنایا) تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ د جائے اور (قیامت کے دن بھی) ان پر ذرا زیادتی نہ ہو

۲۳- اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ

بھلا دیکھیئے تو جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھیرا لیا (جدھر خواہش لے چلی چل پڑا۔ معیارِ حق و ناحق کو چھوڑ دیا تو اللہ نے بھی اس ک

Marfat.com

وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

اس کے حال پر چھوڑ دیا) اور اللہ نے اس کو باوجود علم کے گمراہ رہنے دیا اور اس کی سماعت اور اس کے قلب پر مہر کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو (آپ ہی خیال فرمائیے کہ) ایسے شخص کو اللہ کے سوا کون راہ راست پر لا سکتا ہے (لوگو) کیا تم غور نہیں کرتے۔

ہدایت کے لیے ضروری ہے کہ انسان نصیحت کو سنے اور قبول کرے جس شخص نے اپنے وہم کو اپنا رہبر بنا لیا وہ ہدایت کیا پائے گا۔ وہ نہ ہستی سے واقف ہے نہ حقیقت ہستی سے آگاہ۔

۲۴۔ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

اور وہ کہتے ہیں بس ہماری (زندگی) تو یہی دنیا کی زندگی ہے (اسی دنیا میں) ہم جیتے اور مرتے ہیں اور ہم کو صرف (گردش) زمانہ ہلاک کرتا ہے اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں (کہ دہر کیا ہے۔ جس کو وہ زمانہ کہتے ہیں وہ حکم خداوندی ہے مومن دہر سے خالق دہر ہی مراد لیتے ہیں اور کفار) وہ تو محض اٹکل سے کام لیتے ہیں۔

عقل کیا کام آئے نصیحت تو سنتے ہی نہیں۔

۲۵۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور جب ہماری واضح آیتیں انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (پہلے دنیا میں زندہ کر کے) لے آؤ (پھر ہم بھی آخرت کی زندگی کو مان لیں گے)۔

۲۶۔ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ع

آپ فرما دیجئے (کہ مارنا اور جلانا انسان کے اپنے بس کی بات نہیں اللہ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دیتا ہے پھر وہی تم (سب) کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں، لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں سمجھتے (اور کج بحثی پر آمادہ رہتے ہیں)۔

ع ۳ ۵ ۱۹

Marfat.com

چوتھا رکوع

سورہ کا آخری رکوع ہے، حق کو دیکھنا اور نہ ماننا، کج بحثی کرنا، حقائق کو بدل نہیں سکتا البتہ یہ انسان کی اپنی تباہی کا موجب ہو سکتا ہے، اللہ کے زمین و آسمان اس کی خدائی اس کی کبریائی کے جلوے سامنے ہیں انسان خالق کائنات کا انکار کرے تو اس کا خمیازہ اسی کو بھگتنا ہوگا۔ قیامت میں منکرین کے یہ گروہ دہشت زدہ گھٹنوں کے بل پڑے ہونگے۔ انہوں نے کتاب کو نہ سنا، اپنا ہی نامۂ اعمال سیاہ کیا۔ جنہوں نے کتاب کی عظمت کو جانا، اللہ کا حکم نبی کی زبان سے سنا اور قبول کیا وہ کتاب اور صاحب کتاب دونوں کے پروانے بن گئے، ایمان بھی لائے اور عمل بھی کیے ان کیلیے رحمت ہی رحمت ہے۔ یہی رحمت فوز عظیم ہے جنہوں نے آخرت کو بھلا دیا وہ دوزخ میں ڈالے گئے دائمی جدائی ان کے لیے مقرر ہوئی اللہ کی کبریائی جیسی تھی ویسی رہی اس کی حکمت، اس کی قدرت کا کیا کہنا سب تعریف اسی کے لیے ہے جو خالق کائنات ہے، خالق محمد ہے۔ چونکہ سورۂ حٰمٓ سے شروع ہوا تھا حامد و محمود ہی سے خطاب تھا اسلئے اللہ کی کبریائی اور اس کی حکمت پر ختم ہوا کہ معبود حقیقی کی معرفت ہی مقصد حیات ہے۔

۲۷- وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○

اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس روز (حق و باطل کا فیصلہ ہو جائیگا اور) اہل باطل ہی خسارے میں رہیں گے۔

۲۸- وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور آپ دیکھیں گے کہ (منکرین کے) سب گروہ گھٹنوں کے بل (ذلیل و خوار دہشت زدہ) بیٹھے ہونگے ہر امت کو اسکے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور ان سے کہا جائیگا کہ) آج تم کو تمہارے عمل کا بدلہ ملے گا۔

۲۹- هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا مکتوب (تمہارا نامۂ اعمال) ہے جو تمہیں سب کچھ ٹھیک ٹھیک بتلا دیگا بے شک ہم تمہارے اعمال (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے۔

۳۰- فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیگا یہی تو صریح مراد کو پہنچنا ہے۔ (غور کرو یہاں جنت کا ذکر نہیں رحمت کا ذکر ہے)۔

۳۱- وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ

اور جو لوگ کافر تھے (ان سے پوچھا جائیگا) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں

Marfat.com

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ
وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

سُنائی جاتی تھیں سو تم گھمنڈ ہی کرتے رہے (تم نے ان کو قبول نہ کیا) اور تم نافرمان لوگ تھے ہی۔ (نافرمانی تمہاری عادت ہی تھی)۔

۳۲- وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ
لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا
السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا
نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○

اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے ہم تو اس کو محض خیالی چیز سمجھتے ہیں اور ہم کو (اس پر) یقین نہیں۔

منکرین کے یقین کرنے یا نہ کرنے سے وہ قیامت کے حساب وکتاب سے بچ نہ سکیں گے۔

۳۳- وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور (آخر وہ دن آجائیگا جس روز) ان کے اعمال کی برائیاں ان کے سامنے آجائیں گی اور جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے (یعنی قیامت یا عذاب قیامت) ان کو آگھیرے گا۔

۳۴- وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

اور (ان سے) کہا جائیگا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں جیسے تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا، اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

۳۵- ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ○

یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا تھا اور تم کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا (تم اس پر پھولے نہ سماتے تھے) پس نہ آج یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائیگی (یعنی اللہ کو راضی کرنے کا ان کو پھر موقع نہ ملے گا)۔

۳۶- فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ
الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پس تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے (اور وہی) سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

۳۷- وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ع

ع ۱۱ ۲۰

اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

(پس انسان وہی ہے جو اسکی کبریائی کے مقابلہ میں عاجزی وانکساری کو اپنا شعار بنائے اور اسکی بندگی میں لگا رہے)

Marfat.com

پارہ ۲۶

حٰمٓ

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

مکی پینتیس آیتیں چار رکوع

اس سورۃ میں ساتویں بار حٰمٓ دہرایا گیا اور پارہ کا نام بھی حٰمٓ قرار پایا کہ اسی پارہ میں ذاتِ مقدسہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اور ان کی شان کو آشکارا کیا گیا ہے اور اسی پارہ میں یہ منتہم بالشان منزل جس کا خلاصہ محمد رسول اللہ ہے، ختم ہوتی ہے۔

اللہ کی وحدانیت کا ذکر نہایت وضاحت سے سورۃ الصّٰفّٰت میں ہوا، پھر سورۃ صٓ میں، سرکارِ دو عالم کے قول کی تصدیق فرمائی گئی، پھر سورۃ الزُّمر میں لوگوں کے اقسام کا بیان ہوا پھر سورۃ المومن سے ہر سورہ کی ابتدا قرآن کے کتاب اللہ ہونے کے ہی عنوان سے کی گئی تاکہ کلام کی اہمیت دلنشین ہو جائے اور ہر بار کلام مومن کو متکلم سے قریب کرتا چلا جائے، سورۃ مومن میں مقامِ تسلیم سمجھایا گیا، سورۃ السجدہ میں مقامِ بندگی اور فنائیت کو دل نشین کیا گیا سورۃ الشوریٰ میں سیر و قرب کے مقام سے آشنا کیا گیا، الزخرف میں کلام کی حلاوت، روحاً من امرنا کا بیان ہوا، سورۃ الدخان میں معرفت کا راز بتایا گیا، حقیقت کو ظاہر کیا گیا۔ اس مبارک رات کا بیان ہوا جس میں قرآن اتارا گیا۔ سورۃ الجاثیہ میں جو اسی سورہ کا تتمہ تھا قرآن کی معرفت کے حصول کا طریقہ بتایا گیا، ربطِ قلب کی تعلیم دی گئی حکمتِ اسلامیہ سمجھائی گئی، جوارِ رحمت میں لایا گیا لیکن قبل اس کے کہ رحمت للعالمین کی ذاتِ مقدسہ کی کچھ فہم قلبِ مومن کو عطا ہو، سورۃ الاحقاف میں اللہ کی کبریائی اس کی قدرت و حکمت کا بیان جس پر گزشتہ سورہ ختم ہوا تھا ایک اور ہی انداز سے کیا جا رہا ہے۔ دیکھو زبردست اور حکمت والے اللہ کا فرمانِ تحریری تو بہر حال اس کی کبریائی و عظمت پر شاہد ہے خود زمین و آسمان بھی اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں لیکن کیا مشرکوں کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے جو ان کے شرک پر سند بن سکے۔ ہر پرستارِ توحید کو ذاتِ مقدسہ "محمد رسول اللہ" سے قریب آنے کے لیے ہر شرک سے پاک ہونا ضروری ہے، اس لیے اس سورہ میں مشرکوں کی کیفیات کا بیان ہے۔ اور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے لیے اس بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کیا جا رہا ہے کہ حضور کو وہی پاتے ہیں، وہی سمجھتے ہیں جو شرک سے کلیتاً پاک ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر قائم رہتے ہیں۔ اور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول سمجھتے ہیں، وہی مراد کو پہنچتے ہیں اور جو لوگ انکار و نفاق میں پڑے رہے وہ نہ اللہ کو جانتے ہیں نہ رسول کو پہچانتے ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا (ہے)

۱- حٰمٓ ○

حا۔میم (اے رسولِ کریم)

۲- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ○

اس کتاب کا نازل کیا جانا زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

(فرما رہا ہے کہ قرآن ہمارا فرمان تحریری ہے ہم حکمت اور غلبہ والے ہیں اور سب سے زبردست ہیں)۔

۳- مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ
اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت کے لیے پیدا کیا ہے (تاکہ ہر شے جس کام کے لیے خلق کی گئی ہے وہ اس پر لگی رہے اور انسان کے لیے ہر چیز اللہ کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرتی رہے)۔ اور جو لوگ (حق کے) منکر ہیں وہ نصیحتوں کو سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

توحید ان کی سمجھ میں نہیں آتی، شرک ان کی فطرت بن گئی ہے، توحید پر تو ہر شے شاہد ہے ذرا کفار سے شرک کے متعلق تو دلائل طلب فرمائیے۔

۴- قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي
السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ
قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

آپ (ان سے) فرما دیجئے کہ ذرا یہ تو بتاؤ کہ جن کو تم اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) پکارتے ہو (اور ان کی پرستش کرتے ہو ان کو کیا قدرت حاصل ہے اور مجھ کو بھی) دکھلاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین (یا زمین کے کون سے حصے) کو پیدا کیا ہے یا وہ آسمانوں (کے بنانے) میں شریک ہیں۔ (اس بات کے ثبوت کے لیے) تم میرے پاس کسی (آسمانی) کتاب کی سند اس (قرآن) سے قبل کی لے آؤ۔ یا (کتاب نہ سہی تو انبیاء کا) کچھ (بچا کھچا) علم ہی جو چلا آتا ہے (وہی پیش کرو) اگر تم سچے ہو۔

لیکن وہ ہرگز کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش نہ کر سکیں گے۔

۵- وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ

اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کو نہ پہنچ سکیں بلکہ ان کو ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو۔

Marfat.com

دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○

یہی نہیں بلکہ قیامت کے دن ان کے معبود ان سے بیزار ہوں گے۔

۶۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○

اور جب (قیامت کے دن) لوگ جمع کیے جائیں گے تو یہ (باطل معبود) ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت ہی سے منکر ہو جائیں گے (کہیں گے کہ ہم نے ان سے کب کہا تھا کہ ہماری عبادت کرو)۔

۷۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ؕ

اور (ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں (کلامِ) حق کے بارے میں جو ان تک پہنچا، کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

۸۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ (نبی نے) اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے آپ فرما دیجیے اگر میں نے یہ خود بنا لیا ہے تو تم اللہ کے سامنے میری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے، وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس (قرآن) کے بارے میں بنا رہے ہو (اور جن باتوں میں مجھ سے الجھ رہے ہو) اور میرے اور تمہارے درمیان وہ گواہ کافی ہے (جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی پر چھوڑتا ہوں) اور وہ بہت بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

(دیکھو اللہ کے حبیب کی زبان پر ایسے حوصلہ شکن حالات میں بھی مغفرت اور رحم ہی کے الفاظ ہیں)

۹۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

آپ فرما دیجیے کہ میں کوئی نیا رسول (تو) نہیں آیا (مجھ سے پہلے بھی پیغمبر گزر چکے ہیں) میں (خود بہ) نہیں جانتا کہ مجھے کن حالات سے گزرنا ہے اور تم کو کن حالات سے (دو چار ہونا پڑے گا۔ مجھے ان حالات سے غرض بھی کیا میں تو اللہ کا بندہ اس کا رسول ہوں) مجھ کو تو اس وحی کی اتباع کرنا ہے جو میری طرف آتی ہے اور مجھے تو بس صریح (اور علی الاعلان) ہدایت کرنا ہے (یہ میرا فریضہ ہے اور نتائج اللہ کے سپرد ہیں)۔

صریح اور صاف ہدایت اور نصیحت کا اس سے زیادہ معقول انداز اور کیا ہو سکتا ہے کہ خود دیکھو

Marfat.com

ہیں سے ایک عالم صریحاً گواہی دے کہ ملک عرب میں ایک عظیم الشان رسول تشریف لائیں گے
اور ان پر کتاب نازل ہوگی، عبداللہ بن سلام جو مشہور یہودی عالم تھا حضور کو دیکھ کر ہی ایمان لے آیا۔

۱۰- قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟ ع

آپ فرما دیجیے بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے (یعنی یہ گواہی دے کہ کتب آسمانی میں ایسی ہی کتاب کے نازل ہونے کی بشارت ہے)۔ پھر وہ (خود) ایمان لے آئے اور تم (جو ہر طرح کے علم سے محروم ہو) اپنی اکڑ میں پڑے رہو (تو یہ کیسی نادانی ہوگی۔ جو لوگ خود راہ ہدایت سے دُور بھاگیں اور کفر میں پڑے رہیں) بے شک اللہ (ایسے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(دیکھو منکرینِ حق کے دل خراش اعتراض، یعنی قرآن ایک گھڑی ہوئی کتاب ہے کا اس سے پہلے کیسا مسکت اور مدلل جواب دیا گیا، پھر اس قرآن کے متعلق دوسرے بہتان کو کہ یہ صاف سحر ہے کس طرح رد کیا گیا اور پھر کفار کے دلوں پر جہل کی جو سیاہی چھائی ہوئی تھی اور جس کی بنا پر انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ ان میں اور رسول میں کوئی فرق ہی نہیں اس کا رد بھی کس عالمانہ انداز سے اس آیت ہی کے اندر موجود ہے)۔

دوسرا رکوع

کافر کا استدلال ہمیشہ اپنی ذات اور اپنی عقل کی برتری کے تصور پر مبنی ہوتا ہے مومن اللہ اور رسول کا تابع فرمان ہوتا ہے۔ اس کا جامع لیکن مختصر اندازِ فکر یہی ہے کہ اس نے "ربنا اللہ" کہا اور اس پر قائم ہو گیا۔ اور ہر غم سے نجات پا گیا وہ ایک شکر گزار انسان کی زندگی بسر کرتا ہے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مستعد رہتا ہے۔ کیا دونوں کا انجام ایک سا ہو سکتا ہے، ان کی برابری کا تصور کتنا مہمل تصور ہے۔

۱۱- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ

اور جو لوگ کافر ہیں مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر اس (دینِ اسلام) میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ (مسلمان) ہم سے پہلے اس کی طرف سبقت نہ کرتے (جس طرح دنیا ہماری ہے یہ دینِ اسلام بھی ہمارا ہوتا) اور چونکہ ان (کافروں) کو (اپنی ضد اور اسلام دشمنی کے باعث) قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی اس لیے کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو (وہی) پرانا بہتان ہے (وہی باتیں ہیں جو ہمیشہ

Marfat.com

قَدِيْمٌ ○

لوگ کہتے چلے آئے ہیں)۔

۱۲- وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ۚ○

حالانکہ اس سے قبل موسیٰ کی کتاب راہنما اور رحمت (کے دروازے کھولنے والی) تھی اور یہ قرآن (جو اب نازل ہوا ہے) اس کی تصدیق کرنے والا عربی زبان میں ہے (یعنی ایسی زبان میں کہ مفہوم صاف سمجھ میں آئے اور ہر قسم کا مضمون بآسانی ادا کیا جا سکے اور یہ سب اسی لیے ہے) تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکو کاروں کو بشارت دے۔

محسنین کون ہیں ان کے لیے کیا خوشخبری ہے، محسن وہ ہیں

۱۳- اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ○

جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر (اس پر) قائم رہے (یعنی قولاً کلمہ پڑھا اور عملاً اس پر ثابت قدمی سے چلتے رہے) تو نہ ان کو کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۱۴- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○

یہی لوگ اہل جنت ہیں (اور وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ انعام ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اس جنت کے پانے کا طریقہ تو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا۔

۱۵- وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا
وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ
اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ
قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے (بالخصوص ماں کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہو کہ) اس کی ماں نے اس کو تکلیف اٹھا اٹھا کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا، اور (بچہ کا) حمل میں رہنا اور اس کا دودھ چھوڑنا (کہیں) تیس ماہ میں ہوتا ہے (اس تمام مدت میں ماں ہی کی محبت اس کی پرورش کا باعث بنی) یہاں تک کہ جب (انسان) اپنی پوری جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہوتا ہے (کہ یہ عقلی اور اخلاقی عمر کی پختگی کا زمانہ ہوتا ہے) تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں اور (مجھے توفیق

Marfat.com

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

دے کہ وہ نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو اور (اے میرے رب) میرے لیے میری اولاد میں خیر رکھ (وہ خود بھی نیک ہو اور نیکی کا سلسلہ اس سے قائم رہے - اے میرے اللہ) میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمان ہوں (تیرا نام لیوا ہوں تیرے سامنے سر جھکاتا ہوں تیرے نبی کا کلمہ پڑھتا ہوں)

۱۶- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○

یہی (وہ شکرگزار) لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم قبول کرلیں گے اور ان کی برائیوں سے درگذر کریں گے اس طور پر کہ یہ لوگ اہلِ جنت میں سے ہوں گے (اور) یہ (اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان (مومنین) سے کیا جاتا ہے -

وعدہ کے ساتھ وعید کا بھی ذکر آتا ہے، سعادت مند اولاد کے مقابلہ میں بے ادب، نافرمان اور بدنصیب اولاد کا بھی بیان کیا جاتا ہے تاکہ اللہ کی عبادت کے ساتھ حقوق العباد اور بالخصوص ماں باپ کی فرمانبرداری ذہن نشین رہے -

۱۷- وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○

اور جس (شخص) نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں کہ تم مجھے اس بات کا یقین دلانا چاہتے ہو کہ میں (قبر سے از سر نو زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی امتیں گزر چکیں (کوئی بھی تو اب تک زندہ نہیں کیا گیا، میں تمہاری باتوں میں نہیں آنے کا۔ بے چارے ماں باپ لڑکے کی اس حالت پر افسوس کرتے ہیں) اور دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (کہ اللہ اس کو ہدایت دے اور لڑکے سے کہتے ہیں) کہ اے بدنصیب ایمان لے آ (جو ہم کہہ رہے ہیں یہ سچ ہے) بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے (قیامت آئے گی حساب کتاب ہوگا۔ جزا و سزا دی جائے گی) تو وہ (یہی) کہتا ہے یہ سب (فضول باتیں ہیں) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (جو ایسی کہانیاں لڑکوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے کہا کرتے تھے)۔

۱۸- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا قول ان لوگوں کے ساتھ پورا ہو کر رہا جو ان سے

Marfat.com

الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ○

قبل جن اور انس میں سے گزر چکے بے شک یہ لوگ خسارے میں رہے۔

۱۹۔ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○

اور لوگوں کے اپنے اعمال کے موافق (جنت اور دوزخ میں الگ الگ) درجے ہیں۔ اور (یہ اس لیے ہے) تاکہ (اللہ ان کو) ان کے اعمال کا پورا (پورا) بدلہ دے اور ان پر قطعی ظلم نہ کیا جائے (یعنی جس قدر خطا ہو اسی قدر سزا دی جائے۔)

۲۰۔ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○ ع

اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کیے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم نے دنیا کی زندگی ہی میں خوب مزے اڑا لیے اور ان سے خوب لطف اٹھا لیا۔ پس آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا (یہ) بدلہ ہے اس غرور کا جو تم دنیا میں ناحق کیا کرتے تھے اور اس لیے بھی کہ تم نافرمانی کرتے رہتے تھے۔

تیسرا رکوع

نافرمانوں کو جو سزائیں دنیا میں دی جا چکی ہیں ان کی مثالیں کچھ کم نہیں حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد کی مثال لو۔ جو احقاف میں رہتی تھی۔ یہ ایک ریگستانی وادی تھی۔ جہاں ریت کے تودے تھے اسی میں ایک جگہ حضرموت اور نجران کے درمیان میں عاد کا قبیلہ آباد تھا جو بڑا سرکش و نافرمان تھا حضرت ہود علیہ السلام نے ہر طرح ان کو اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی، کفر سے ڈرایا لیکن وہ نہ مانے اور نیست و نابود کیے گئے، اس رکوع میں وہ واقعات یاد دلائے جا رہے ہیں

۲۱۔ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور (اے رسول) ان سے قوم عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (اعمال بد کے عواقب سے) ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے

Marfat.com

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○

والے گزر چکے تھے (جنہوں نے یہی ہدایت کی) کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر (اس) بڑے (ہولناک) دن کا عذاب نہ آجائے (جس کا نافرمانوں سے وعدہ ہے)۔

لیکن وہ سرکش قوم بھی اس کو محض دھمکی سمجھتی رہی اور

۲۲- قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○

وہ کہنے لگے کہ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردو، پس (جس عذاب کی ہم کو دھمکی دیتے ہو اور) جس کا وعدہ ہم سے کر رہے ہو وہ لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

۲۳- قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ○

(ہود نے) کہا کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے (کہ وہ عذاب کب اور کس طرح آئے گا، میں عذاب کا فرشتہ بنا کر نہیں بلکہ نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں) اور میں تو جو (پیغامِ حق) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تم کو پہنچا رہا ہوں لیکن میں یہ (ضرور) دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو (خود اپنے کو آفت میں ڈال رہے ہو)۔

۲۴- فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

پھر جب انہوں نے دیکھا کہ ایک بادل سامنے سے ان کی وادیوں کی طرف چلا آرہا ہے (تو وہ خوش ہو کر) بولے کہ یہ گھٹا ہے (جو) ہم پر خوب برسے گی (نہیں نہیں۔ یہ ابرِ رحمت نہیں) بلکہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے (یہ وہ) آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (یہ آئے گی اور)

۲۵- تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ○

ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی (ایسا تباہ و برباد کرے گی گویا کسی نے پیروں سے مل دیا ہے کہ نام و نشان بھی باقی نہ رہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) پس وہ ایسے (تباہ و برباد) ہوئے کہ ان کے (مسمار) گھروں کے علاوہ کچھ نظر نہ آتا تھا (دیکھو) اسی طرح ہم نافرمان لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

اب چاہو تو ان واقعات سے درسِ عبرت لو یا گزشتہ لوگوں کی کہانی سمجھ کر خود بھی موردِ عذاب بنو۔

Marfat.com

۲٦- وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع ۳

اور (اے اہلِ مکہ) ہم نے ان لوگوں کو ایسی طاقت دی تھی جو تم کو نہ دی (وہ مال اولاد، جسمانی طاقت، ذہن وفکر میں ہر طرح تم سے بہت بڑھے ہوئے تھے) اور ان کو (بھی) ہم نے کان دیئے تھے، آنکھیں اور دل (دیا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو بے کار کاموں میں صرف کر دیا) پھر نہ ان کے کان ان کے کچھ بھی کام آئے نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل، اس لیے کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار ہی کرتے رہتے تھے (نہ آنکھوں سے دیکھتے نہ کانوں سے سنتے نہ دل سے مانتے) اور (آخر) جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اسی نے انہیں آگھیرا۔

چوتھا رکوع

اہلِ مکہ ان واقعات سے سبق لو۔ اپنے اردگرد کی بستیوں کو دیکھو اور اے جن وانس اپنے کانوں کو رسول الثقلین کی ندائے مبارک پر لگا دو۔ اپنی آنکھوں کو ان کی دید میں محو رکھو، اپنے دل کو یادِ الٰہی میں مشغول کر دو تاکہ جنتِ نگاہ تم کو حاصل رہے، تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں، رہے کفار تو اگر وہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو سرکارِ دو عالم کو یہی حکم ہے کہ وہ صبر سے جس طرح تبلیغ حق فرما رہے ہیں اسی طرح تبلیغ حق میں کوشاں رہیں، اور اللہ یقیناً ان لوگوں کو ہلاک کر دے گا جو داعیِ حق کی آواز پر لبیک نہیں کہتے جو اللہ کی شانِ رحمت سے فیضیاب نہیں ہوتے۔ اس شانِ رحمت، اس نورِ با سرور کا ذکرِ خصوصی آئندہ سورہ میں آرہا ہے۔

۲۷- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور (اے اہلِ مکہ دیکھو) ہم تمہارے اردگرد کی کتنی ہی بستیاں غارت کر چکے ہیں اور ہم نے اپنی (قدرت وحکمت کی کتنی ہی) نشانیاں ظاہر کیں تاکہ وہ لوگ (اس سے عبرت حاصل کریں اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی طرف) رجوع ہوں۔

۲۸- فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

پھر (اگر اللہ کے سوا کوئی معبود تھا تو) ان لوگوں کو ان کی طرف سے مدد کیوں نہ پہنچی جن کو انہوں نے ترقیِ درجات کے لیے اللہ کے سوا اپنا معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ ہے ان کا جھوٹ اور وہ افترا جو وہ (اللہ پر) باندھتے تھے۔

Marfat.com

ان سرکش انسانوں کے مقابلہ میں جنوں کے گروہ کو دیکھو جو ان سے طاقت میں کہیں زیادہ ہیں لیکن ان میں بھی نیکوں کی کمی نہیں بعض وہ ہیں جو اللہ کے کلام کو سنتے ہیں تو ہمہ تن گوش بن جاتے ہیں اور فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔

۲۹- وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ○

اور (اے رسول) جس وقت ہم نے آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں پس جب وہ وہاں پہنچے (جہاں آپ قرآن مجید پڑھ رہے تھے تو) کہا خاموش رہو پھر جب وہ ختم ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف (دعوت حق دینے اور قوم کو نافرمانی کے مہلک نتائج سے) ڈرانے کے لیے واپس گئے۔

۳۰- قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ○

وہ بولے اے ہماری قوم والو ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (کی توریت) کے بعد نازل کی گئی ہے (اور) جو اپنے سے قبل (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے، حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

گویا تصدیق، ہدایت اور راہ نمائی اس کی خصوصیت ہے اگر اس پر ایمان لے آؤ گے اور عقیدہ درست کرلو گے تو عمل سنور جائے گا اور فلاح پا جاؤ گے۔

۳۱- يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○

اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لے آؤ سمجھ لو کہ جو کوئی محمد رسول اللہ پر ایمان لے آیا اس نے اللہ کو مان لیا تم ان پر ایمان لاؤ تو) اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

۳۲- وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ

اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین پر اللہ

آیت نمبر (۲۹) رسول الثقلین کے مبعوث ہونے کے بعد اجنہ کا ایک گروہ اس طرف سے گزرا جہاں آپ نماز فجر میں قرآن پڑھ رہے تھے، ان کے دلوں میں قرآن حکیم کی کشش محسوس ہوئی اور وہ گروہ ادھر متوجہ ہوا اور قرآن کو سنتا رہا یہاں تک کہ نماز کے بعد سرور کائنات نے ایک دائرہ بنایا اور ان سے مخاطب ہوئے، ان کو اپنا نائب بنا کر تبلیغ کا کام سپرد کیا جس کا ذکر سورۂ جن میں تفصیل سے آئے گا۔

Marfat.com

فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ
وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ
أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○

کو عاجز نہ کر سکے گا۔ اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا (جو نافرمان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے یا ان کے معبودان کے معاون ہوں گے) وہ لوگ بڑی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

۳۳۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ
الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ○

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، اس (بات) پر (بھی) قدرت رکھتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نافرمان نہ زندگی میں خالقِ کائنات سے کہیں بھاگ کر جا سکتے ہیں نہ مرنے کے بعد اُنہیں چھٹکارا ہے حشر ونشر برحق ہے۔

۳۴۔ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا
عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ
قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

اور جس دن منکروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا (ان سے پوچھا جائیگا) کیا یہ (عذاب دوزخ) برحق نہیں۔ کہیں گے، کیوں نہیں، قسم ہے ہم کو اپنے پروردگار کی کہ یہ برحق ہے، حکم ہوگا (اب) اس عذاب کا مزہ چکھو جس کا تم (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے۔

جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ منکرین کو سزا ملے گی خواہ دنیا میں ملے یا آخرت میں تو ایک میعاد معینہ تک صبر ضروری ہے۔

۳۵۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ
مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۚ
بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا

پس آپ (بھی) صبر کیے جائیے جیسا کہ اولوا العزم پیغمبر کرتے رہے اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجیے۔ (جو ان میں نافرمان رہے اور ایمان نہ لائے) جس دن وہ (قیامت کو) دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا دنیا میں بس دن کی ایک ساعت ہی رہے ہیں (جس مدت کو بہت سمجھتے تھے وہ کس قدر مختصر تھی) یہ پیغام حق ہے۔ (سن لو کہ) اب وہی غارت

Marfat.com

ع الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ع ہوں گے جو نافرمان ہیں۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مدنی اڑتیس آیتیں چار رکوع

یہ سورہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس اور خصوصی نام سے موسوم ہے جو کلمہ کا جزو ہے۔ جو ذاتِ حق کے پانے کا وسیلہ ہے۔ اسی برزخِ کبریٰ کو سمجھانے کے لیے سات خَتم کے حجاباتِ نورانی اٹھائے گئے، تب خُلقِ عظیم کا جلوہ دکھایا گیا۔ یہ وہ مقام ہے کہ زبان بند، قلم ساکت ہے۔ جس نے جو پایا جو دیکھا وہ اس کا نصیبہ ہے۔

اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نام دیا جس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس سورۃ مبارک میں ذاتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فہم قلبِ مومن کو بخشی جا رہی ہے، رُوح کے لیے رُوح کی فراہمی ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد نور الانوار، سر الاسرار، مھبط الوحی والاسرار والانوار وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

مرتبۂ وحدتِ مطلقہ کے اعتبارات چار ہیں وجود، علم، نور، شہود۔ انہیں کی فہم عطا کی جارہی ہے، اور یہ فہم کلی جنتِ فردوس کی ان چیزوں کے ذریعہ جن کے جمال میں فرق نہیں آتا جن کا رنگ متغیّر نہیں ہوتا جو اللہ نے متقیوں کے لیے خاص کی ہیں۔

فِيهَآ أَنْهٰرٌ مِّن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُۥ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِينَ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ

حیاتِ ابدی کا وعدہ پائی ہوئی مقدس ہستیاں جانتی ہیں کہ اس دنیائے رنگ و بو میں نہرِ حیات سے متعلق ہے۔ نہرِ لبن (یعنی دودھ کی نہر) سے علم ہی مراد ہے جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔ نہرِ خمر نور سے متعلق ہے اور نور کا کیف واضح ہے، نہرِ عسل، شہود اور برزخ سے متعلق ہے اور چونکہ ان کا ذوق بلا رویتِ برزخ کے نہیں ہوتا اس لیے برزخِ کبریٰ سرکارِ دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار سے قلبِ مومن تشفی پاتا اور خالقِ کائنات کی عبادت میں احسان کے لطف اٹھاتا ہے۔

یہ محمدیت کیونکر حاصل ہوتی ہے، کیا کرنا ہوتا ہے، کیفیاتِ انسانی کیا کیا ہیں۔ کیا لینا ہے کیا ترک کرنا ہے۔ کس مجاہدہ کی ضرورت ہے کس سلوکِ حق میں رہنا ہے یہ امور اس سورت میں ایک نئے انداز سے کھلتے ہیں۔ عبادات، مکارمِ اخلاق کا بیان ہوتا ہے اور اس انقلاب خیز

Marfat.com

بنیادی حقیقت کے انکشاف سے یہ سورہ شروع ہوتا ہے کہ جو نیکی اس منبعِ خیر سے متعلق نہ رہے وہ نیکی نیکی ہی نہیں رہتی اور جو حق کا انکار کرے، اور راہِ حق میں رکاوٹیں ڈالے اس کی سب نیکیاں برباد، اس کے سب اعمال غارت جاتے ہیں۔ نیکی و خیر توان کا حصہ ہے جنہوں نے قرآن کو حق مانا، اس کے بیان کرنے والے "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم کو برحق سمجھا۔ حق کی اتباع میں لگے رہے، حق پر نظر رکھی حق ہی کو دیکھا، پایا، اسی سانچے میں ڈھل گئے۔

یاد رہے کہ ذات کی یافت ذات کے بغیر نہیں ہوتی۔ صفات ہی ذات سے قریب کرتے ہیں اخلاق ہی میں وہ قوت ہے جو لوگوں کو حق کا گرویدہ بنا دیتی ہے لیکن جہاں اللہ کے لیے، حق کی خاطر جہاد کی ضرورت ہو وہاں ہر چیز کو اس کی راہ میں قربان کر دینے کا نام ہی محمدیت ہے۔ قتال و جہاد ہی انفرادی اور اجتماعی حیات کا سرچشمہ ہے۔ قومیں اسی سے زندہ رہتی ہیں۔ اس مناسبت سے اس سورہ میں جہاد کی فضیلت کا خصوصی ذکر ہوتا ہے، منافقوں اور منکروں کی کیفیات کا بیان ہوتا ہے جن کی زندگی پست اور اخلاق سے خالی ہوتی ہے ان کے قول و فعل میں مطابقت نہیں ہوتی۔ واضح ہو کہ رحمت یہ نہیں کہ منکرینِ حق کی چالبازیوں سے چشم پوشی کی جائے۔ رحمت، چشمِ بیدار کی طرح حق کی متلاشی اور حق ہی کو پھیلانے میں سرگرمِ عمل رہتی ہے۔ اور ہلاکت نام ہے، تن آسانی، بخل، مال کی محبت کا، جو قوموں کی تباہی و بربادی کا موجب ہوتی ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ دین و دنیا میں کامیاب و کامران رہو تو اس ذات ستودہ صفات کی اطاعت سے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی سنوار لو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ سورت میں بار بار مومنوں کی حالت کے سنوارنے اور منکرین کے اعمال کی بربادی کا ذکر، اس نکتہ کو ذہن نشین کرنے کے لیے ہے کہ سنورنا سرکارِ دو عالم کے اتباع اور محبت سے ہے اور بگڑنا اللہ کے حبیب سے دُوری کے باعث۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

یہ سورہ تنبیہ سے شروع ہوتا ہے "با خدا دیوانہ باشی با محمد ہوشیار" تاکیداً فرمایا جا رہا ہے کہ

۱۔ اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ۝ جن لوگوں نے انکارِ (حق) کیا اور انہوں نے دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا تو اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

(جن اعمال کو وہ نیک سمجھتے تھے وہ سب برباد گئے مال و دولت کا دوسروں کے لیے خرچ کرنا، غریبوں کی مدد وغیرہ سب اس لیے رائیگاں ہوئے کہ ان کا تعلق اللہ کی ذات سے نہ تھا،

Marfat.com

تعلق کا ذریعہ سرکارِ دوعالم ہیں وہ منقطع رہا اس عدمِ ایمان کے باعث سب اعمال ضائع ہوگئے۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○

اور جو لوگ (اللہ اور اس کے رسول پر) ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیے اور اس (سب) کو جو محمد پر نازل ہوا (دل و جان سے) قبول کیا (وحی متلو کو قرآن سمجھ کر مانا غیر متلو کو حدیث کہہ کر مانا) اور (سمجھ لیا کہ) وہ (سب ہی) ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ (کیونکہ اس کا بیان کرنے والا حق ہے۔ تو) اللہ نے ان سے ان کی برائیاں (اگر کچھ ہوں بھی تو) دور کر دیں اور (اپنے فضل سے) ان کا حال سنوار دیا

(رہا سہا میل کچیل جو خیال و تصور سے متعلق رہ گیا تھا وہ بھی چھانٹ دیا۔ حق کے سانچے میں ڈھال دیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ)۔

۳۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ○

(کافر و مومن میں) یہ (فرق) اس لیے ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے آئے ہوئے حق کی اتباع کی (حق کے سانچے میں ڈھل گئے یا راہِ حق میں جان دے کر حق سے واصل ہوگئے) اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کے حالات بیان فرماتا ہے (کہ مومن شکر گزار ہوں اور کافر متنبہ)۔

حق کے قیام و ثبات کے لیے باطل سے ہر حال میں مقابلہ ضروری ہے خصوصاً جب اللہ کی طرف سے حریتِ فکر و عمل کے اسباب مہیا کر دئیے گئے ہوں۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ نعمت آزادی پانے کے بعد کبھی کسل و سستی اور بزدلی کا ثبوت نہ دیں۔ یاد رہے کہ یہ مدنی سورت کی آیت ہے اور مدینہ میں مسلمان ایک آزاد زندگی بسر کر رہے تھے۔ اسی تعلق سے حضور نے پہلے فرمایا کہ اس سورت کا نام قتال رکھو پھر فرمایا کہ محمد رکھو۔

۴۔ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى

پس (اے مسلمانو!) جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو (جو زندہ بچیں ان کو) رسّی سے باندھ لو پھر اس کے بعد (تم کو اختیار ہے کہ) یا تو احسان رکھ کر (رہا کر دو) یا معاوضہ لے کر (چھوڑ دو) (اور یہ قید و بند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جائے) یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار (اتار کر) رکھ دے (یعنی

Marfat.com

(بقیہ ۴)	نَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚۛ ذٰلِكَ ۛۚ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	جنگ موقوف ہو جائے۔) یہ (حکم) اسی طرح ہے۔ (اسے خوب ذہن نشین کر لو اور بجا لاؤ) اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے (کسی اور طرح) انتقام لے لیتا لیکن (وہ مہلت دیتا ہے) تاکہ وہ تمہاری ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائش کرے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو اللہ ان کے اعمال (ہرگز) ضائع نہ کرے گا۔
۵۔	سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ۚ	انہیں (بلند مراتب کی طرف) راہ دے گا اور ان کی حالت درست کر دیگا
۶۔	وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝	اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس سے (اللہ نے انبیاء کے وعدہ کے ذریعہ اور وجدانِ صحیح سے دنیا ہی میں) ان کو متعارف کر دیا تھا۔
۷۔	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝	اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے رسول اور اس کے دین) کی مدد کرو گے (تو) وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔
۸۔	وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	اور جو لوگ (حق اور دینِ حق سے) منکر ہیں ان کے لیے (تمہارے مقابلہ میں) ٹھوکر کھا کر گرنا ہے (ان کے لیے تباہی و بربادی ہے) اور اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔
۹۔	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝	یہ (ان کی بربادی) اس لیے ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل فرمایا انہوں نے اس کو پسند نہ کیا (جب انہوں نے اللہ کی باتوں کو پسند نہ کیا) تو اللہ نے بھی (ان کے کاموں کو پسند نہ کیا) ان کا کیا دھرا اکارت کر دیا۔

کیا منکرینِ حق کو اس بات میں کچھ شک ہے۔

۱۰۔	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝	کیا وہ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انکا کیا انجام ہوا (دیکھو) اللہ نے ان پر تباہی نازل کی۔ اور اسی طرح کے معاملات کافروں کے ساتھ ہوں گے (وہ بھی تباہ و برباد کیے جائیں گے)۔
۱۱۔	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ	یہ اس لیے کہ اللہ مومنوں کا کارساز ہے (ان کی مدد فرماتا ہے) اور کافروں

وقف بیتن القول لہ ذٰلک ط ولکن حسن الفصل لہ عاقل بی رہ وقف علیٰ ذٰلک ط ۱۲

Marfat.com

اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ — کا کوئی کارساز نہیں۔

ع ۱۱/۵

دوسرا رکوع

مومنوں اور کافروں کے ساتھ اللہ کا جو سلوک رہا ہے اور ہوگا اس کا مزید بیان ہے۔

۱۲۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ (گو دنیا میں کچھ) فائدے اٹھا رہے ہیں اور اس طرح کھاتے (اور پیتے) ہیں جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں (جانور تو مرنے کے بعد فنا ہی ہو جائیں گے لیکن ان کو اپنے اعمال کی سزا بھگتنا ہوگی) اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۱۳۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝

اور (اے رسول) کتنی ہی بستیاں تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے کہیں زیادہ تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو (وہاں سے) نکالا۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے ان کو غارت کر دیا پھر ان کا کوئی (معاون و) مددگار نہ ہوا۔

اہلِ مکہ نے دیکھ لیا کہ وہ رحمتِ الٰہی سے دور رہ کر چین نہ پا سکے اور بالآخر مغلوب ہوئے اور ایسا ہی ہونا ضروری تھا۔

۱۴۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝

بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے (سچائی کے کشادہ اور) ایک صاف راستہ پر ہے اس شخص کے مانند (کیسے) ہو سکتا ہے جس کے بُرے اعمال اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیئے گئے ہیں اور وہ اپنی (نفسانی) خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں (اچھے بُرے کی تمیز سے ناواقف ظلمت کی راہوں میں سرگرداں ہیں)۔

بھلا اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

۱۵۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ — جس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے (اس جنت کا حال یہ

Marfat.com

الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ
غَيْرِ آسِنٍ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ
لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۚ وَأَنْهَارٌ
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ
وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ
وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ
خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً
حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ○

ہے کہ) اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کبھی بو پیدا نہیں ہوتی اور اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ کبھی نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں (جس میں نہ نشہ ہے، نہ سہو، نہ تلخی) جس میں پینے والوں کے لیے لذت (ہی لذت) ہے اور (وہاں) صاف (اور نتھرے ہوئے) شہد کی نہریں ہیں (جس میں جھاگ تک نہیں ہوتا) اور وہاں ان کے لیے ہر طرح کے میوے اور (مزید برآں) ان کے رب کی بخشش (ہی بخشش) ہے (بھلا ایسی جنت کے وارث) کیا ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں اور (شدتِ پیاس میں جب) ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے تو وہ ان کی آنتوں کو بھی کاٹ ڈالے۔

کفار کے لیے یہ سزا کوئی اللہ کی طرف سے ظلم نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوگی کہ وہ سنتے تھے لیکن ایمان نہ لاتے تھے۔

۱۶- وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ
حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ
قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا
قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا
أَهْوَاءَهُمْ ○

اور ان (کافروں اور منافقوں) میں سے بعض ایسے (لوگ) ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں (لیکن دل نہیں لگاتے، نہ توجہ سے سنتے نہ دل سے مانتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں (تو اپنی شقاوتِ قلبی اور عدمِ توجہی کا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ) ان (مومنوں) سے جو صاحبِ علم ہیں (اور جو سرکارِ دوعالم کی ہر بات کو بغور سننے اور دل سے مانتے ہیں) پوچھتے ہیں کہ ابھی اس شخص (یعنی تمہارے رسول) نے کیا کہا تھا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے (ان کی بدگوئی اور بداعمالیوں کی وجہ سے) مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے (نہیں جانتے کہ راہِ حق کیا ہے)۔

۱۷- وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ
هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ○

اور جو لوگ راہِ (ہدایت) پر ہیں (اللہ کا کلام اور سرکارِ دوعالم کا فرمان بسروچشم قبول کرتے ہیں اللہ) ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو (مقامِ) تقویٰ عطا فرماتا ہے (وہ اللہ سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں)۔

Marfat.com

١٨- فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ○

پس وہ (کفار) تو اسی کے منتظر ہیں کہ ان پر قیامت اچانک آکھڑی ہو، سو اس کی نشانیاں تو آچکی ہیں پس جب قیامت ان پر آپہنچے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کہاں میسر ہوگی۔

اس لیے انسان وہی ہے جو ہمیشہ اللہ کے سامنے ایک گنہگار کی طرح بخشش کا طالب رہے دیکھو انسانیت کو یہ درس انسان کامل کو خطاب کرکے دیا جا رہا ہے، تاکہ ہر مخاطب ہمہ تن گوش رہے اور اس پر عمل پیرا بھی ہو۔

١٩- فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ○ ع

پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہو اور (جملہ) مومنین اور مومنات کے لیے بھی (اللہ کی مغفرت طلب کرتے رہو) اور اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے ٹھہرنے کی (اصل) جگہ خوب جانتا ہے۔ (کہ کون مومن سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے صدقہ میں کس مقام پر ہوگا، اور اس رحمتِ حق سے گریزاں کہاں پڑے ہوں گے)۔

اللّٰھمّ اغفر لی ولوالدیّ وللمؤمنین یوم یقوم الحساب

تیسرا رکوع

کافروں کی ایذا رسانی سے تنگ آکر مسلمانوں کو آرزو ہوئی کہ جہاد کی اجازت کے متعلق کوئی سورت نازل ہو تاکہ وہ اسلام کے فروغ کے لیے جان کی بازی بھی لگا سکیں، آیتِ قتال کے نازل ہونے کے بعد مومنوں کی مراد پوری ہوئی لیکن جو کچے مسلمان یا منافق تھے ان پر یہ حکم گراں گزرا، ان کے رنگ فق ہوگئے آنکھیں گویا بے نور ہوگئیں، اس رکوع میں ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ شریعت کی بنیادی حقیقت کا بیان ہے کہ مومن کا کام اللہ کی فرمانبرداری اور لوگوں سے اچھی بات کہنا ہے۔ اور اس پر ثابت قدم رہنا ہے، جو لوگ دولت یا اقتدار پر اترا جاتے ہیں، حقوق کا خیال نہیں رکھتے وہ تباہی مول لیتے ہیں، اور جو اللہ کی نافرمانی پر مصر ہیں وہ اپنے اعمال بھی غارت کرتے ہیں۔

٢٠- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (جہاد کے متعلق) کوئی سورت

Marfat.com

سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ
مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ
رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ○

کیوں نہ اتری (تاکہ اللہ کی راہ میں سب مل کر لڑتے اور اسلام کا بول بالا ہوتا) پھر جب کوئی واضح (مضمون کی) سورت اترتی ہے اور اس میں جہاد کا ذکر ہوتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ آپ کی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ تکتا ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو پس ان کے لیے خرابی ہے (وہ خود ہلاکت میں مبتلا ہوں گے)۔

مومن کا کام تو بس اللہ اور رسول کا

۲۱- طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا
عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ○

حکم ماننا اور اچھی بات کہنا ہے اور جب (جہاد کی) بات پختہ ہو جائے (لڑائی ٹھن جائے) تو اگر (منافق بھی) اللہ سے سچے رہتے تو (یہ) ان کے لیے بہتر تھا۔

اے منافقو!

۲۲- فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
أَرْحَامَكُمْ ○

پھر اگر تم کنارہ کش رہو (جہاد میں حصہ نہ بھی لو) تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم ملک میں فساد پھیلاؤ اور (جن مسلمانوں سے تمہاری قرابتیں ہیں ان کو بھی اپنی شرارتوں سے ضرر پہنچاؤ اور) اپنی قرابتیں توڑ لو۔

۲۳- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ○

یہی (منافق تو) وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر ان کو بہرہ کر دیا ان کی آنکھوں کی بینائی سلب کر لی (گویا کان ہیں لیکن وہ حق بات نہیں سنتے، آنکھیں ہیں لیکن راہِ حق نہیں دیکھتے)

۲۴- أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ
عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ○

کیا یہ لوگ قرآن (کے مضامین) میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں (کہ کوئی نیک بات دل میں جگہ ہی نہیں کرتی)۔

۲۵- إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم
مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ
الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ

بے شک جو لوگ (وقت آنے پر اپنے قول و قرار سے) پلٹ گئے باوجودیکہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو چکی تو (ان کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) شیطان نے ان کو دھوکہ دیا اور انکو (جہاد سے الگ رہنے میں درازیِ عمر کی وغیرہ) بڑی بڑی امیدیں دلائیں۔

Marfat.com

لَهُمْ ۝

۲۶- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝

(اور) یہ اس لیے (ہوا) کہ ان منافقین نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے بیزار ہیں (اپنے ذاتی مفاد کے لیے ایک خفیہ معاہدہ کر لیا اور) کہا کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا ہی کہا مانیں گے (یعنی گو ہم بظاہر مسلمان ہیں لیکن تم سے نہ لڑیں گے اور تمہاری مدد کریں گے وغیرہ) اور اللہ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے

موت کو تو بہر حال وقت سے آنا ہے اور آئے گی لیکن یہ لوگ ذرا یہ تو سوچیں کہ

۲۷- فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝

پھر اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے منہ اور ان کی پشت پر (لوہے کی سلاخوں سے) مارتے جائیں گے۔

۲۸- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ ع ۳ ۹

(اور ان کا) یہ (حال) اس لیے (ہو گا) کہ جس چیز سے خدا ناخوش تھا یہ اسی کے پیچھے ہو لیے اور اس کی خوشنودی کو (اپنے لیے) پسند نہ کیا۔ پھر اس نے (بھی) ان کے اعمال برباد کر دیئے۔

چوتھا رکوع

منکرین حق اور منافقوں کا بیان جاری ہے، اور مومنوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اللہ و رسول کی فرمانبرداری ہی کو اپنا شعار بنائے رہیں بخل سے بچیں اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور سمجھ لیں کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں اپنے ہی فائدے کے لیے ہے اللہ لوگوں کے صدقات و خیرات سے مستغنی و بے نیاز ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ قلوب کی کیفیات سے واقف ہے الغرض اگر تم محمدی بنے ہو تو محمدیت کو برقرار رکھو بودے نہ بنو۔ راہِ حق اختیار کرو اللہ تمہارے ساتھ ہے اور اگر تم ایسا نہ کرو گے تو وہ دوسری قوم کو لا کھڑا کرے گا۔

۲۹- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کی دلی عداوتوں کو (جو ان کو مسلمانوں سے ہے) ظاہر نہ فرمائے گا۔

۳۰- وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

اور (اے رسول) اگر ہم چاہیں تو آپ کو وہ لوگ دکھلا دیں تاکہ آپ ان

Marfat.com

بِسِيمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ
لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اَعْمَالَكُمْ ۝

کے چہرے سے ان کو پہچان لیں اور اندازِ کلام سے تو آپ ان کو پہچان ہی لیں گے (ان کے کلام میں وہ اخلاص وہ نرمی کہاں جو مومن کے دل اور اس کی زبان میں ہوتی ہے) اور (اے لوگو) اللہ کو تو تمہارے سب کاموں کا علم ہے (اس سے کسی کا حال اور اس کا کوئی فعل چھپا نہیں)۔

یہ دنیا تو ایک آزمائش گاہ ہے دیکھنا ہے کہ صابر کون ہے مجاہد کون ہے ۔ تاکہ سب کا حال عملاً محقق ہو جائے

۳۱- وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ
وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝

اور البتہ ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کر لیں کہ تم میں مجاہد کون ہیں اور صابر (اور ثابت قدم) کون اور (اس طرح) تمہاری حالتوں کی تحقیق (تمہارے عمل سے بھی) کر لیں۔

۳۲- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ
لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ
اَعْمَالَهُمْ ۝

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو چکی (یعنی اللہ نے قرآن میں رسول کی عظمت ان کی محبت کو واضح فرمایا اور انہیں کی فرمانبرداری کو اپنی اطاعت قرار دیا لیکن اس کے باوجود جنہوں نے ان ہی کو نہ سمجھا، ان کی قدر نہ جانی) وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور وہ (یعنی اللہ) ان کے (سب) اعمال برباد کر دے گا۔

۳۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا
تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝

اے ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال (اپنی نادانی یا نافرمانی سے) ضائع نہ کرو

(تم اپنا ارادہ ان کے ارادے کے تابع بنا دو ان کی خوشی کو اپنی خوشی ان کی ناخوشی کو اپنی ناخوشی سمجھو اور ہر اطاعت اور فرمانبرداری کو اللہ کی توفیق ان کا کرم سمجھو، کبھی بڑا بول نہ بولو، غرور میں نہ آؤ کہ تمہارے نیک اعمال برباد ہو جائیں)۔

۳۴- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا

جن لوگوں نے (خود بھی) کفر کیا اور (دوسرے) لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، پھر وہ حالتِ کفر ہی میں مرگئے تو اللہ ان کو ہرگز

Marfat.com

وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○ | نہ بخشے گا۔

۳۵۔ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○ | پس تم ہمت نہ ہارو (کافروں سے مرعوب نہ ہو جاؤ) اور (دب کر) صلح کی دعوت نہ دینے لگو، اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے (وہ تمہارا رفیق وہ تمہارا کارساز ہے) اور وہ ہرگز تمہارے اعمال (کا اجر) کم نہ کرے گا۔ (تم کو تمہارے حوصلہ سے زیادہ دنیا میں اور تصور سے زیادہ آخرت میں دے گا)۔

دنیا کی حقیقت ہی کیا ہے جس کے لیے آخرت سے غفلت برتی جائے۔

۳۶۔ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ○ | (یہ) دنیا کی زندگی تو محض کھیل و تماشا ہے اور اگر تم (سرکارِ دو عالم کے باور پر) باور کرو اور (دنیا میں برائیوں سے) بچتے رہو تو وہ (یعنی اللہ) تم کو تمہارے (اعمال کا بہترین) اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا (بلکہ جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس سے زیادہ تم کو یہاں بھی دیدے گا)۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی کمزوریوں سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ

۳۷۔ اِنْ يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ○ | اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور تم کو تنگ کرے (یعنی آخری حد تک مال مانگتا ہی چلا جائے) تو تم بخل کرنے لگو۔ (تم کو ناگوار ہو) اور وہ (یعنی اللہ) تمہاری ناگواری ظاہر کر دے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کے آسان طریقے بتائے کہ مال کی محبت دل میں گھر ہی نہ کرنے پائے اور تم کو خواہ مخواہ محتاجی کا خوف بھی نہ ہو، اس کے باوجود

۳۸۔ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ | دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ (اگر) تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے (اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا) وہ خود اپنی ذات سے بخل کر رہا ہے (دراصل خود کو اپنی دولت کے مفید نتائج سے محروم کر رہا ہے) اور اللہ تو (ہر چیز سے) بے نیاز ہے اور تم ہی (اس کے) محتاج ہو (ہر لمحہ کسی نہ کسی چیز

Marfat.com

وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ع ۴/۱۰/۸

کی حاجت میں رہتے ہو، دیکھو جب لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو معاشرہ بگڑ جاتا ہے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں) اور اگر تم (بھی ان حقائق سے) روگردانی کرو گے تو (تم بھی تباہ ہو جاؤ گے اور) وہ تمہاری جگہ ایک دوسری قوم کو لے آئے گا پھر وہ لوگ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔

اس سورت میں بار بار اس حقیقت کو ذہن نشین کیا گیا ہے کہ عمل کا اجر کب ملتا ہے اور نیکی کیسے رائیگاں جاتی ہے۔ یہی نکتۂ ایمانی ہے، اسی کو پانا ہے۔ دیکھو یہ نکتۂ ایمان خود سرکارِ دوعالم ہیں ان ہی کے تعلق سے نیکی نیکی ہے ان کی خوشی اللہ کی خوشی ہے، ان کی محبت اللہ کے قرب کا موجب ہے اس راہ پر سب کچھ لٹا کر بھی مومن کچھ نہیں کھوتا۔ وہ سب کچھ پاتا ہے، البتہ جو اس مرکزِ ایمانی سے ہٹ گیا یا دوسروں کو راہِ حق سے روکتا رہا اس کے اعمال برباد ہوئے اس کی ہر سعی رائیگاں گئی وہ کچھ دن دنیا کے عیش میں بتلائے فریب رہ لے لیکن بالآخر اس کی ہلاکت برحق ہے۔ ساتھ ہی مومن کو بھی ہدایت ہے کہ بخل سے بچے۔ اللہ کا دیا اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ وہ بہت دے گا البتہ اسراف سے بچنا ہے کہ اسراف نفس کی محبت میں اور بخل مال کی محبت میں ڈالتا ہے دونوں ہی مہلک ہیں اور راہِ حق کے دونوں کافر ہیں دیکھو یہ کافر کہیں تمہارے قلب میں جگہ نہ کر لیں۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

مدنی انتیس آیتیں چار رکوع

سورۂ محمد میں سرورِ کائنات کی ذاتِ مقدسہ کی فہم سے نوازا گیا۔ یہاں محمد رسول اللہ کی شان کا ذکر ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مقامِ اذن پر فائز اللہ کا رسول، کس درجہ لوگوں کے اعتراضات سے بے نیاز محض اللہ کے حکم، اللہ کی رضا، اللہ کی مشیئت پر کیسا کاربند ہوتا ہے۔ پھر اللہ کا اس کے ساتھ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ، اس پر ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔

چونکہ ذاتِ مقدسہ کی بصیرت افروز فہم، کا بیان ہے اس لیے یہاں قرآن پاک کی تعلیمات اور دنیاوی اور اخروی کامیابیاں بیک وقت جلوہ نما ہیں اور یہ سورت عملی زندگی کے لیے سرکارِ دوعالم کے دربار میں لے جاتی ہے اور آسمانِ نبوت کے منور ماہتاب اور اردگرد کے ان درخشاں ستاروں سے قریب کر دیتی ہے جہاں ہر ستارہ، حق نما اور جہاں ہر نجم، راہنما ہے۔

اس سورہ کا نام سورۂ فتح ہے، وہ فتح جو پہلے قلب کو مسخر کر کے حاصل کی گئی، جو فتح مکہ کا پیش خیمہ بنی، جس کو فتح ہی سے تعبیر فرمایا گیا اور یہ تعبیر اللہ کی تعبیر ہے۔ جس کو اللہ فتح کہے

Marfat.com

وہی فتح ہے صدق اللہ ورسولہ۔

سورۃ کے متعلق چند امور کا بیان مفسرین نے کیا ہے جن کا ذکر ضروری ہے چھٹی ہجری میں سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب کی بنا پر کعبہ کی زیارت اور عمرہ کا خیال فرمایا۔ آپ کے ہمراہ تقریباً ڈیڑھ ہزار اصحاب تھے، مقام حدیبیہ میں پہنچ کر اونٹنی بیٹھ گئی اور قریش کی طرف سے مزاحمت بھی ہوئی۔ پھر بھی آپ نے شعائر اللہ کی تعظیم کو ملحوظ رکھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو قاصد بنا کر روانہ فرمایا کہ اہلِ مکہ کو آگاہ کریں کہ حضور کا مقصد صرف عمرہ ہے جنگ نہیں، لیکن خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا، اصحاب میں جوش و غصہ کی لہر دوڑ گئی، صحابہ نے ایک درخت کے نیچے جہاد کی بیعت کی، اس خبر سے قریش ڈر گئے اور حضرت عثمانؓ کو واپس کر دیا، ساتھ ہی صلح کے لیے ایک وفد بھیجا اور انہوں نے اپنے خیال میں جو صلح کی شرائط رکھی تھیں وہ مسلمانوں کی تذلیل کا باعث تھیں لیکن جب وہ صلحنامہ سرکارِ دو عالم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے فراستِ نبوی سے اس کی خامیوں کو جان لیا اور اسے مسلمانوں کے حق میں ایک کامیابی کا پیش خیمہ بھی سمجھا اور صلحنامہ پر دستخط فرما دیئے، اس کے چند شرائط حسبِ ذیل ہیں:۔

اس سال سرکارِ دو عالم واپس تشریف لے جائیں اور آئندہ سال غیر مسلح عمرہ کے لیے تشریف لائیں فریقین میں دس سال تک لڑائی نہ ہو اور اس دوران قریش کے جو افراد مسلمان ہو کر مدینہ پہنچیں انہیں واپس کر دیا جائے اور جو مسلمان مرتد ہو کر قریش مکہ کے پاس آ جائیں انہیں واپس نہ کیا جائے گا، چنانچہ صلح کے معاملات طے ہونے پر حضور نے ہدی کے جانور کو ذبح فرمایا اور دیگر رسوم کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دیا۔

صحابہ کو غم ہوا۔ اول تو اس خیال سے کہ صلح دب کر ہوئی دوسرے اس خیال سے کہ مکہ کی زیارت سے محروم رہے، لیکن جب آپ مدینہ کی طرف واپس ہو رہے تھے راستہ ہی میں سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ اللہ نے اسے فتحاً مبیناً فرمایا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ صلح حدیبیہ کے بعد جس قدر اسلام پھیلا اور جس کثیر تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے اس سے پہلے نہ ہوئے تھے، مورخین مفسرین کا اتفاق ہے کہ فتح خیبر، فتح مکہ اور اس واقعہ کے بعد کی ساری فتوحات اسی صلح حدیبیہ کا نتیجہ تھیں۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں اور کافروں کا اختلاط بڑھا مسلمانوں کو تبلیغ اور اپنے اخلاق سے متاثر کرنے کا موقع ملا اور دو سال کے اندر مسلمانوں کا لشکر ڈیڑھ ہزار سے بڑھ کر فتح مکہ کے وقت دس ہزار ہو گیا۔

اس سورت میں ان منافقوں کا بھی ذکر آتا ہے جو حضور کے واپس ہونے پر خوش ہوئے تھے ان کی کیفیات کو ظاہر فرما کر ان کے انجام سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کر دیا گیا پھر جس اہتمام، جس شان

Marfat.com

اور جس عظمت سے مومنوں کی تعریف فرمائی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے رہتی دنیا تک وعدہ ہے۔ یہ وعدہ انہیں صحابہ کے صدقہ میں ہے جنہوں نے اپنی جان و مال کو سرکارِ دو عالم پر نثار کرنے میں کبھی دریغ نہ فرمایا اور ان کی عملی زندگی کے طفیل میں آج بھی اہلِ ایمان ان کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور ان کی معرز اور بابرکت صحبت کے امیدوار ہیں۔

سورۂ محمد میں ذاتِ مقدسہ کا خصوصی بیان تھا سورہ فتح میں حضور کے ساتھ حضور کے صحابہ کی شان کا بیان ہے اور اسی اخلاص، اسی جانثاری، اسی مجاہدہ، اسی عزم، اسی جذبہ سرفروشی کو مسلمانوں کے لیے معیار ایمان و عمل قرار دیا گیا ہے اسی پر فتح و نصرت اور اجرِ عظیم کے وعدے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ○ (اے رسول اس صلحِ حدیبیہ میں) بلاشبہ ہم نے آپ کو صریح فتح دی۔

یہ صلح بے شمار کامیابیوں کا پیش خیمہ ہے یہ فروغِ دین کی ضامن ہے۔ آپ کی تمام کوششیں کامیابی ہی کے لیے ہوں گی آپ سے کسی لغزش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۲۔ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ○ کیونکہ اللہ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشوں کو معاف فرما چکا ہے (آپ کو اس تصور ہی سے اٹھا لیا ہے کہ یہ کام میں کر رہا ہوں۔ اس آیت کے نزول سے پہلے اور اس کے بعد آپ کی کوئی بات بھی ایسی نہیں جس پر اعتراض کیا جا سکے) اور (اللہ تو چاہتا ہے کہ) آپ پر اپنے (تمام ظاہری باطنی اور روحانی) انعام کی تکمیل فرمائے اور آپ کو سیدھے راستہ پر لے چلے (کسی رکاوٹ کو آپ کی تبلیغ حق میں حائل نہ ہونے دے تاکہ لوگ ہمیشہ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوتے رہیں اور اللہ ان کے بھی اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمائے)۔

۳۔ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ○ اور اللہ آپ کی ایسی مدد فرمائے کہ اس میں غلبہ اور عزت ہو۔

(ان آیات کی صداقت کو سرکارِ دو عالم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں دنیا نے دیکھ لیا جیسا کہ تمہید میں گزر چکا ہے)

سرکارِ دو عالم پر انعامات کا کیا کہنا وہ تو خود رحمت للعالمین ہیں۔ اللہ تو ان کے نام لینے

Marfat.com

والوں کے ساتھ یہ سلوک فرماتا ہے کہ ان کے دلوں میں قرار، اطمینان اور اتباع کا ایک نور پیدا کر دیتا ہے جس سے ان کے ایمان سنورتے جاتے ہیں اور وہ تصدیقِ کامل میں پہنچ جاتے ہیں۔

۴۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ

وہی تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی تاکہ ان کے (اپنے) ایمان کے ساتھ (تائیدِ ایزدی سے) ان کا ایمان اور بڑھ جائے۔ (فتح ونصرت تو اللہ کے حکم کے تابع ہے صلح کے کاغذ یا دشمنوں کا تکبر اس کا فیصلہ نہیں کیا کرتے) اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں (اس نے اپنے لشکر پھیلا رکھے ہیں کہ کوئی ذی روح ان کے فیوض سے محروم نہ رہے) اور اللہ تو سب کچھ جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

یہاں رحمانیت اور رحیمیت دونوں کارفرما ہیں جو دنیا اور آخرت چاہتے ہیں ان کو دونوں ملتے ہیں جو دنیا چاہتے ہیں وہ محروم آخرت ہیں، غرض دنیا ایک آزمائش گاہ ہے۔

۵۔ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ

تاکہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والوں اور ایمان والیوں کو ان باغوں میں پہنچائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں (کہ) وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور (تاکہ اللہ تعالیٰ) ان کی سب برائیاں (خواہ دل کی ہوں یا جسم کی) دور کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔

۶۔ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور (تاکہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بدگمانیاں رکھتے ہیں عذاب دے (ان کی بدگمانیوں کے باعث) ان پر بُرا وقت آنے والا ہے۔ اور اللہ کا ان پر (یقیناً) غضب ہوگا اور ان پر لعنت ہوگی اور ان کے لیے دوزخ تیار ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

۷۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور (اللہ کے لیے سزا و جزا خواہ زمین پر ہو یا آسمان پر کیا مشکل ہے)

Marfat.com

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست (اور) حکمت والا ہے (اس کے جملہ کام حکمت ہی پر مبنی ہیں اور کوئی اس کا مزاحم نہیں ہوسکتا)۔

یہ اس کی حکمت ہی تو ہے کہ انبیاء کا سلسلہ جاری رکھا اور یہ اس کی رحمت ہی تو ہے کہ جملہ ضروری احوال سے لوگوں کو باخبر کرتا رہا یہاں تک کہ خود سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو شاہد، بشیر اور نذیر بنا کر بھیج دیا۔

۸۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

بیشک ہم نے آپ کو (لوگوں کے احوال کا) گواہ اور (ان کو) خوشخبری سنانے والا اور (عواقب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۹۔ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

تاکہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی (ان کے دین کی) مدد کرو اور ان کی (دل سے) تعظیم کرو۔ اور (جس اللہ کی بندگی انہوں نے تم کو سکھائی ہے) اس کی پاکی صبح و شام (کی نمازوں میں اور جس طرح تعلیم دی گئی ہے) بیان کرتے رہو۔ (گویا رسول پر ایمان کے ساتھ ان کی عظمت اور توقیر ضروری ہے اور اللہ پر ایمان کے ساتھ اس کی عبادت۔)

غرض اللہ کی عبادت ہو یا رسول کے کسی حکم کی فرمانبرداری سب اللہ ہی کی اطاعت ہے ان کی عظمت، اور بزرگی کو سمجھو۔ ان کا ہاتھ ید اللہ، ان کا فرمان، فرمانِ الٰہی ہے۔

۱۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع ۱۰/۹

(اے رسول) بلاشبہ جو لوگ آپ سے (آپ کے ہاتھ پر) بیعت کرتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں (گویا) اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ (اور وہ حدیبیہ میں محض رسول ہی سے نہیں بلکہ اللہ سے بھی بیعت کر رہے ہیں کہ مرتے دم تک میدانِ جنگ سے نہ بھاگیں گے) پھر جو کوئی عہد کو توڑے تو عہد کے توڑنے کا نقصان اسی کو ہوگا اور جو اللہ سے اپنا اقرار پورا کرے (اور مرتے دم تک قائم رہے) تو اللہ اس کو عنقریب بڑا اجر دے گا (اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا)۔

دوسرا رکوع

صرف جاہل گنوار رسول کی عظمت، ان کے مقام کو نہیں سمجھتے اور ان کی فرمانبرداری سے جان چراتے ہیں۔

Marfat.com

۱۱- سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ
الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا
وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ
قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ
بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○

(اے رسول اب جب کہ آپ مکہ سے واپس ہو رہے ہیں اور آپ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچا تو) دیہاتیوں میں سے جو (اس سفر میں) پیچھے رہ گئے تھے عنقریب آپ سے (بہانے بنائیں گے اور) کہیں گے (کہ ہم تو آپ کے ساتھ ضرور چلتے لیکن) ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا اس لیے آپ اللہ سے ہماری بخشش طلب کریں (کہ ہم جہاد میں آپ کے ہم سفر نہ ہو سکے۔ لیکن یہ ان کی بہانہ بازیاں ہیں) وہ اپنی زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ ان سے فرما دیجئے (تم اپنے کاموں کی فکر میں رہے) پھر اگر اللہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے (تو) اللہ کے مقابلہ میں تمہارے لیے کون کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے۔ بلکہ اللہ تو تمہارے سب کاموں سے (جو تم کرتے رہتے ہو) باخبر ہے۔ تمہارے کام بھی جانتا ہے تمہاری بہانہ بازیاں بھی جانتا ہے اور تمہارے ان بہانوں سے قبل اپنے رسول کو وہ مطلع بھی کر چکا ہے۔

۱۲- بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ
الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ
أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ
وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُورًا ○

بات یہ ہے کہ تم سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ کا رسول اور ہر مسلمان (اس سفر کے بعد مدینہ یعنی) اپنے گھر والوں میں واپس ہی نہ ہوں گے اور تمہارے دلوں کو یہ بات بہت اچھی بھی معلوم ہوئی اور تم نے (اپنی دلی آرزؤں کے مطابق) برے برے خیالات قائم کر لیے (تم نے اپنی تباہی اور خسارے کی صورت خود ہی پیدا کی خود مستحق عذاب بنے) اور تم ہلاکت میں پڑ گئے۔

۱۳ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ○

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے سب) کافروں کے لیے (جہنم کی) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

۱۴- وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا ○

اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے (لیکن اللہ کی رحمت اس کے غضب سے کہیں بڑھ کر ہے)۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

Marfat.com

صلح حدیبیہ کے بعد جب حضور کو خیبر پر چڑھائی کا حکم ہوا جہاں غدّار یہود آباد تھے تو جو لوگ حدیبیہ نہ گئے تھے ادھر جانے کے لیے تیار ہوئے کہ وہاں خطرہ کم اور مال غنیمت کی امید زیادہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی نیتوں سے اپنے رسول کو پہلے ہی باخبر کر دیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ ان کو شریک نہ کیا جائے۔

۱۵۔ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا
نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا
كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا
كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ
فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ
بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ○

(مسلمانو) جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے کو چلو گے تو جو لوگ (سفر حدیبیہ میں) پیچھے رہ گئے تھے کہنے لگیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں۔ یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کا قول (کہ وہ خیبر میں مسلمانوں کے ساتھ ہرگز نہ جائیں اور ان کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا) بدل دیں (یعنی پورا نہ ہونے دیں) آپ فرما دیجیے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ (غزوہ خیبر میں) نہیں چل سکتے۔ اللہ نے اسی طرح (تمہاری اجازت طلب کرنے سے پہلے ہی) فرما دیا ہے (وہ اس پر بھی یقین نہ کریں گے) پھر بھی کہیں گے کہ تم تو ہم سے جلتے ہو (نہیں چاہتے کہ تمہارے علاوہ کسی کو مال غنیمت ملے) درحقیقت یہ لوگ (حق بات) بہت کم سمجھتے ہیں (وہ مسلمانوں کی زندگی ان کے اقدار سے واقف نہیں اپنی طبیعت پر ان کی حالت قیاس کرتے ہیں)۔

۱۶۔ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ
شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ
فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا
تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ○

آپ ان پیچھے رہ جانے والے گنواروں سے فرما دیں (کہ اس جنگ میں نہیں البتہ) جلد ہی تم کو ایک اور بڑی جنگجو قوم کے مقابلہ میں لڑنے بلایا جائے گا۔ تم ان سے (یا تو) جنگ کرتے رہو گے یا وہ اطاعت قبول کریں گے۔ پھر اگر تم کہنا مانو گے تو تم کو اللہ بہت اچھا بدلہ دے گا، او(ر) اگر (اس وقت بھی) تم روگردانی کرو گے جیسے تم اس سے قبل روگردانی کر چکے ہو تو (اللہ) تم کو دردناک عذاب دے گا۔

اللہ ان سے ناراض نہیں جو مجبوراً پیچھے رہ گئے، جہاد معذوروں پر فرض نہیں۔

۱۷۔ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا

نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے نہ لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ بیمار پر کوئی گن

Marfat.com

عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ ع

النصف ع ۲ / ۱۰

(کہ وہ جہاد میں شریک نہ ہو سکے) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا (اللہ) اسے دردناک عذاب دے گا۔ (جہاد پر جانا اور جہاد سے رکنا سب اللہ کے حکم کے تحت ہونا چاہیئے)۔

تیسرا رکوع

اللہ تو انہیں سے خوش ہوتا ہے جو اس کے رسول کے حکم پر چلیں، جس وقت جو حکم ملے اس کے لیے دل وجان سے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ یہی بیعت رضوان جس کا ذکر شروع سورہ میں گزر چکا ہے حدیبیہ کے مقام پر ہوئی اور اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا سبب بنی۔ اللہ صحابہ کرام کے دلوں کی کیفیت، جہاد کی تڑپ، اخلاص نیت سے بخوبی واقف تھا اُسی نے ان کے دلوں کو تسکین بخشی، اُسی نے صلح حدیبیہ کو صریح کامیابی بنا دیا۔ اور فتح مکہ کی بشارت دی۔ چنانچہ اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ تابع امر کیسا ہوتا ہے اتباع کس کو کہتے ہیں فتح ونصرت اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ ایسی فتح دیتا ہے جو انسان کے بس میں نہیں ہوتی۔

۱۸۔ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے (جہاد کے لیے) بیعت کر رہے تھے پس اللہ نے (وہ صدق وخلوص) جو ان کے دلوں میں تھا جان لیا پھر (اگر صلح حدیبیہ کے شرائط کی وجہ سے ان پر گرانی تھی تو وہ بھی اللہ نے دُور فرما دی اور) ان (کے دلوں) پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو (حدیبیہ سے آنے کے بعد ہی خیبر کی) جلد ہی ایک فتح انعام فرمائی۔

۱۹۔ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

اور بہت سی غنیمتیں بھی (عطا کیں) جن سے وہ سرفراز ہوتے رہے، اور اللہ زبردست حکمت والا ہے (ایک طرف جہاد سے روک دیتا ہے کہ مکہ کے مسلمان پس نہ جائیں اور دوسری طرف جہاد کا حکم دیتا ہے

Marfat.com

کہ فتح و نصرت کے ساتھ مال غنیمت بھی ملے اور جہاد کی تمنا بھی پوری ہو

۲۰۔ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ
وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ
وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے (کہ) تم ان کو حاصل کرو گے پس (فوری طور پر خیبر کی فتح ہیں) یہ غنیمت تو تم کو جلدی دے دی اور تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے (یعنی کفارِ مکہ اور دوسرے لوگ مداخلت نہ کر سکے) اور (یہ سب اس لیے ہوا) تاکہ مسلمانوں کے واسطے (اللہ کی قدرت، رسول کی صداقت اور امرِ الٰہی کے تحت صلح و جنگ کا) ایک نمونہ قائم ہو جائے اور وہ تم کو سیدھی راہ چلائے۔ (تاکہ امرِ الٰہی کی اتباع میں کبھی ذات یا ذاتی وقا تمہارے سامنے نہ آئے، دین کا فروغ، اسوۂ حسنہ کی اتباع ہی پیشِ نظر رہے)۔

۲۱۔ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا
قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور (تاکہ اس کے ساتھ ہی) ایک اور فتح (انعام فرمائے یعنی فتح مکہ) جس پر تمہیں قابو نہیں لیکن وہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے (صلح حدیبیہ ہی کو فتح مکہ کا پیش خیمہ بنا چکا ہے، سرکارِ دو عالم کا خواب، خواب نہیں حقیقت ہوا کرتا ہے)۔

۲۲۔ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اور اگر (صلح حدیبیہ نہ ہوتی اور) تم سے یہ کافر لڑتے تو (تم ہی غالب آتے اور) یہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ وہ کسی کو دوست پاتے اور نہ مددگار (لیکن اللہ کو یہی منظور تھا کہ پہلے صلح ہو جائے، منشا تو تھا کہ پہلے قلوب کو فتح کیا جائے تم کو جو ادب اور تنظیم سکھانا تھا تم اس کے لیے تیار ہو جاؤ تم اصلی تنظیم میں آجاؤ)۔

یاد رکھو کہ جب تنظیم کے انداز سے حق آتا ہے تو باطل کی تمام قوتیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔
باطل ہی کو شکست ہوتی ہے۔

۲۳۔ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝

(اور کافروں کے ساتھ) اللہ کا یہ دستور پہلے سے چلا آتا ہے ا
آپ اللہ کی سنت (اللہ کی فطرت، اللہ کے اصولوں) میں کبھی فر
نہ پائیں گے۔

Marfat.com

دیکھو اللہ اپنے نہ بدلنے والے اصولوں کو سنت اللہ فرماتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فرمان کو فرض کہتے ہیں۔ یہ بھی شاید اس لیے ہے کہ سب لوگ سنت کی اہمیت سمجھیں سنت کے معنی بالعموم رسم، عادت، دستور کے لیے گئے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے سنت کا لفظ اختیار فرمایا تاکہ عادت و دستور کو سرکارِ دو عالم ہی کے تعلق سے سمجھا جائے اور جو بھی فرموداتِ رسول اور سنتِ رسول کی توہین کی جسارت کرے وہ سمجھ لے کہ اللہ اس کو برداشت نہیں کرتا کسی نبی کے سلسلہ میں اسے برداشت نہ کیا گیا چہ جائیکہ سرکارِ دو عالم کے مقابلہ میں۔ یہی وہ سنت ہے جس میں کبھی تغیر نہیں آتا۔

مشرکین کے کچھ لوگ حدیبیہ میں پہنچے تھے کہ موقع پر پہنچ کر حضور کو اور مسلمانوں کو شہید کردیں لیکن یہ ان کے اختیار کی بات نہ تھی انہوں نے چھیڑ چھاڑ بھی کی ایک مسلمان کو شہید بھی کیا لیکن صحابہ نے ان لوگوں کو زندہ پکڑ لیا سرکارِ دو عالم نے انہیں معاف کر دیا۔

۲۴۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

اور (اللہ) وہی ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کی سرحد پر روک دیا بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو ان پر قابو بھی دے دیا تھا اور تم نے ان کو گرفتار بھی کر لیا تھا) اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو (سب) دیکھتا ہے۔

۲۵۔ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام (میں داخل ہونے) سے روکا، اور (ان کی اس مزاحمت کے باعث) قربانی کے جانور بھی اپنی جگہ (حرم میں پہنچنے اور ذبح ہونے) سے رکے رہے (لیکن سرکار دو عالم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی معاف فرمایا، اس لیے کہ مکہ میں سب کافر ہی تو نہیں کچھ مسلمان بھی تھے جن سے صحابہ بھی واقف نہ تھے اور وہ بھی ہلاک ہوتے) اور اگر یہ مومن مرد اور مومن عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے (تو تم کو اس وقت بھی فتح مکہ نصیب ہو سکتی تھی لیکن) یہ احتمال تھا کہ تم ان کو بھی پیس ڈالو گے پھر تم کو ان (مسلمانوں) کے باعث ایسے کام کی بنا پر نقصان پہنچے گا جو تم نے بے خبری میں کیا (تاخیر اس لیے ہوئی کہ جو مسلمان مکہ میں ہیں وہ نکل آئیں اور جو کافر اسلام کی صداقت سے متاثر ہونے والے ہیں وہ

Marfat.com

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○

مسلمان ہو جائیں) کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے۔ اگر (اس وقت بھی مکہ میں) وہ (چند کلمہ گو) الگ ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو عذاب دیتے اور عذاب بھی دردناک (عذاب)۔

اور اس صلح حدیبیہ کے موقع کا وہ وقت بھی یاد رکھنے اور سبق لینے کے قابل ہے

۲۶۔ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ ع

ع ۳ ۹ ۱۱

جب کفار نے اپنے دلوں میں ضد اور ضد بھی جہالت کی ضد کو جگہ دی (وہ اسی پر اڑے تھے کہ ان کی شرائط کو قبول کیا جائے، حضور قبول فرما رہے تھے لیکن جاں نثار صحابہ ان شرائط سے خوش نہ تھے لیکن صبر اور تحمل اور فرمانبرداری کا نمونہ بنے ہوئے تھے) تو اللہ نے (ان کے ادب بیت اللہ اور اطاعتِ رسول کے اس انداز کو پسند فرمایا اور) اپنے رسول اور مومنوں (کے قلوب) پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو (ایک محتاط اور) پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا (وہ جہالت کے مقابلہ میں حوصلہ اور تحمل سے کام لیتے رہے اور اللہ کی وحدانیت، رسول کی اطاعت کو اپنے ہر جذبہ و جوش پر مقدم سمجھتے رہے) اور وہی اس (انداز اتباع) کے زیادہ مستحق اور اس (تحمل اور بردباری) کے اہل تھے۔ (انہیں کو اللہ نے حضور کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ یہی صحابہ بننے کے حق دار تھے) اور اللہ ہر چیز سے خبردار ہے (وہ سب کی صلاحیتوں سے واقف، ان کی کیفیات، سے آگاہ ہے)۔

چوتھا رکوع

صلح حدیبیہ کو واضح حکم اور فتح مبین فرمایا تھا آخری رکوع میں فتح مکہ کا وعدہ بھی فرما دیا، صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا کہ اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا۔ مسلمان انشاء اللہ مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے اور مناسکِ حج بجا لائیں گے، حق کی فتح برحق ہے اور جنہوں نے رسول کی اتباع اخلاص سے کی ان کی کامیابی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین کے زمانہ میں اسلام کا فروغ اور اس کی لہلہاتی ہوئی کھیتی دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

۲۷۔ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا

بے شک اللہ نے رسول کو حقیقت کے مطابق سچا (صحیح) خواب دکھایا

Marfat.com

بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○

کہ انشاءاللہ تم مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) میں امن وامان سے داخل ہوگے (اور تم میں کچھ) سر منڈوائے ہونگے اور (کچھ) بال کتروائے ہونگے (اور پھر احرام کھولیں گے) تم کو کسی بات کا خوف نہ ہوگا پھر وہ (یعنی خدا) جانتا ہے جو تم نہیں جانتے پھر اس نے فتحِ مکہ سے قبل ہی ایک فوری فتح دے دی (اور یہ فتح، فتحِ خیبر تھی)۔

۲۸- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ○

وہی (اللہ) تو ہے جس نے اپنے رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر مکمل طور پر غالب کردے (اور جملہ حقائق ومعارف کو ظاہر فرمادے اور کلمۂ طیبہ کی صداؤں سے عالم گونجتا رہے) اور (یوں تو دینِ حق کی صداقت اور رسول کی رسالت پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے۔

کافر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر کڑھتے ہیں، ذرا وہ آپ پر اور آپکے اصحاب پرنظر کریں۔ دیکھیں کہ تابع امر کیسے ہوتے ہیں ان کی کیا شان ہے۔ حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ان کے برگزیدہ صحابہ کے جلال وجمال پر خود اللہ گواہی دیتا ہے کہ

۲۹- مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ

معانقة

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت (اور زور آور) ہیں (لیکن) آپس میں رحم دل (ایک دوسرے کے ساتھ اخلاص اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ ان کا غصہ ان کی محبت سب اللہ کے لیے ہے)، اے دیکھنے والے) تو (بھی) دیکھتا ہے کہ وہ (کبھی) رکوع (کبھی) سجود میں ہیں (غرض ہر طرح) اللہ سے اس کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلبگار ہیں ان کی علامت (ان کے پُرنور پُر رونق نشانِ سجدہ سے) ان کے چہروں پر نمایاں ہے جو سجدوں کا اثر ہے (ان کے چہروں پر عبادت کے آثار، پیشانی پر سجدہ کے نشان، ولایت کا بار ان کی جبین پر ہے یہ تو الگ پہچانے جاتے ہیں) ان (صحابہ) کی تعریف توریت میں اور ان

Marfat.com

شَطْـاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۠ ع ۳ ۱۲

کے اوصاف انجیل میں (آئے) ہیں ان کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے کہ اس نے (پہلے) سوئی (کی طرح کی ایک پتی) نکالی، پھر (اردگرد کے ماحول اور زمین سے قوت حاصل کرکے) اس کو مضبوط (اور قوی) کیا۔ پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر (بڑھ کر) اپنے بل پر کھڑی ہوگئی (اور یہ سرسبز و لہلہاتی ہوئی کھیتی) کاشتکاروں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اسلام کی کھیتی بھی لہلہارہی ہے) تاکہ کافروں کا جی جلے (اور یہ تو دنیا میں ان صحابہ کرام اور مومنوں کا انعام ہے، آخرت میں تو) اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

سورتِ فتح ختم ہوئی اور اس شان سے کہ نہ صرف فتح مکہ کی بشارت لیے ہوئے بلکہ اسلام کے فروغ و عروج کے اور مومنوں کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم کے وعدوں کے ساتھ۔ سورہ میں سرکارِ دو عالم اور ان کے صحابہ کرام کی شان کے ذکر کے ساتھ دورِ خلافتِ راشدہ میں اسلام کے فروغ کا جو وعدہ کیا گیا دنیا اس کی صداقت دیکھ چکی ہے۔ آیتِ بالا میں پہلے صحابہ کرام کا ذکر ہوا "معہ" سے صدیقِ اکبرؓ "اشداء علی الکفار" سے حضرت فاروق "رحماء بینہم" سے حضرت عثمان غنی "رکعًا سجدًا" سے حضرت علی کی طرف خصوصی اشارہ ہے پھر سجدہ کے آثار اور زلالِ فضل و رضائے الٰہی میں تمام صحابہ اہلِ بیت، شہداء و صالحین شامل ہیں آیت کے آخر میں اسلام کے فروغ کی چار منزلوں کا بھی ذکر ہے "اخرج شطئہ" سے حضرت صدیق اکبر کا زمانہ۔ جب اسلام نرم و نازک کھیتی کی طرح پھیلا، "فاٰزرہ" سے حضرت عمر فاروق کا دور جب وہ مضبوط و مستحکم ہوا "فاستغلظ" سے حضرت عثمان غنی کا زمانہ جب اس میں بالیدگی کے سب آثار پیدا ہوگئے اور "فاستوٰی علٰی سوقہ" سے سیدنا حضرت علی کا دور مراد ہے۔ جب اسلام ایک لہلہاتی ہوئی کھیتی کی طرح سرسبز و شاداب تھا جس کو دیکھ کر کافر رشک کرتے تھے۔ اور اللہ کے یہ وعدے مسلمانوں سے رہتی دنیا تک ہیں اور آخرت کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ان ہی کا نصیبہ ہے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ

مدنی اٹھارہ آیتیں دو رکوع

سورۃ الحجرات اس منزل کا آخری سورہ ہے اس منزل میں خصوصیت کے ساتھ توحیدِ مطلق یعنی کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی عظمت و حقیقت کا بیان ہوا۔ محمد رسول اللہ کی رفعت و عظمت ان کے متبعین کی شناخت ان کے ماحول ان کے اثرات پر یہ سورہ ختم ہوا۔

Marfat.com

اب اس سورہ میں وہ آداب سکھائے جا رہے ہیں جو حصولِ فیض کے لیے ضروری ہیں تعلیمی پہلو سے ادب کو خاص مقام حاصل ہے جس کو جو ملتا ہے ادب ہی سے ملتا ہے۔ ادب ہی سے تعظیم اور تعظیم سے تعمیل کی منزل تک رسائی ہوتی ہے ادب ہی سے علم کے دریچے کھلتے ہیں۔ باب العلم تک رسائی ہوتی ہے۔ مدینہ میں داخلہ ملتا ہے پھر ذاتِ مقدسہ کی یافت کا وسیلہ ہاتھ آجاتا ہے۔

سورۂ فتح کے آخر میں صحابہ کرام کی عظمت کا بیان تھا، یہاں امہات المومنین کی در و دیوار کی عظمت ذہن نشین کی جا رہی ہے۔ اس مناسبت سے سورہ کا نام ہی الحجرات رکھا گیا، بتایا جا رہا ہے کہ حضور جب کسی حجرۂ مبارکہ میں ہوں تو انتظار کرنا ہی عبادت ہے تمہاری آواز بھی اس مقدس ماحول کے شایانِ شان نہیں۔ جب سرکارِ دو عالم کی صحبت میں بیٹھنے کا تم کو شرف حاصل ہو خاموش رہو۔ سنو اللہ کا رسول کیا کہتا ہے جسمانی حرکات میں بھی پیش قدمی نہ ہو۔ یہ ادب بھی اللہ کا ادب ہے۔ وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے جب بولنا ہو تو بڑی نرمی اور آہستگی سے بولو۔ سرکارِ دو عالم کا اندازِ بیان سیکھنے اور پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ تمہاری گفتگو میں کرختگی نہ آنے پائے کسی سختی کا شائبہ بھی نہ ہو۔ جو آواز پر کان رکھتے ہیں اشارہ پاتے ہی کر گزرتے ہیں یہ اتباع کے نمونے ہیں یہ صحابہ کی ایک مخصوص جماعت ہے۔ تم حضور کی ہر بات مانو لیکن وہ اگر تمہاری کوئی بات نہ مانیں تو اسی میں اپنی بھلائی سمجھو اگر وہ تمہاری ہر بات مان لیں تو تم ہی نقصان میں پڑ جاؤ گے۔ سورہ کے آخر تک ادب، سے تعظیم اور تعظیم سے اطاعت و محبت تک لا کر منزل کو ختم کیا گیا ہے کہ یہی منزلِ مقصود ہے۔ اللہ کی معرفت یہیں سے حاصل ہوتی ہے اور یہیں ملتا ہے اللھم نوّر قلبی بنور معرفتک حتی لا یبقیٰ شئ غیرک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اے ایمان والو تم اللہ و رسول سے (کسی معاملہ میں) سبقت نہ کیا کرو (ان سے پہلے نہ بول اٹھا کرو ان کے حکم کا انتظار کیا کرو ان کا فرمانا اللہ کا فرمانا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا (اور تمہارے دلوں کے حال کو بھی) خوب جاننے والا ہے۔ (غرض یہ کہ اپنی ذاتی رائے اور مفاد کو ایک بلند مقصد کے تابع کرو)۔

دوسری بات یہ بھی یاد رکھو کہ

۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

اے ایمان والو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ آواز میں تیزی

Marfat.com

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○

ہو نہ بلندی ہو) اور ان سے اس طرح زور سے نہ بولو جیسے آپس میں ز
سے بولتے ہو (یہ بات ادب، کے خلاف ہے دیکھو) کہیں تمہارے اعما
(تمہاری نادانی سے) ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

۳۔ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○

بلا شبہ جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھتے
ہیں (اور دبی آواز سے بولتے ہیں) وہی لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ
نے تقوے (بزرگی اور پاکیزگی) کے لیے آزما لیا (اور منتخب کر لیا
ہے) ان کے لیے (اللہ کی طرف سے) بخشش اور عظیم اجر ہے۔

(ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوں گے اور ایسا انعام ملے گا جس کا اندازہ ہی نہیں کیا
جاسکتا بزرگوں نے اجرِ عظیم سے رویت باری تعالیٰ مراد لی ہے)۔

۴۔ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○

بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اک
ناسمجھ ہیں (عقل سے کام لینا نہیں جانتے)۔

ورنہ صبر کرتے اور حضور کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرتے۔

۵۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس باہر آجاتے (اس
وقت آپ سے بات کرتے) تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور (اگر کسی نے
نادانی اور جلد بازی سے یہ بات کی اور بے ادبی منظور نہ تھی تو) اللہ مغ
فرمانے والا مہربان ہے۔

جس طرح حصول فیض سے محرومی کا باعث بے ادبی ہے اسی طرح بدگمانی معاشرہ
کو تباہ کرتی ہے اور قاطع محبت ثابت ہوتی ہے اس لیے اے مسلمانو ادھر ادھر کی باتوں پر بلا
تحقیق کیے بھروسہ نہ کیا کرو۔

Marfat.com

٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ
فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا
قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا
فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

اے ایمان والو اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو (یقین کرنے سے قبل) تحقیق کرلیا کرو کہیں (ایسا نہ ہو کہ اس کی بات پر بھروسہ کرکے) تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔

٧ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ
لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ
اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ
قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ۙ

اور جان رکھو (یہ بات خوب ذہن نشین رہے) کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ اکثر تمہاری بات مان لیا کریں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی (ایسی) محبت ڈال دی ہے (کہ تمہاری زبان سے ان کی ہر بات پر آمنا وصدقنا ہے) اور اس (ایمان) کو تمہارے دلوں میں مزین (اور منور) کر دیا ہے۔ اور کفر، فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے (جن کا محبتِ رسول میں یہ حال ہو گیا) یہی لوگ راہِ حق پر ہیں۔

٨ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(اور ان کی یہ محبت یہ جذبۂ ایمانی) اللہ کے فضل اور اس کی عنایت کے باعث ہے اور اللہ بڑا علم والا، صاحبِ حکمت ہے۔

٩ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ
بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى
فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ
اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ پھر اگر ان میں ایک دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے تو (تم خاموشی سے تماشہ نہ دیکھو بلکہ) تم سب (مل کر) اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ رجوع کرے (یعنی اس بات کو تسلیم کرے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا) تو ان دونوں میں غیر جانب داری (یا مساوات) سے صلح کرادو اور انصاف بلحوظ رکھو (یہ نہ سوچو کہ اس نے کہنا نہ مانا تھا اس لیے اس پر سختی اور دوسرے سے اب بھی نرمی کی ضرورت ہے) بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

Marfat.com

۱۰- إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا
بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ ع ۱۳

بے شک مسلمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں (حقیقی بھائی کی طرح ہیں) پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔ (تم کو خوفِ خدا انصاف سے ہٹنے نہ دے گا اور تمہارے جذبۂ محبّت وہمدردی کو اللہ پسند فرما کر تم پر رحم فرمائے گا)۔

دوسرا رکوع

سرکارِ دو عالم کے ادب کے ساتھ آپس میں ایک دوسرے کا احترام، ایک دوسرے سے محبت سکھائی جا رہی ہے ۔ فسق کی اکثر وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے کو دوسروں سے بہتر ثابت کرنے اور ان پر برتری چاہنے کے لیے وہ کہتا ہے جو وہ نہیں ہوتا ۔ دوسروں سے بدگمانی دوسروں کے معاملات میں تجسس، دوسروں کی غیبت یہ سب باتیں انسان کو مقامِ انسانیت سے گرا دیتی ہیں، بعض لوگ اپنے کو مومن ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ ایمان کی نعمتوں سے محروم رہتے ہیں، اس رکوع میں ظاہری مسلمان اور حقیقی مومن کا فرق بتایا گیا ہے، جب اطاعت خلوص دل سے کی جاتی ہے تب مسلمان مومن بنتا ہے، جب ایمان دل میں گھر کر لیتا ہے تو مومن جان و مال سب کچھ اللہ کی راہ میں دینے سے گریز نہیں کرتا۔

مومن بنو پھر دیکھو کہ مومن کو کیا ملتا ہے یہ بتانے کی بات نہیں پانے کی چیز ہے، مقامِ صدق ان کی منزل ہوتی ہے بعض ناسمجھ ایمان لا کر سرکارِ دو عالم پر احسان رکھتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ اللہ کا ان پر احسان ہے کہ اس نے سرکارِ دو عالم کے دامنِ رحمت سے ان کو وابستہ کر دیا ایمان پانے کا راستہ بتا دیا۔

۱۱- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن
نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ج وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ط بِئْسَ

اے ایمان والو (دیکھو ۔ مردوں کی) ایک جماعت دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے، ممکن ہے کہ (بعض معاملات میں) وہ (جس کا مذاق اڑا رہے ہیں) ان سے بہتر ہو ۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ عورتیں (جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں (پر نکتہ چینی کرو اور نہ ان) پر عیب لگاؤ اور نہ (چڑھانے کے لیے) ایک دوسرے کو (برے) القاب سے بدنام کرو (غرض کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچے، یا اس کے اور تمہارے درمیان مخالفت کی خلیج بڑھتی ہی چلی

Marfat.com

الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

جائے اور وہ تم سے پھر قریب نہ آئے بلکہ تم کو بُرے ناموں سے یاد کرے غرض) ایمان لانے کے بعد بُرا نام رکھنا (بھی) گناہ ہے (گناہ کسی نوعیت کا ہو مومن کو زیب نہیں دیتا)۔ اور جو کوئی (اس قسم کی غلطی سرزد ہونے کے بعد) توبہ نہ کرے تو وہی ظالم لوگ ہیں (اور اللہ کے یہاں سزا کے مستحق قرار دیئے جائیں گے)۔

۱۲- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

اے ایمان والو بیشتر بدگمانیوں سے بچتے رہو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ (کا موجب) ہوتی ہیں اور (کسی کی برائیوں کے) کھوج میں نہ لگے رہا کرو اور نہ ایک دوسرے کو اس کے پیٹھ پیچھے بُرا کہا کرو تم میں کسی کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ سو اس کو تو (یقیناً) تم بہت ناگوار سمجھتے ہو (پس غیبت کو ایسا ہی سمجھو اس سے بچتے رہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (اگر بتقاضائے بشریت تم سے غلطی ہو جاتی ہے تو توبہ کرو) بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(کسی میں کوئی عیب ہو اور وہ اس کے پیٹھ پیچھے کہا جائے تو یہ غیبت ہے، کسی میں عیب نہ ہو اور اس کے پیٹھ پیچھے وہ کہا جائے تو یہ تہمت ہے۔ غیبت کا کفارہ استغفار ہے اور جس کی غیبت کی جائے اس کے لیے دعائے خیر۔)

۱۳- یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے طبقات (گروہ) اور قبیلے بنا دیئے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (لیکن کسی کو اعلیٰ طبقہ میں پیدا کرنا، ممتاز قبائل سے اس کا تعلق ہونا اس کا مال و دولت، صورت شکل وقار و وجاہت سب دنیا تک ہے اللہ کے یہاں ان میں سے کسی کی کوئی قدر نہیں) بے شک اللہ کے نزدیک تو تم سب میں عزت والا اشرف (فضیلت والا) وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو (پرہیزگاری اختیار کرے اور متقی بنے) بے شک اللہ سب کچھ جانتا باخبر ہے (تقویٰ کا تعلق ظاہر سے زیادہ باطن سے ہے اور

Marfat.com

باطن کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)۔

۱۴۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

اور یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ ہم (بظاہر) مطیع ہوگئے اور (تم نے درحقیقت ابھی تک اسلام کو دل سے مانا ہی نہیں) ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان نے گھر نہیں کیا ہے (نورِ ایمان اللہ اور رسول کی اطاعت سے دل میں جگہ کرتا ہے پہلے پکے مسلمان تو بنو تب مومن بنو گے) اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو اللہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں کوئی کمی نہ کرے گا (تم کو مومن بنا دے گا۔ نورِ ایمان بخشنے گا بہت کچھ دے گا) بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

مومن بنو پھر دیکھو کیا ملتا ہے صرف زبان سے کہنے سے کوئی مومن نہیں ہوتا۔

۱۵۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

بے شک مومن (تو) وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (دل و جان سے) ایمان لاتے ہیں پھر (اس میں ذرا) شک نہیں کرتے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے (اور پکے مسلمان) ہیں۔ (ان کا منتہائے نظر منزلِ صدق ہے ان میں سب سے بڑے کا نام صدیق ہے)۔

آیات بالا میں ظاہری مسلمان اور مومن کا فرق سمجھایا گیا۔ مومن کی نظر اللہ پر اس کی رحمت پر، اور از راہِ نفاق اطاعت گزار کی نظر اپنی ظاہری عبادات پر، وہ اللہ کا ممنون ہوگا یہ گا ہے اللہ پر احسان رکھنے والا۔ دونوں اطاعت کا اظہار کرتے ہیں لیکن دونوں کی اطاعت میں بڑا فرق ہے ایک ہنوز شک میں پڑا ہے دوسرا شک سے نکل کر جان و مال کی بازی لگا کر عالمِ انوار میں زندگی بسر کر رہا ہے ادب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، اللہ اور رسول اور بندوں کے حفظِ مراتب کا خیال رکھتا ہے ہر ایک کو ہر ایک کے مقام سے پہچانتا ہے

۱۶۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

آپ (ان اسلام کا اظہار کرنے والے اعرابیوں سے) فرما دیجئے کیا تم اپنی دینداری اللہ کو جتلاتے ہو۔ (اگر واقعی تمہارا ایمان کامل ہے اور تم سچے

Marfat.com

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

دیندار ہو تو اللہ اس سے بخوبی آگاہ ہے) اور اللہ کو تو سب کچھ علم ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر شے کی خبر ہے۔

۱۷- يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ (انہوں نے آپ کی تعلیم قبول کر لی اور) وہ مسلمان ہو گئے، آپ فرما دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا راستہ بتا دیا اگر تم (واقعی اپنے دعوئے ایمان میں) سچے ہو۔

(زبان سے اسلام کا دعوٰی کرنے کے ساتھ تمہاری نیت پاک اور تمہارے اعمال صالحہ ہیں تو اللہ کو اس کا علم ہے۔)

۱۸- اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ع

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے سب چھپے بھیدوں کو جانتا ہے (اسے تمہاری نیت کا بھی علم ہے) اور اللہ تمہارے (ظاہری) اعمال کو بھی دیکھ رہا ہے (اس کے سامنے باتیں نہ بناؤ۔ البتہ اگر تم کو عمل صالح کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اس کا احسان مانو اس کی بڑائی بیان کرو)

ع ۲ ۸ ۱۴

سورۃ الحجرات پر چھٹی منزل ختم ہوتی ہے جس میں اللہ کی ذات و صفات کے بیان کے ساتھ اسکے رسول حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ اور آپ کے صفاتِ خصوصی کا ذکر ہوا اور اس کلمۂ طیبہ پر قائم رہنے اور قلوب کو ایمان کی دولت سے مزین رکھنے کے لیے منزل کی اس آخری سورت میں وہ آداب سکھائے گئے جو اسلام پر قیام و قرار اور معرفت رموزِ الٰہی اور تجلیاتِ نورِ ایمانی کے لیے ضروری ہیں مسلم اور مومن کے جداگانہ مقام ہیں کلامِ الٰہی کی ہر منزل سے ہر شخص کو اس کی فہمِ ایمانی کے مطابق ہی ایک نصیبہ ملتا ہے۔ ہر ایک کے لیے راہِ سلوک کی ہر منزل میں ایک ادب ہے۔ ادب ہر صورت شرط ہے۔ فیض کا نزول اور وسیلہ کی یافت اسی سے ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔

بحمد اللہ آج بتاریخ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۶ اگست ۱۹۶۷ء بروز یکشنبہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربارِ مقدسہ میں اس منزل کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔
مدینہ منورہ حرم شریف بین المنبر و روضۃ المکرمہ

Marfat.com

ساتویں منزل

گزشتہ منازل میں بندے کی دعا، اللہ کی عنایات، نزولِ وحی، توحید، رسالت، آخرت، انسان کے فرائض، حقوق، عبادات، انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات، خیر البشر، خاتم النبیین سرکارِ دو عالم کے مقدس احوالِ مبارکہ کا بیان اور بندوں کی زندگی سے متعلق انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا ذکر نہایت شرح وبسط سے ہوا اور کلمۂ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی حقیقت کا بیان نہایت وضاحت کے ساتھ کیا گیا۔ ہدایت، معرفت، خُلق و اخلاق، کرم و احسان کی منزلوں سے گزارا گیا۔ انبیاء علیہم السلام کے مبارک اور بابرکت تذکروں کے ساتھ صدیقین، شہدا اور صالحین کا ذکر کیا گیا۔ نیکوکاروں کو بے شمار بشارتیں دی گئیں، منکروں کافروں اور منافقوں کے احوال سے آگاہ کیا گیا اور ان کے اعمالِ بد کے نتائج سے ڈرایا گیا یہ سب ایک ہی مقصد کے تحت تھا کہ بندہ اپنے رب، اپنے اللہ کو پہچانے اور اس کا فرمانبردار رہے۔ اس کا پہچاننا اس کے رسول کو ماننا ہے، اس کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ رسول کی عظمت ان کی اطاعت اللہ کی محبت ہے۔ رسول ہی سے اللہ کو پانا ہے۔

اب اس آخری منزل میں رسول سے اللہ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ سورۂ بقر کتاب کی تصدیق سے شروع ہوئی تھی ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ۔ یہ منزل صاحبِ کتاب کی تصدیق سے شروع ہے۔ رب العزت قرآن مجید کی قسم کھا رہا ہے۔ صادق الوعد، صادق القول کی صداقت پر کس مہتم بالشان انداز سے یقین دلا رہا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ بجز محمد رسول اللہ کے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ رسول اللہ ہیں جو اللہ ہے اس کو سمجھنا ہے۔ اسی پر قیام و قرار کرنا ہے۔ اللہ وہی ہے جس کو انہوں نے اللہ فرمایا، وہ جس کے رسول ہیں۔ ان ہی کو دیکھ کر اللہ کا نور، انہیں کی زیارت سے اللہ کا سرور ان ہی کی زبان مبارک سے اللہ کا قول، ان ہی کے اخلاق سے خُلقِ عظیم، انہیں کے آئینۂ عبودیت میں قرآن کریم سمجھ میں آئے گا۔ سرکارِ دو عالم کی جس درجہ عظمت بڑھتی جائے گی اللہ کی عبادت میں اخلاص پیدا ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر تصوّرِ دوئی سے نکل کر بندۂ محض اللہ اور خالص اللہ کے تصور میں پہنچ جائے گا۔ اللہ کی احدیت کا کچھ تصور کر سکے گا۔

اس منزل میں قٓ والقرآن المجید سے لے کر قل ہو اللہ احد تک ہر سورہ میں ان حقائق کی ترجمانی ایک مخصوص انداز سے ہے۔ پھر ایک حکیمانہ انداز سے حقائق کے چہرے سے نقاب اٹھائی گئی ہے کہیں عقائد کے ساتھ حشر و نشر پر زور دیا گیا ہے، کبھی نظر آنے والی چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے، کہیں طور کی چھوٹی پہاڑی پر تجلیات کا ذکر ہے، کہیں ایک نجم وحدت کے ذکر سے قوی کی حقیقت اور رفیقِ اعلیٰ کا تصور دیا گیا ہے، کہیں صاحبِ معجزہ کے معجزۂ شق القمر کی طرف اشارہ ہے،

Marfat.com

کہیں شمس و قمر کی کشش چھوڑ دینے کا بیان ہے، کہیں اللہ کی شانِ رحمانیت کے جلوے ہیں، کہیں شانِ رحیمی کی کیفیات۔ کہیں حمد و ثنا ہے کہیں سمع مطلق اور سمع مقید کا ذکر، کہیں حشر کے ساتھ اللہ کی ذات و صفات کا بیان ہے، کہیں قول و عمل کی مطابقت پر زور ہے۔ کہیں قوم کے انفرادی و اجتماعی ایمان و عمل کے آئینے یعنی جمعہ کا خصوصی بیان ہے، کہیں نظامِ کائنات اور نظامِ عالم کا ذکر ہے، کہیں اس کی قدرت کے ساتھ الفجر اور لیالِ عشر کا ذکر ہے کہیں والضحٰے کے انوار نظر آتے ہیں کہیں علم و قلم کی عطا ہے، کہیں نزولِ وحی کی کیفیت کا بیان خصوصی ہے، غرض منزل کے آخر تک پہنچتے پہنچتے، اللہ کی قدرت، اس کی حکمت، مکذبین کی حالت، مومن کے لیے کوثر اور صاحبِ کوثر، مومن و کافر کی کیفیات، اتمامِ فریضۂ تبلیغ، اللہ کا وعدۂ فتح و نصرت، کفر کی شکست اور ظہورِ حق یعنی اللہ کی احدیتِ ذات کا بیان واضح ہو جاتا ہے۔ اللہ، اللہ ہی ہے اس کی عظمت اس کی شان تک ذہنِ انسان کی رسائی نہیں اسے اس کی صمدیت ہی سے سمجھایا جا سکتا ہے تاکہ اللہ ہی اللہ مومن کی نظروں کے سامنے رہ جائے۔ انسان فاعلِ حقیقی اللہ ہی کو سمجھے۔ اسباب سے اس کی نظر اٹھ جائے۔ یہ مشکل مقام تھا انسان خلق کو دیکھے اور اس کے شر سے بچ سکے، دل رکھتے ہوئے دل کے وسوسوں سے نجات پا سکے، اس لیے بندۂ مومن کو اللہ پر قیام و قرار کے لیے آخر کی دو سورتیں عطا ہوئیں کہ ان کی تلاوت سے وہ خلق اور نفس کے شر اور وسوسوں سے محفوظ رہ سکے۔ منزل کا آخری لفظ والناس ہے۔ انسان ہر لمحہ ہدایت کا طالب ہے پھر وہی سورۂ فاتحہ، وہی انسان کی قسمیں اور وہی دورِ قرآن شروع ہو جاتا ہے، مومن جس مقام پر پہنچ چکا ہے اب اس کی ترقی مدارج کی ابتدا وہیں سے ہوگی اور پھر آخر قرآن تک وہ ایک اور بلندی اور رفعت میں آئے گا۔ کون ہے جو قرآن کے حقائق سمجھ سکے، بیان کر سکے جب سرکار دو عالم قرآن تلاوت فرماتے رہے اور یہی دعا کرتے رہے رب زدنی علماً۔ رب زدنی علماً۔

اس منزل کا ہر سورہ اجمالاً ہدایت کے جملہ پہلو لیے ہوئے ہے سورتیں چھوٹی ہوتی جاتی ہیں لیکن مضمون کا دامن وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ اس منزل میں خصوصیت کے ساتھ آخرت کا ذکر ہے جس کو مالک یوم الدین کی تشریح سمجھنا چاہیئے۔

سُورَةُ قٓ

مکّی پینتالیس آیتیں تین رکوع

سورۃ الحجرات میں ادب سے متعلق احکام تھے یہ منزل ادب کا ثمرہ ہے سورہ کی ابتدا اس قسم سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام اپنے رسول کے ذریعہ ہی بھیجتا ہے۔ سورہ کی ابتدائی آیت

Marfat.com

ہی بیک وقت اللہ کی توحید، اس کی قدرت، سرکارِ دو عالم کی رسالت اور قرآن کی صداقت پر شاہد ہے۔ پھر روزمرہ کے مشاہدات سے حشر و نشر کی صداقت کو ذہن نشین کیا گیا ہے، واضح ہو کہ ایمان وہی لاتے ہیں جو سرکارِ دو عالم کا ادب کرتے ہیں ان کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں، محروم ایمان وہ ہیں جو محروم ادب ہیں جو حضور کے متعلق طرح طرح کے شبہات میں پڑتے ہیں۔ دونوں کے لیے نتائج جدا ہیں، ایک کے لیے دائمی راحت دوسرے کے لیے ابدی عذاب۔ گویا اجمالاً یہ بات واضح کر دی گئی کہ جس پر ٹھیرنا اور جس کے حکم پر عمل کرنا ہے وہ قرآن مجید ہے۔ اس تعلق سے ق کو قف کے لیے بزرگوں نے سمجھا ہے اسے قرآن۔ اور خدا کے ناموں، قادر قدیر قہار قدوس قیوم کی کنجی بتایا ہے اللہ ہی تو قائم بالقسط ہے۔

گزشتہ منزل میں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ سمجھایا گیا تھا، یہاں قادر مطلق، بزرگ قرآن کی قسم کھاتا ہے کہ محمد، اللہ کے رسول ہیں انہیں کی اطاعت فرض ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ قٓ ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ○ قاف قسم ہے قرآن مجید کی (جو بڑی بزرگی اور بڑی شان والا ہے)

(کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ وہ جو کچھ اللہ کی وحدانیت اپنی رسالت، آخرت حشر نشر اور جملہ اعتقادات و تعلیمات کے متعلق بیان فرماتے ہیں وہ سب حق ہے۔ یہ بزرگ کتاب ان کی صداقت پر گواہ ہے)۔

۲۔ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ۚ○ مگر ان (لوگوں) کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے (ان ہی کے خاندان و نسل کا ایک شخص) ان کی طرف ایک ڈر سنانے والا (نصیحت کرنے والا رسول) آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو عجیب بات ہے۔

(کہ اللہ کا رسول اور ہماری طرح چلتا پھرتا ہے، مرنے کے بعد پھر زندہ کیے جانے کی خبر دیتا ہے)۔

۳۔ ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ○ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تب پھر قیامت میں زندہ کیے جائیں گے اور اٹھائے جائیں گے) یہ واپس ہونا تو (عقل، امکان اور عادت سے) بہت دور ہے۔

Marfat.com

ہاں یہ سچ ہے کہ انسان مرنے کے بعد مٹی میں مل جاتا ہے لیکن روح تو بہرحال سلامت رہتی ہے رہے بدن کے اجزاء جو تحلیل ہو جاتے ہیں یا مٹی میں مل جاتے ہیں وہ اللہ کے علم میں ہیں اس قادرِ مطلق کے لیے ان کو پھر جمع کر دینا کیا مشکل بات ہے جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اور جس کے پاس لوحِ محفوظ میں ہر چیز تحریراً بھی موجود ہے۔

۴۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ○

ہم جانتے ہیں کہ زمین ان (کے جسموں) میں سے کس قدر گھٹاتی ہے (اور کیا نہیں گھٹاتی ہے) اور ہمارے پاس تو (وہ) کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔

کفار کی یہ سب باتیں ان کے وہم و قیاس پر مبنی ہیں اور سراسر غلط ہیں۔

۵۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ○

درحقیقت انہوں نے (دینِ حق) کو، جب وہ ان کے پاس آپہنچا، جھٹلایا (دین کی تکذیب کی اس لیے) اب وہ الجھن میں پڑے ہیں (یہ اس اضطراب میں پڑے ہیں جو ہمیشہ سچ کو جھٹلانے سے پیدا ہوتا ہے)۔

آخر ان کو دوسری بار پیدا ہونے پر تعجب کیوں ہے کیا ان کو اللہ کی قدرت میں شک ہے یا انہوں نے اللہ کی کبھی کوئی پیدا کی ہوئی شے دیکھی نہیں۔ کیا زمین و آسمان اس کی قدرتِ کاملہ کی نشانیاں نہیں۔

۶۔ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ○

کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا (عظیم الشان، مستحکم، وسعتوں کے ساتھ) بنایا ہے اور (کیسے کیسے حسین اور خوبصورت ستاروں سے) آراستہ کیا ہے اور اس میں (کسی قسم کا نقص و) شگاف نہیں ہے۔

۷۔ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ○

اور (کیا انہوں نے) زمین کو (نہیں دیکھا جس کو) ہم نے پھیلایا اور اس پر (کیسے کیسے پہاڑوں کے بڑے بڑے) بوجھ ڈالے اور اس میں طرح طرح کی رونق افروز چیزیں پیدا کیں۔

۸۔ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○

تاکہ ہر (اللہ کی طرف) رجوع ہونے والا بندہ (اللہ کی قدرت کی ان نشانیوں سے) بصیرت حاصل کرے اور (اپنے رب کو) یاد کرے۔

Marfat.com

۹۔ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ
اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا (جو مخلوق کے لیے نفع بخش ہے) پھر ہم نے اس سے باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ۔

۱۰۔ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ
اور کھجور کے لمبے لمبے درخت جن میں تہ بہ تہ خوشے ہوتے ہیں۔

۱۱۔ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○
یہ (سب کچھ اپنے) بندوں کو روزی دینے کے لیے ہے اور اس (پانی) نے مردہ زمین کو زندہ کیا (اور جس طرح زمین سے درختوں اور کھیتوں کو دیکھتے ہو) اسی طرح (قیامت کے دن تم کو زمین سے) نکلنا ہوگا۔

اس دن اللہ کی حکم عدولی کی کسی میں جرأت نہ ہوگی۔ قیامت کے دن لوگوں کا دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا برحق ہے لوگوں کے ماننے نہ ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور جن قوموں نے اس حشر و نشر کو انبیاء کی تعلیمات کے بعد جھٹلایا وہ تباہ کر دی گئیں۔

۱۲۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ
ان (کفار مکہ) سے قبل قوم نوح اور کنویں والے اور ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں۔

۱۳۔ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ
اور عاد اور فرعون اور لوط کی قوم۔

۱۴۔ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ○
اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم نے بھی (غرض) ان سب ہی نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب کا وعدہ (بھی) پورا ہو کر رہا (اور یہ سب قومیں تباہ ہوئیں ان کا ذکر گزر چکا ہے)۔

۱۵۔ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ ع ۱۵ ۱۵
کیا پہلی بار (مخلوق کو) پیدا کر کے ہم تھک گئے ہیں (کہ دوسری بار ایسا نہ کریں گے نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) از سر نو پیدا ہونے کے بارے میں شک میں پڑ گئے ہیں (ذرا بھی سمجھ سے کام لیتے، اللہ کی قدرت پر غور کرتے اس کی تخلیق کو دیکھتے تو اس طرح تردد میں نہ پڑتے)۔

Marfat.com

دوسرا رکوع

اللہ تعالیٰ انسان کی کمزوریوں اور اس کے وسوسوں سے باخبر ہے۔ انسان کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ یقین پیدا کرکے ان وسوسوں سے نجات پائے۔ اس بات پر یقین رکھے کہ حشر ونشر ضروری ہے اللہ عالم الغیب ہے۔ جو کچھ اس کے رسول نے فرمایا حق ہے، یقیناً فرشتے اس کے اعمال لکھتے ہیں۔ وہ میدانِ حشر میں حاضر کیا جائے گا، اس وقت اس کو معلوم ہوگا کہ دنیا کے مزے عارضی تھے خواہشات نفسانی نے اس کی نظروں پر پردے ڈال رکھے تھے۔ پیغمبر کے فرمان پر یقین نہ کیا اس وقت سب دکھائی دے گا۔ دوزخ نظروں کے سامنے ہوگی۔ اور اللہ کا عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

۱۶۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۚ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں جو وسوسے آتے ہیں ہم جانتے ہیں اور ہم تو اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں "آخر رگ بھی تو جان کے باہر ہے" شاہ صاحب)

۱۷۔ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝

(ان لوگوں کو یہ بھی معلوم رہنا چاہیے کہ) جب (اعمال کو لکھ) لینے والے دو فرشتے (اعمال کے تاثرات) داہنے اور بائیں بیٹھے لیتے جاتے ہیں (یعنی اخذ کرتے جاتے ہیں۔ ضبط کرتے جاتے ہیں ان سے کوئی بات چھوٹتی نہیں)

۱۸۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝

انسان کے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکلتا مگر یہ کہ اس کے پاس ہی ایک نگہبان (فرشتہ اسے لکھ لینے کے لیے) تیار رہتا ہے۔

۱۹۔ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝

اور (اسی طرح انسان کی زندگی گزر گئی اور حقائق کو منکشف کرنے کے لیے) موت کی بے ہوشی طاری ہوگئی یہی (وہ موت) ہے جس سے اے غفلت میں پڑے ہوئے انسان) تو گریزاں تھا۔

اور اس موت کے بعد پھر ایک زندگی ہے یعنی ایک قیامتِ کبریٰ اور بھی ہے۔

۲۰۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝

اور صور پھونکا جائے گا یہی وعید کا دن ہوگا (یہی وہ دن ہوگا جس سے انبیاء علیہم السلام ڈراتے چلے آئے اللہ کا وعدۂ عذاب اسی دن پورا ہوگا)۔

Marfat.com

۲۱- وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ○
اور ہر شخص (قیامت کے دن اللہ کے سامنے اس طرح) آئے گا کہ ایک (فرشتہ) اس کو (دھکیل کر میدانِ حشر میں) لائے گا اور ایک (فرشتہ اس کے اعمال پر) گواہ ہوگا۔

انسان کے سامنے میدانِ حشر ہوگا اس سے کہا جائے گا۔

۲۲- لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○
(دیکھ) تو اس (دن) سے بے خبر رہا۔ اب ہم نے تجھ پر سے (یعنی تیری آنکھوں سے وہ) پردہ ہٹا دیا (بصر سے جہت اٹھ گئی) سو آج تیری نگاہ تیز ہے (تجھ کو وہ سب کچھ نظر آرہا ہے جس سے تو منکر رہا)۔

یہ اشارہ پاتے ہی فرشتہ نامۂ اعمال پیش کرے گا۔

۲۳- وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ○
اور اس کا ساتھی (یعنی وہ فرشتہ جو اس کی زندگی میں اس کے ساتھ تھا) کہے گا یہ ہے (اس کا اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔

حکم ہوگا

۲۴- اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ○
(اے فرشتو) تم دونو ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو (کہ یہ ہمیشہ حق کی مخالفت ہی کرتے رہے)۔

۲۵- مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ○
(یہ کافر وہی ہے جو) نیکی سے روکنے والا، حد سے بڑھا ہوا اور شک میں ڈالنے والا تھا

۲۶- الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ○
جس نے اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود ٹھیرایا تھا سو اس کو سخت عذاب میں جھونک دو، (کہ اس کو معبودِ حقیقی کے انکار اور اپنی سرکشی کا مزہ ملے)۔

اللہ کے اس حکم عذاب سے خود شیطان کانپ جائے گا اپنی صفائی پیش کرنا شروع کرے گا۔

۲۷- قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ○
اس کا (دوسرا) ساتھی (یعنی شیطان) کہے گا اے ہمارے رب میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ (خود ہی) گمراہ ہو کر (راہِ حق سے) دور نکل گیا تھا۔

Marfat.com

۲۸- قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ○

(اللہ تعالیٰ) فرمائے گا ہمارے سامنے مت جھگڑو اور میں تم کو (دنیا میں) پہلے ہی اس عذاب سے (پیغمبروں کے ذریعہ) ڈرا چکا تھا۔

۲۹- مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ ع

ہمارے یہاں حکم بدلا نہیں کرتا اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں کرتا۔

ع ۲/۱۴ ۱۶

تیسرا رکوع

جس طرح کفار کے لیے دوزخ تیار ہے اسی طرح اللہ کو ماننے والے اس کے نیک بندوں کے لیے جنت ان کی منتظر ہے۔ اس روز جنت ان سے قریب ہوگی، یہ اللہ کا وعدہ ہر اللہ سے رجوع ہونے والے کے لیے ہے۔ جو بھی اللہ سے ڈرا وہ ایک خاص دروازہ سے جسکا نام ہی "سلام" ہے داخل کیا جائے گا۔ وہاں پھر رات نہ ہوگی ظلمت نہ چھائے گی ایک نور کا عالم رہے گا۔ یہ اللہ کے وعدے اور وعید بہر حال برحق ہیں اگر ان کے باوجود کوئی نہیں مانتا تو خود ہلاکت مول لیتا ہے منکرین حق کی کتنی قومیں تباہ و ہلاک ہو چکیں اور جواب بھی منکر ہیں ان کا بھی وہی حشر ہوگا، سرکار دو عالم کے متبعین کو تو یہی حکم ہے کہ صبر سے تبلیغ میں مصروف رہیں نمازیں قائم رکھیں، نماز کے بعد اس کے شکرانہ کے طور پر دعا اور کچھ اسماء وغیرہ پڑھتے رہیں تاکہ جسم و جسمانیت سے نکل کر اللہ کا قرب حاصل کر سکیں اور زندگی بھر سرکار دو عالم کی اتباع میں لوگوں کو نصیحت کرنے اور سمجھانے میں لگے رہیں۔

۳۰- يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ○

(قیامت کا دن وہ دن ہوگا) جس روز ہم دوزخ سے کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ (دوزخ اس دن شدتِ غیظ سے اور بھی کفار کو طلب کرے گی) اور وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے؟ (یعنی میں ابھی کہاں بھری ہوں)۔

ادھر اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے جنت ان کی طرف شوق سے بڑھ رہی ہوگی۔

۳۱- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ○

اور متقیوں کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی (متقیوں سے اس درجہ قریب کہ) کچھ دور نہ ہوگی۔

۳۲- هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ○ ج

یہی (وہ جنت) ہے جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے کہ ہر اللہ سے) رجوع رہنے والے اور (اس کو) یاد رکھنے والے کے لیے ہوگی۔

۳۳- مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ

جو اللہ سے بن دیکھے ڈرا اور ایک رجوع ہونے والا دل لے کر آیا

Marfat.com

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۙ

اس کو حکم ہو گا

۳۴- اِدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں سلامتی سے - یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے (اس کے بعد نہ کسی کو مرنا ہے نہ ان نعمتوں کو فنا و زوال ہے جس کو جنت ملی ہمیشگی کے لیے ملی) -

۳۵- لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ ان کے لیے وہاں وہ سب ہو گا جو وہ چاہیں اور ہمارے ہاں (ان کی خواہش سے) کہیں زیادہ (نعمت موجود) ہے (یہ جنت بھی ہماری قدرتِ کاملہ کی انتہا نہیں صرف نمونہ ہے) -

کفار کی سزا کا ذکر جس سے رکوع شروع ہوا تھا جاری ہے - درمیان میں جنت کا ذکر، مومن کے قلب کی تسلی کے لیے ہوا اور اس لیے بھی کہ منکر بھی سوچیں اور اپنی عاقبت بخیر کرنے کے لیے ایمان لائیں -

۳۶- وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور ان (کفارِ مکہ) سے قبل ہم کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھیں (لیکن جب ہمارا عذاب آیا) لگے شہروں کو چھاننے کہ کہیں بھاگنے کی جگہ ہے؟ (یعنی وہ کہیں نہ بھاگ سکے) -

۳۷- اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ بے شک اس (بیان) میں درسِ عبرت ہے اس کے لیے جس کے پاس قلبِ سلیم ہو یا جو کان لگا کر بات سنے اور دل سے حاضر ہو (یعنی یا تو ان واقعات پر خود غور کرے یا کم از کم متوجہ ہو کر سنے کہ کسی کے سمجھانے سے سمجھ سکے) -

یہ قرآن اور یہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی لوگوں کو اس معبودِ حقیقی سے ملانے آئے ہیں لیکن اس بات پر وہی غور کرتے ہیں جن کو اللہ نے قلبِ سلیم دیا ہے اور سمعِ حقیقی سے نوازا ہے - جو کائنات کو دیکھتے ہیں اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں -

۳۸ - وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے

Marfat.com

وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ○ — چھ دن میں (اپنی قدرت و حکمت سے ایک متعین زمانے میں ایک نظام کے تحت) پیدا کیا اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا۔

کتنا مہمل خیال ہے کہ اللہ نے چھ دن میں آسمان و زمین بنائے پھر ساتویں دن آرام کیا۔ جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کبھی اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں کبھی مخلوق پر خالق کا قیاس کرتے ہیں ان کی باتوں پر صبر ہی سے کام لینا چاہیے کہ شاید وہ بھی ہدایت پا جائیں۔ بندۂ مومن بہر حال اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اور یہی عبادت اس کے لیے باعثِ تسکین ہوتی ہے۔

۳۹۔ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ○ — پس آپ ان کی باتوں پر صبر ہی کیجیے (جو آپ کا مخصوص انداز ہے) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے رہیے سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے قبل۔

۴۰۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ○ — اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرتے رہیے اور نمازوں کے بعد بھی۔

واضح ہو کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا انداز صبر و شکر ہی مومنوں کے لیے نمونۂ صبر و شکر ہے پس یہی پیش نظر رہے۔

۴۱۔ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ○ — اور (اے ندائے حق کو سننے والے، اے مخاطب) سن رکھ (اس دن سے ہوشیار رہ) جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا۔

یہ قیامت کا دن ہوگا، جو بہت دور نہیں یہ آواز صورِ اسرافیل کی آواز ہوگی جو ہر جگہ سے اتنی صاف سنائی دے گی گویا قریب ہی سے آرہی ہے۔ یہ ہولناک دن ہوگا اس دن کا خیال ہر لمحہ ضروری ہے یہ وہ دن ہوگا

۴۲۔ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ○ — جس روز سب ہی لوگ یقیناً (نفخ صور کی) چنگھاڑ سنیں گے یہی (قبروں سے یا جہاں بھی وہ ہوں وہاں سے) نکلنے کا دن ہوگا۔

۴۳۔ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا — بے شک ہم ہی سب کو زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس

Marfat.com

الْمَصِيرُ ۝

۴۴۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝

۴۵۔ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۝

ع ۳ ۱۶ ۱۷

سب کو واپس ہونا ہے۔

(یہ وہ دن ہوگا) جس دن زمین ان پر پھٹ جائیگی اور وہ سب دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے (یعنی مُردے خود محشر کی طرف بھاگیں گے اور) یہ (پھر سے سب کو) جمع کرنا ہمارے لیے آسان ہے۔

(اے رسول) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ (کفارِ مکّہ) کہہ رہے ہیں اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں (آپ تو سرتا پا رحمت ہیں، جب یہ آپ کا کہا نہ مانیں گے تو ان پر سختی جبّار و قہّار ہی کرے گا) پس آپ (اپنی کوششیں جاری رکھیں اور) قرآن سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہیے جو میرے وعدۂ عذاب سے ڈرے۔

(جو نہیں ڈرتا اس کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیجئے درحقیقت یہ مومن کو ہدایت ہے کہ تبلیغ میں زور زیادتی سے کام نہ لے اور اپنی سی کوشش کرتا رہے۔ سزا و جزا اللہ کے ہاتھ میں ہے وہی جانتا ہے کہ توفیقِ ایمان کس کو ملے گی کون محرومِ ایمان رہے گا)۔

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ

مکی ساٹھ آیتیں تین رکوع

گزشتہ سورہ رسالت کی تصدیق سے شروع ہوا۔ اعتقاداتِ حشر و نشر کا بیان ہوا۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اِن حقائق کو ذہن نشین کرنے کے لیے اُن ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو زمین میں روئیدگی اور بالیدگی کا باعث بنتی ہیں تاکہ ان مشاہدات کی طرف توجہ کرکے انسان اللہ کی قدرت و حکمت پر ایمان لائے۔ پھر آسمان اور زمین کی تخلیق پر غور کرے اور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اللہ کی رحمت سمجھ کر قبول کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خود وہ اپنی نشو و نما اپنی بالیدگی، اپنی اخلاقی و روحانی زندگی کی بربادی کے ساتھ ساتھ اپنی جان کو بھی ہلاکت میں ڈال رہا ہے، گزشتہ امتوں نے اپنے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا، اپنے قیاس لپنے وہم کو حقائق پر ترجیح دی وہ قومیں غارت ہوگئیں، پہلے ان کے اخلاق بگڑے پھر برائیاں ان کی فطرتِ ثانیہ بن گئیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا وہ ہلاک ہوئے۔ اس کی مثالیں قومِ لوط، فرعون اور فرعون والے، قومِ عاد و ثمود، قومِ نوح، سب ہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ میں اپنے فرمانبردار بندوں کو اپنے عذاب سے بچایا ہے اور اپنی عنایات سے نوازا ہے۔ اللہ کی یہ سنت اب بھی قائم ہے۔ اگر لوگ

Marfat.com

خاتم النبیین کے آنے کے بعد بھی حق سے گریزاں رہے تو ان کو اپنا حال خود سمجھ لینا چاہیئے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے (ہے)

۱۔ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ○ قسم ہے ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اڑاتی ہیں

۲۔ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ○ پھر (ان کی) جو (بارش کے) بوجھ کو اُٹھاتی ہیں

۳۔ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ○ پھر اسس کو لے کر خراماں خراماں چلتی ہیں

۴۔ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ○ پھر امر (ربّی، یعنی بارش) کو تقسیم کرتی ہیں ۔

یہ قسم ہے اس بات پر کہ

۵۔ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ○ بے شک (رسولِ کریم کی زبانِ مبارک سے) جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے (اگر یہ ہوائیں مردہ زمینوں میں جان ڈالتی ہیں تو اللہ کے وعدۂ آخرت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے ۔)

۶۔ وَّاِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ○ اور بلا شبہ سزا و جزا کا دن ضرور آنے والا ہے ۔ (اگر دنیا اس کی شانِ رحمانیت کی جلوہ گاہ ہے تو آخرت اس کی شانِ رحیمی کا مظہر ہے، سب اللہ ہی کا حکم ہے، اللہ ہی اللہ ہے) ۔

لوگو جو رسول اللہ فرما رہے ہیں سکھا رہے ہیں اس کو مان لو۔ فضول جھگڑے میں نہ پڑو۔ کائناتِ عالم پر نظر کرو اس کے نظام، اس کے نظم و نسق پر غور کرو۔ اور اس کے خالق پر ایمان لاؤ۔

۷۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ○ اور قسم ہے (اس) آسمان کی جس پر (ستاروں کا جال اور سیاروں کی) راہیں ہیں۔

(تم ان سب سے گزر کر اس آسمانِ دنیا تک بھی نہیں پہنچ سکتے پھر آخرت کو کیا سمجھو گے، تمہاری عقل کی رسائی وہاں کیسے ہو سکتی ہے ۔)

۸۔ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ○ تم تو مختلف (بے جوڑ) باتوں میں پڑے ہو۔

(کبھی رسولِ کریم کو شاعر کہتے ہو، کبھی ساحر، کبھی مجنون ۔ اسی طرح کبھی قرآن کو سحر بتاتے ہو، کبھی قصہ کہانی ۔ غرض نہ اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہو اور نہ آخرت پر) ۔

۹۔ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ○ اس (قرآن) سے وہی باز رہتا ہے جس کو (دینِ حق سے) پھیر دیا گیا ہے (جو راندۂ درگاہ ہے)۔

Marfat.com

۱۰- قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ غارت ہوئے یہ اٹکل پچو باتیں بنانے والے

۱۱- الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ جو غفلت (یا نشۂ جہالت) میں (حقائق کو) بھولے ہوئے ہیں۔

۱۲- یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ (یہ غافل آخرت کے متعلق) پوچھتے ہیں کہ سزا و جزا کا دن کب ہوگا (گویا تمسخر کے ساتھ اس کا انکار کرتے ہیں ان سے فرما دیجئے)

۱۳- یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝ (اس دن ہوگا) جس دن وہ لوگ آگ میں جلائے (تپائے) جائیں گے

اور کہا جائے گا لو

۱۴- ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اپنی شرارت کا مزہ چکھو یہی ہے وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے

۱۵- اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۙ البتہ (اس دن) پرہیزگار (اللہ سے ڈرنے والے) باغوں میں اور چشموں میں (لطف اٹھا رہے) ہوں گے۔

۱۶- اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ (یعنی) اپنے پروردگار کی عطاؤں سے سرفراز ہوں گے بے شک یہ لوگ اس سے قبل نیکوکار تھے،

۱۷- كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے

۱۸- وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور صبح کے وقتوں میں (اپنے رب سے) بخشش طلب کیا کرتے تھے (ان کی نظریں ہمیشہ اپنی کوتاہیوں پر رہیں)

۱۹- وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ۝ اور ان کے مال میں ہر مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کا حق ہوتا تھا۔

ان کی زندگی اہلِ علم کے لیے نشانِ راہ رہی۔

۲۰- وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۙ اور (یوں تو) یقین رکھنے والوں کے لیے زمین میں (بے شمار) نشانیاں ہیں

اب لوگ خواہ ان نیکوکاروں سے ہدایت حاصل کریں یا ہلاک ہونے والوں سے درسِ عبرت لیں۔
دراصل انسان اگر غور کرے تو خود اس کی ذات میں اللہ کی قدرت و حکمت کی بکثرت نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

۲۱- وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ اور (اے لوگو) خود تمہارے نفسوں میں بھی (اللہ کی قدرت کی نشانیاں) ہیں، پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

۲۲- وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ○ اور (یاد رکھو جس طرح تمہاری روح کی پرورش کے لیے غذائے روحانی یعنی قرآن آسمان سے اترا ہے اسی طرح) تمہارا رزق آسمان (ہی) میں ہے (لوح محفوظ میں وہ سب کچھ تحریر ہے جو تم کو دنیا میں ملتا ہے، اگر یہ سمجھ لو گے تو کبھی حرص و ہوس میں مبتلا نہ ہوگے) اور جو کچھ تم سے وعدہ (آخرت کا) کیا گیا ہے (وہ بھی وہیں درج ہے)۔

۲۳- فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ○ پس قسم ہے آسمان و زمین کے پروردگار کی کہ یہ بات (یعنی قرآن یا آخرت) حق ہے (اور یہ اسی طرح حق ہے) جیسے تم بات چیت کرتے ہو۔

ع ۲۳/۱۸

دوسرا رکوع

آخرت کا ذکر ہو چکا، وہاں تو سزا و جزا برحق ہے ہی دنیا میں بھی اللہ نے اپنے نیک بندوں پر عنایتیں فرمائیں اور نافرمانوں کو ہلاک کیا اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا آنا، اور بیٹے کی بشارت دینا، حضرت لوط کی قوم کی بربادی، حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ، عاد و ثمود کی ہلاکت، قوم نوح کی تباہی و بربادی کا ذکر آتا ہے، تاکہ لوگ ان سے سبق لیں۔

۲۴- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ○ (اے رسول) کیا آپ کے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر (نہیں) پہنچی (ان کی کیفیت کا تو آپ کو علم دیا گیا ہے)۔

۲۵- اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ○ (وہ واقعہ یاد دلائیے) جب وہ (فرشتے) ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا (حضرت ابراہیم نے بھی جواب میں) فرمایا (تم پر بھی) سلام (ہو) (لیکن دل میں یہ ضرور خیال فرمایا کہ) یہ انجان لوگ ہیں۔

لیکن چونکہ یہ ان کے مہمان تھے اس لیے ان کی خاطر داری میں دیر نہ کی۔

۲۶- فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ○ پھر آپ جلدی سے اپنے گھر کی طرف گئے اور (مہمانوں کے لیے) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے

Marfat.com

٢٧- فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝
پھر اس کو ان کے سامنے رکھا (لیکن جب انہوں نے نہ کھایا تو) فرمایا کھاتے کیوں نہیں؟

٢٨- فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ‌ؕ وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ۝
پھر ان (کے نہ کھانے) سے دل میں ایک طرح کا خوف بھی محسوس کیا (فرشتے سمجھ گئے) بولے آپ خوف نہ کریں (ہم اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں) اور انہوں نے ابراہیم کو ایک ہوشیار بیٹے کی بشارت دی۔ (جو ایک طرف اللہ کا پیغام تھا تو دوسری جانب ان کی ملکوتیت کا ثبوت)۔

حضرت سائرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی جو ایک گوشہ میں کھڑی سب سن رہی تھیں نہایت متعجب ہوئیں کیونکہ اس وقت ان کی عمر تقریباً نوے سال اور حضرت ابراہیم کی عمر ایک سو دس یا پندرہ سال تھی۔

٢٩- فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِىۡ صَرَّةٍ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ۝
اتنے میں ان کی بیوی بولتی ہوئی (سامنے) آئیں، پھر اپنا ماتھا پیٹا اور کہنے لگیں (کہ ایک تو میں) بڑھیا (پھر) بانجھ (اولاد کا کیا سوال)۔

٣٠- قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ۝
انہوں نے کہا (اے خاتون) آپ کے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ بڑا حکمت والا، بڑا علم والا ہے۔

(ہر چند یہ امر باعثِ تعجب تھا لیکن حضرت سارہ کے لیے حکمِ خداوندی کے بعد کسی مزید دلیل کی ضرورت نہ تھی۔ یہاں سلسلۂ کلام فرشتوں اور حضرت ابراہیم کے درمیان شروع ہوتا ہے اور یہیں سے ستائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔)

Marfat.com

پارہ ۲۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

۳۱- قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ○
(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ اے فرشتو! تمہارا کیا مقصد ہے۔ (کس اہم کام سے آئے ہو۔)

۳۲- قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ○
انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم (ایک بے دین اور بدعمل قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

۳۳- لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً
مِّنْ طِيْنٍ ○
تاکہ ہم ان پر مٹی کے پتھر (یعنی کھنگر) برسائیں

۳۴- مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُسْرِفِيْنَ ○
(ایسے پتھر) جو آپ کے رب کے ہاں نشاندار ہیں (اور) حد سے بڑھنے والوں کے لیے (ہیں)

۳۵- فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○
چنانچہ (پتھر برسنے سے پہلے) ہم نے وہاں کے تمام مومنوں کو نکال لیا۔

۳۶- فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
لیکن ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (چنانچہ اس گھر کے علاوہ سب گھر تباہ کر دیئے گئے)۔

۳۷- وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○
اور ہم نے اس (سرزمین) میں ان لوگوں کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ایک نشان (عبرت) چھوڑا۔

۳۸- وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○
اور (اسی طرح) موسیٰ کے واقعہ میں بھی (ایک نشان عبرت ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف ایک واضح دلیل (یعنی معجزہ) دے کر بھیجا۔

۳۹- فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ
مَجْنُوْنٌ ○
لیکن اس نے مع اپنے ارکین سلطنت (موسیٰ کی فرمانبرداری سے) مُنہ موڑا اور کہا (کہ یہ) جادوگر ہے یا مجنون۔

Marfat.com

۴۰- فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝

تو پھر ہم نے اس کو مع اس کے لشکروں کے پکڑ لیا پھر ان کو دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) اور اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا۔

اسی طرح جن قوموں نے اپنے پیغمبروں کا حکم نہ مانا، ان کی توہین کی وہ ہلاک کی گئیں یہاں قوم عاد قوم ثمود و قوم لوط کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

۴۱- وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝

اور عاد (کے واقعہ) میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر خیر (و برکت) سے خالی آندھی چلائی (اور وہ ان کی ہلاکت کا باعث ہوئی)۔

۴۲- مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝

(یہ ایسی ہوا تھی کہ) جس چیز پر گزرتی اس کو ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی۔

۴۳- وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝

اور (اسی طرح) ثمود (کے واقعہ) میں (بھی ایک نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ ایک وقت تک (دنیا میں) فائدہ اٹھا لو (مزے کر لو، اگر تم راہِ ہدایت پر نہ آئے تو ہلاک ہو گے)۔

۴۴- فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

لیکن انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی پھر ان کو ایک کڑک نے آپکڑا اور وہ دیکھتے (کے دیکھتے) رہے (اور سب ختم ہو گئے)۔

۴۵- فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝

پھر نہ وہ اٹھنے کی تاب لا سکے اور نہ (ہم سے) وہ بدلہ لے سکے (ان کا سب غرور خاک میں مل گیا)۔

۴۶- وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ ع ۲۳

اور ان سے پہلے (یہی کچھ حال) قوم نوح (کا ہوا) بے شک وہ لوگ بڑے نافرمان تھے۔

تیسرا رکوع

توحید کا مضمون جاری ہے، اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر آسمان و زمین، نظامِ کائنات سب ہی شاہد ہیں۔ اس کے بعد کسی کو حق نہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی کرے۔ اللہ کے رسول لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے لیکن لوگ ہمیشہ ان پیغمبروں کو ساحر و مجنون کہتے رہے۔ امت محمدیہ کو تسکین دی جا رہی ہے کہ وہ ان کی باتوں کی پروا نہ کریں اور تبلیغ حق پر قائم رہیں۔ رزق، عزت،

Marfat.com

سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مرنے کے بعد بھی اللہ کے ہاتھ میں فیصلہ ہے۔ کافروں کو ان کی گستاخیوں اور بداعمالیوں کی سزا ضرور ملے گی۔

۴۷۔ وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ○
اور ہم نے آسمان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور ہم ہی صاحبِ قدرت ہیں (کہ کائنات کو وسیع سے وسیع تر کرتے جاتے ہیں)

۴۸۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ○
اور زمین کو ہم نے فرش بنایا پھر ہم کیا خوب (فرش) بچھانے والے ہیں۔

۴۹۔ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○
اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم (سلسلۂ تخلیق پر) غور کرو (اور اللہ کو یاد کرو)۔

۵۰۔ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ○
پھر تم اللہ ہی کی طرف دوڑو (اسی کو مقصدِ حیات بناؤ) بے شک میں اللہ کے ہاں سے تمہارے پاس (تمہاری بداعمالیوں کے عواقب سے تم کو) ڈرانے والا بن کر آیا ہوں۔

۵۱۔ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ○
اور (دیکھو) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھیراؤ (اور خوب یاد رکھو کہ میں اللہ کا رسول ہوں) اللہ کی طرف سے تمہارے پاس صریح (ہدایت کرنے والا) ڈرانے والا (بن کر آیا) ہوں۔

اور اے رسول اس کے باوجود اگر لوگ آپ کو رسول سمجھنے کو تیار نہیں ہوتے تو یہ ان کی سرکشی ہے آپ نے اپنے فرائض ادا فرما دیئے آپ پر کوئی الزام نہیں۔

۵۲۔ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ○
اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے (اس کی تکذیب کی اور) اس کو جادوگر اور دیوانہ ہی کہا۔

اس معاملہ میں تمام منکرین پیغمبروں کے متعلق ایک ہی قسم کی تہمت اس اہتمام سے لگاتے ہیں جیسے کہ ایک دوسرے کو وصیت کر گئے ہوں کہ تم بھی اپنے زمانہ میں پیغمبر کی تکذیب اسی طرح انہیں الفاظ میں کرنا۔

Marfat.com

۵۳- اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ

کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کر کے مرے ہیں (وصیت تو کہاں کرتے) البتہ وہ سرکش لوگ ہیں (اور یہ اشتراکِ سرکشی بعد والوں سے وہی الفاظ کہلواتا ہے جو ان سے قبل والوں نے کہے تھے)۔

۵۴- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۟

پس آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر (ان کے ایمان نہ لانے کا) کوئی الزام نہیں ہے۔

۵۵- وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور (آپ تو لوگوں کو) سمجھاتے رہیے کہ بے شک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

گویا امت کو یہ نصیحت کی گئی کہ نااہلوں اور سرکشوں کے طعن وتشنیع سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ ان سے اعراض کریں اور تبلیغ حق میں لگے رہیں۔ اپنے علمی موتی نااہلوں پر نثار نہ کریں۔ اہل سے دریغ نہ کریں تاکہ لوگ اپنے مقصدِ حیات سے غافل نہ ہونے پائیں۔

۵۶- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

اور میں نے جن اور انسانوں کو پیدا ہی عبادت کے لیے کیا ہے (تاکہ ان کا بنیادی تعلق بہرحال اللہ ہی سے رہے یہی ان کی زندگی کا مقصد ہے اور اس میں انہیں کا فائدہ ہے)۔

۵۷- مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝

میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں (پلائیں)۔

یہ عبادت اور زندگی کو عبادت بنانے کی تعلیم اس لیے ہے کہ تم اللہ کے یہاں سے روزی اور اس کی عنایات کے مستحق بنو۔

۵۸- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝

یقیناً اللہ ہی روزی دینے والا بڑا زور آور (قادر و) توانا ہے۔

۵۹ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

پس ان ظالموں کا بھی (عذاب کا) حصہ مقرر ہے جیسے ان کے ساتھیوں کا (ان سے قبل) حصہ مقرر تھا (عذاب وقت پر آئے گا ان سے کہہ دیجئے کہ) اب مجھ سے جلدی نہ کریں۔

Marfat.com

۶۰- فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ○ پس منکرینِ حق کے لیے بڑی خرابی ہے اس دن (کے عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا جا چکا ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ

مکی انچاس آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورۃ کے آخری رکوع میں بتایا گیا تھا کہ اللہ کی طرف بھاگو۔ رجوع الی اللہ کا طریقہ سیکھو۔ خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ قیامت کے قائم ہونے کا اعتبار کرو۔ یہاں اس سورہ میں طور کا ذکر ہے۔ طور ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر اللہ نے تجلی فرمائی اور موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا۔ اہلِ دل کے نزدیک کلام کی ارتقائی منزل کا نام بھی طور ہے۔ جہاں تجلی دکھائی جاتی ہے اس کا نام وادی ایمن ہے۔ یہ کلام، اللہ کے یہاں لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے اہلِ عالم کے لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مقدس پر اس کو نازل فرمایا گیا اور رموز و اسرار سے نوازا گیا حق کی راہیں دکھا دی گئیں۔

اہلِ ایمان جن کو اللہ نے قرآن، لوحِ محفوظ، خانہ کعبہ، آسمان کی رفعتوں اور ابلتے ہوئے سمندروں کی حقیقت تک پہنچنے کی فہم عطا فرمائی ہے، ان سے یہ بات مخفی نہیں کہ ہر چیز کا ایک نتیجہ ہے اور اعمالِ بد کا نتیجہ یقیناً برا ہی ہوگا، اللہ کی گرفت اس کی ذات و صفات کے انکار کرنے والوں کے لیے یقیناً سخت ہے۔ البتہ اللہ کے نیک بندوں کے لیے بالآخر خوشی و خرمی، آرام و آسائش، اور نعمتِ دیدار ہے اور اس کے حصول کا ذریعہ اللہ کی پاکی کا بیان، اس کی حمد و ثنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- وَالطُّوْرِ ○ قسم ہے (کوہِ) طور کی (جس پر موسیٰ کو لذتِ کلام سے نوازا گیا)۔

۲- وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○ اور (قسم ہے) لکھی ہوئی کتاب کی

۳- فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○ (جو) کشادہ اوراق میں (ہے)

(مفسرین نے اس سے لوحِ محفوظ، قرآن کریم، کتبِ سماویہ، اعمالنامہ کے احتمالات کا ذکر فرمایا ہے)۔

۴- وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○ اور (قسم ہے) آباد گھر کی (خواہ دنیا کا کعبہ مراد ہو یا فرشتوں کا)۔

۵- وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ○ اور (قسم ہے) اونچی چھت کی (یعنی آسمان کی)۔

Marfat.com

۶۔ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور (قسم ہے) ابلتے ہوئے سمندر کی۔

(یہ پانی سے لبریز دنیا کے سمندر ہوں یا کسی دوسرے جہان کے ابلتے ہوئے دریا یا طوفانی سمندر، ان کا اللہ ہی کو علم ہے)۔

قسم اس بات پر کھائی جا رہی ہے کہ

۷۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ بے شک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔

۸۔ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝ جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔

۹۔ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن آسمان بری طرح لرز رہا ہوگا۔

۱۰۔ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ اور پہاڑ (اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور روئی کے گالوں کی طرح) اِدھر اُدھر اڑنے لگیں گے۔

۱۱۔ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لیے خرابی ہے۔

اس دن ان مکذبین حق کو سزا ملے گی

۱۲۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝ جو کھیل میں پڑے باتیں بناتے ہیں (اور آخرت کو جھٹلاتے ہیں)۔

۱۳۔ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن وہ آتش دوزخ کی طرف ڈھکیل کر لے جائے جائیں گے۔

ان سے کہا جائے گا

۱۴۔ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۱۵۔ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ (اب بولو) کیا یہ جادو ہے یا (جیسے تم کو دنیا میں کچھ سوجھتا نہ تھا اب بھی) تم کو کچھ نہیں سوجھتا۔

۱۶۔ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ (بس تم) اس (دوزخ) میں چلے جاؤ۔ اب تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے سب برابر ہے۔ تم کو محض تمہارے اعمال کا بدلہ مل رہا ہے (جیسے

Marfat.com

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

کیا ویسا بھگتو)۔

البتہ یہی تجلی کا دن متقیوں کے لیے رحمت کا دن ہو گا۔

١٧- اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ○

بیشک اللہ سے ڈرنے والے جنتوں اور نعمتوں میں (شاداں) ہوں گے۔

١٨- فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ
وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

ان کے پروردگار نے جو انہیں عطا فرمایا اس سے خوش ہوں گے اور (ان کے لیے سب سے زیادہ باعثِ مسرت یہ بات ہو گی کہ) ان کے رب نے ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔

١٩- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ○

(ان سے کہا جائے گا اب جو تمہارا دل چاہے) بڑے مزے سے کھاؤ پیو یہ بدلہ ہے تمہارے ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔

اور اہلِ جنت، جنت میں نہایت عزت وشان کے ساتھ

٢٠- مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○

قطار سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور بڑی (دلکش) آنکھوں والی حوروں کو ہم ان کی بیویاں بنائیں گے۔

٢١- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ
رَهِيْنٌ ○

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی اتباع کی ہم (جنت میں) ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے اور ہم ان کے اعمال (کی جزا) میں کچھ کمی نہ کرینگے (لیکن جہاں تک کافر اولاد کا تعلق ہے) ہر شخص اپنے اعمال کی پاداش میں گرفتار ہو گا۔

٢٢- وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ
مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○

اور (جنت میں مہمان نوازیوں کا یہ عالم ہو گا کہ) ہم اہلِ جنت کو دم بدم میوے، گوشت اور جو وہ چاہیں گے دیتے رہیں گے۔

٢٣- يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ
فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ○

(شرابِ طہور کے) جام (لطف ومحبت کے ساتھ) ایک دوسرے سے بڑھ کر لیتے ہوں گے (وہ پاکیزہ جام) جس میں نہ بکواس ہو گی اور نہ فتورِ عقل۔

٢٤- وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

اور ان کے اردگرد خدمتگار لڑکے ہوں گے (جن کی صفائی اور پاکیزگی کا یہ

منزل ٧

Marfat.com

كَاَنَّهُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّكۡنُوۡنٌ ○ حال ہوگا) گویا وہ موتی ہیں جو غلاف کے اندر رکھے ہیں۔

اس خوشگوار اور پُرلطف فضا میں اہلِ جنت ایک دوسرے سے ہمکلام ہوں گے۔

۲۵- وَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ○ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔

۲۶- قَالُوۡۤا اِنَّا كُنَّا قَبۡلُ فِىۡۤ اَهۡلِنَا مُشۡفِقِيۡنَ ○ کہیں گے اس سے قبل ہم (بھی) اپنے گھر (یعنی دنیا) میں ڈرے (اور سہمے) رہتے تھے (کہ نہ معلوم مرنے کے بعد کیا ہو)

۲۷- فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَوَقٰٮنَا عَذَابَ السَّمُوۡمِ ○ در اصل اللہ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا (اس کی بھاپ تک نہ لگی)

۲۸- اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡبَرُّ الرَّحِيۡمُ ○ ع ۲۸/۱ ۳ بے شک ہم اس سے قبل (دنیا میں) اس (اللہ) سے دعائیں مانگا کرتے تھے (اس نے کرم فرمایا کہ ہماری التجا سُن لی) بے شک وہ بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے۔(کہ اس لطف و کرم سے ہمیں رکھا ہے)۔

دیکھو اہلِ ایمان دنیا میں اللہ کی یاد اس کی عبادت میں لگے رہے وہاں بھی اللہ ہی کے کرم اور احسان کو یاد کریں گے اور خارجی حیثیت سے زیادہ قلبی راحتوں کے مزے اٹھائیں گے۔

دوسرا رکوع

ابھی اہلِ جنت کا ذکر تھا، اس نورانی فضا کا ذکر تھا جہاں اہلِ ایمان کو نورِ ایمان نے پہنچا دیا، جہاں نورِ رسالت کا فیضان آنکھوں سے نظر آگیا جس پر مومن بے دیکھے ایمان لایا تھا، لیکن لوگوں کی ایک کثیر جماعت ایسی ہوتی ہے جو حق کو نہیں مانتی۔ مکہ میں بھی کفار کی کمی نہ تھی۔ وہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر طرح طرح کے اتہام رکھتے، کوئی کاہن و مجنون ٹھیراتا، کوئی شاعر کہتا، کوئی کہتا کہ کتاب خود بنالی ہے وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے ہر الزام، ہر اتہام، ہر فضول تصور کی صاف اور واضح لفظوں میں نفی فرماتا ہے اور لوگوں کو ایسے عقائدِ فاسدہ کے وبال سے متنبہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو جو انتہائی صبر سے سب کچھ سنتے ہر اذیت اٹھاتے لیکن اللہ کی طرف دعوتِ اسلام دیتے رہتے تسلی دیتا ہے کہ آپ اسی طرح منتظرِ کرم رہیں۔ آپ ہر لمحہ اپنے رب کی نظروں کے سامنے ہیں۔ آپ اپنی عبادات میں بدستور صبح و شام مشغول رہیں۔ تاکہ امت بھی اپنی سعی و تبلیغ کے نتائج سے بے نیاز

Marfat.com

رہ کر دعوتِ حق میں مصروفِ کار رہنا آپ سے سیکھ لے اور آپ کا مقام اس پر کھلے الطور سمجھ میں آجائے۔

۲۹۔ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۞
پس آپ نصیحت فرماتے رہیے (دعوتِ حق دیتے رہیے لوگوں کو سمجھاتے رہیے) کیونکہ آپ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون (آپ تو اللہ کے رسول ہیں اور کارِ رسالت انجام دے رہے ہیں)۔

یہ کفار اور یہ منکرینِ حق تو ہر طرح کی باتیں کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن آپ کی صداقت پر اللہ کا کلام شاہد ہے

۳۰۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۞
کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں (اور) ہم ان کے متعلق گردشِ زمانہ کے منتظر ہیں (کہ موت نے شعراء اور شعراء کے اثرِ کلام کو زائل کر دیا، یہ ان کی خام خیالی ہے)۔

۳۱۔ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۞
(اے رسول) آپ فرما دیجیے کہ تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (دیکھ لینا کہ کس کا کیا انجام ہوتا ہے)۔

۳۲۔ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۞
کیا ان کی عقلیں ان کو یہی (مہمل باتیں) سکھاتی ہیں یا یہ شریر لوگ ہیں (درحقیقت ان کی عقلوں کی کوتاہی اس قدر ذمہ دار نہیں جتنی کہ ان کی سرکشی و شرارت)۔

۳۳۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۞
کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ (رسول، قرآن تو) خود بنا لائے حقیقت یہ ہے کہ یہ (کفار) ایمان ہی نہیں رکھتے۔

۳۴۔ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۞
پھر یہ لوگ ایسا ہی کلام (بنا کر) لے کیوں نہیں آتے اگر یہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں۔

وہ اللہ اور اس کی قدرت سے انکار کرتے ہیں ذرا اپنے پر تو نظر ڈالیں۔

۳۵۔ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۞
کیا یہ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا انہوں نے اپنے کو خود پیدا کیا ہے

۳۶۔ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (یہ کوئی بات نہیں) درحقیقت

Marfat.com

بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ۝

وہ (حق بات پر) یقین ہی نہیں کرتے۔

۳۷- اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝

کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ (ہماری خدائی کے) مالک بن بیٹھے ہیں (کہ اب ان کو اللہ کی بھی پرواہ نہیں رہی)۔

۳۸- اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ جس پر چڑھ کر (آسمان کی) سب باتیں سُن آتے ہیں (اس لیے ان کو کسی پیغمبر کی اتباع کی کیا ضرورت اگر یہ سچ ہے) تو سن لو کہ جو کوئی ان میں سے سن آتا ہے وہ صریح سند لائے (قرآن جیسا ایک جملہ ہی سنا دے)۔

در اصل کفار نہ قرآن کو مانتے ہیں اور نہ رسول کو بلکہ اللہ کے متعلق بھی ان کے کچھ کم مہمل خیالات نہیں۔ معمولی چیزیں اللہ کی جانب اور بہترین چیزیں اپنی جانب منسوب کرتے ہیں۔

۳۹- اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

(ان سے پوچھئے) کیا اللہ کے ہاں تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے ہاں بیٹے۔

کفار اس قسم کی باتیں کر کے کس کو دھوکا دیتے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہو سکتا ہے

کیا رسول ان سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں جس سے وہ بھاگ رہے ہیں۔

۴۰- اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝

کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ تاوان کے بوجھ سے وہ دبے جاتے ہیں۔

۴۱- اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ اسے لکھتے جاتے ہیں (اور اب اس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں)۔

۴۲- اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝

یا وہ (اللہ اور رسول سے) کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو کافر خود ہی اپنے (دام) فریب میں پھنسیں گے۔

ان کفار سے پوچھا جائے

۴۳- اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے (یاد رکھو کہ) اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔

۴۴- وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

اور (ان کی جہالت کا تو یہ حال ہے کہ) اگر یہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا

Marfat.com

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ○ — ہوا دیکھیں تو یہی کہیں کہ یہ گہرا بادل ہے (جو منجمد ہوکر گر پڑا ہے)۔

۴۵- فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ○ — پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس دن ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔

۴۶- يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ — جس روز ان کی چالبازی ان کے کچھ کام نہ آئے گی، اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی پہنچے گی۔

۴۷- وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ — اور بے شک ظالموں کے لیے اس (آفتِ دنیا) کے علاوہ ایک عذاب (اور بھی) ہے۔ لیکن ان میں اکثر اس سے بے خبر ہیں۔

۴۸- وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ○ — اور (ان کی گستاخانہ باتوں اور دل آزارانہ رویہ سے آپ غمگین نہ ہوں اور) آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار فرمائیے۔ بہر حال آپ تو ہماری نظروں میں ہیں۔ (آپ کے دین کی حفاظت ہمارا کام ہے) اور آپ اپنے رب کی تسبیح اور اس کی حمد (وثنا) بیان کرتے رہیے۔ (خصوصاً جس وقت) آپ کھڑے ہوں (خواہ سو کر اٹھیں، یا نماز کے لیے تیار ہوں)

۴۹- وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ○ ع — اور کچھ رات میں اس کی پاکی بیان کیا کیجئے اور تاروں کے غروب ہونے کے بعد۔

(آپ ان اوقات میں بھی اللہ کی تسبیح اور تحمید میں جس طرح مصروف رہتے ہیں مصروف رہیں یہی آپ کے قلب کی راحت ہے اور یہی اللہ کو پسند ہے۔)

سُوْرَةُ النَّجْمِ

مکّی — باسٹھ آیتیں — تین رکوع

اپنے برگزیدہ ترین عبد اور رسول کو ان کی عبادات کا صلہ کیونکر دیا جاتا ہے یہ سورہ اس کی وضاحت ہے۔ گزشتہ سورت کی آخری آیت "النجوم" پر ختم ہوئی، یہ النجم ہے۔ آسمانِ نبوت

Marfat.com

پر مختلف پیغمبر اللہ کا حکم لے کر نمودار ہوتے رہے اور اپنی مقررہ اور متعین راہوں پر چل کر ہدایت فرماتے رہے یہاں تک کہ ایک نجم وحدت جو تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا خلاصہ، اور ان کے دین کو کامل کرنے والا تھا طلوع ہو کر معراج کو پہنچا، اور جو کچھ سُنا تھا دیکھا اور واپس آکر جو دیکھا تھا بیان کیا، وہ ایسی باتیں نہیں جو بہکے ہوئے انسان کیا کرتے ہیں۔ بصیرت و بصارت نے معراج میں جو دیکھا، پایا وہ حق ہے۔ یہ منزلیں ہیں، دید اول، افقِ اعلیٰ، پھر فرشتوں کا انتہائے عروج، پھر جنتِ دیدار میں دیدارِ الٰہی۔ جنہوں نے قویٰ سے فرشتہ مراد لیا، انہوں نے افقِ اعلیٰ پر جبریل کا دیکھنا بیان فرمایا اور جنہوں نے لفظ قویٰ سے اللہ سمجھا، انہوں نے وہ تجلیات ربانی جو مقامِ قدس میں ہونگی مراد لیں۔ بہرحال یہ جلوۂ صفات تھے یا جلوۂ ذات اس میں الجھنا کیا سمجھنا یہ ہے کہ اللہ ہی کی صفات و ذات کی تجلیات تھیں جو کبھی افقِ اعلیٰ پر کبھی سدرۃ منتہیٰ پر نظر آئیں اور دیکھنے والے کی نہ آنکھ جھپکی، نہ ادھر ادھر ہوئی۔ صمدیت اور عبدیت کی کمانیں مل گئیں۔ ان حقائق کو گمان اور وہم سے کیا تعلق۔ کہیں گمان حقیقت کا مقابل ہوسکتا ہے۔ حقیقی بات تو ایمان و عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ جنہوں نے جس قدر ایمان کو عمل سے تقویت دی اسی قدر وہ حقائق سے مستفیض ہوئے۔ جو ایمان ہی سے محروم رہے وہ محض اسباب و علل، صفاتِ کائنات کے تجسس میں پڑے رہے، انہوں نے کچھ دنیاوی فائدے اٹھائے لیکن حقیقت تک ان کی رسائی نہ ہوئی اور وہ ہلاک ہوئے۔ ایسے انسانوں کے لیے وہی ہے جس کے لیے وہ کوشاں رہے۔ کیا عاد و ثمود کے واقعات ان کو درسِ عبرت نہیں دیتے، افسوس ہے کہ لوگ سنتے ہیں اور ڈرتے نہیں، مومن بہرحال اللہ کے آگے سر بسجود ہے اس کے لیے یہی معراج ہے یہی اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک، یہی مآلِ حیات ہے۔ اسی کا اس کو حکم ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ○ — قسم ہے ستارے (یعنی نورِ مبین) کی جب وہ (معراج سے) اترا۔

آیت (۱) النجم۔ النجم سے بعض مفسرین اور صوفیائے کرام نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ مراد لی اور اس سورہ کو واقعۂ معراج سے متعلق کیا ہے، یہی اندازِ فکر حضرت قبلہ کا تھا لیکن بعض مستند مفسرین نے النجم سے مطلق ستارہ مراد لیا اور اسے سورہ مدثر کے نزول سے متعلق فرمایا۔ ان حضرات نے شدید القوٰی سے جبرئیل امین اور الافق الاعلٰی سے بالعموم افق شرقی مراد لیا جدھر سے صبح صادق نمودار ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جن حضرات نے الافق الاعلٰی سے وہ مقام مراد لیا ہے جہاں زمین و آسمان ملتے ہیں انہوں نے جبرئیل کا اصل صورت میں دیکھنا بیان فرمایا ہے۔ اور جن بزرگوں نے الافق الاعلی سے جو آسمانوں سے بھی کہیں بلند ہے سمجھا ہے انہوں نے دیدارِ الٰہی فرمایا ہے ترجمہ میں اسی فکر کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے، تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شروع کی چند آیات کے ترجمہ کو ان بزرگ مفسرین کی فکر کے مطابق بھی نقل کر دیا جائے جنہوں نے النجم سے مطلق ستارہ اور شدید القوٰی سے فرشتہ مراد لیا ہے۔ ان حضرات نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے: (باقی صفحہ ۱۲۶۱ پر)

Marfat.com

قسم اس بات پر کہ اے لوگو

-۲ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ ۝ تمہارا رفیق (اللہ کا رسول) نہ بہکا اور نہ راہ سے بے راہ ہوا۔

جو دیکھا وہ حق دیکھا جو پایا وہ حق پایا، اور جو دیکھ کر بیان کیا اس میں سر مو فرق نہ تھا حقیقت یہ ہے۔

-۳ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور وہ اپنی (یعنی نفس کی) خواہش سے بات ہی نہیں کرتے

-۴ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۝ وہ تو وہی فرماتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ان پر وحی ہوتی ہے

اور ایسا کیوں نہ ہو

-۵ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوٰى ۝ ان کو سکھایا زبردست قوت والے نے

-۶ ذُو مِرَّةٍ ۖ فَاسْتَوٰى ۝ زور آور نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ تعلیم فرمائی) پھر (سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے منازلِ رفیعہ اور مکانِ عالی کا) قصد فرمایا

آیت (۱) قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔

آیت (۲) یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ کے رہنے والے نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط رستہ ہو لیے۔

آیت (۳) اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔

آیت (۴) ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

آیت (۵-۶) ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے، پیدائشی طاقتور ہے پھر وہ فرشتہ (اپنی) اصلی صورت پر (آپ کے روبرو) نمودار ہوا۔

آیت (۷) ایسی حالت میں کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا۔

آیت (۸) پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا۔

آیت (۹) سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم

آیت (۱۰) پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمانی تھی

آیت (۱۱) قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی

آیت (۱۲) تو کیا ان (پیغمبر) سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو۔

آیت (۱۳) اور انہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صورت اصلیہ میں) دیکھا ہے

آیت (۱۴) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس

آیت (۱۵) اس کے قریب جنت الماوٰی ہے۔

آیت (۱۶) جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں

آیت (۱۷) نگاہ نہ تو ہٹی اور نہ بڑھی

آیت (۱۸) انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔

Marfat.com

۷۔ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى ۝ اور وہ افق اعلیٰ پر تھے (وہ بلند ترین افق جو آسمانوں سے بھی بالا ہے جہاں تجلیات الٰہی ہر لمحہ نئی شان سے جلوہ نما ہیں)۔

۸۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ پھر (اس محبوب حقیقی سے) آپ قریب ہوئے اور آگے بڑھے۔

۹۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ۝ پھر (یہاں تک بڑھے کہ) صرف دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

(یعنی دونوں جہتیں مل گئیں گویا صمدیت اور عبدیت کی کمانیں مل گئیں اور نورِ رسالت نے کیفیتِ نورِ ذات کا سرور پایا)۔

۱۰۔ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى ۝ پھر (اللہ رب العزت نے بلا واسطہ) اپنے بندہ کو جو وحی فرمانا تھا فرمائی (جو دینا تھا دیا جو بتانا تھا بتایا)۔

یہ کیا راز تھے۔ کیا معارف تھے ان کی وسعتوں کو بھی راز ہی رکھا گیا ہے۔ جو تصور سے بھی پرے ہو اس کا بیان ہی کیا ہو۔ ہاں یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ قلبِ رسول کو جو ملا وہ حق تھا۔

۱۱۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ جو (رسول نے) دیکھا قلب نے اس کو جھوٹ نہ جانا (سمجھ لیا کہ یہ حق بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا نظر آتا ہے)۔

کیا دیکھا اس پر جھگڑنے سے کیا فائدہ

۱۲۔ أَفَتُمٰرُونَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ کیا تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو جو انہوں نے دیکھا۔

یہ ایک بار کا دیکھنا نہ تھا کہ دھوکے کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔ ایک دوسرے ہی ماحول میں دیکھا اور خوب دیکھا۔

۱۳۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ۝ اور اس کو تو انہوں نے ایک بار اور بھی دیکھا

۱۴۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ (یعنی) سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔

(یہ بیری کا وہ درخت ہے جو ساتویں آسمان کے بھی اوپر ہے یہ وہ حد ہے جو انتہائے محلِ ترقیِ موجودات ہے)

۱۵۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ (یہ وہ مقام ہے) جس کے پاس جنتِ ماویٰ ہے۔

Marfat.com

وہ بھی کیا عالم تھا

۱۶۔ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۝ جب اس بیری پر چھا رہا تھا، جو کچھ چھا رہا تھا (وہ حق تعالیٰ کے تجلیات وانوار کا دلکش سماں تھا جو احاطۂ بیان میں نہیں لایا جا سکتا)۔

لیکن سرورِ کائنات سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں ان تجلیات سے اس طرح لطف اندوز ہو رہی تھیں کہ

۱۷۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ نہ نگاہ جھپکی نہ حد سے بڑھی (جس کو دیکھنا تھا اس پر جمی رہی نہ پلک جھپکتی نہ اِدھر اُدھر ہوتی۔ انوارِ ذات کی کیفیات نگاہیں براہِ راست دیکھ رہی تھیں)۔

۱۸۔ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی ۝ یقیناً آپ نے (شبِ معراج میں) اپنے رب (کی عظمت و شانِ جمالِ جہاں آرا اور قدرتِ کاملہ) کی بے شمار نشانیاں دیکھیں۔

اس مقامِ قدس کو ظاہر کرنے والے، اپنی تجلیاتِ ذات وصفات کے دکھانے والے، اپنے رسول کو ان منزلوں تک لے جانے والے اللہ کے مقابلہ میں کفار کو بتوں کا ذکر کرتے ہوئے شرم نہیں آتی، ان سے پوچھا جائے کہ جن کو تم نے خدائی کا درجہ دے رکھا ہے دیکھو وہ کس درجہ مجبور و محتاج ہیں۔ اللہ کے لیے بے تکے نام رکھنا اس پر اتہام رکھنا، اپنے وہم و گمان سے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنا کس قدر مہمل تصور ہے۔ خصوصاً جب یہ بھی معلوم ہو کہ بھلائی اور برائی کا سرچشمہ بہر حال اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے پاس واپس جانا ہے۔

۱۹۔ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ بھلا تم نے (اپنے) لات و عُزّٰی کے حال میں غور بھی کیا

۲۰۔ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ اور (اس) منات کے حال میں بھی جو (تمہارے خداؤں کی فہرست میں) آخری تیسرا ہے۔

(بھلا وہ کون ہے جس کو اُس اسم بامسمّٰی رب کا شریک ٹھیرایا جا سکے)

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے بیٹیاں بتاتے ہو۔ سوچو

۲۱۔ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ۝ کیا تمہارے لیے بیٹے ہیں اور اللہ کے لیے بیٹیاں؟

۲۲۔ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ۝ تب تو یہ تقسیم بڑی غیر منصفانہ (اور مہمل) ہے (تمہارا تصور کس درجہ

Marfat.com

پست ہے اور کتنا غلط ہے)۔

تم بت بناتے ہو پھر جو نام چاہتے ہو رکھتے ہو اور جو خدمت چاہتے ہو اس کے سپرد کرتے ہو

۲۳- إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ○

یہ تو نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں اللہ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری (خواہ عقل سے کام لو یا آسمانی کتب کا مطالعہ کرو تم اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ یہ سب اسم بے معنے ہیں ان کے ناموں کو حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں اور) یہ لوگ تو محض اپنے گمان اور اپنی خواہش نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کو ہدایت پہنچ چکی ہے ۔

پھر بھی اپنی تمناؤں میں الجھے ہیں اتنا نہیں سمجھتے کہ

۲۴- أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ○ کیا انسان کو وہ سب ملتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے ۔

انسان کو چاہیے کہ اللہ کو یاد کرے ۔ وہی دیتا ہے ، وہی لیتا ہے ۔ وہی اوّل ہے وہی آخر ۔

۲۵- ع ۲۵ ۵ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ○ پس اللہ ہی کے قبضہ میں دنیا اور آخرت (کی بھلائی) ہے ۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں کفار کے ظن وگمان کا ذکر آیا تھا ، یہاں بتایا جا رہا ہے کہ گمان سے حقائق تک رسائی نہیں ہوتی نہ نام بدلنے سے حقیقت بدل جاتی ہے ۔ کافر فرشتوں کو اپنا خدا بنائیں مخلوق میں کسی کو اپنا سہارا تصور کریں لیکن اللہ کے سامنے کسی کی سفارش نہیں چلتی وہاں وہی سفارش کرے گا جس کو اللہ ہی کی اجازت ملے ۔ آخرت میں ایمان وعمل ہی کے نتائج ملیں گے محض تمنائیں کام نہ آئیں گی ۔ زمین وآسمان اس کا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا ہے ۔ عام مسلمانوں کو بھی مژدہ ہے کہ اگر وہ کبائر گناہ سے بچتے رہیں تو معمولی لغزشیں اللہ معاف فرما دے گا لیکن انسان کو بہر حال اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے اللہ پر سب کا حال روشن ہے ۔

۲۶- وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ اور آسمانوں پر بہت سے (مقرب) فرشتے ہیں (لیکن) ان کی سفارش

Marfat.com

لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ
یَّشَآءُ وَ یَرْضٰی ○

کسی کے کام نہیں آسکتی (اور نہ وہ کسی کی سفارش کرتے ہی ہیں) سوائے اس کے کہ اللہ ہی جس کے لیے چاہے ان کو (سفارش کی) اجازت دے اور (خود اس سفارش کو) پسند بھی فرمائے۔ (وہاں کسی کے اثر کے تحت کوئی کام نہ ہوگا)۔

۲۷- اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِیَةَ
الْاُنْثٰی ○

(اور) جو لوگ آخرت کا یقین ہی نہیں رکھتے وہ (ہر طرح کی گستاخیاں کیا کرتے ہیں) فرشتوں کے زنانے نام رکھتے ہیں۔

۲۸- وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ
یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ
الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ
شَیْـًٔا ۚ ○

حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو بس گمان پر چلتے ہیں اور گمان حق کے مقابلہ میں کسی کام نہیں آتا (کہیں گمان سے حقیقت کا پتہ چلتا ہے حقیقت تو ایمان و عمل سے کھلتی ہے)۔

۲۹- فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ۬ عَنْ
ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ
الدُّنْیَا ؕ ○

پس (اے رسول) آپ اس کی طرف توجہ نہ فرمائیے جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور سوائے دنیا کی زندگی کے کچھ نہ چاہے۔

یہ ناسمجھ لوگ ہیں، ان کی عقل پر پردے پڑ گئے ہیں۔

۳۰- ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنِ اهْتَدٰی ○ ع

ان لوگوں کے علم کی رسائی یہیں تک ہے (وہ دنیا کے فوری فائدے کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ آخرت کا ان کو ہوش ہی نہیں ہے تو) آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹک گیا اور یہ بھی خوب جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر ہے۔

۳۱- وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الْاَرْضِ ۙ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ

اور (وہی مالکِ حقیقی ہے اسی کا جاننا جاننا ہے) جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے (اور یہ سب خدائی کارخانہ اس لیے ہے)

Marfat.com

اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَ یَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰی ۚ﴿۳۱﴾

تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور جنہوں نے بھلائی کی (ان کی بھلائی کے صلہ میں اللہ) ان کو نیک اجر دے۔

اور آپ کے امتی غمگین نہ ہوں، ہمارا حساب کتاب بھی رحم کے پہلو لیے ہوئے ہو گا۔

۳۲- اَلَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَۃِ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِکُمۡ اِذۡ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَ اِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّۃٌ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ ۚ فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴿۳۲﴾ ع ۴

(یعنی) جو لوگ بڑے (اور کھلے) گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر کچھ لغزشیں (جو سرزد ہو جاتی رہیں تو اللہ ان کو معاف فرما دیتا ہے) بے شک آپ کے رب کی بخشش بہت وسیع ہے (اور لوگو) وہ تم کو (اس وقت سے) خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس اپنے کو بڑا پاکیزہ مت جتایا کرو وہی خوب جانتا ہے کہ (بزرگ اور) پرہیزگار کون ہے (کس کا قلب پاک اور اعمال صالح ہیں)۔

تیسرا رکوع

سورۂ نجم کا آخری رکوع ہے، اچھی طرح ذہن نشین کیا جا رہا ہے کہ انسان کو بالآخر اللہ کے سامنے جانا ہے اور اس کو اپنے اعمال کا بدلہ پانا ہے وہاں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ ہر انسان کو وہی ملے گا جو اس نے کمایا۔ ایک کا ایمان دوسرے کے کام نہ آئے گا۔ اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا، مارتا اور جلاتا ہے، وہی خالقِ کائنات ہے جس نے اس سے منہ پھیرا ہلاک ہوا۔ بدنصیب ہیں جو کلام حق سنتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اور معبودِ حقیقی کی اطاعت نہیں کرتے۔ انسان کی زندگی کا مقصد ہی اللہ کو سجدہ کرنا اور اسی کی عبادت کرنا ہے۔

۳۳- اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی ﴿ۙ۳۳﴾

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے (ایمان لانے کا ارادہ تو کیا لیکن پھر) منہ پھیر لیا۔

۳۴- وَ اَعۡطٰی قَلِیۡلًا وَّ اَکۡدٰی ﴿۳۴﴾

اور تھوڑا سا (مال) دیا اور (پھر) ہاتھ کھینچ لیا۔

۳۵- اَعِنۡدَہٗ عِلۡمُ الۡغَیۡبِ فَہُوَ

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے (کہ اس کو کفر کی

Marfat.com

یری ۝ — سزا نہ ملے گی اور وہ دوسرے کو پیش کر کے چھوٹ جائے گا)۔

۳۶- ام لم ینبا بما فی صحف موسی ۝ — کیا اس کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

۳۷- وابرہیم الذی وفی ۝ — اور ابراہیم کے (صحیفوں میں)، جنہوں نے (احکام کی پوری) بجا آوری کی (اور اپنا حق عبادت، رسالت اور تبلیغ ادا کیا)۔

کیا ان انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں کہیں لکھا ہے کہ ایک کا بوجھ دوسرے پر پڑتا ہے وہاں تو یہی بات ملے گی۔

۳۸- الا تزر وازرۃ وزر اخری ۝ — کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا

۳۹- وان لیس للانسان الا ما سعی ۝ — اور یہ کہ ہر انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے (یا دنیا میں جو کوشش کر کے کماتا ہے)۔

۴۰- وان سعیہ سوف یری ۝ — اور یہ کہ اس کی سعی جلد ہی سامنے آ جائے گی (حساب کے وقت اس کی کوششوں کی حقیقت کھل جائے گی)۔

۴۱- ثم یجزٰہ الجزاء الاوفی ۝ — پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

۴۲- وان الی ربک المنتہی ۝ — اور یہ کہ (سب کو) آپ کے رب تک پہنچنا ہے۔

دنیا اور آخرت میں جزا و سزا سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۴۳- وانہ ہو اضحک وابکی ۝ — اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۴۴- وانہ ہو امات واحیا ۝ — اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔

۴۵- وانہ خلق الزوجین الذکر — اور یہ کہ اسی نے نر و مادہ دونوں قسموں کو پیدا کیا

آیت ۳۴۔ متعلقہ صفحہ ۱۲۶۶ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور کی باتیں سن کر اسلام کی طرف مائل ہو رہا تھا لیکن ایک کافر نے اس سے کہا کہ تم خوامخواہ آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہو۔ مجھ کو مال دو میں تمہارے گناہ اپنے سر لیتا ہوں چنانچہ وہ کچھ عرصہ تک مال کی قسط دیتا رہا لیکن پھر یہ قسطیں بھی روک دیں۔ گویا وہ اپنے فائدے کے لیے بھی دل کھول کر خرچ نہ کر سکا، اللہ کی راہ میں کیا خرچ کرتا۔

Marfat.com

وَالْاُنْثٰى ۝

۴۶۔ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ (اور وہ بھی ایک) بوند سے جو ٹپک جاتا ہے۔

۴۷۔ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ اور یہ کہ اسی (اللہ) کے ذمہ ہے دوسری بار پیدا کرنا

۴۸۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ اور یہ کہ وہی غنی کرتا اور مفلس بناتا ہے۔

۴۹۔ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے جس کو بعض عربوں نے اپنا معبود ٹھیرا رکھا تھا)۔

۵۰۔ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝ اور یہ کہ اسی نے عاد اول (یعنی قوم ہود) کو ہلاک کیا

۵۱۔ وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۝ اور ثمود کو بھی، پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا۔

۵۲۔ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ اور ان سے بھی قبل قوم نوح کو (ہلاک کیا) کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے۔

۵۳۔ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ اور (اسی طرح ہم نے قوم لوط کی) الٹی (اور غارت ہونے والی) بستی کو پٹک دیا۔

۵۴۔ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ پھر ان پر چھا گیا جو چھا گیا (یعنی پتھروں کی بارش جو ہونا تھی وہ ہوئی۔ اور اس طرح ان کو عبرت ناک سزا دی گئی)۔

آیات بالا میں سمجھایا گیا کہ خالق کائنات وہی اللہ ہے جس نے متضاد اور متقابل کیفیات کو پیدا فرمایا وہی مارتا، وہی جلاتا، وہی ہنساتا، وہی رُلاتا ہے۔ وہی لوگوں کو دولت مند اور غنی بناتا ہے اور وہی لوگوں کی آزمائش کے بعد انہیں سزا و جزا دیتا ہے۔ دنیا میں بھی جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے آخرت میں تو بہر حال سزا و جزا انسان کے اعمال کے مطابق ہو گی۔ انسان اگر ذرا غور کرے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمتِ کاملہ کی بیشمار نشانیاں ہیں۔

۵۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ اب (اے انسان تو ہی غور کر کہ) تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائے گا۔

کبھی وہ تجھ پر براہِ راست فضل فرماتا ہے کبھی ظالموں کو غارت کر کے ماحول کی اصلاح فرماتا ہے۔ یہ سب اس کی عنایتیں ہیں اور سب سے بڑی عنایت تو انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ

Marfat.com

ہے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے بھیجتا رہا، اور سرکارِ دو عالم کی ذات پر تکمیلِ دین فرمادی - ایک ہادیِ برحق رہتی دنیا تک دے دیا۔

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ○ یہ (اللہ کے آخری رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی) پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں -

ان کو نہ مانو گے تو کیا کرو گے - دیکھو

۵۷- أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ○ (وہ قیامت کی) آنے والی (گھڑی) آ پہنچی

۵۸- لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ○ جس کو اللہ کے سوا کوئی ہٹانے والا نہیں -

۵۹- أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ○ بھلا کیا تم کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے -

۶۰- وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ○ اور (تم کو شرم نہیں آتی) تم ہنستے ہو اور (دین کا مذاق اڑاتے ہو اور اپنی حالت پر) روتے نہیں -

۶۱- وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ○ اور تم کھیل میں پڑے ہو (انجام سے غافل ہو)۔

دیکھو تمہاری زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت ہے اور اس میں تمہاری ہی فلاح ہے -

۶۲- ع فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ع پس اللہ ہی کو سجدہ کرو (اللہ کے حضور اپنی جبینِ نیاز جھکا دو) اور اس کی بندگی کرو -

سُورَةُ الْقَمَرِ

مکّی پچپن آیتیں تین رکوع

گزشتہ سورہ میں سرکارِ دو عالم کے واقعۂ معراج کے ذکر کے ساتھ حضور کی رسالت کی تصدیق تھی - اس اللہ کی عظمت و شان کا بیان تھا جو انسانوں کو مختلف حالتوں میں رکھتا اور ان کو آزماتا ہے - اور جو لوگ کسی طرح راہِ ہدایت پر نہیں آتے بلکہ اپنی سرکشی اور نافرمانیوں سے معاشرے کے لیے وبال بن جاتے ہیں اللہ ان کو ہلاک کرتا ہے - قرآن اور صاحبِ قرآن کا مقصد اللہ کی طرف بلانا ہے - ہر ہر طرح لوگوں کے دلوں میں اللہ اور آخرت کے صحیح تصور کو قائم کرنا ہے تاکہ وہ ہلاکت سے بچ جائیں اور راحت کے مزے پائیں۔ سورۂ النجم اللہ

Marfat.com

کی اطاعت اور اس کی عبادت پر ختم ہوا۔ سورۂ قمر میں رسولِ کریم کی مزید عظمت کا ذکر ہے بتایا جا رہا ہے کہ آپ وہ ہیں جن کے ایک اشارہ سے چاند کے بھی دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ جملہ کائنات اللہ کے رسول کی فرمانبردار ہے تم بھی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو تاکہ فلاح پاؤ وہ وقت جسے قیامت کہتے ہیں دُور نہیں۔ اگر لوگ اپنی آنکھوں سے سرکارِ دو عالم کے یہ معجزات دیکھنے کے بعد بھی آپ کو جادوگر ہی کہیں اور آپ کی اتباع نہ کریں تو یہ ان لوگوں کی بدنصیبی ہے، ان کی ہلاکت کا بھی وقت مقرر ہے۔ کفارِ مکہ کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اللہ کی رحمت کی قدر کریں۔ جن اقوام نے بھی رسولوں کو ایذا دی ہے اور ان کی نافرمانی پر مُصر رہی ہیں وہ برباد ہوئی ہیں کوئی طاقت ان کو ہلاکت اور ذلت سے بچا نہ سکی۔ خواہ وہ نوح کی قوم ہو یا عاد و ثمود۔ اللہ تعالیٰ سمجھا رہا ہے کہ ہم نے قرآن کو آسان کر کے لوگوں کے سمجھنے کے لیے اتارا پھر آسان لفظوں میں اسے ایک رحمت کے وسیلہ سے سمجھایا جو سمجھنا چاہے وہ یہ باتیں بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ وہ قیامت کے دن امن میں ہوگا لیکن جو اس قرآن کو پڑھ کر، اس صاحبِ قرآن کو دیکھ کر بھی نہ سمجھے تو یہ اس کی بدنصیبی ہے۔ اور اگر کسی نے اللہ سے مقابلہ ہی کی ٹھانی ہے تو اسے سرکش اقوام کی اس قیامتِ صغریٰ کے سبق آموز اور عبرت خیز واقعات یاد کرنا چاہئیں جو ان کی ہلاکت کا باعث بنے اور نہ بھولنا چاہیئے کہ بالآخر قیامت میں لوگوں کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ وہاں وہی شادکام ہوں گے جو اتباع و فرمانبرداری میں رہے جو مقرب بارگاہ ہوئے جن کو اللہ نے آخرت میں صاحبِ اقتدار بنا دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ (قیامت کی) وہ گھڑی قریب آپہنچی اور چاند پھٹ گیا۔

(شق القمر کا معجزہ ایک طرف جہاں حضور کی رسالت و عظمت پر گواہ ہے تو دوسری جانب قیامت کے دن نظامِ عالم کے درہم برہم ہو جانے کی بھی ایک نشانی ہے کہ اسی سے لوگ آخرت پر قیاس کریں)۔

۲۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○ اور (ان کفار کی کج بحثی اور ہٹ دھرمی کا تو یہ عالم ہے کہ) اگر یہ کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔

حضرت آدم کے زمانے سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک ان کے نزدیک مذہب ایک چلتا ہوا جادو ہے جس کو وہ جھٹلاتے رہے ہیں۔

Marfat.com

۳۔ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ○

اور انہوں نے (رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں پر چلتے رہے اور (اگر ان کو فوراً عذاب نے نہ پکڑا تو اس کی یہ وجہ ہے کہ) ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔

۴۔ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ○

اور ان کے پاس (قرآن کے ذریعہ نافرمان قوموں کی ہلاکت کی اتنی) خبریں پہنچ چکی ہیں کہ (جن پر اگر وہ غور کریں تو) ان میں بڑی عبرت ہے

۵۔ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ○

(اور) بڑی حکمت (اور ایک نصیحت کی بات ہے لیکن یہ منکرِ حق اس پر غور بھی نہیں کرتے اس لیے ان پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا) پھر ان کو ڈرانا (بھی) کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

۶۔ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ○

پس آپ (بھی) ان سے اپنی توجہ ہٹا لیں (ان کی اصلاح کے لیے متفکر نہ ہوں وہ دن دُور نہیں) جس دن ایک بلانے والا (فرشتہ انہیں) ایک ناگوار چیز (یعنی میدانِ حشر) کی طرف بلائے گا۔

اس دن لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ خوف وہیبت سے

۷۔ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکل پڑیں گے گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔

۸۔ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○

اس پکارنے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے (اور) کافر کہتے ہوں گے یہ بڑا سخت دن ہے (دیکھیں کیا گزرتی ہے)۔

قیامت تو بہر حال آئے گی اور ضرور آئے گی دنیا میں بھی منکروں پر سخت وقت گزر چکا ہے جس کی مثالیں کچھ کم نہیں۔

۹۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ○

ان سے قبل نوح کی قوم نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندے (نوح) کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکا اور دھمکایا) بھی گیا

Marfat.com

۱۰- فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○
پھر نوح نے اپنے رب کو پکارا (اور التجا کی) کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ہی ان سے) بدلہ لے۔

۱۱- فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○
پھر ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔

۱۲- وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○
اور زمین سے (پانی کے) چشمے بہا دیئے پھر (آسمان و زمین کا) سب پانی ایک ہی کام (ایک ہی مقصد) کے لیے جو (اللہ کے یہاں پہلے سے) مقرر ہو چکا تھا جمع ہو گیا۔

۱۳- وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ○
اور ہم نے اس کو (یعنی نوح اور ان کے ساتھیوں کو لکڑی کے) تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کر دیا

۱۴- تَجْرِیْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ○
(جو) ہماری آنکھوں کے سامنے (ہماری نگرانی میں) بہتی چلی جاتی تھی (اور یہ سب کچھ) اس (نبی) کا انتقام لینے کے لیے کیا گیا جس کا انکار کیا گیا (اور جس کی لوگوں نے قدر نہ جانی)۔

۱۵- وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○
اور ہم نے اس (واقعہ) کو (یعنی طوفان کے احوال کو) بطور نشانی کے رہنے دیا پھر ہے کوئی سوچنے والا (کہ اس سے نصیحت حاصل کرے)۔

۱۶- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ○
پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔

یہ واقعات خود درس عبرت ہیں۔

۱۷- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○
اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے سمجھنے کے لیے آسان کر دیا پھر ہے کوئی سوچنے والا (کہ اس سے نصیحت حاصل کرے)۔

اور جن لوگوں نے اس سے ہدایت حاصل نہ کی اللہ کو نہ پہچانا اسے حاضر ناظر نہ جانا دیکھو وہ قومیں تباہ کر دی گئیں۔

۱۸- كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عاد نے تکذیب کی تھی پھر (دیکھ لیا کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا

Marfat.com

عَذَابِیْ وَنُذُرِ ○ (عبرت آموز) تھا۔

۱۹- اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ○
ہم نے ان پر تند ہوائیں بھیجیں ایک دائمی نحوست کے دن میں (جو اس قوم کی ہلاکت کیلئے مقرر ہوا اور جب تک وہ ختم نہ ہوئے اس کی نحوست نہ اٹھی)۔

۲۰- تَنْزِعُ النَّاسَ کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ○
(اور یہ تند و تیز ہوائیں) لوگوں کو اکھاڑ پھینکتیں (اور وہ زمین میں ایسے پڑے تھے) گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔

۲۱- فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ○
پس (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا (ہولناک) رہا۔

۲۲- وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○ ع
اور یقیناً ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا (یہ اللہ کی باتیں بہ آسانی توفیقِ الٰہی سے سمجھ میں آجاتی ہیں) پھر ہے کوئی جو سمجھے (اور اس سے نورِ ہدایت حاصل کرے)۔

دوسرا رکوع

اس رکوع میں وہی مضمون جاری ہے۔ پہلے عاد کی قوم کی ہلاکت کا ذکر ہوا اب ثمود اور قومِ لوط کے واقعات سے دعوتِ فکر و عمل دی جاری ہے۔ ہر سبق آموز واقعہ کے بعد دو آیتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں جن میں اللہ کے عذاب اور اس کے ڈرانے کا ذکر ہے تاکہ لوگ اپنی فہم اور ادراک کو کام میں لائیں اور نصیحت و ہدایت حاصل کریں۔

۲۳- کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ○
ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا (ایک نبی کی تکذیب سب پیغمبروں کی تکذیب ہے)

۲۴- فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُہٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○
پھر (اپنے پیغمبر صالح کے متعلق) کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے ایک انسان کی پیروی کریں جو تنہا ہے (جس کے پاس نہ کوئی طاقت ہے نہ ثروت اگر ہم ایسا کریں تو) بے شک ہم بڑی حماقت اور پاگل پن میں پڑ جائیں

رہی یہ بات کہ ان پر ہدایت نازل ہوئی اور اللہ کی طاقت ان کے ساتھ ہے تو یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔

۲۵- ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْہِ مِنْۢ بَیْنِنَا
کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (اس میں ایسی کون سی

Marfat.com

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ○ بات تھی، یہ کچھ نہیں) بلکہ وہ جھوٹا اور اپنی بڑائی آپ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ متنبہ فرماتا ہے۔

۲۶- سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ○ ان کو کل ہی (یعنی جلد ہی) معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا شیخی مارنے والا ہے (نبی یا یہ لوگ)۔

۲۷- اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ○ ہم ان کی آزمائش کے لیے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں پھر (اے صالح) تم انہیں دیکھتے رہنا اور صبر سے کام لینا (دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے)۔

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ وہ اونٹنی جب پانی پینے جاتی سب جانور بھاگ جاتے چنانچہ اللہ نے اونٹنی کی باری ٹھہرا دی کہ ایک دن وہ پانی پر جائے اور دوسرے دن سب جانور۔

۲۸- وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ○ اور (اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو حکم دیا کہ) ان کو آگاہ کر دینا کہ ان کے درمیان پانی کی تقسیم کر دی گئی ہے (اور باری مقرر ہو گئی ہے اب) سب اپنی اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔

۲۹- فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ○ پھر (وہ اپنے عہد پر نہ رہے اور) انہوں نے اپنے رفیق (قدار نامی ایک شخص) کو بلایا تو اس نے اس (اونٹنی) پر وار کیا پھر اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں (وہ ہلاک ہو گئی)۔

۳۰- فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ○ پھر (جانتے ہو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔

۳۱- اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ○ ہم نے ان پر ایک سخت چیخ بھیجی (یہ ایک فرشتہ کی کرخت اور ہیبت ناک آواز تھی جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے) پھر اس طرح (ہلاک) ہو کر رہ گئے جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑھ۔

اور یہ کوئی ایسی باتیں نہیں جو سمجھ میں نہ آسکیں۔

۳۲- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ اور ہم نے تو قرآن کو سمجھنے (والوں) کے لیے آسان کر دیا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے (اور نصیحت و ہدایت حاصل کرے)۔

آیت نمبر (۲۹) شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ”ایک بدکار عورت تھی کہ اسکے مویشی بہت تھے اس نے اپنے آشنا کو اکسایا اس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔

Marfat.com

یا قوم لوط کی مثال لو

۳۳- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ○
لوط کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔

۳۴- إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا
آلَ لُوطٍ ۖ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ○
ہم نے ان پر پتھروں سے لدی ہوئی ہوا چلائی (ان پر پتھر برسے اور سب ہلاک ہوئے) بجز لوط کے گھر والوں کے کہ ہم نے ان کو اخیر شب ہیں (پہلے ہی سے نکل جانے کا حکم دے کر) بچا لیا

۳۵- نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ۚ كَذَٰلِكَ
نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ○
محض اپنے فضل (وکرم) سے۔ اسی طرح ہم ان کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں۔

۳۶- وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ ○
اور اس نے (یعنی لوط نے بھی عذاب آنے سے قبل اپنی قوم کو) ہماری گرفت سے ڈرایا پھر انہوں نے اس ڈرانے میں جھگڑے نکالے (اور کج بحثی کرنے لگے)

۳۷- وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ
فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا
عَذَابِي وَنُذُرِ ○
اور ان سے ان کے مہمانوں کو (برے ارادوں کے تحت) لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں (ان کی روشنی سلب کر لی کہ) اب میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

۳۸- وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
مُسْتَقِرٌّ ۚ ○
اور صبح سویرے ہی ان پر دائمی عذاب آ پہنچا۔

پہلے اندھے ہوئے تھے اب بستیاں بھی الٹ دی گئیں اور پتھر برسائے گئے۔

۳۹- فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○
پس میرے (اس) عذاب اور ڈرانے کا (بھی) مزہ چکھو۔

قرآن یہ واقعات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

۴۰- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
ع ۱۸ ۹ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ○ ع
اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی جو سوچے سمجھے (اور نصیحت حاصل کرے)۔

تیسرا رکوع

عبرت آموز واقعات کا بیان جاری ہے اب حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعہ کی طرف

Marfat.com

اشارہ کیا جا رہا ہے پھر گزشتہ اقوام کی عبرت خیز مثالوں کے بعد موجودہ لوگوں سے خطاب ہے کہ کیا تم ان کافروں سے کچھ بہتر ہو کہ اپنی سرکشی کے باوجود تباہ و ہلاک نہ کیے جاؤ۔ عنقریب بدلہ لیا جائے گا۔ اور وہ مسلمانوں کے سامنے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ یہاں بھی شکست کھائیں گے اور آخرت کا عذاب تو اور بھی سخت ہوگا۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ اگر انسان سوچے تو ماضی کے واقعات خود سبق آموز ہیں۔ اور اللہ کے نیک بندوں سے اس کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ صاحب اقتدار کے قرب میں یہ بھی مقتدر ہو جائیں گے۔ یہ دنیا، اللہ کی شانِ رحمانیت کی جلوہ گاہ ہے آخرت شانِ رحیمی کا مظہر ہوگی۔

۴۱۔ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝

اور آلِ فرعون کے پاس ڈر سنانے والے (پیغمبر) پہنچے (وہ ہمارے معجزات لے کر گئے)۔

۴۲۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم نے (بھی) ان کو (ایسی سخت) گرفت میں لیا جیسے ایک زبردست صاحبِ قدرت پکڑتا ہے (کہ اس سے بھاگنے یا نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)۔

اور جس طرح وہ تباہ ہوئے اے اہلِ مکہ تم کو بھی معلوم ہے۔

۴۳۔ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ۝

اب تم میں جو منکر ہیں کیا ان لوگوں سے (جو موردِ الزام ہوئے کسی طرح) بہتر ہیں (کہ وہ شرارتیں کریں گے اور عذاب نہ آئے گا) یا تمہارے لیے (آسمانی) کتابوں میں نجات لکھ دی گئی ہے۔

۴۴۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝

یا ان کو اپنی طاقت پر مغالطہ ہے کہ وہ) کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی بھاری جماعت ہیں جو غالب ہی رہیں گے

۴۵۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

چنانچہ بدر و احزاب میں ایسا ہی ہوا، لیکن صرف یہی سزا کافی نہیں

۴۶۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝

بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ (حقیقت) ہے۔

۴۷۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝

بلاشبہ گنہگار بڑی غلطی اور پاگل پن میں مبتلا ہیں (کہ قیامت سے

Marfat.com

غافل ہیں جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں اور جو منہ میں آیا بکتے ہیں)۔

۴۸- يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ○
جس دن وہ اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ (اب) آگ میں جلنے کا مزہ چکھو (اس روز ان کی غفلت اور پاگل پن کا سب نشہ اتر جائے گا)۔

۴۹- إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ○
ہم نے ہر شے ایک مقرر اندازے سے بنائی ہے۔

ہر کام ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس میں ایک گھڑی کا فرق ممکن نہیں، اور سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ نافرمانوں کو ہلاک کیا جائے گا۔

۵۰- وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ○
اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسے (واقع) ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکنا (کہ اس میں دیر ہی نہیں لگتی)۔

۵۱- وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○
اور (اے کافرو) یقیناً تمہارے ہم مشرب لوگوں کو (جو تم سے پہلے گزر چکے) ہم ہلاک کر چکے ہیں پھر ہے کوئی (تم میں) کہ سوچے (اور اس بات سے نصیحت حاصل کرے اور اپنے کو ہلاکت سے بچائے)۔

۵۲- وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ○
اور جو کچھ انہوں نے کیا ان کے نامۂ اعمال میں درج ہے۔

۵۳- وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ○
اور ہر چھوٹی اور بڑی بات (اس نامۂ اعمال میں) لکھی ہوئی ہے۔

البتہ اس روز اللہ سے ڈرنے والے اس کے پرہیزگار بندے ہر خوف و غم سے بے نیاز، راحتِ ابدی کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز ہوں گے۔

۵۴- إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ○
(ہاں) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں

۵۵- فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ ع ۳ ۱۵ ۱۰
ایک اعلیٰ (اور ارفع) مقام میں صاحبِ اقتدار بادشاہ کے قریب (بیٹھے) ہوں گے۔

(ان کی صداقت ان کو قرب میں لے جائے گی اور ان کو اقتدار والا بنا دے گی۔ جنت میں جو چاہیں گے ملے گا سب کچھ میسر ہوگا)۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ

مکّی اٹھتّر آیتیں تین رکوع

اس آخری منزل کا ہر سورہ ایک جامعیت کے ساتھ ہدایت کے جملہ پہلو اپنے دامن رحمت میں لپیٹے ہوئے ہے۔ گزشتہ سورہ میں فرمایا تھا "اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ" ہم نے ہر چیز ایک مقرر اندازے سے بنائی، یہاں ایک پورا سورہ اس آیت کی تشریح میں ہے۔ اللہ کی رحمانیت اور رحیمی کا ذکر بار ہا آیا، یہاں سمجھایا جا رہا ہے کہ الرّحمٰن کیا ہے انسان کی تخلیق اس کے ماحول کا بیان ہے، اللہ کی گوناگوں نعمتوں کا، اس کی قدرتِ کاملہ کا ذکر ہے تخلیقِ کائنات سے لے کر عالمِ بالا کی دائمی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی طرف اس طرح اشارہ ہوتا ہے کہ اللہ کی عظمت، اس کی شان دل میں جگہ کرلے اور اللہ کی ہر نعمت اور اس کی ہر قدرت وحکمت انسان کو ہر لمحہ اپنے رب کی یاد دلاتی رہے۔ اس میں ایک آیت ۳۱ بار آتی ہے لیکن ہر بار ایک خاص معنویت کے ساتھ جس کا کیف تلاوت سے اور جس کی لذت فکر سے کھلتی ہے۔ گزشتہ سورہ کافروں کی زبوں حالی کے بعد ان مومنوں کے بیان پر ختم ہوا تھا جن کو اللہ کا قرب نصیب ہوا صاحبِ اقتدار ہو گئے، یہ سورہ اللہ کی قدرت وحکمت کی طرف دعوتِ فکر وعمل دے رہا ہے، اللہ کی وحدانیت، اس کی تجلیات کا ذکر ہوتا ہے، ان تجلیات سے فیض یاب ہونے، ان کو پانے کے انداز سکھائے جا رہے ہیں۔ پھر ان کے پانے والوں کے لیے بڑے دلکش وعدے ہیں۔ اور سورہ اللہ ذوالجلال والاکرام کے مبارک نام پر جو تمام فیوض وبرکات کا سرچشمہ ہے ختم ہوتا ہے اور رب العزت اپنی انتہائی نوازش سے اپنے محبوب سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی نعمتوں کا احسان جتاتا ہے تاکہ اس کے مومن بندے اپنے محسن کے گرویدہ رہیں اور اپنی عبادات میں احسان کے تصور کو پیشِ نظر رکھیں، اپنے خالق اپنے پروردگار کی بندگی خضوع وخشوع کے ساتھ کریں تاکہ تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ جب تک جوڑ نہ جمے بندہ اصل نتیجہ کی طرف نہیں جاتا مشاہدات میں دو سے گزرنا ایک پڑ آتا ہے علم وعمل ہی سے نتیجہ ملتا ہے۔ علم، ایمان ہے اور عمل عبادت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

بندۂ مومن ہر گھڑی اللہ کے رحمٰن ورحیم ہونے کے تصور کو دل میں لپیٹے ہوئے ہے، ہر کام اسی کے نام سے شروع کرتا ہے۔ رحمت ہی اس کا پہلا تصور ہے، اور رحمت ہی پہلا جلوۂ تخلیق۔

Marfat.com

کائنات اسی اسمِ الرَّحْمٰن سے متعلق ہے ، سرکارِ دو عالم سے کفارِ مکہ سوال کرتے تھے الرَّحْمٰن کیا ہے جواب دیا جا رہا ہے

۱۔ اَلرَّحْمٰنُ ۝ رحمٰن (وہی ہے)

۲۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (جس) نے قرآن کی تعلیم (سرکارِ دو عالم کو) دی۔

۳۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ (اسی نے) انسان کو پیدا فرمایا۔

۴۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (پھر) اسی نے اس کو بولنا (اور بات کرنا) سکھایا (تاکہ معارف و حقائق سمجھ سکے اور سمجھا سکے)۔

(اور انسان ہی نہیں بلکہ سورج چاند، نباتات سب ہی قانونِ قدرت کے تحت مصروفِ کار ہیں)

۵۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ سورج اور چاند ایک مقرر حساب کے پابند ہیں (جملہ کائنات اس کے نظام کے تابع ہے سب اسی کے جلال و جمال کے مظہر ہیں)

۶۔ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ اور نباتات و درخت (بھی سب اس کے) حکم کے مطیع ہیں۔ (انسان اگر اپنی تخلیق اور ماحول پر نظر ڈالے تو اللہ کی عبادت سے ایک لمحہ غافل نہ رہے)۔

۷۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے میزان (عدل) قائم کی۔

۸۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ تاکہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو۔

اور زندگی کے ہر پہلو میں ایک اعتدال پیشِ نظر رکھو

۹۔ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو (دونوں پلڑے برابر ہوں) اور تول کو کم مت کرو۔

۱۰۔ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ اور اسی نے زمین کو مخلوق کے لیے پھیلایا (تاکہ وہ اس میں رہیں بسیں اور اپنی معاش حاصل کریں)۔

Marfat.com

۱۱- فِيهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۖ

اور اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت جن (کے خوشوں) پر غلاف ہوتے ہیں۔

۱۲- وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ

اور (زمین میں) اناج (بھی پیدا ہوتا) ہے جس کے ساتھ بھُس ہوتا ہے۔ اور (اس میں) خوشبودار پھول (پیدا ہوتے ہیں)۔

۱۳- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○

پس (اے انسانو! اور جنو!) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو عبادت ہی کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اب دونوں کی تخلیق ان کے ماحول کا ذکر آرہا ہے اور اللہ کی قدرتِ کاملہ کے نمونے بیان کیے جارہے ہیں تاکہ وہ اپنے رب کی عبادت میں لذت پائیں۔ اور نعمتوں پر شکر ادا کریں۔ اور جب یہ آیت دہرائی جائے تو دل سے یہی کہیں کہ اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے سب حمد تجھی کو سزاوار ہے۔

۱۴- خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ

اسی نے انسان کو مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا (عنصرِ غالب مٹی کا نام لیا گیا)۔

۱۵- وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ۚ

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

۱۶- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○

پھر (اے گروہِ انس و جن) تم دونوں اللہ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (اس کی قدرتِ کاملہ کا کب تک انکار کرو گے) (لا بشیءٍ من نعمتك ربنا نكذب فلك الحمد)

۱۷- رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ

وہی دونوں مشرق کا پروردگار ہے اور وہی دونوں مغرب کا پروردگار (ہر طلوعِ شمس کا ایک مشرق اور غروبِ شمس کا ایک مغرب ہے، اور انہیں کے درمیان موسم کے تغیرات اور جملہ فصلیں اور پیداوار ہیں جو کائنات کی حیات کا باعث ہیں)۔

۱۸- فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○

پھر تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (کس کس قدرت کا انکار کرو گے)

آیت نمبر (۱۴-۱۵) خاک و آب ملتے ہیں تو اسے طین کہتے ہیں۔ ہوا اور آگ ملتی ہے تو اسے مارج کہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۹-	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝	اس نے دو دریا رواں کیے جو باہم ملے ہوئے ہیں (لیکن یہ اس کی قدرت ہے کہ)
۲۰-	بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝	ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے (کسی کی مجال نہیں کہ اپنی حد سے آگے بڑھ سکے یا دوسرے پر غلبہ پا سکے)۔
۲۱-	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝	پھر تم دونوں (اے انسانو اور جنو!) اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے۔
۲۲	يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝	دونوں (دریاؤں) سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (یہ اللہ کی نعمت نہیں تو کیا ہے)۔
۲۳-	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝	پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
۲۴- النصف	وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝	اور اسی کے اختیار میں جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑ کی طرح بلند (نظر آتے) ہیں۔ پانی میں یہ استعداد کہ جہازوں کو اٹھائے رکھے کس نے دی اور تم کو یہ صلاحیت کہ قدرت کی ان استعدادوں سے استفادہ کرو کس نے بخشی)۔
۲۵- ع ۲۵	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ع	پھر تم اپنے رب کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے

دوسرا رکوع

اللہ کی گوناگوں نعمتوں کے ساتھ اس کی قدرت وحکمت کا ذکر جاری ہے تاکہ انسان اللہ کی شانِ رحمانیت کو سمجھے اور جان لے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور سوائے اس معبودِ حقیقی کے ہر چیز فانی ہے۔ اور بالآخر اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے وہاں تکذیبِ حق کام نہ آئے گی، ایمان ساتھ دے گا اس رکوع میں مجرمین کی حالت کا بیان ہے۔

۲۶-	كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝	جو کچھ بھی زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والا ہے۔
۲۷-	وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝	اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی جو نہایت بزرگی اور عظمت والی ہے۔
۲۸-	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝	پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (کس کس قدرت کا انکار کرو گے)۔
۲۹-	يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ	آسمانوں اور زمین والے (سب اپنی حاجتیں) اسی سے مانگتے ہیں (اور اس کی

Marfat.com

وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ
کبریائی کا یہ عالم ہے کہ) وہ ہر روز (ہر لمحہ) ایک نئی شان سے تجلی فرماتا ہے۔

ہر لمحہ اس کی ایک نئی شان، ہر لحظہ اس کی قدرت و حکمت کے آثار جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں، جن کو انسان اگر ذرا توجہ سے دیکھے تو کبھی اپنے رب کی قدرتِ کاملہ کا منکر نہ ہو لیکن اے گروہ جن و انس تم اس سے سبق کیوں نہیں لیتے۔

۳۰۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (اس کی کس کس قدرتِ کاملہ کی تکذیب کرو گے)۔

۳۱۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ
وہ وقت دُور نہیں کہ اے جن و انس (کی جماعتو!) ہم فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں گے (دنیا کا یہ نظام ختم کیا جائے گا اور حساب و کتاب شروع ہو گا)۔

۳۲۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر تم اپنے رب کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے (اور جھٹلانے سے کیا فائدہ ہو گا)۔

۳۳۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں و زمین کی حدود سے کہیں نکل سکو تو نکل بھاگو، (لیکن یاد رکھو کہ بلا (اللہ کی مدد اور) زور کے تم نکل نہیں سکتے۔

۳۴۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر تم اللہ کی کن کن نعمتوں کی تکذیب کرو گے۔

تم اس سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہو اگر تم بھاگنے کا ارادہ بھی کرو گے تو

۳۵۔ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ
تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائیگا پھر تم (اپنی) مدد بھی نہ کر سکو گے (یعنی نہ بچ سکو گے نہ مقابلہ کر سکو گے)۔

۳۶۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر تم اپنے رب کی کن کن طاقتوں کو جھٹلاؤ گے۔

Marfat.com

۳۷۔ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ
پھر (اس وقت کو سوچو) جب آسمان پھٹ جائے گا اور تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (وہ کیسا ہیبت ناک وقت ہو گا)۔

۳۸۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞
پھر تم اپنے رب کی کس کس طاقت کو جھٹلاؤ گے۔

اس دن کے حساب کتاب سے ڈرو جس دن تم پر تمہارے گناہوں کا الزام رکھا جائے گا۔

۳۹۔ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ
پھر اس روز کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہوں کے متعلق سوال (سوال کی خاطر) نہ ہوگا (بلکہ اس لیے ہوگا کہ مورد الزام قرار دیا جائے اور ان کو اپنے اعمال کی سزا بھگتنا ہوگی اس وقت یہ تکذیب حشر و نشر کیا کام آئے گی)۔

۴۰۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞
پھر تم اپنے رب کی کون کون سی قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۴۱۔ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۚ
(قیامت کے دن) گنہگار اپنے حلیہ سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پیروں سے پکڑا جائے گا (اور ان کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا)۔

۴۲۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞
پھر تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کی تکذیب کرو گے۔

۴۳۔ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۞
(کہا جائے گا) یہی دوزخ ہے جس کو گنہگار جھوٹ بتایا کرتے تھے۔

۴۴۔ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۚ
(اور گنہگار) دوزخ اور اس کے کھولتے ہوئے پانی کے درمیان پھرینگے (کبھی آگ میں ہوں گے کبھی گرم پانی میں۔ ایک لمحہ چین نہ ملے گا کوئی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

۴۵۔ ع فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞
پھر (اے گنہگار انسانو اور جنو!) تم اللہ کی کس کس طاقت کو جھٹلاؤ گے۔

تیسرا رکوع

ہاں جو دنیا سے ایمان و عمل کی دولت ساتھ لے کر گئے ہیں ان کے لیے وہاں بھی اللہ کی رحمت ہی رحمت ہوگی۔ اللہ کا خوف، اللہ کا ڈر ثمر لائے گا۔ اس کی یاد میں جو آنسو بہے تھے، اس کی مخلوق پر جو ترس کھایا تھا وہ گویا جنت کی نہریں اور جنت کی نعمتیں بن کر سامنے آئیں، سکون و راحت، تسکینِ خاطر سب کچھ میسر ہوگیا۔ یہ اللہ کا فضل اس کا احسان ہوگا۔

Marfat.com

۴۶۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ

اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا (اس کے دل میں اللہ کے روبرو حاضر ہونے کا دھڑکا لگا رہا۔ گناہ کے خیال سے اپنے رب سے ڈر گیا) اس کے لیے دو جنتیں ہیں (ایک انعام کی اور ایک فضل کی)

۴۷۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(کیا اہل ایمان کو جنت میں دیکھ کر بھی حقائق کی تکذیب کر سکو گے اور)

۴۸۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ

ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں (میووں سے لدی ہوئی) ہونگی

۴۹۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

یہی نہیں بلکہ

۵۰۔ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۚ

ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوں گے۔

۵۱۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

پھر تم اللہ کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے۔

۵۲۔ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ

ان باغوں میں ہر طرح کے میوؤں کی دو دو قسمیں ہوں گی (کہ ایک ہی قسم کے میوہ میں بھی لذت و تنوع ہو دنیا کے پھلوں کی لذت سے ملتا جلتا اور ان سے کہیں زیادہ لذیذ اور اعلیٰ بھی)۔

۵۳۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اور ان حسین باغوں میں اہل جنت

۵۴۔ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ۚ

تکیہ لگائے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے (ایسے فرش) جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے (اسی پر قیاس کرو کہ ان کے اوپر کے ابرے کتنے نرم و خوبصورت ہوں گے) اور (ان کی نظروں کے سامنے) ان دونوں باغوں کے میوے (ان سے) قریب ہی ہوں گے (گویا ہر طرح لطف و کرم کی فراوانی ہو گی)۔

۵۵۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

پھر (اے محرومانِ جنت، اے سرکش انسانوں اور جنوں کے گروہ!) تم اللہ کی کس کس قدرت کی تکذیب کرو گے۔

Marfat.com

ہاں اور سنو

۵۶۔ فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝

ان (ہی جنتوں) ہیں نیچی نگاہوں والی (باشرم وباحیا حوریں) ہوں گی کہ ان کو ان سے پہلے کسی انسان یا کسی جن نے چھوا تک نہیں رہی پاک و معصوم حوریں پرہیزگاروں کے لیے ہوں گی)۔

اے دنیاوی عیش کے بندو تم اس لطف وکیف کا اندازہ نہیں کر سکتے۔

۵۷۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اللہ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۵۸۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ (اگر تم ان کو دیکھو تو یہی کہو کہ) یہ تو گویا یاقوت و مرجان ہیں۔

لیکن تم کو تکذیب سے کام۔

۵۹۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

یہ اللہ کی نعمتیں تو ان کے لیے ہیں جنہوں نے اللہ کو حاضر ناظر جان کر گویا اس کو دیکھ کر عبادت کی۔ اللہ بھی اپنے ان پسندیدہ بندوں کو نعمتِ دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔

۶۰۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ اور احسان کا بدلہ بھی احسان کے سوا کیا ہے۔

۶۱۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۶۲۔ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ اور ان دو (باغوں) کے سوا (اہلِ جنت کے لیے) اور بھی دو باغ ہوں گے۔

۶۳۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۶۴۔ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ دونوں گہرے سبز رنگ کے (باغ ہوں گے)

۶۵۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ان نعمتوں کو جو اہلِ جنت کے لیے خاص ہوں گی؟

۶۶۔ فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ ان میں دو چشمے ابلتے (اور چمکتے) ہوں گے (جو اس کے لطف کو اور بھی

Marfat.com

دو بالا کر رہے ہوں گے)۔

۶۷۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اللہ کی کن کن قوتوں کی تکذیب کرو گے۔

۶۸۔ فِیۡہِمَا فَاکِہَۃٌ وَّ نَخۡلٌ وَّ رُمَّانٌ ۝ ان (باغوں) میں میوے ہوں گے اور کھجور اور انار۔

۶۹۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اس کی شانِ رحمت کے پرتو تو ہر جگہ نئے انداز سے ظاہر ہوئے ہیں۔

۷۰۔ فِیۡہِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ۝ (اور) ان باغوں میں بھی خوب سیرت و خوبصورت حسین عورتیں ہوں گی۔

۷۱۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اور کہاں تک جھٹلاؤ گے

۷۲۔ حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ۝ (یہ) حوریں خیموں میں مقیم ہوں گی (گویا باغ میں منتظر)

۷۳۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۷۴۔ لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ۝ ان کو (بھی) کسی مرد یا کسی جن نے ان سے پہلے چھوا تک نہیں۔

۷۵۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر (تم ہی بتاؤ کہ) تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

۷۶۔ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّ عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ یہ (اہل جنت) نادر اور نفیس سبز مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

۷۷۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر (اے گروہِ انس و جن سوچ کر) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اور تمہاری تکذیب کا اس کے جلال و جمال پر اثر ہی کیا ہو سکتا ہے۔

۷۸۔ تَبٰرَکَ اسۡمُ رَبِّکَ ذِی الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ۝ (اے حبیب) بڑا بابرکت ہے آپ کے پروردگار کا نام جو صاحبِ جلال اور عظمت ہے۔ (دنیا اور عقبیٰ تو صرف اللہ کے نام ہی سے ملتی ہے جو رحمٰن و رحیم ہے)

ع ۳ / ۱۳

منزل ۷

Marfat.com

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

مکّی چھیانوے آیتیں تین رکوع

گزشتہ سورت میں اللہ کی شانِ رحمنیت کے مظاہر دکھائے گئے اس کی قدرتِ کاملہ اس کی گوناگوں نعمتوں کا ذکر ہوا۔ اور سورہ ذوالجلال والاکرام پر ختم ہوا۔ یہ سورہ اس کے جلال وکرم کا مرقع ہے۔ اس امرِ واقعی یعنی قیامت کے بیان سے سورت کی ابتدا ہے، بتایا جا رہا ہے کہ ایک وقت وہ بھی ہوگا جب بلند پست ہو جائیں گے اور پست بلند، زمین لرز جائیگی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ خود پرستوں کو پٹک دیا جائے گا خدا پرستوں کو بلند کیا جائے گا، اس وقت تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک داہنے ہاتھ والے مومن، جن کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوگا، جو عرش کے داہنے جانب ہوں گے۔ شانِ رحیمی کے سایہ میں، سعادت مند، خوش بخت، خوش نصیب۔ دوسرے بائیں ہاتھ والے جو عرشِ عظیم کے بائیں جانب ہوں گے۔ جن کے اعمال نامے بھی ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ نحوست وبدبختی کا مرقع۔ اور تیسرے سبقت لے جانے والے، سب سے آگے صحابہ کرام، تابعین، شہدار اور خوارین۔ یہ اعمال کی سزا و جزا کا دن ہوگا، تینوں طبقوں کا حال نہایت شرح وبسط سے بیان ہوا ہے۔ آسمانِ رسالت کے نجوم کی قسم کھا کر اللہ تعالےٰ اپنے کلام کی عظمت ذہن نشین فرماتا ہے، تاکہ دل ودماغ کی پاکی سے انسان اسے پالے۔ کلام کو پڑھتے ہی اس کی لذت آئے۔ قرب کی نعمت پاسکے۔ جنت کی خوشبوؤں میں راحت ابدی کے مزے حاصل کرے، تکذیب میں پڑ کر آگ کا ایندھن نہ بنے۔

سورہ میں دو بار فسبح باسم ربك العظيم آیا ہے حضور نے فرمایا کہ اسے اپنے رکوع میں جگہ دو۔ چنانچہ سبحان ربی العظیم کی سنت اسی آیت شریفہ سے قائم ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)
۱۔ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○	(یاد رکھو کہ) جب قیامت واقع ہو جائے گی
۲۔ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ○	(کہ) اسکے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں (تم اس کو آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے گی)

یہ وہ ہولناک گھڑی ہوگی جو

۳۔ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ○	(کسی کو) پست کرنے والی (اور کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی (خود پرستوں

Marfat.com

کو پست کر دے گی خدا پرستوں کو بلند کر دے گی)۔

۴- إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝

جب زمین کپکپا کر لرزنے لگے گی (یعنی زمین جلالِ الٰہی سے لرز رہی ہوگی)

۵- وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝

اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

۶- فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝

پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں گے۔

۷- وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝

اور تم لوگ (اس روز) تین قسموں میں بٹ جاؤ گے۔

۸- فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝

یعنی (ایک) داہنے ہاتھ والے، کیا کہنا ان داہنے ہاتھ والوں کا (یہ عرشِ عظیم کے داہنے جانب ہوں گے)۔

۹- وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۵ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝

اور (دوسرے) بائیں ہاتھ والے (جو عرشِ عظیم کے بائیں جانب، بائیں ہاتھ میں اپنا نامۂ اعمال لیے کھڑے ہوں گے) کیا برا حال ہوگا (ان) بائیں ہاتھ والوں کا۔

۱۰- وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝

اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یعنی جو ہر عملِ صالح میں سبقت لے گئے۔ ہجرت کے لیے پہلے تیار ہوئے، جہاد کے لیے پہلے نکل کھڑے ہوئے، اسلام قبول کرنے والوں کی صفِ اوّل میں رہے۔ ہر کارِ خیر میں آگے ہی بڑھتے رہے تو قیامت کے دن بھی وہ انعاماتِ الٰہی میں بھی) سبقت ہی لے جانے والے ہوں گے (جنت میں بھی پہلے ہی داخل ہوں گے)۔

۱۱- اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

یہی مقرّبِ بارگاہ ہیں (ان کو اللہ کا قرب حاصل ہوگا وہ سرکارِ دو عالم کے نزدیک ہوں گے)

۱۲- فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

(وہ) نعمتوں سے معمور جنتوں میں (ہوں گے)۔

۱۳- ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝

ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے

۱۴- وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور کم پچھلوں میں سے (ان جنتوں میں ہوں گے)۔

۱۵- عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝

(یہ مقربین) سونے کے مرصع تختوں پر

۱۶- مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝

ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

Marfat.com

۱۷- يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ نوجوان خدمت گار جو ہمیشہ ایک حالت پر رہیں گے ان کے درمیان لیے پھرتے ہوں گے

۱۸- بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ آبخورے اور آفتابے اور پاکیزہ شراب کے پیالے۔

۱۹- لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۝ جس سے نہ درد سر ہوگا اور نہ عقل ہی میں فتور آئے گا (کہ انسان ان کو پی کر فضول بکواس کرنے لگے، یہ تو لذت و سرور کے جام ہوں گے)۔

۲۰- وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ اور میوے جو وہ پسند کریں

۲۱- وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور پرندوں کا گوشت جس کی وہ خواہش کریں

۲۲- وَحُورٌ عِينٌ ۝ اور حوریں کشادہ آنکھوں والی

۲۳- كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جیسے (محفوظ) پوشیدہ رکھے ہوئے موتی۔

۲۴- جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یہ اجر ہوگا ان کے (نیک) اعمال کا۔

۲۵- لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ اس (جنت) میں نہ وہ فضول بکواس سنیں گے اور نہ وہ گناہ کی باتیں (جو ان کی دل آزاری کا سبب بنیں)

۲۶- إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی (وہی جنت تلاوت وہی جنت نماز، اور اسی کی حلاوتیں اور اسی کے انوار۔ یہ مقربین کا نصیبہ ہوگا۔ کیا نصیبہ ہے اللہ نصیب فرمائے۔ آمین)

۲۷- وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ اور داہنے (ہاتھ یا عرش عظیم کے داہنی جانب) والے کیا کہنا ان داہنے (ہاتھ) والوں کا (جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے)۔

ہر چند مقربین سے ان کا درجہ کم ہوگا لیکن کیا خوب ہوگا وہ

۲۸- فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ بے خار بیریوں میں (جن کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھک رہی ہوں گی)

Marfat.com

۲۹- وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۙ اور تہ بہ تہ کیلوں میں

۳۰- وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۙ اور لمبے لمبے سایوں میں

۳۱- وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ۙ اور پانی کے جھرنوں میں

۳۲- وَّفَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ ۙ اور کثرت سے میوؤں کے باغوں میں ہوں گے

۳۳- لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَۃٍ ۙ جس کی نہ فصل ختم ہوگی اور نہ (وہاں کوئی) روک ٹوک ہوگی۔

۳۴- وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ ؕ اور اونچے (دبیز اور پرشکوہ) فرش ہوں گے

اور ان کی ہم جلیس وہ عورتیں ہوں گی کہ

۳۵- اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً ۙ ہم نے ان کو خاص طور پر (ایک حسین اور لطیف انداز پر) پیدا کیا ہے۔

۳۶- فَجَعَلۡنٰہُنَّ اَبۡکَارًا ۙ یعنی ہم نے ان کو کنواریاں (ہی) بنایا۔

۳۷- عُرُبًا اَتۡرَابًا ۙ پیار دلانے والیاں ہم عمر۔

۳۸- لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ؕ٪ ع ۳۸/۱۴ اصحاب یمین کے واسطے (کہ اہل جنت ان کو دیکھ کر اور وہ ان کو دیکھ کر خوش ہوں۔ اور ان پرکیف فضاؤں میں ان کی مسرتوں میں ان کی شریک ہوں)۔

دوسرا رکوع

غرض داہنے ہاتھ والے یعنی اہل جنت کے لیے راحت ہی راحت ہوگی۔ ان میں ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے اور کثیر گروہ پچھلوں میں سے جنت میں ہوگا۔ گویا اہل جنت بہت ہوں گے لیکن مقربین کم ہوں گے۔ جن کا ذکر گزر چکا، اب بائیں ہاتھ والے یعنی اہل دوزخ کا بیان آرہا ہے، ان کی شقاوت، ان کے عذاب کا حال ہے اور اللہ کی اس قدرت و حکمت کا بیان کیا جارہا ہے جس کو لوگ دیکھتے ہیں اور اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آخرت سے بے خبر ہیں۔ مومن کے لیے ایک مختصر جملہ میں جنت کی راہ بتا دی گئی اور رکوع اسی گنجینۂ ہدایت فسبح باسم ربك العظيم پر ختم ہوا۔

۳۹- ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۙ (اور ان داہنے ہاتھ والوں کا) ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے

Marfat.com

۴۰- وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور ایک بڑا گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔

(غرض اہلِ جنت کثیر تعداد میں ہوں گے۔ حضور کے زمانے کے قریب کے لوگوں میں سے بھی اور آپ کے زمانہ سے دور کے لوگوں میں بھی لیکن اہلِ جنت کا ذکر اسی مرکزِ ایمانی کے تعلق سے ہے۔ اسی نقطۂ ایمانی سے قریب سے قریب تر آنے پر اللہ کی قربت کا دار و مدار ہے۔ اور قرب والوں کی تعداد کم ہی ہوتی ہے۔)

اب اصحابِ شمال کی عبرت ناک حالت کا بیان ہے۔

۴۱- وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ اور بائیں ہاتھ والے (جن کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے) کیسے بُرے حال میں ہوں گے یہ بائیں جانب والے۔

۴۲- فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ گرم ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں

۴۳- وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔

ان پر بادلوں کا دھوکہ نہ ہو، یہ دوزخ کی آگ کا دھواں ہوگا انتہائی کالا جس میں کسی طرح کا آرام نہ جسم کو ملے گا نہ روح کو۔

۴۴- لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی اور نہ وہ فرحت بخش ہوگا)

۴۵- اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ بے شک وہ (اہلِ دوزخ) اس سے پہلے بڑے خوش حال لوگ تھے (ان کو طرح طرح کی نعمتیں حاصل تھیں لیکن انہوں نے ان نعمتوں کی قدر نہ کی)۔

۴۶- وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ اور وہ گناہ عظیم (یعنی شرک، کفر) پر مصر رہتے تھے۔

نہ اللہ پر ایمان لاتے نہ آخرت کو مانتے۔

۴۷- وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ۬ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اور (یہی) کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم پھر زندہ کیے جائیں گے۔

Marfat.com

۴۸- اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ (اور) کیا ہمارے آباؤ اجداد کو بھی (پھر زندہ کیا جائے گا جو بہت پہلے مر چکے یہ کیسے ہو سکتا ہے)۔

۴۹- قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ○ آپ فرما دیجیے کہ بے شک اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی

۵۰- لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ (یعنی) سب کو جمع کیا جائے گا ایک مقرر دن کے (مقرر) وقت پر۔

۵۱- ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○ پھر اے جھٹلانے والے گمراہو تم کو

۵۲- لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ یقیناً تھوہڑ کے درخت سے کھانا ہوگا۔

۵۳- فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔

(بھوک تم کو بھی لگے گی لیکن تمہاری غذا دوزخ کا یہ درخت ہوگا)۔

۵۴- فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ○ پھر اس پر گرم پانی پینا ہوگا۔

۵۵- فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ○ پھر تم (اسے) ایسے پیو گے جیسے پیاس کا مارا ہوا اونٹ (جو ایک سانس میں پانی چڑھاتا ہی چلا جاتا ہے)۔

۵۶- هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ○ یہ ہوگی قیامت کے دن ان کی مہمانی (اسی کے وہ مستحق تھے)

۵۷- نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ○ (سوچو) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا (کیوں اس عذاب میں پڑنا چاہتے ہو) پھر کیوں اس (حیات بعد الممات) کو سچ نہیں سمجھتے۔

(خود اپنی تخلیق اپنے ماحول پر غور کیوں نہیں کرتے)

۵۸- اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ بھلا دیکھو جس نطفہ کو تم ٹپکاتے ہو (اس سے انسان کون بناتا ہے)۔

۵۹- ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ کیا اس کو تم (انسان) بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں۔

۶۰- نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا ہے (جب جس کا وقت

Marfat.com

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ لا
آتا ہے وہ اٹھتا جاتا ہے) اور ہم (اب بھی) عاجز نہیں

۶۱- عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اس بات سے کہ (تم کو اس دنیا سے اٹھالیں اور) تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسی حالت (صورت یا ایسے جہان) میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے۔

۶۲- وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
اور تم کو تو پہلی پیدائش کا علم ہے ہی (اس میں تو شک کی گنجائش نہیں) پھر تم کیوں نہیں سوچتے (آخرت پر یقین کیوں نہیں لاتے اللہ کو کیوں یاد نہیں کرتے)۔

۶۳- اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ط
بھلا دیکھو تو جو تم بوتے ہو۔

۶۴- ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝
کیا تم اسے اگاتے ہو یا اس کے اگانے والے ہم ہیں۔

۶۵- لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝
اگر ہم چاہیں تو اس (تمہاری کھیتی) کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔

یہی کہو کہ

۶۶- اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ لا
ہم تو تاوان میں پڑ گئے (قرضدار بھی ہوئے اور کچھ نہ ملا)

۶۷- بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝
بلکہ ہم تو محروم (اور بد نصیب) ہی رہے۔

۶۸- اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ط
بھلا (اس) پانی کو تو دیکھو جو تم پیتے ہو۔

۶۹- ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝
کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے یا (اس کے) اتارنے والے ہم ہیں۔

۷۰- لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝
اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں پھر تم شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔

۷۱- اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝ ط
بھلا آگ ہی کو دیکھو جس کو تم سلگاتے ہو۔

Marfat.com

۷۲۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ۝

کیا اس کا درخت (جس سے تم آگ نکالتے ہو) تم نے پیدا کیا یا (اس کے) پیدا کرنے والے ہم ہیں۔

۷۳۔ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝

ہم ہی نے تو اس (درخت) کو (اپنی قدرت و حکمت کی) یاد دلانے والا اور مسافروں کے لیے نفع کی چیز بنایا۔

اے رسول ان منکروں کو ان کے حال پر چھوڑیئے اور آپ تو اپنے مومن بندوں کو عبادت کے آداب سکھاتے جائیے۔

۷۴۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

پس آپ اپنے پروردگار کے نام کی پاکی بیان فرمائیے جو بڑی عظمت والا ہے

تیسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں اس درخت کا ذکر تھا جس سے آگ نکالی جاتی ہے جو جنگل کے مسافروں کے لیے باعث منفعت ہے یہاں سالکان راہ حق کے لیے جس نور ہدایت کا سامان ہے اس کا ذکر کیا جا رہا ہے، اس کی اہمیت بیان کی جا رہی ہے۔ اللہ جل شانہ ستاروں کی قسم کھاتا ہے جو انسان کو روشنی بھی پہنچاتے ہیں اور رہنمائی بھی کرتے ہیں یا یوں سمجھیے کہ آسمان رسالت کے درخشاں ستاروں انبیاء علیہم السلام کی قسم کھائی جا رہی ہے جو ہر زمانہ میں انسان کی ہدایت کرتے رہے۔ قسم اس بات کی ہے کہ یہ قرآن ایک جلیل القدر کتاب ہے۔ اس حد تک حق ہے کہ خود لوح محفوظ میں محفوظ ہے ایک حرف اس کا ادھر سے ادھر نہیں ہو سکتا۔ سالک اس کو ظاہری اور باطنی طہارت کے بعد ہی چھوتے ہیں۔ اور جو لوگ بلا وضو بلا توجہ اس کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اس کلام پاک کی ہوا بھی نہیں لگتی۔ یہ مُنَزَّلٌ من اللہ ہے۔ جو کچھ دین و دنیا کے متعلق اس میں بیان ہوا وہ حق ہے بتایا جا رہا ہے کہ دو کو خوب سمجھ لو اور موت سے قبل ایمان لے آؤ ورنہ وہ سخت گھڑی آئے گی اور ضرور آئے گی اور تم مجبور رہو گے۔ اللہ ہی اس وقت بھی تم سے قریب ہو گا اب تم کو اختیار ہے مقرب بننے کی کوشش کرو اور راحت و آرام اور جنت کی نعمتیں حاصل کرو۔ اچھے نیک مسلمان بنو اور اصحاب یمین میں آ جاؤ۔ امن پا لو۔ یا انکار پر مصر رہو ضلالت تمہارا نصیبہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ بے نیاز ہے اور اس کے برگزیدہ بندے اس کی تسبیح و حمد میں مصروف ہیں اس کی عظمت کی نشانیاں تم کو دکھاتے اور سمجھاتے رہتے ہیں وہ اپنا فریضہ ادا کیے جا رہے ہیں۔

۷۵۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝

پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی (یا منزلوں کی)

Marfat.com

(آسمانِ نبوت پر جو ستارے نکلے اور ڈوبے ان کی قسم بھی مراد ہو سکتی ہے)۔

۷۶۔ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ لا — اور بے شک یہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم سمجھو۔

۷۷۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ لا — بلاشبہ یہ قرآن کریم ہے (بڑی بزرگی بڑی عزت والا)

۷۸۔ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لا — لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے۔ قرآنِ ناطق، پیغمبر کی ذاتِ مقدسہ، قرآنِ صامت لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے)۔

اسے دل و دماغ کی پاکی ہی سے پایا جا سکتا ہے۔

۷۹۔ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ ط — اس کو وہی چھوتے ہیں (وہی اس کی لذت کو پاتے ہیں) جو پاک (دل، پاک صفات) ہیں۔

۸۰۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ — (یہ قرآن) پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

۸۱۔ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ○ لا — اب کیا اس بات سے تم منکر ہو (اس پر عمل پیرا ہونے اس کے یقین کرنے میں سستی کرتے ہو)

۸۲۔ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ○ — اور تم نے (اس کی) تکذیب کو اپنا حصہ (اپنا نصیبہ) بنا لیا ہے۔ (اس کو جھٹلاتے رہنا ہی گویا تمہاری غذا بن گئی ہے)۔

ذرا موت کو بھی یاد کیا کرو۔

۸۳۔ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ○ لا — پس جب (تمہاری جان) حلق تک آ پہنچتی ہے۔

۸۴۔ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ○ لا — اور تم اس وقت (یاس و ناامیدی سے) تکتے رہ جاتے ہو (تم کو اپنی مجبوری کا شدید احساس ہوتا ہے)

۸۵۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○ — اور ہم (اس وقت بھی) تمہاری نسبت اس (مرنے والے) سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے (اور نہیں سمجھتے)۔

۸۶۔ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ○ لا — پس (سوچو کہ) اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں

Marfat.com

۸۷- تَرۡجِعُوۡنَہَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ○ (تو اپنے مرتے ہوئے عزیز کو دیکھ کر) اس کی روح کو کیوں نہیں لوٹا لیتے، اگر تم (اپنے دعووں میں) سچے ہو۔

خوب یاد رکھو کہ ہر جدا ہونے والے، مرنے والے کا ایک مقام ہے۔

۸۸- فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ○ پس اگر وہ (اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہے

۸۹- فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ○ تو اس (کی رُوح) کے لیے رَوح (یعنی راحت اور وہ کیفیت مسرت ہے جو جملہ مسرتوں کا خلاصہ، تمام ظاہری اور باطنی مسرتوں کا نچوڑ ہے) اور خوشبودار کھانے اور نعمتوں والی جنت ہے۔

۹۰- وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ○ اور اگر وہ اصحابِ یمین (داہنے ہاتھ والوں) میں سے ہے (جن کے اعمال اللہ کے یہاں مقبول ہوگئے جن کی لغزشوں سے درگذر کیا گیا)

۹۱- فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ○ تو (ان کی طرف سے بھی خاطر جمع رکھو۔ اس مرنے والے سے کہا جائیگا) تیرے لیے سلامتی اور امن ہے کہ تو داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے۔

۹۲- وَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُكَذِّبِيۡنَ الضَّآلِّيۡنَ ○ اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے

۹۳- فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ ○ تو کھولتے پانی سے اس کی مہمانی ہوگی

۹۴- وَّتَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ ○ اور (اس کو) دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔

۹۵- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡيَقِيۡنِ ○ بے شک یہ (جو کچھ مقربین، مسلمین اور مکذبین کے لیے بیان کیا گیا) یقیناً حق ہے (اس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں، یہ آنکھ سے دیکھنے سے زیادہ حق ہے، آنکھ دھوکہ کھاسکتی ہے۔ کلام حق، حق ہی حق ہے۔ اپنے کو دھوکہ نہ دو)۔

اے حبیب آپ ان مکذبین کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے آپ کے چنے ہوئے اور آنے والے مومن بندے کافی ہیں۔

۹۶- فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ پس آپ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے رہیے جو بڑی عظمت والا

Marfat.com

ع ۲۲/۱۶ الْعَظِيْمِ ۝ ع ہے (گویا امتِ محمدیہ کو سیدِ دو عالم کے طفیل میں اللہ کی رضاجوئی کا آسان طریقہ بتا دیا گیا)۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

مدنی انتیس آیتیں چار رکوع

گزشتہ سورہ پروردگارِ عالم کی تسبیح وعظمت پر ختم ہوا یہ اللہ کی پاکی کا سورہ ہے اس کی عظمت کی تفسیر ہے۔ اس کی حکمت اس کی قدرت کا بیان ہے۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں وہی پہلے کا پہلا، پچھلے کا پچھلا، ظاہر کا ظاہر باطن کا باطن ہے۔ وہی خالقِ کائنات، وہی مالکِ عرشِ عظیم، وہی تاریکی سے نور میں لاتا ہے۔ اسی کی طرف سب کو واپس ہونا ہے وہ رؤوف ورحیم، اس کا نبی رؤوف ورحیم۔ وہ اپنے بندوں کو علم وقدرت کی راہ سے عموماً اور فضل ورحمت سے خصوصاً احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس کو پانے کی آسان راہ نماز وروزہ ہے۔ بظاہر یہ مشقت ہے لیکن اس کے اندر نور ہے۔ اللہ کے نیک بندے خشوعِ قلب سے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ خیرات کرتے ہیں دنیا کو عصر سے مغرب تک کا کھیل سمجھتے ہیں۔ اللہ ان پر سے مشکلوں کو دُور کرتا ہے اپنی راہ ان پر آسان کر دیتا ہے۔ آخرت میں بھی نورِ ایمان ان کو منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ ہدایت کی جاتی ہے کہ جو نہ ملا اس پر غم نہ کھاؤ، جو ملا ہے اس پر نہ اتراؤ، اللہ کو عُجب پسند نہیں۔ وہ توازن وعدل پسند فرماتا ہے تکبر وگھمنڈ توازن کھو دیتا ہے۔ میزان پر پورے اترنے والے منکسر المزاج ہوتے ہیں حُسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ اسی حُسنِ سلوک کی تربیت کے لیے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ رہی دنیا کی نعمتیں وہ دنیا برتنے کے لیے دنیا میں مسلمانوں کو قوت دینے کے لیے ہیں۔ مثال کے طور پر لوہے کو لو، لوہے میں گو لوگوں کے لیے فائدے ہیں لیکن زیادہ تر لڑائی کے ہتھیار اسی سے بنتے ہیں۔ لوہا اور ہتھیار بُری چیز نہیں بلکہ ضروری چیزیں ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان کا صَرف کس طرح ہوتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کے لیے یا ان کو نقصان پہنچانے کی غرض سے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اللہ ہی زبردست قدرت والا ہے، اللہ کے حکم کے خلاف کوئی چیز کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ پس مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے قوی سے قوی تر بناتا رہے، یہی سب سے بڑی طاقت، یہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ غرض مومن اسی تصورِ رحمت سے اپنے قلب کو منور کرتا جائے، خود بھی معرفت کے مدارج طے کرتا رہے اور دوسروں کو بھی فیض پہنچاتا رہے'

Marfat.com

اللہ کے یہاں سے بخشش اور رحمت اس کے لیے ہے، اور جو لوگ صرف لوہے کی کانوں پر نازاں
اور کتابِ الٰہی سے غافل ہیں وہ جان لیں گے کہ اللہ بے نیاز ہے، وہ بڑا صاحبِ فضل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○

اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبر
(اور) حکمت والا ہے (یہی اسکی قدرتِ کاملہ کا نتیجہ ہے کہ اس نے اپنی مخلوق
کو تسبیح و حمد و ثنا کے آداب ان کے حال و مقام کے مطابق
سکھا دئیے)۔

۲۔ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ○

اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے (سب اسی کے قبض
قدرت و اختیار میں ہیں) وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چ
پر قادر ہے۔

۳۔ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ‌ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ○

وہ (سب سے) پہلا، اور (سب سے) آخر اور (اپنی قدرت کے اعتبار سے)
ظاہر اور (اپنی ذات کے اعتبار سے) پوشیدہ ہے اور (اس
اول و آخر ظاہر و باطن کی کوئی بات پوشیدہ نہیں) وہ سب
کچھ خوب جانتا ہے۔

۴۔ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں (بتدریج مختلف
منازل میں یا چھ ادوار میں) پیدا کیا پھر اپنے تختِ (قدرت و حکم

هوالاول = وہی سب موجودات سے پہلے، بلا بدایت، قدیم، ازلی ہے یعنی بے ابتدا۔ وہی ہر شے سے پہلے تھا، کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔

الآخر = پچھلا۔ یعنی سب موجودات کے فنا ہونے کے بعد رہنے والا، بلا نہایت، باقی، ابدی ہے یعنی وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے کوئی انتہا نہیں (حاصل یہ کہ اس کا آغاز ہے نہ انجام)۔

الظاهر = آشکارا، اس کی ہستی عارف کی نظر میں آشکارا ہے، وہ اپنی قدرت سے، ظاہری دلائل کی کثرت سے ظاہر، ہر شے پر غالب ہے چشمِ بینا کے لیے اس کے جلوے عام ہیں۔

والباطن = اور (پھر) مخفی، اس کی ذات کا بھید کوئی نہیں جانتا، ادراک و حواس سے بالاتر، کنہ ذات و حقائقِ صفات کے لحاظ سے پوشیدہ۔

وهو بكل شيء عليم = اور وہ سب کچھ جانتا ہے، پوشیدہ اور ظاہر دونوں اس کے نزدیک یکساں ہیں۔

Marfat.com

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ○

پر قیام فرمایا (تمام کائنات کو ایک مقصد کے تحت ایک نظام میں منظم فرمایا) وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف چڑھتا ہے (غرض زمین و آسمان کی کوئی شے، اس کے اندر ہو یا باہر ہو اوپر ہو یا نیچے ایسی نہیں جو اس کے احاطۂ علمی میں نہ ہو) اور (حقیقت تو یہ ہے کہ) وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو (اس کی معیت، علم و قدرت سے عموماً اور فضل و رحمت سے خصوصاً اپنے بندے کے ساتھ ہے) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

۵۔ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○

اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف سب امور رجوع ہوتے ہیں (آخر کار سب کام اسی کی طرف لوٹ جائیں گے اور قیامت کے دن کا فیصلہ وہیں سے ہوگا)۔

۶۔ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ○

(وہی) رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور جو کچھ سینوں میں (پوشیدہ) ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

جس طرح اس کو ہر امر پر کامل قدرت ہے اسی طرح ہر شے کا اسے علم بھی ہے، انسان ہر لمحہ اسی کا محتاج ہے۔ پس اے لوگو عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ

۷۔ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا
مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ
فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا
لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ○

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال میں تم کو (اللہ نے) اپنا نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو پس جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

۸۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ
وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا
بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ

اور (سوچو کہ) تم کو کیا ہوا کہ تم (صاحبِ قدرت اور رحمٰن و رحیم) اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ اللہ کا رسول تم کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور (سچ تو یہ ہے کہ) وہ تم سے عہد بھی

Marfat.com

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○

لے چکا ہے (ایک تو ازلی عہد و پیمان پھر جملہ انبیا، خاتم النبیین کی بشارت دیتے چلے آئے ہیں تم میں سے بھی کچھ ایمان لا چکے ہیں اکثر دل سے ان کے قائل بھی ہیں پھر تم ان کی اتباع کیوں نہیں کرتے) اگر تم کو یقین ہے (ایمان کی خواہش تمہارے دلوں میں ہے)۔

پھر یہ حقائق بیان کرنے والی ذات بھی تو وہی اللہ ہے۔

۹۔ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل فرماتا ہے تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لائے (نورِ ایمان سے تمہارے قلوب منور فرما دے) اور درحقیقت اللہ تم پر انتہائی شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔

۱۰۔ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ ع
ع ۱۰ / ۱۷

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور (تمہارا تو کچھ ہے بھی نہیں، ہے تو سب اللہ کا) آسمانوں اور زمین کا وارث تو اللہ ہی ہے (اور خرچ خرچ میں بھی فرق ہے ایک بظاہر کمزوری کی حالت میں مدد دینا ہے ایک کامیابی کے زمانہ کے ساتھ ہے) تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے قبل (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا، اور (اللہ کی راہ میں) لڑا وہ (فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے والوں کے) برابر نہیں۔ اُن لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا یوں تو اللہ نے سب ہی سے بھلائی (اور ثواب) کا وعدہ فرمایا ہے (وہ سب ہی کو اجر دے گا اور خوب دے گا) اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

دوسرا رکوع

اجر کا وعدہ، اور وعدہ بھی اللہ کا پھر اس کے بعد بھی قلب میں نفاق باقی رہے تو ایسے منافق کے لیے خسارہ ہی خسارہ ہے، کون ہے جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ یہاں بھی اجر پائے وہاں بھی اجر پائے۔ یہاں کا اجر تسکینِ قلب، مسرتِ روحانی وہاں کا اجر نورِ ایمان جو مومنوں کو جنت کی طرف لے جائے گا، منافق تاریکیوں میں ہوں گے۔ دونوں کے

Marfat.com

درمیان حجاب ہوگا، خواہش کریں گے کہ مومنوں کے ساتھ ہوں، لیکن جو نورِ ایمان کی روشنی سے دنیا میں محروم رہا عقبیٰ میں اس کو یہ روشنی کیونکر میسر ہوسکتی ہے۔ کاش لوگ رسولِ اکرم کے فرمان پر یقین پیدا کریں۔ اللہ کے ذکر سے قلب کو معمور کریں۔ جان لیں کہ زندگی و موت اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور ان مومنوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں بڑا اجر ہے۔ اور کیا کہنا ان کے مرتبوں کا ان کے انوار کا جو صدیقین و شہداء کی صف میں کھڑے کیے گئے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے مال تو مال اپنی جانیں بھی اللہ کی راہ میں دے دیں۔ زندگی میں "موتوا قبل ان تموتوا" کی مثال رہے یا میدانِ کارزار میں شہید ہوئے۔

۱۱۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۟

کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے (یعنی اللہ کی راہ میں نیک نیتی اور خوشدلی سے خرچ کرے) تو اللہ اس کو اس کا دونا دے اور اس کے لیے (اس کے علاوہ) بڑا ہی عزت والا صلہ ہے (جو دونے چوگنے کے حساب سے بالاتر ہے۔ یہ اللہ کی رضا ہے)۔

بظاہر عبادات بالخصوص نماز روزہ خیرات زکوٰۃ حج وغیرہ میں ایک مشقت معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے اندر ایک نور ہے اے رسول ان کو اس کا احساس اس دن ہوگا

۱۲۔ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۟

جس دن آپ (اپنے) مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کے آگے آگے اور ان کے داہنے جانب ان کا نور دوڑتا ہوا چلا جا رہا ہوگا (جو ان کے ماحول کو روشن کیے ہوگا یہ ان کے ایمان اور عملِ صالح کا نور ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا۔ لو) آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جہاں تم ہمیشہ رہوگے (اور اس جنت کا مل جانا اور پا جانا) یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس روز منافق اس روشنی کی تمنا کریں گے جس سے آج یہ منہ پھیر رہے ہیں۔

۱۳۔ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا

اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں اہلِ ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ٹھیرو تو (کیسی تیزی سے جا رہے ہو ذرا ہم کو بھی ساتھ لے لو) کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں ان سے کہا جائے گا (حصولِ نور کی جگہ دنیا

Marfat.com

وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ
بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ ۖ بَاطِنُهُ
فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن
قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

تھی ہو سکے تو تم پیچھے لوٹ جاؤ پھر (وہاں) روشنی تلاش کرو پھر ان کے (اور اہل ایمان کے) درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس میں ایک دروازہ ہو گا اس کے اندر کی جانب رحمت ہو گی اور اس کے سامنے باہر کی طرف (جدھر منافق، کافر ہوں گے) عذاب ہو گا۔

۱۴- يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ
قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ
أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ
وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ
أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ
الْغَرُورُ ۝

(اس حجاب کے باوجود اسی دروازے سے منافق) ان (ایمانداروں) کو پکاریں گے (اور کہیں گے) کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے خود اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا، اور تم (ہمارے لیے مصائب کے) منتظر رہے اور (دین مبین کے بارے میں) شک میں پڑے رہے اور تمہاری (لاحاصل) تمناؤں نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا فرمان (موت کا وقت) آپہنچا (تم کو مرتے دم تک توبہ کا ہوش نہ آیا) اور تم کو اللہ کے بارے میں دغاباز (شیطان) دھوکے میں ڈالے رہا۔

۱۵- فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ
فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ
مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول ہو گا اور نہ منکروں سے (یعنی جو حشر کافروں کا ہو گا وہی تمہارا) تم سب کا گھر دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بُری جگہ ہے۔

یہ جو کچھ بیان ہو رہا ہے وہ اہل ایمان ہی کو قوت پہنچانے اُنہیں کے قلوب کو منور کرنے کے لیے ہے۔

۱۶- أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن
تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا
نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن
قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ

کیا ایمان والوں کے لیے اس کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کرنے کے وقت اور جو کلام خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سامنے، گداز ہو جائیں (اللہ کے ذکر سے ان کی آنکھیں پرنم ہوں، دل کانپ جائیں) اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب ملی تھی پھر ان پر ایک زمانہ گزرتا گیا (اور امتداد زمانہ سے ان کے پیغمبروں کی تعلیمات کے انوار ان کے دلوں سے زائل ہوتے

Marfat.com

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

گئے) پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان (ہو گئے) اور آج ان کی طرح لوگ نافرمان) ہیں (اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ خضوع تن تو پیدا کر لیا اب ذرا محراب کے مجاہد ہو خشوع قلب بھی پیدا کرو)۔

ممکن ہے کہ تمہارے قلوب میں کچھ سختی باقی ہو لیکن اللہ کے لیے اس کو نرم کر دینا کونسی بڑی بات ہے تم ذرا کوشش تو کرو۔

۱۷- اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے (تو تمہارے قلب میں محبت کی نمی اور خشیتِ الٰہی پیدا کر دینا کیا مشکل ہے) بے شک ہم نے اپنی نشانیاں تم پر واضح کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو اور ہمت اور حوصلہ سے کام لو)۔

۱۸- اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جو اللہ کو نیک (نیتی اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں (یعنی اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے ہیں) ان کو دونا (صلہ) دیا جائے گا اور (اس کے علاوہ) ان کے لیے بڑا باعزت اجر ہے۔

۱۹- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ ق وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ ع

ع ۲ ۹ ۱۸

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اپنے رب کے نزدیک یہی صدیق اور شہید ہیں (یعنی حق و صداقت کے علمبردار اور اس کے پاسبان) ان کے لیے (خصوصی) اجر ہے اور ان کے لیے نور (مبین) بھی (ہے) اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ تو دوزخی ہیں۔

تیسرا رکوع

یہ کافر اس دنیا کی زندگی پر نازاں ہیں جو کھیل و تماشہ سے زیادہ نہیں اور جس مال و دولت کے وہ گرویدہ ہو رہے ہیں وہ تو خشک کھیتی کی طرح برباد ہو جانے والی ہے۔ انسان ہی

Marfat.com

ہے جو اللہ کی بے حساب رحمت اور مغفرت کی طرف کوشاں رہے اور بالآخر وہ جنت پا جائے جو خاص مومنوں کے لیے ہے اور یہی مراد کو پہنچنا ہے۔ دنیا کی زندگی میں جو کچھ ہوتا رہتا ہے وہ اللہ کے یہاں پہلے ہی لکھا ہوا ہے۔ اسے سب کا علم ہے جو کچھ ہو رہا ہے اس کو اس کے سپرد کر دو۔ تاکہ رنج و خوشی کا غلبہ تم کو تمہارے رب سے غافل نہ کرے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو، یاد رکھو کہ جس اللہ نے لوہے کی کانیں عطا فرمائی ہیں وہ بڑا قوی اور قدرت والا ہے تمہارے دل کو حوادث اور آلام کے مقابلہ کے لیے بڑا مضبوط بنا دے گا اگر اس کی ضرورت ہوئی، ورنہ اپنی رحمت سے غم و آلام کو دُور فرما دے گا۔

۲۰۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیاوی زندگی محض کھیل تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور کثرت سے مال اور اولاد کا حصول (اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا) ہے (اس کی مثال ایسی ہی ہے) جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اُگتی (اور) کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (وہ خشک ہونا شروع ہوتی ہے اور) تو اس کو زرد دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ چورا چورا ہو جاتی ہے (یہی دنیاوی دولت کا حال ہے کہ یہیں ملتی اور ختم ہو جاتی ہے) اور (اسی طرح دنیا میں پڑے ہوئے اللہ سے غافل کفار کے لیے) آخرت میں سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے (جس نے دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھا وہی کامیاب رہا) ورنہ دنیا کی زندگی تو دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔

پس لوگو دنیا کی زندگی کے پیچھے کیوں پڑو فلاح اس میں ہے کہ

۲۱۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ

اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف (ایک دوسرے پر) سبقت لے جاؤ اور (اس) جنت کی طرف (دوڑو) جس کی وسعت آسمان و زمین کی سی وسعت ہے (کہ اس کی وسعتوں کا تم اندازہ نہیں کر سکتے اور یہ جنت) ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ یہ ہے اللہ کا فضل (اس کے لیے کوشش کرو پھر) جس کو وہ چاہے

Marfat.com

فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ○

عطا فرمائے اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے (تھوڑی سعی پر بہت اجر دے گا اس کی بارگاہ سے مایوس نہ ہوگے)۔

یقیناً ہر سعی میں مشقت ہے کچھ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے کبھی آزمائش بھی آتی ہے ان سے گھبرا جانا اہل ایمان کا شیوہ نہیں سمجھ لو

۲۲- مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ○ۚ

کوئی مصیبت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری ذات پر مگر وہ اس کی کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو (دنیا میں) پیدا کریں۔ (اور یہ علمِ محیط یا ان مصیبتوں کا ٹال دینا) بے شک یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

اور اے مسلمانو! تم کو ان امور سے اس لیے آگاہ کر دیا گیا

۲۳- لِّكَيۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ ○ۙ

تاکہ جو کچھ تم سے لے لیا گیا اس پر غم نہ کھاؤ اور جو تم کو عطا ہوا اس پر اترا نہ جاؤ، اور (یاد رکھو کہ) اللہ کسی اترانے والے اور شیخی مارنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

جب یہ سمجھ لیا کہ جو ملا وہ اللہ کی عطا ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل نہ کرو مگر جان لو کہ

۲۴- الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَيَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ○

جو لوگ خود بھی بخل کرتے اور دوسروں کو بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو (اللہ کے حکم سے) منہ موڑتے ہیں (تو اللہ کو ان کی دولت کی قطعی حاجت نہیں) بے شک اللہ تو غنی (بے نیاز) اور (ہر طرح) لائقِ حمد (وثنا) ہے۔

اسی نے اپنے بندوں پر فضل فرمایا کہ ان کی ہدایت کے لیے رسول، ان کی ذہنی بالیدگی کے لیے کتاب اور جسمانی طور پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے لوہے کی کانیں پیدا کیں۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ کون اپنی جان و مال سے اللہ و رسول کی مدد کرتا ہے۔ ہر چند کہ وہ مدد سے بے نیاز ہے وہ

Marfat.com

خود بڑا غالب اور زبردست قوت والا ہے۔

۲۵۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

ہم ہی نے اپنے رسولوں کو نشانیاں (معجزات) دیکر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور (اس کو) میزان (عدل قرار دیا) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے (اپنی قدرت سے) لوہا اتارا اس میں لوگوں کے لیے سخت خطرہ بھی ہے اور فائدے بھی اور (یہ سب اس لیے ہے) تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے (محض وعدۂ آخرت پر) مدد کرتا ہے (یوں اللہ اور اس کا رسول لوگوں کی مدد واعانت سے بے نیاز ہے) بے شک اللہ بڑا قوت والا (اور) غلبہ والا ہے۔

ع ۳ ۱۹

چوتھا رکوع

مسلمانو! تمہارے سامنے انبیاء علیہم السلام کی تاریخ ہے، ان سب پر تمہارا ایمان ہے سب ہی اللہ کی راہ دکھانے آئے تھے، بعضوں نے ان کا کہنا مانا اور مدارج حاصل کیے اکثر بدعت اور برائیوں میں پڑ گئے، جن لوگوں نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنے پر مشقت اور ترک لذات کی پابندیاں لگائیں وہ بھی اجر سے نوازے گئے لیکن وہ بہت عرصہ تک اس راہ پر جس کو ان کی فطرت سے مناسبت نہ تھی چل نہ سکے پس مسلمانوں کو چاہیے کہ جب اللہ پر ایمان لائیں تو اس کے حکم پر عمل پیرا ہو کر اس کی رضا حاصل کریں۔ اللہ ان پر رحم فرمائیگا ان کو دنیا میں نورِ ہدایت اور آخرت میں نورِ ایمان عطا فرمائے گا۔ کہ ہر منزل میں وہ ان کا راہنما رہے یہی نہیں بلکہ ان پر فضل فرمائیگا اور اللہ تو بڑا ہی فضل فرمانے والا ہے۔ اس طرح اللہ کے فضل ہی پر یہ رکوع اور سورۃ ختم ہوتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ جس نے رحمتِ عالم، سرکارِ دوعالم پر نظر رکھی اسے دو رحمتیں ملیں ایک اللہ کی رحمت، دوسری رسول کی رحمت اور یہ بھی اس کا فضل ہے جسے چاہے یہ رحمت عطا فرمائے۔

۲۶۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم کر دی پھر ان (کی امت) میں سے (کچھ) ہدایت یافتہ بھی ہوئے اور ان میں اکثر نافرمان رہے۔

۲۷۔ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا

پھر ان کے بعد (ان کے اثرات کو جاری رکھنے کیلئے) ہم نے پے درپے

Marfat.com

وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ
الْإِنْجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً
ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا
ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا
حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا
مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ
فَاسِقُونَ ۝

اپنے پیغمبروں کو بھیجا اور ان کے بعد عیسٰی ابن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا فرمائی اور ان کے متبعین کے دلوں میں شفقت و رحمت ڈال دی اور (آگے چل کر انھوں نے ترکِ دنیا و ترکِ لذات شروع کیا تو یہ) رہبانیت جس کی ابتدا خود انھوں نے کی ہم نے اس کو ان پر فرض نہ کیا تھا مگر انھوں نے اسے اللہ کی رضامندی کے لیے اختیار کیا لیکن جس طرح اس کو نبھانا چاہیے تھا نباہ نہ سکے (افراط تفریط میں پڑ گئے رضاءِ الٰہی کی جگہ اپنے تقوٰی پر نازاں ہونے لگے) پھر (بھی) ان میں جو ایمان لے آئے ہم نے ان کو اجر دیا اور ان میں سے اکثر (تو) نافرمان ہی رہیں (اس لیے کہ وہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے)۔

لیکن

۲۸- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا
تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اے ایمان والو (تم) اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ (یعنی دل سے تم ان کو اپنا وسیلہ اور عالم کے لیے رحمت تصور کرو اور ان کے ہو جاؤ تو اللہ) تم کو اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے عطا فرمائیگا (دنیا میں بھی اللہ اور رسول کی رحمت تمہاری معاون ہوگی) اور تمہارے لیے ایک نور پیدا کر دیگا (ایمان و تقوٰی سے تمہارا وجود ہی نورانی ہو جائیگا) تم اس کی روشنی میں چلو گے (یہاں بھی اور آخرت میں بھی) اور وہ تم کو (تمہاری لغزشوں پر) بخش دے گا، اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۹- لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا
يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ
اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ
ع ۴ ۲۰ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

(یہ انعام اس لیے ہوگا) تاکہ اہلِ کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ اختیار نہیں۔ اور یہ کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑا ہی فضل (فرمانے) والا ہے۔

Marfat.com

پارہ ۲۸

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

مدنی بائیس آیتیں تین رکوع

مجادلہ کے لفظی معنی جھگڑا کرنے کے ہیں لیکن یہاں سوال وجواب کے معنی میں آیا ہے، ایک تمنا کے اظہار کے لیے بار بار اپنی بات کہنا کہ کوئی صورت نکل آئے۔ سورہ کا شانِ نزول یہ ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو اس طرح کہہ دیتا، کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی جگہ ہے تو اس کی بی بی اس پر ہمیشہ کے لیے حرام سمجھی جاتی۔ شریعت کی اصطلاح میں اسے ظہار کہتے ہیں ایک بار اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو مسلمان ہو چکے تھے اپنی بی بی خولہ بنت ثعلبہ کو انہیں قدیم الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ، آپ پریشان ہوئیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں اور واقعہ بیان کیا۔ اس وقت تک کوئی حکم اس کے متعلق نازل نہ ہوا تھا۔ اس لیے آپ نے فرمایا کہ پھر تو طلاق ہو گئی، وہ بار بار کہتی رہیں، اللہ سے فریاد کی اللہ تعالٰے بڑا ذوالفضل ہے اس نے ان بی بی کی بات سُن لی اور حکم نازل ہو گیا کہ ایسی باتوں سے طلاق واجب نہیں آتی بلکہ یہ لغو باتیں ہیں۔ ان کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ اللہ معاف فرمانے والا ہے اور کفارہ بتا دیا گیا۔

سورۂ حدید "واللہ ذو الفضل العظیم" پر ختم ہوا تھا، اس سورہ میں اللہ کے اس فضل کا بیان ہے جو اس نے مسلمان مردوں، عورتوں پر فرمایا، انہیں جہالت کی تاریکیوں سے نکالا، ان کو فضول رسومات کی پابندیوں سے آزاد کیا، حق کی سیدھی راہ بتا دی، پھر ان کی معاشرتی زندگی کے لیے وہ آداب سکھائے جو ان کو فلاح کی طرف لے جائیں۔ دنیا میں بھی ان کے لیے بہبود ہو اور آخرت میں بھی فلاح و بہبود۔ اسلامی معاشرہ کی فلاح و بہبود کا راز اللہ کے احکام کی بجا آوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب و اطاعت میں مضمر ہے۔ یہی ادب، آپس کی محبت کی بنیاد بن جاتا ہے پھر یہ مرکزِ محبت، خوش خلقی، کشادہ قلبی عطا فرماتا ہے مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ اس قسم سے آپس میں ایک دوسرے سے کان میں باتیں نہ کریں کہ دوسروں کو غلط فہمی پیدا ہو۔ خود رسولِ کریم سے کچھ پوچھنا ہو تو پہلے کچھ ہدیہ پیش کریں۔ یہ حکم ایک آدھ دن ہی رہا۔ تربیت یہ دینا تھی کہ علم اور معرفت کو آداب کے ساتھ حاصل کیا جائے، اسی طرح مجلس میں بیٹھنے اٹھنے کے

Marfat.com

آداب سکھائے گئے یہود اور یہودیت کے انداز سے کشیدگی اور منافقت سے بیزاری پیدا کی گئی تاکہ علم، عمل بن کر موجب فلاح ہو۔ اور مسلمانوں میں کشادہ قلبی پیدا ہو اور اللہ کی یہ جماعت مراد کو پہنچے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِىۡ تُجَادِلُكَ فِىۡ زَوۡجِهَا وَتَشۡتَكِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ يَسۡمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ○

(اے رسول) بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے تکرار کرتی اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی، (اللہ نے نہ صرف اس کی فریاد سنی بلکہ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے لیے ایک لغو رسم کا خاتمہ کر دیا) اور اللہ تم دونوں کی گفت گو سن رہا تھا، بے شک اللہ (سب ہی کی) سننے والا (اور سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔

اس معاملہ میں فیصلہ یہ ہے کہ

۲۔ اَلَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ‌ ؕ اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ اِلَّا الّٰٓـىِٴۡ وَلَدۡنَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّهُمۡ لَيَـقُوۡلُوۡنَ مُنۡكَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَزُوۡرًا‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ○

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں (تو اس کہنے سے) وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا اور (یہ ضرور ہے کہ بی بی کو ماں کہہ کر) وہ ایک ناپسندیدہ اور خلاف واقعہ بات کہتے ہیں (بہر حال مسلمانوں کو ان باتوں سے احتراز کرنا چاہیے) اور بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔

البتہ ایسی لغو باتوں کا کفارہ مقرر کیا گیا تاکہ مسلمانوں پر یہ بات روشن رہے کہ اسلام لغویات کو پسند نہیں کرتا۔

۳۔ وَالَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ ثُمَّ يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا قَالُوۡا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا‌ ؕ ذٰلِكُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ○

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں (یعنی اس کی تلافی کرنا چاہیں) تو (ان کو) ایک غلام آزاد کرنا ہو گا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ اس لیے ہے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو (اور تم ایسی لغو باتوں سے کنارہ کش رہو) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے۔

Marfat.com

۴۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۗ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

پھر جس کو (ایک غلام) میسر نہ ہو تو اس کو دو ماہ متواتر روزے رکھنا ہوں گے (بیچ میں روزہ ناغہ نہ ہو) قبل اس کے کہ وہ باہم اختلاط کریں پھر اگر کسی کو (روزہ رکھنے کی) سکت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہوگا یہ اس لیے ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو (حدودِ شریعت میں رہنا سیکھو) اور یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں (یہ تربیت مومنوں کے لیے ہے) اور منکرینِ حق کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۵۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۗ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل (وخوار) ہوں گے جس طرح کہ ان سے قبل کے لوگ ذلیل ہوئے، اور ہم نے صاف صاف آیتیں اتاری ہیں اور (واضح رہے کہ) کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔

۶۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۗ اَحْصٰىهُ
اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
ع شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ ع

جس دن اللہ ان سب (کافروں) کو دوبارہ زندہ کرے گا پھر جو کچھ وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے انہیں بتلا دے گا (کیونکہ) اللہ نے ان (کے اعمال) کو گن رکھا ہے (اس کے یہاں تو ہر چیز ضبطِ تحریر میں محفوظ ہے) حالانکہ وہ اسے بھول بھی چکے ہوں گے اور اللہ ہر شے سے باخبر ہے (اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی اور نہ وہاں بھول کی گنجائش ہے)۔

دوسرا رکوع

لوگ آپس میں جو سرگوشیاں کرتے ہیں اللہ ان سے بھی باخبر ہے اور سب ہی کچھ ان کے نامۂ اعمال میں درج ہو جاتا ہے یہ ان کو جتلانے کے لیے ہے ورنہ اللہ کو تو ہر بات کا پورا پورا علم ہے۔ لوگوں کو منع کیا جاتا ہے کہ دینِ حق اور رسولِ برحق کے خلاف سازشیں اور سرگوشیاں نہ کریں اور زبان سے ایسی بات نہ نکالیں جو ادب کے منافی ہو، لیکن وہ اذیت رسانی اور نافرمانیوں سے باز نہیں آتے، دوزخ انہیں لوگوں کے لیے ہے۔ یہاں مومنوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ اگر تم کان میں بات کیا کرو تو وہ اچھی اور پرہیزگاری کی بات ہو۔ تم میں کشادہ دلی اور وسعتِ قلب ہونا چاہیے تم کو مجلس کے آداب بہرحال ملحوظ خاطر رکھنا چاہئیں۔ رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی بات چپکے سے گوش گزار کرنا چاہو تو پہلے مساکین کے لیے نذرانہ پیش کیا کرو۔ یہ حکم ایک دن یا آدھے دن تک رہا پھر یہ حکم اٹھا لیا گیا اور نماز، زکوٰۃ اور اللہ و رسول کی اطاعت پر زور دیا گیا تاکہ لوگوں کی عاقبت بخیر ہو۔

۷- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ
مَا يَكُونُ مِن نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنٰى
مِن ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا
هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۚ ثُمَّ
يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

کیا آپ نے نظر فرمائی، کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کو اس کا علم ہے (لوگوں کی سرگوشیاں اس سے ہرگز پوشیدہ نہیں بلکہ) تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جس میں وہ ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ میں جس کا وہ چھٹا نہ ہو اور (اسی طرح) نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ (یعنی ان کی تعداد کچھ ہی ہو) لیکن وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، خواہ وہ کہیں ہوں (یا کسی حالت میں ہوں) پھر وہ قیامت کے دن ان کو بتلا دیگا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

۸- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى
ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ
وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۖ وَإِذَا جَاءُوكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ ۙ
وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا
يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ○

کیا آپ نے ان (کی حالت) کی طرف نظر نہیں فرمائی جن کو سرگوشیوں سے منع کر دیا گیا تھا، پھر بھی جس سے ان کو روکا گیا تھا وہی کرتے ہیں، اور گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کے متعلق سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور (ان کی منافقت اور قلبی نفرت کا تو یہ عالم ہے کہ) جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو ایسے لفظ سے آپ کو سلام کہتے ہیں جس لفظ کے ساتھ اللہ نے آپ کو سلام نہیں بھیجا (یہ ادب رسول ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ کا دہرانا بھی پسند نہ فرمایا) اور (پھر جب ان کی ان گستاخیوں پر عذاب نازل نہیں ہوتا تو) اپنے دلوں میں (یا آپس میں) کہتے ہیں کہ (اگر واقعی یہ پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ اس کی ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا؟ (وہ جلدی نہ کریں) ان کے لیے دوزخ کافی ہے۔ اس میں داخل ہونگے پس وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے (اس عذاب کے سامنے کسی دوسرے عذاب کی ضرورت نہ ہوگی)۔

Marfat.com

٩- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

اے ایمان والو جب تم کان میں بات کرو تو گناہ اور ظلم اور نافرمانیِ رسول کے متعلق سرگوشیاں نہ کرو بلکہ نیکی اور ادب کی بات کان میں کہو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع ہونا ہے ۔

١٠- اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

یہ (کافروں کا) سرگوشی کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو غمگین کرے حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ایمان والوں کو تو بس اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ دشمنوں کی حیلہ بازی اور سرگوشیوں سے رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھیں کہ وہی کارساز ہے ۔ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ وہ اپنی اخوت و محبت میں فرق نہ آنے دیں ایک دوسرے کا ادب اور اس کا خیال کریں آدابِ مجلس ملحوظ رکھیں ۔

١١- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو (یعنی آنے والے کے لیے جگہ کر دو) تو کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تم کو بھی کشادگی عطا فرمائے گا، (تمہارے رزق میں کشادگی تمہارے قلب میں کشادگی دیگا) اور جب (تم سے) کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔

(حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ "یہ آداب ہیں مجلس کے، کوئی آئے اور جگہ نہ پائے تو چاہیے کہ سب تھوڑا تھوڑا اٹھیں تاکہ مکان حلقہ کا کشادہ ہو جائے یا اٹھ کر پرے حلقہ کرلیں اتنی

Marfat.com

حرکت کرنے میں غرور نہ کریں۔ خوئے نیک پر اللہ مہربان ہے اور خوئے بد سے اللہ بیزار)

۱۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ
الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ
لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ایمان والو جب تم رسول کے کان میں کوئی بات کہو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے (فقراء امت کے لیے) کچھ نذرانہ پیش کیا کرو۔ یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور پاکیزہ بات ہے پھر اگر تم (خیرات کا) مقدور نہ رکھتے ہو تو (کوئی مضائقہ نہیں) اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۳۔ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ
لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ
ع خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے کہ (رسول کے) کان میں کوئی بات کہنے سے قبل خیرات دیا کرو، پس جب تم یہ نہ کر سکے اور اللہ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی (اور یہ حکم منسوخ ہوا) تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو، اور اللہ کو علم ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

آیت نمبر (۱۲) اس موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس دس درہم تھے آپ نے ان کو مساکین امت کے لیے پیش کیا اور دس باتیں حضور سے دریافت فرمائیں جو علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اندازِ فکر و تقویٰ پر شاہد ہیں اور امت کے لیے ایک صدقۂ جاریہ ہے۔

دس سوال جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائے یہ تھے:۔

۱۔	وفا کیا ہے؟	فرمایا	توحید اور توحید کی شہادت دینا۔
۲۔	فساد کیا ہے؟	فرمایا	کفر و شرک۔
۳۔	حق کیا؟	فرمایا	اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔
۴۔	حیلہ کیا؟ (یعنی تدبیر)	فرمایا	ترکِ حیلہ۔
۵۔	مجھ پر کیا لازم ہے؟	فرمایا	اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔
۶۔	اللہ سے کیسے مانگوں؟	فرمایا	صدق و یقین کے ساتھ۔
۷۔	کیا مانگوں؟	فرمایا	عاقبت۔
۸۔	اپنی نجات کیلیے کیا کروں؟	فرمایا	حلال کھا اور سچ بول۔
۹۔	سرور کیا ہے؟	فرمایا	جنت۔
۱۰۔	راحت کیا ہے؟	فرمایا	اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

(مدارک و خازن)

Marfat.com

تیسرا رکوع

مومنوں کو جہاں شفقت، آدابِ مجلس اور ترحم کا درس دیا گیا ہے وہیں ان کو منافقین کے حال سے بھی آگاہ کیا گیا ہے تاکہ وہ ان سے ہوشیار رہیں ان کی خصلت اور عادات کو سمجھیں، ان کی دولت اور ثروت سے متاثر نہ ہوں، اللہ مومنوں کی مدد فرمائے گا اور ان کی عاقبت بخیر کرے گا وہ مراد کو پہنچیں گے، گویا یہاں بویا وہاں کاٹا۔

۱۴۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

(اے پیغمبر) کیا آپ نے ان لوگوں (کی حالت) کی طرف نظر نہیں فرمائی جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ کا غضب (نازل) ہوا ہے۔ یہ لوگ نہ تم میں ہیں نہ انہیں میں (یعنی نہ وہ دل سے مسلمان ہیں اور نہ بظاہر یہود بلکہ منافق ہیں) اور وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں (کہ ان کی قسم سراسر جھوٹی ہے)۔

وہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں حالانکہ خود دھوکہ کھا رہے ہیں۔

۱۵۔ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

۱۶۔ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ پھر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ سو ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

۱۷۔ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(یہ عذابِ الٰہی آکر رہے گا) ان کا مال اور ان کی اولاد (جس پر وہ نازاں ہیں) ان کو ہرگز اللہ سے نہ بچا سکیں گی یہ اہلِ دوزخ ہیں (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

جھوٹی قسموں کے وہ اس درجہ عادی ہو گئے ہیں کہ

۱۸۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھائے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں

Marfat.com

فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ
لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ○

کھائیں گے جس طرح کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ ٹھیک بات کر رہے ہیں (جس طرح دنیا میں کام نکلتے رہے یہاں بھی یہ طریقہ کارآمد ثابت ہوگا اور کام نکلے گا) خوب سن لو یہی (وہ) جھوٹے لوگ ہیں (جو اپنے کذب کی سزا پائیں گے)۔

۱۹- اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ
ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ
أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ
الْخَاسِرُونَ ○

(بات یہ ہے کہ) ان پر شیطان نے قابو پالیا ہے پھر اس نے اللہ کی یاد ان (کے دلوں) سے بھلا دی یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں (خوب) سن لو کہ شیطان ہی کا گروہ نقصان اٹھانے والا ہے (اس گروہ کو اللہ کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا)۔

۲۰- إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ○

درحقیقت جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب ہی بڑے ذلیل لوگ ہیں۔

۲۱- كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ
إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ○

اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بے شک اللہ بڑا قوت والا (اور) غلبہ والا ہے۔

۲۲- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ
أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ

آپ ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے فیضِ خاص سے تقویت بخشی ہے (وہ دنیا میں بھی فیضیاب ہوں گے) اور (آخرت میں اللہ) ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (ایمان کا اجر ہے اور فیضان یہ کہ) اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے (یہ اعتماد رضا یہ لطفِ رضا یہ مسرت یہ راحت جسے ملے وہی جانے)۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں (اللہ والے ہیں۔ اللہ کے لیے زندہ رہتے اور اللہ کے لیے مرتے ہیں) سن رکھو کہ اللہ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے (اس کو اس کے ایمان و عمل کا صلہ ملے گا اور خوب ملے گا)۔

Marfat.com

ع ۹ ۳ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

مدنی چوبیس آیتیں تین رکوع

گزشتہ سورہ میں حشر ونشر کا ذکر تھا، اللہ کی قدرت وغلبہ کا بیان ہوا اس سورہ کا نام ہی الحشر ہے۔ اور سورہ کی ابتدا اللہ کے غلبہ اور حکمت کے آثار میں سے ایک واقعہ سے ہوتی ہے یعنی ان کامیابیو کا بیان ہے جو مسلمانوں کو یہود کے قبیلہ بنی نضیر کے مقابلہ میں ہوئیں یہود دراصل مدینہ میں اس لیے آکر بسے تھے کہ وہاں نبی آخر الزماں آنے والے تھے لیکن ان کی اولاد نے سرکار دو عالم کی قدر نہ کی اور ہر طرح اذیت پہنچائی۔ مدینہ سے قریب ہی ان کی بستی تھی یہ دولت مند تھے اور ان کو اپنے مضبوط و مستحکم قلعوں پر ناز تھا منافقوں نے ان سے ہر طرح کی اعانت کے وعدے کر رکھے تھے لیکن جب مسلمان مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے اور نہایت ہمت کے ساتھ ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا تو یہود نے خوف زدہ اور مرعوب ہو کر صلح کی درخواست کی۔ صلح ہوئی لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے بالآخر مدینہ کو یہود سے پاک کر دیا گیا اور وہ وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اور ان کی ملکیت مہاجرین فقراء میں تقسیم کر دی گئی، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتح ونصرت کی طرف توجہ دلاتا ہے تاکہ اللہ کی قدرت و حکمت اور نبی کریم کی صداقت، فراست اور رحمت پر ان کو بھروسہ رہے۔

دوسرے رکوع میں منافقین کے حال اور ان کے کذب بدعہدی بدمعاملگی کا بیان ہے تاکہ مسلمان ہمیشہ نفاق سے بچیں اور جان لیں کہ جھوٹ اور نفاق ہمیشہ بزدلی کی راہ سے قلب میں جگہ کرتے ہیں اور منافق ہمیشہ بزدل ہوتا ہے۔ قوت اللہ کے نام میں ہے۔ پھر تیسرے رکوع میں مومنوں کو اس قادر مطلق کی فرمانبرداری اور اس کی یاد کی طرف مائل کیا گیا ہے جو غیب وحاضر کا جاننے والا ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی رحمٰن ورحیم ہے سب اسی کے محتاج ہیں وہی حاکم حقیقی ہے تمام عیبوں اور نقائص سے پاک ہے، امن وامان اسی کے دامن رحمت میں ہے، وہ زبردست عظمت وقدرت والا ہے۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے چند کا بیان ایک ساتھ آخری آیات میں ہے اور اللہ کی تسبیح، اس کی قوت اور اس کی حکمت کے بیان پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اللہ ہی کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے (ہر شے اپنے مخصوص انداز سے اللہ کی تسبیح کرتی رہتی ہے)۔

Marfat.com

ہر شے اللہ ہی کی شانِ تخلیق کا مظہر ہے، اس کی زبردست حکمت کا نتیجہ ہے)

اللہ کے غلبہ اور اس کی قوت کا اندازہ ان واقعات سے کرو جو مسلمانوں کو یہود کے قبیلہ بنی نضیر سے پیش آئے۔

۲- هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ
یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ
حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ
بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی
الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی
الْاَبْصَارِ ۝

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہی تو ہے جس نے ان لوگوں کو جو اہلِ کتاب میں سے کافر ہوئے (یعنی بنی نضیر کو) ان کے گھروں سے پہلی ہی بار جمع کر کے نکال دیا[1] (یہ ان کا پہلا حشر تھا، ابھی دنیا میں جو ان کا حشر ہوگا وہ بھی دیکھو گے اور پھر جو حشر ہونا ہے وہ تو ہو کر رہے گا) تم کو گمان بھی نہ تھا کہ وہ (مدینہ چھوڑ کر) نکل جائیں گے اور انہیں بھی غلط فہمی تھی کہ ان کے (زبردست) قلعے ان کو اللہ (کے قہر) سے بچا لیں گے پھر اللہ (کے عذاب) نے ان کو وہاں سے آلیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا، اور (اللہ نے) ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا (یہاں تک) کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے (وہ غیظ و غضب میں اپنے گھروں کو اجاڑ رہے تھے کہ کوئی چیز مسلمانوں کے ہاتھ نہ آئے اور مسلمان بھی ان کے مکان منہدم کرنے میں مصروف تھے) پس اے اہلِ بصیرت عبرت حاصل کرو۔

(اور یاد رکھو جس طرح اللہ نے مسلمانوں کو اس بار فتح و نصرت عطا فرمائی اسی طرح ہمیشہ عطا فرمائے گا بشرطیکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور مال و دولت کی حرص میں گرفتار نہ ہوں۔)

۳- وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ
الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَلَهُمْ

اور اگر اللہ نے ان (یہود) کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو دنیا میں ان کو (سخت) سزا دیتا اور آخرت میں (تو) ان کے لیے آگ کا

آیت نمبر ۲ [1] اس کی دو صورتیں مفسرین نے لکھی ہیں:-
اول یہ کہ مسلمانوں کے لشکر کو جمع کر کے پہلے ہی حملہ سے ان پر ایسا رعب طاری کیا کہ وہ خود گھر چھوڑ کر بھاگ نکلے۔
دوم یہ کہ یہود کو پہلی بار جمع کر کے گھروں سے نکالا گیا۔ دوسری بار بھی یہی ہوا چاہتا ہے۔ اس طرح اس مفہوم کے اعتبار سے اس آیت میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی پیشینگوئی ہوگی جب یہود کو خیبر سے شام جلا وطن کیا گیا۔

Marfat.com

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ○ عذاب (تیار ہی) ہے۔

۴۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

یہ (عذاب ان کو) اس لیے (ہوگا) کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے رہے، اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ کا عذاب (ایسے لوگوں کے لیے) بڑا سخت ہے۔

کوئی چیز بذاتِ خود اچھی یا بُری نہیں اللہ اور اس کا رسول جس کا حکم دیں وہی درست اور اچھی ہے۔ ضروری ہے کہ نظر حکم پر رہے۔

۵۔ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ○

کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ (تمہارا فعل دونوں ہی صورتوں میں) اللہ کے حکم سے تھا اور (اس مقصد کے تحت) تاکہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے (جو لوگ نافرمانی کریں وہ پہچانے جائیں)۔

قبیلۂ بنی نضیر کے یہود سے جو مال ملا وہ بلا لڑے ملا اس کو مال غنیمت نہ فرمایا بلکہ اس کو حکم "فی" میں داخل کیا یعنی وہ مال جو بلا جنگ یا معمولی جھڑپ سے ملے۔ یہ مال حضور جس طرح چاہتے مصالح عامہ میں صرف فرماتے، آگے چل کر اس کے مصارف بھی امت کے لیے متعین کر دیئے گئے اور حضور کے بعد خلیفہ اور ائمہ کا تصرف اس پر حاکمانہ رہا۔

۶۔ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى

اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان (یہود) سے (بلا جنگ یا معمولی جھڑپ کے) دلوا دیا (تو یہ محض اللہ کی عنایت تھی اس میں تمہارا حق نہ تھا) کیونکہ تم نے اس کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (فتح و نصرت اس کے ہاتھ ہے جس طرح چاہے عطا فرمائے)۔

آیت نمبر (۵) آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ جب یہود قلعہ میں بند ہو گئے تو حضور نے حکم دیا کہ ان کے باغ اجاڑے جائیں اور درخت کاٹے جائیں تاکہ وہ مقابلہ کے لیے نکل آئیں چنانچہ کچھ درخت کاٹے گئے کچھ چھوڑ دیئے گئے کہ مسلمانوں کے کام آئیں، کافروں نے طعن کیا کہ درختوں کو کاٹنا اور جلانا یہ تو فساد ہے اس پر آیت اتری جو کام اللہ کے حکم سے کیا جائے اس میں فساد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، وہ فعل تو خود دفعِ فساد کے لیے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر درخت کاٹا تو بھی اچھا کیا نہیں کاٹا تو بھی اچھا کیا، دونوں میں مصلحتیں ہیں۔

Marfat.com

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

۷- مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ
أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ
دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ○ وقف لازم

جو مال (بلا جنگ کے) اللہ نے اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوایا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے (یعنی اللہ کی راہ میں رسول کے حکم کے مطابق صرف ہو) اور (یہ مال حضور اور حضور کے) عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں (سب مال) انہیں میں نہ پھرتا رہے (کہ انہیں کے تصرف میں رہ جائے اور غریب محروم رہیں) اور جو کچھ رسول تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ (یعنی کسی چیز پر نہ اپنا حق سمجھو نہ حق جتاؤ بلکہ رسول کی عنایت سمجھ کر جو عطا فرمائیں خوشی خوشی لے لو اور جس بات سے روکیں اس میں بھی اپنے ہی لیے خیر سمجھو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (یاد رکھو کہ) بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (کہیں رسول کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ کے عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ)۔

یوں تو یہ مال جو حکم "فیٔ" کے تحت آتا ہے عام مسلمانوں کی ضروریات میں کام آسکتا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ یہ

۸- لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ
أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ
وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ
أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ○

ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو اپنے وطن اور مال سے جدا کر دیئے گئے ہیں (اور) جو اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ (آزمودہ) سچے (مسلمان) ہیں (اپنا وطن مال سب چھوڑ کر اس لیے نکل کھڑے ہوئے کہ آزادانہ طور سے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کریں)۔

۹- وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ
إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ

اور (یہ مال) ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو (ہجرت والے) گھر (یعنی مدینہ) میں پہلے سے مقیم ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں (یعنی) جو شخص ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں (اس کو اپنا سمجھتے ہیں) اور جو کچھ مہاجرین کو ملتا ہے اس سے ان کے دل میں کوئی خلش (رشک یا تنگی پیدا) نہیں ہوتی اور (یہی نہیں بلکہ وہ ان کو) اپنی ذات

Marfat.com

عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ

پر مقدم رکھتے ہیں (ان کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں) اور اگرچہ خود ان کو شدید ضرورت (ہی کیوں نہ) ہو اور (ان کا یہ مجاہدۂ نفس اللہ کے یہاں پسندیدہ ہے۔ یہ اللہ کا ان پر بڑا فضل ہے سچ تو یہ ہے کہ جس کو توفیق الٰہی سے) اس کے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

(یہ انسان پر اللہ کا بڑا احسان ہے اور فضل ہے کہ اسے بخل اور تنگدلی سے محفوظ رکھے ورنہ نفس تو انسان کو ہمیشہ لالچ، حرص و حسد کی طرف لے جاتا ہے)۔

۱۰۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۠

اور (یہ مال) ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور ان کے جذبۂ محبت کا یہ عالم ہے کہ) یہ ان کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے قبل ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کوئی کینہ باقی نہ رہنے دے، اے ہمارے رب بے شک تو بڑا شفیق مہربان ہے۔

ع ۱

دوسرا رکوع

پہلے رکوع میں مہاجرین اور انصار کی کیفیات کا بیان ہوا اب منافقوں کی حالت کا ذکر ہے۔

۱۱۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کیا آپ نے منافقوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جو اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ (ہی) نکلیں گے اور (ہر طرح تمہارا ساتھ دیں گے بلکہ) تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے (منافقوں کی یہ باتیں ہی باتیں ہیں، منافق کی بات کا بھروسہ نہیں) اور اللہ گواہ ہے (اس بات کو جلد ہی ظاہر کر دے گا) کہ وہ جھوٹے ہیں (ہرگز کسی برے حال میں کسی کے کام نہ آئیں گے، جو کہتے ہیں اس پر کبھی عمل نہ کریں گے بلکہ)۔

Marfat.com

۱۲- لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ○

اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ انکے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہو تو یہ ان کی مدد (بھی) نہ کریں گے اور اگر (بڑی ہمت کر کے) مدد کریں بھی تو (مسلمانوں کے مقابلہ میں یہ منافق بھی) پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کو کہیں سے (بھی) مدد نہ ملے گی۔

۱۳- لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ○

(مسلمانو!) ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے (ظاہری اسباب پر نظر کرتے ہیں مسبب الاسباب پر غور نہیں کرتے)۔

۱۴- لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ○

(اور ان کی کم ہمتی کا تو یہ عالم ہے کہ) یہ سب مل کر بھی تم سے (بالمقابل) نہ لڑیں گے مگر ایسی بستیوں میں جن کے گرد (حفاظتی) فصیل ہو یا (قلعہ کی) دیواروں کی آڑ میں (چھپ کر لڑیں گے) ان کی لڑائی آپس میں سخت ہوتی ہے (لیکن مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ پست ہمت ہوتے ہیں اے مخاطب بات یہ ہے کہ) تو ان کو متحد سمجھتا ہے لیکن ان کے دل الگ الگ (اور منتشر) ہیں (ان میں کسی قسم کی یک جہتی نہیں ہوتی اور) یہ اس لیے کہ یہ نافہم لوگ ہیں (قادر مطلق اور رسول برحق کو نہیں سمجھتے اس لیے منبع فیض اور وسیلہ فیض دونوں سے محروم ہیں)۔

ان کی مثال ایسی ہی ہے

۱۵- كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

جیسے ان لوگوں کا حال جو ان سے کچھ ہی پہلے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھ چکے اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے (جو حال مکہ والوں کا بدر میں ہوا یا ان سے قبل یہود کا ان کی بدعہدیوں کے باعث ہوا وہ ان کا بھی ہوگا)۔

۱۶- كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ

جیسے شیطان کا حال کہ جو انسان سے کہتا ہے کہ (اللہ کا) منکر ہو جا پھر جب وہ (بہکانے میں آ جاتا ہے اور) کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تو تجھ سے بیزار ہوں میں تو (اپنے) اللہ سے جو سارے جہانوں کا پروردگار

Marfat.com

الْعٰلَمِيْنَ ○ سے ڈرتا ہوں۔

۱۷- فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ○ ع

پس ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آتش دوزخ میں پڑے (اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی ظالموں کی سزا ہے (جو کفر و شرک میں مبتلا ہیں)۔

تیسرا رکوع

سورہ کا آخری رکوع ہے۔ اہل ایمان کو ہدایت کے نور سے منور کرنے کا سامان مہیا ہو رہا ہے۔ ہدایت کی جاتی ہے کہ اللہ کی یاد سے غافل نہ رہنا، تم اہل جنت ہو تمہارا کافر، مشرک، منافق سے کیا واسطہ، تم اہل کتاب ہو۔ کتاب بھی وہ جلیل القدر عظیم الشان کتاب جس کے لیے قلب رسول کا انتخاب ہوا جس کی تاب پہاڑ بھی نہ لا سکے۔ جس قدر غور کرو گے اس کے انوار روشن ہوتے جائیں گے اللہ کی ذات و صفات کے جلوے نظر آئیں گے انتہائی خوش نصیب ہو گے تو "اللہ الذی لا الہ الا ھو" کے فیوض تک رسائی ہو گی ورنہ اسماء الحسنیٰ ہی سے تم کو عالم تنزیہ اور عالم الوہیت کے برکات میسر آئینگے اور اس کی حمد و تسبیح میں رہ کر عبادت کے مزے لوٹو گے، العزیز الحکیم کی قدرت و حکمت دل میں جگہ پا جائے گی یہ بھی بہت بلند مقام ہے بڑا عظیم الشان رکوع ہے۔ پڑھو اور بار بار پڑھو "لو انزلنا" سے آخر تک تو سینہ میں محفوظ کر لو۔

۱۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو (ڈرتے رہنا یہ کہ اپنی نیت اور اپنے عمل پر نظر رکھو) اور ہر شخص کو چاہیے کہ دیکھ لے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا (جو مرنے کے بعد وہاں اس کے کام آئے۔ اور اپنے نیک عمل پر بھی نازاں نہ ہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۱۹- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے ان کو اپنی جانوں سے بے خبر کر دیا (وہ آنے والی آفتوں کو بھول گئے اور عیش میں پڑ گئے) یہی نافرمان لوگ ہیں (انہیں نافرمانوں کے لیے تو دوزخ ہے)۔

مسلمانو! تم کو ان نافرمانوں سے کیا واسطہ، یاد رکھو

۲۰- لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ

دوزخی اور اہل جنت برابر نہیں۔ اہل جنت ہی تو بامراد اور کامیاب

Marfat.com

الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ○ لوگ ہیں۔

ان اہل جنت کا ہادی نورِ قرآن ہے جو ہادیِ برحق سے امت کو ملا ہے اس کی تاب قلبِ رسول کے سوا اور کون لا سکتا تھا

۲۱- لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کی ہیبت سے دب جاتا، پاش پاش ہو جاتا (لیکن کفار کے دل ایسے سخت ہیں جو اس سے بھی نہیں پسیجتے۔ اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ وہ مقابلہ کر سکتے ہیں اللہ جب چاہے ان کو فنا کر دے) اور یہ مثالیں تو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں (اور غور کریں)۔

اللہ کون ہے کیسا ہے؟

۲۲- هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے وہ بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ آیت کے پہلے دو اجزا میں اللہ جل شانہ کی جس خوبی کا بیان ہے اس کی حقیقت کما حقہٗ انبیاء علیہم السلام ہی پر کھلتی ہے یا کسی کو قسمت سے شاذ و نادر نصیب ہوتی ہے البتہ رحمٰن و رحیم کے دائرے تفہیم کے اعتبار سے چوتھی اور پانچویں منزل میں ہیں اللہ جس کو ان کی فہم نصیب فرمائے وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

۲۳- هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (سب کا) بادشاہ ہے۔ پاک ہے (ہر عیب و نقص سے، خود سلامت اور عالم کو) سلامتی دینے والا ہے۔ امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا، زبردست (اور شکستہ قلوب کو) جوڑنے والا صاحبِ عظمت ہے (اسکی ذات، صفات اور افعال میں شرکت کا کیا سوال) اللہ لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔

Marfat.com

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

۲۴- هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ع

وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) پیدا کرنے والا (بے نمونہ کے عالم کو) بنانے والا (ہر مخلوق کو مناسب) صورت عطا کرنے والا ہے، اچھے اچھے نام اسی کے ہیں (اور) جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ (یہ کارخانہ خدا کی اس قدرت وحکمت کاملہ سے چل رہا ہے اور اس کے حکم اور اذن کے بموجب قافلہ ہستی رواں دواں ہے)۔

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ کے جن اسماء حسنیٰ کا ذکر ہوا ان میں ابتدائی دائرۂ رحمٰن سے دائرۂ مہیمن تک تمام دائرے عالم امر سے متعلق ہیں جسکو عالم ارواح اور عالم جبروت بھی کہتے ہیں باقی اسماء حسنیٰ میں سے جو عالم امثال اور عالم ملکوت سے متعلق ہیں ان میں سے صرف تین کا ذکر آیت میں ہوا۔ اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اللہ تعالٰی کے اتنے اسماء حسنیٰ ایک ساتھ سوائے اس آیت کے اور کہیں نہیں آئے ہیں انہیں اسماء حسنیٰ سے راہنمایان راہ طریقت، طالب کے حال کے مطابق اصلاح کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

مدنی تیرہ آیتیں ۲ رکوع

سورۂ حشر، اللہ کے اسماء حسنیٰ پر ختم ہوا، اس کی ذات اس کی صفات کے ساتھ اس نبی کے قلب مبارک کی عظمت کا بھی ذکر آیا جس پر کلام نازل ہوا، تاکہ مومن اپنے رب کی عظمت کو سمجھے اور اس کی حمد وثنا میں مصروف رہ کر اس کی قدرت وحکمت کو پا سکے، اس سورہ میں ایک صحابی کی ایک لغزش کا ذکر آ رہا ہے منشا یہ ہے کہ مومن یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ توحید کا اقرار اور اس پر قائم رہنے کے معنی یہ نہیں کہ عبادت کو معاشرے سے الگ تصور کیا جائے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہر شے پر مقدم رہے، اور سعی پیہم اور حکمت کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ یہاں ایک بات اور بھی جان لینا چاہیے کہ سرکار دو عالم کے زمانہ میں جو لوگ حضور کے ہاتھ پر ایمان لائے حضور کے صحابیوں میں سے تھے، البتہ ان کے مقام الگ الگ ہیں۔ لغزشیں بھی انہیں میں سے بعض سے ہونا تھیں، ہوئیں، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جن امور سے آگے چل کر مسلمانوں کو دوچار ہونا تھا اس کے لیے راہیں متعین ہو گئیں قرآن

Marfat.com

ہدایت کی ایک عملی کتاب ہے جو اصول بیان کرتی ہے۔ یہ اصول ایسے موقع پر بیان کیے جاتے ہیں کہ ایک نظیر سامنے آ جائے اور استدلال میں دشواری نہ ہو، اور قرآن کا ہر زمانے کے لیے ہدایت ہونا بہ آسانی سمجھ میں آ جائے، یہاں بدر کے ایک صحابی سے ایسی ہی لغزش کے سلسلہ میں ان اصولوں کا بیان ہوتا ہے جن سے انسان کی عملی زندگی میں توحید کی معنویت اور وسعت کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ صحابی کے متعلق خود حضور نے فرمایا کہ ان کو کچھ نہ کہو اپنے رب کی حکمتوں کو وہی سمجھتے تھے، مومن کو چاہیے کہ صحابہ کے متعلق کبھی دل میں خلش نہ آنے دے۔

واقعہ یہ ہوا کہ ایک صحابی اہل مکہ سے تھے جنہوں نے مدینہ ہجرت فرمائی تھی جب صلح حدیبیہ کے بعد کفار مکہ نے شرائط کا پاس نہ کیا تو حضور کو جنگ کی تیاری کرنا پڑی لیکن یہ تیاریاں خاموشی سے شروع ہوئیں تاکہ دشمن ہوشیار نہ ہو جائے ان صحابی نے اپنے عزیزوں کی محبت میں اس حملہ کی اطلاع اہل مکہ کو ایک خط سے دے دی، حضور کو معلوم ہو گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے ساتھ چند اصحاب کو حکم ہوا کہ فلاں مقام پر ایک عورت جو مکہ کے راستہ میں سفر کر رہی ہے اس کو پکڑ لو عین اسی مقام پر وہ گرفتار ہوئی خط نکلا، صحابی سے پوچھا گیا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا، صاف گو لوگ تھے، فرمایا کہ اسلام کی فتح کا وعدہ اللہ کا ہے البتہ میرے اہل و عیال وہاں تنہا ہیں میں نے یہ سمجھ کر اطلاع دی کہ کفار میرے عزیزوں کے ساتھ اس احسان کی بدولت حسن سلوک سے پیش آئیں گے، سورہ میں اس واقعہ کا بیان ہے اور اس کے کچھ نتائج اخذ کیئے گئے ہیں، حسن سلوک کی بھی تعلیم دی گئی لیکن اس انداز سے کہ یہ حسن سلوک تقویت اسلام اور عدل و انصاف کا موجب ہو اور مسلمانوں کی کمزوری کا سبب نہ بنے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا ١-
عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ
إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا
بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ
الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ

اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کو دوستی (و محبت) کا پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس دین ہی سے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے، وہ تو (تمہارے) رسول اور تم کو (تمہارے وطن سے) نکالتے ہیں محض اس بات پر کہ تم اللہ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لائے (دیکھو) اگر تم میری راہ میں لڑنے کے لیے اور میری رضا کی تلاش میں نکلے ہو (تو اپنے ملک کے راز دشمنوں کو ہرگز نہ بتاؤ کیسی ناسمجھی کی بات ہے کہ) تم ان کی طرف چپکے چپکے دوستی کے پیغام بھیجتے ہو (جو تمہارے اور

Marfat.com

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ ۚ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ○

تمہارے دین وایمان کے دشمن ہیں) اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، اور تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔

جن کافروں سے تم کو بھلائی کی توقع ہے یہ وہ ہیں کہ

۲- إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ○

اگر وہ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور تم کو دست درازی اور زبان درازی سے ایذا پہنچائیں اور وہ تو چاہتے ہیں کہ (جس طرح وہ خود کافر ہیں) تم بھی کافر ہو جاؤ۔

اور اگر کافروں سے یہ محبت اپنے عزیزوں اور اولاد کی خاطر کرتے ہو تو یاد رکھو کہ

۳- لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

(وقف غفران — السماع الوقف — علی القیمۃ معانقہ ۲۲)

قیامت کے دن نہ تمہارے رشتہ دار ہی تمہارے کچھ کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ (اللہ ہی قیامت کے دن) تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔

۴- قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا

(اور) تمہارے لیے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) میں ایک اعلیٰ نمونہ (موجود) ہے (وہ واقعہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم والوں سے (صاف لفظوں میں کہہ دیا) کہ ہم تم سے اور ان سے جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھتے ہو بیزار ہیں، ہم تم سے منحرف ہیں (تمہاری ذرا پروا نہیں کرتے) اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے ایک کھلی دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے (اب ہمارا تم سے اس وقت تک کوئی تعلق نہیں) جب

Marfat.com

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ
لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ
اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ
اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○

تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ - رہا ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے مغفرت کا وعدہ یعنی) ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کے لیے اللہ سے مغفرت ضرور طلب کروں گا (ایک ایفائے وعدہ کے تحت تھا اور یہ دعا اس لیے تھی کہ اللہ ان کو زندگی میں ہدایت دے دے لیکن انہوں نے یہ بھی جتا دیا تھا کہ میں دعا ہی کر سکتا ہوں) میں اللہ کے سامنے آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا (میری دعا کا قبول کرنا ، نہ کرنا اس کے اختیار میں ہے - اور اپنی قوم سے الگ ہوتے وقت انہوں نے دعا کی کہ) اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور (ہمیں) تیری طرف لوٹنا ہے -

۵- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اے ہمارے رب ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب ہم کو بخش دے بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے -

(اسلام کو کس طرح پھیلانا ہے تو ہی جانتا ہے ، البتہ اس دینِ حنیف کی تبلیغ میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور اپنی قدرت و حکمت ہی سے ہماری مدد فرما)

اس دعائے خلیل میں امت محمدیہ کے لیے بھی بڑے فیوض و برکات ہیں -

۶- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ ع ۲

بے شک تمہارے لیے ان (کی یعنی حضرت ابراہیم اور ان کے رفقاء کی زندگی) میں (اور) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کے پاس جانے اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو ایک اچھا نمونہ ہے اور جو (اس دین ابراہیمی سے) پھر جائے تو اللہ (کو کسی کی دوستی اور دشمنی کی پروا نہیں - وہ تو) بے نیاز سزاوار حمد (وثنا) ہے (سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے مستغنی ہے)-

دوسرا رکوع

اللہ جن کو چاہے مسلمانوں کا دوست بنا دے ، اشارہ کیا جا رہا ہے کہ اہلِ مکہ عنقریب مسلمان ہوں گے اور مسلمانوں کے دوست ہوں گے - ساتھ ہی ان امور کی طرف بھی اس رکوع میں ہدایت ہے جن کا تعلق کفار سے ہے - ان میں سے بھی ہر ایک سے لڑنا ضروری نہیں ، جو تم سے حُسن سلوک سے پیش آئے تم اس

Marfat.com

سے نیک سلوک کرو البتہ جو تم کو تمہارے گھروں سے نکالنے پر آمادہ ہوں تو تم بھی ان کے دوست کیسے ہو سکتے ہو، اسی سلسلہ میں منافقوں سے ہوشیار رہنے اور دیگر امور کی طرف بھی ہدایت کی جاتی ہے جن کا تعلق مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے ہے۔

۷۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ
مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے۔ اور اللہ میں بڑی قدرت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ دل کے حالات سے واقف ہے آیت میں نہ صرف مسلمانوں کو فتح مکہ کی بشارت تھی بلکہ صحابی حاطب بن ابی بلتعہ جن سے لغزش ہوئی ان کی مغفرت کی طرف بھی اشارہ فرما دیا گیا، یہ حضور کے صحابیوں کا صدقہ ہے کہ عام مسلمانوں کی لغزشوں پر بھی اللہ رحمت ہی سے نظر فرماتا ہے۔

غفور رحیم کا بندہ بھی پیکر رحمت ہی ہوتا ہے اگر اس کے دینی معاملات میں حارج نہ ہوا جائے تو وہ بھی حسنِ سلوک سے پیش آتا ہے اور اللہ کے حکم پر چلتا ہے۔

۸۔ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ
وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

(اے مسلمانو) اللہ تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہ لڑے اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا (بلکہ) اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۹۔ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي
اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اللہ تو تم کو ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو دین کے بارے میں تم سے لڑے ہوں اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور تمہارے نکالے جانے میں دوسروں کے شریک ہوئے ہوں (یعنی دوسروں کی مدد کی ہو تاکہ وہ تم کو نکالیں) اور جو ان سے دوستی کرے (ان پر شفقت اور ان کی اعانت کرے) تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

Marfat.com

الظّٰلِمُوْنَ ○

اس آیت میں تین امور کا بیان ہے (۱) مہاجر عورتوں کو جو اپنے کو مسلمان کہتی ہیں ان کو جانچ لیا جائے کہ مسلمان بھی ہیں یا کسی اور غرض سے آئی ہیں (۲) اگر وہ مسلمان ہیں تو کافر کا مومن عورت سے عقد قائم نہیں ہو سکتا جو مال کافر نے اس پر مہر کے طور پر خرچ کیا ہے وہ واپس کیا جائے لیکن عورتوں کو واپس نہ کیا جائے (۳) اگر مسلمان کی عورت کافر رہ گئی تو کافر اس سے نکاح کرے لیکن مسلمان کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کرے اور اگر واپس نہ کرے تو وہ بھی اسی حد تک کفار کی رقم رکھ کر باقی کفار کو واپس کر دیں صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مرد اگر مکہ سے بھاگ کر آئیں تو ان کو واپس کیا جائے لیکن اس میں عورتوں کے متعلق کچھ نہ تھا اہل مکہ نے بھی اصرار نہ کیا تا کہ وہ اپنے طور پر اس سے فائدہ اٹھائیں۔

١٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ
الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ج فَاِنْ
عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا
تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ط لَا هُنَّ
حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ
لَهُنَّ ط وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ط
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ط
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا
مَآ اَنْفَقُوْا ط ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ط
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (جو اپنے کو صاحب ایمان کہتی ہیں) ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لیا کرو (کہ واقعی مسلمان ہیں یا نہیں) اللہ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تم کو ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو (اس لیے) کہ یہ عورتیں نہ ان کفار کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں اور ان (کافروں) کو جو کچھ ان کا (ان عورتوں پر) خرچ ہوا ہو دے دو۔ اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جب کہ تم ان کا مہر ان کو ادا کر دو۔ اور جو کافر عورتیں ہیں تم ان سے تعلقات باقی نہ رکھو (ان کو کافروں کو واپس کر دو اور) جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان سے لے لو۔ اور (اسی طرح) وہ کافر بھی مانگ لیں جو انہوں نے (ان عورتوں پر جو مسلمان ہو گئیں) خرچ کیا ہو یہ اللہ کا فیصلہ ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے۔

Marfat.com

حَکِیْمٌ ○

۱۱۔ وَاِنْ فَاتَکُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ اِلَی الْکُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی کافروں میں رہ جائے تو تم ان (کافروں) کو سزا دو (یعنی اگر کسی کافر کی بیوی مسلمان ہو کر آ جائے تو تم بھی اس کا ہرجہ خرچہ نہ دو جس طرح اس نے مسلمان کو اس کی بیوی کا نہ دیا تھا) پھر جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں ان کو اس (عورت کے ہرجہ خرچہ) میں سے اتنا دے دو جتنا کہ ان مسلمانوں نے (جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں) ان پر خرچ کیا تھا۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔

(غور کرو ایسے نازک مقامات پر بھی اسلام کس عدل کی تعلیم دیتا ہے، یہ اسی وقت ممکن ہے جب صرف خوفِ خدا رہ جائے نفس و نفسانیت کا غلبہ نہ آنے پائے، امرُاللہ پر قائم رہنا یہی شجاعت ہے اور اس پر ثابت قدم رہنا خوفِ خدا اور ایمان کے بغیر ممکن ہی نہیں)۔

جو عورتیں حضور کے پاس آتیں اور اپنے کو مسلمان کہتیں ان سے بیعت لی جاتی اور بیعت انہیں امور پر ہوتی جو مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہیں۔

۱۲۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

اے نبی جب مسلمان عورتیں (یعنی وہ عورتیں جو اپنے کو مسلمان کہتی ہیں) اس لیے آپ کے پاس آئیں کہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی، اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھیں گی (یعنی نہ کسی غیر کے بچے کو اپنے خاوند کا بچہ بتائیں گی اور نہ حرام کاری کے بچہ کو اپنے خاوند کا بچہ بتائیں گی) اور امورِ شریعت میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ تو آپ ان سے بیعت لے لیجئے، اور ان کے لیے بخشش طلب فرمایئے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

(اس آیت کو آیت بیعت کہتے ہیں، پہلے فرمایا گیا تھا کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان کو جانچ لیا جائے یہاں جانچنے کا طریقہ بتا دیا گیا، جو ایمان پر ثابت قدم ہو گیا وہ ہر آزمائش میں پورا اُترے گا)

سورہ کو ختم کرنے سے قبل مسلمانوں کو پھر اسی بنیادی نکتہ سے آگاہ کیا جا رہا ہے جس پر ان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح کا دار و مدار ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان کا دوست غیر مسلم کافر نہیں ہو سکتا ان سے دوستی نہ کرو۔ یہ تو غضب میں آئے ہوئے رحمت سے محروم لوگ ہیں۔

۱۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ع

اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے (اللہ کے نافرمان مغضوب لوگ اللہ کے فرمانبردار بندوں کے دوست کب بن سکتے ہیں) وہ تو آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں ویسے ہی جیسے کافر قبر والوں (کے دوبارہ جی اٹھنے) سے ناامید ہیں (یا جیسے خود کافر اپنی قبروں میں ناامید ہیں۔ ان پر ان کے اعمال کے نتائج ظاہر ہو چکے اور اب دنیا میں واپسی ممکن نہیں)۔

الممتحنہ ۲/۷ ۸

سُوْرَةُ الصَّفِّ

مدنی چودہ آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورہ میں جنگ کے زمانہ کی احتیاط عزم اور رواداری کی تعلیم دی گئی یہاں قول و فعل کی مطابقت پر زور دیا جا رہا ہے۔ انسان وہ ہے کہ اس کے اعمال اس کے ایمان و اخلاص پر شاہد ہوں نہ کہ زبانی باتیں اور غلط دعوے۔ اللہ تعالیٰ بڑھ چڑھ کر دعوے کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس کے سب سے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو اس کی راہ میں ثابت قدم ہیں جو میدانِ جنگ میں صف آرا ہو کر دشمن کے لیے سیسہ کی دیوار بن جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے پیغمبروں کے حکم پر جان کی بازی لگا دی وہی اللہ کے مقبول بندے ہیں۔ جس نبی کی آمد آمد کا انتظار تھا، جس کی بشارت انبیاء علیہم السلام دیتے چلے آئے تھے وہ آگیا اب اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اس نورِ حق کو جھٹلائے وہ تو دینِ حق کو روشن کرنے تشریف لائے، مومنوں کو چاہیے کہ اللہ کی رحمتِ کاملہ اور فضلِ مبین سے مستفیض ہوں ان کے حکم پر جان و مال کی بازی لگائیں اور دین و دنیا کی نعمت حاصل کر لیں۔ جنت کے وارث بنیں، دنیا میں فتح و نصرت ان کے قدم چومے گی اگر حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو میری اللہ کی راہ میں مدد کرے تو حواریوں کی ایک جماعت ان کی معاون و مددگار بن گئی۔ یہ فخر سردارِ دو عالم کو ہے کہ آپ کے صحابہ میں ہر صحابی دل و جان سے آپ پر فدا تھا اور ان کے غلاموں کے غلام آج بھی اسی شہادت کے منتظر رہتے ہیں جس کا ثبوت

Marfat.com

صحابۂ کرام نے غزوات میں اور بالخصوص اصحاب بدر نے میدان بدر میں دیا، سورہ اللہ کی پاکی سے شروع ہوتا ہے اور اسی العزیز الحکیم کی زبردست حکمت کی طرف مومنوں کو توجہ دلائی جاتی ہے جس پر سورۂ حشر ختم ہوا تھا اشارہ ہے کہ تسبیح وتہلیل سے جنگ میں آؤ دیکھو اللہ کا اسم ہی مسمّٰی کی طرف کیسے لے جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○ اللہ ہی کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے (اسم ہی سے مسمّٰی کا عرفان عطا فرماتا ہے)۔

البتہ ایمان کی پہلی کسوٹی یہ ہے جو نہیں کرتے وہ مت کہو، عمل کے بغیر قول پر نہ آؤ۔

۲۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ اے ایمان والو! (ایسی باتیں زبان سے) کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

۳۔ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ○ اللہ کو یہ بہت ناگوار ہے کہ تم منہ سے وہ کہو جو کرو نہیں (یاد رہے کہ اسلام مسلمانوں کو ہر قسم کے نفاق سے نکالنا چاہتا ہے۔ اور ان کو قول وعمل کی ایک آہنی دیوار بنانا چاہتا ہے جس پر کوئی غالب نہ آسکے)۔

آیات بالا کے شان نزول کے متعلق مفسرین کا بیان ہے کہ ایک بار مسلمان جمع تھے کہنے لگے کہ اگر ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کو کیا بات سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم وہی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ باخبر کیا کہ سنبھل کر بات کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ قول وفعل میں مطابقت نہ رہ جائے اگر یہ معلوم ہی کرنا چاہتے ہو کہ اللہ کو کیا بات سب سے زیادہ پسند ہے تو سن لو۔

۴۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ○ بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح قطار باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں (سخت مضبوط اور مستحکم جیسے کفار کے مقابلہ میں اصحاب رسول)۔

تم نے موسیٰ کی قوم کو نہیں دیکھا کہ کیسی بڑھ چڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے لیکن عملی آزمائشوں میں کیسے ناکامیاب رہے بلکہ اکثر نافرمان ثابت ہوئے اور خود پیغمبر کو ان سے شکایت رہی۔

Marfat.com

٥- وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ
لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ
أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا
زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو تم مجھ کو کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو خوب معلوم ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں) پھر جب وہ کجروی اختیار کرتے رہے (اپنی ضد پر اڑے رہے موسیٰ کی بات نہ مانی تو) اللہ نے بھی ان کے دل پھیر دیئے (قبولِ حق کی صلاحیت ہی جاتی رہی) اور اللہ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

٦- وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا
بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ
أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ
قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○

اور (اسی طرح وہ واقعہ یاد کرو) جب عیسٰی ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں (جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں) میں تصدیق کرنے والا تورات کا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوش خبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہے (بمعنی محمود تعریف کیا ہوا۔ لیکن اس قوم کی بدنصیبی دیکھو کہ) پھر جب وہ (خاتم النبیین) کھلی نشانیاں (روشن دلائل اور معجزات) لے کر آئے تو (یہ لوگ) کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے۔

یا تو منہ سے یہ دعویٰ تھا کہ ہم سب کچھ اللہ کی رضا کے لیے سننے اور ماننے کو تیار ہیں یا نافرمانی کا یہ عالم رہا کہ نہ پیغمبروں کے زمانے میں ان کا کہنا مانا نہ ان کی ہدایتوں پر بعد ہی میں عمل کیا بلکہ بے انصافی اور جھوٹ کو اپنا دستور العمل بنا لیا۔

٧- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى
اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى
الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف دعوت (بھی) دی جا رہی ہو۔ اور اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھایا کرتا (وہ ہزار کوشش کریں لیکن حق چھپ نہیں سکتا، وہ خود ہی محروم رحمت رہیں گے)۔

٨- يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ
بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ

یہ (حق ناشناس، منکرِ حق) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (یعنی اپنی پھونکوں سے، اپنے پروپیگنڈے سے) بجھا دیں لیکن اللہ اپنے

Marfat.com

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ — نور (حق) کو پورا کر کے رہے گا، خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

۹- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ ع ۹

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس (دینِ اسلام) کو سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی برا معلوم ہو (اللہ کی مشیئت میں ان کا دخل نہیں وہ منہ سے جو چاہیں بک لیں لیکن یہ حق پر حجاب نہیں ڈال سکتے، یہ خود منور رہے اور عالم کو منور کر کے رہے گا)۔

دوسرا رکوع

غرض دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا تو اللہ کا کام ہے مومنوں کو بتایا جا رہا ہے کہ وہ کیا کریں کس طرح زندگی گزاریں کہ کبھی خسارہ نہ ہو، ارشاد ہوتا ہے۔

۱۰- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو آخرت کے دردناک عذاب سے بچالے۔

سُنو!

۱۱- تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ۙ

تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے (بہت معمولی سی چیز دے کر آخرت کی ابدی راحتیں خرید رہے ہو، اس سے بڑھ کر کامیابی کیا ہوگی)۔

کیونکہ اس طرح

۱۲- يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ۙ

وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جنتِ جاوداں کے پاکیزہ مکانوں میں (داخل فرمائے گا) یہی بڑی کامیابی ہے (یہی مراد کو پہنچنا ہے)۔

Marfat.com

١٣- وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○

اور (آخرت کے علاوہ دنیا میں) ایک دوسری چیز (بھی دے گا) جو تم کو محبوب ہے (یعنی) اللہ کی طرف سے (ایک مخصوص) مدد اور جلد ہی فتحیابی (عطا ہوگی) اور مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

(اللہ کے یہ وعدے پورے ہوئے اور آج بھی ہو رہے ہیں۔ جب مسلمان اللہ پر بھروسہ کر لیتا ہے تو اللہ کی نصرت ضرور ضرور آتی ہے۔ قلب کشادہ ہو جاتا ہے سینہ منور ہوتا ہے۔ دنیا قدموں کے نیچے ہوتی ہے) فتحیابی یہی ہے کہ بندۂ مومن اسلام کا پابند ہو جائے نبی کے ہر قول پر لبیک کہے اتنا تو حواریوں نے بھی کیا تھا اس قدر تو ہر مسلمان کو کرنا چاہیے۔

١٤- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي
إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ
أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ
مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت
طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ
آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا
ع ٢ ٥ ١٠ ظَاهِرِينَ ○ ع

اے ایمان والو! تم اللہ (کے دین) کے مددگار ہو جاؤ (یعنی دین حق کے معاون بن جاؤ) جیسے عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا کہ کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنتا ہے۔ حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ (کے نبی) کے معاون ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی، بالآخر وہی غالب رہے (اسی طرح تم بھی اگر اللہ پر بھروسہ کرو گے ہمت سے کام لو گے تو فتح و نصرت تمہارے بھی قدم چومے گی)۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

مدنی　　گیارہ آیتیں　　دو رکوع

سورۃ حشر میں اسماءِ حسنیٰ کا ذکر ہوا سورہ العزیز الحکیم پر ختم ہوا۔ سورۃ الممتحنہ میں عبادات اور معاشرہ کے تعلق کا بیان ہوا۔ سورۃ الصف میں مسلمانوں کو اللہ کی راہ میں صف بستہ رہنے اور اس کے حکم پر لبیک کہنے کی تعلیم دی گئی تاکہ ان کے ظاہر و باطن میں فرق نہ رہے۔ یہاں الملک القدوس

Marfat.com

کی حکمت کا ذکر ہے - بتایا جا رہا ہے کہ اجتماعی قوت کیسی ہوتی ہے، کیسے پیدا ہوتی ہے، اس کا راز کائنات ہی کی تخلیق میں مضمر ہے، جس کی محبت میں یہ کائنات یہ زمین و آسمان پیدا کیے گئے وہی نبی امی یہ رازِ حکمت بتائیں گے - ان کو بھیجا ہی اس لیے گیا کہ وہ اللہ ہی کے کلام سے اسی کے نور سے، اسی کے علم، اسی کی قدرت، اسی کی حکمت سے مومن کے قلوب کو پاک فرما کر دانائے راز بنا دیں - حکمتِ اسلامیہ سمجھا دیں - اور اسی حکمت، اسی سنت کو اصحاب کرام، تابعین، تبع تابعین اور ان کے سچے پیرو دنیا کو سمجھانے چلے جائیں - یہ اللہ کا فضل ہے یہ کتابیں پڑھنے سے میسر نہیں آتا - یہ سانچے ہیں ڈھلنے سے ملتا ہے، موت و زندگی کا راز کھل جاتا ہے - موت کا خوف سلب ہو جاتا ہے، اجتماعی زندگی کا راز آشکارا ہوتا ہے) مومنوں کو جمعہ کے دن اللہ کے سامنے صف بستہ رہ کر سربسجود ہونے کی لذت سے آشنا کیا جاتا ہے اور وہ تربیت دی جاتی ہے جو ان کو مال و دولت کی ہوس سے بالاتر بنا دے اور حصولِ معاش ان کے لیے تلاش فضل سے منسلک ہو جائے - وہ ذکر کثیر میں آ جائیں - ان کی زندگی کے ہر پہلو میں اللہ ہی ان کے سامنے رہے - یہ تصور قائم ہو کہ دنیا اللہ کے لیے برت رہا ہوں - دل میں اللہ ہی اللہ باقی رہے - یہ وہ تجارت ہے جو ہر تجارت سے بہتر ہے - گزشتہ سورہ میں میدانِ جنگ میں تجارت کے انداز سکھائے تھے یہاں محراب کی تجارت بتائی جا رہی ہے، تاکہ جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی روزی میسر ہو کہ اللہ بہترین رزق دینے والا ہے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ — جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو (سب جہانوں کا) بادشاہ (ہر کمزوری سے) پاک، زبردست حکمت والا ہے -

یہ مخلوق کی اجتماعی تسبیح ہے جو زبانِ حال و قال سے ہوتی ہے البتہ انسان کو اس حمد کے آداب سکھائے گئے ہیں، ایک احمد و محمد، حامد و محمود کے ذریعہ جو امی ہے لیکن جس کی ذات مقدسۂ اللہ کی بزرگی، اس کی عظمت، قدرت و حکمت کی آئینہ دار ہے - وہ اللہ کا منتخب کیا ہوا اللہ کا بھیجا ہوا ہے، چنانچہ ام القریٰ (مکہ) میں نبی امی کا ظہور اللہ ہی کی شان و حکمت کا کرشمہ ہے -

۲- هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ — وہی (تو) ہے جس نے (عرب کے) اَن پڑھ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں

Marfat.com

رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ

سے ایک رسول بھیجا جو (علوم باطنی سے آراستہ ہے جس کا منبع فیض خود ذات باری تعالیٰ ہے) ان (لوگوں) کو اس کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا (اور ان کے ظاہر و باطن کو سنوارتا) ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل صریح گمراہی میں تھے

۳- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور (ان موجودہ لوگوں کے علاوہ) ان میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے (یعنی موجودہ اور آنے والی تمام امتوں کے لیے اس رسولِ برحق کو مبعوث فرمایا) اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

(یہ بھی اس کی حکمت ہے کہ علماءِ دین اور اولیائے کرام پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اس منبع فیض سے فیوض حاصل کرتے رہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ہی تاقیامِ قیامت انسانوں کی رہبری کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں)۔

۴- ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

جو بات سرکارِ دو عالم کی امت کو بخشی وہ کسی امت کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ اللہ کی عطا ہے۔ جسے چاہے دے، یہ محض کتاب سے نہیں ملتی نورِ کتاب ہے، اللہ کے فرمان پر عمل سے ملتی ہے۔ امتِ مرحومہ کا مقابلہ اگلی امتوں سے ہو رہا ہے۔

۵- مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۗ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس (بارِ امانت) کو نہ اٹھایا (اس پر عمل نہ کیا ایک) گدھے کی طرح ہے جو بہت سی کتابیں لادے پھرتا ہے (لیکن اس کی طرح ان کے علم و فیض سے محروم ہے کیسی) بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا (اس کی آیات، اس کے نبی آخر الزماں پر ایمان نہ لائی بلکہ تکذیب کی، وہ محرومِ ہدایت رہی) اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

Marfat.com

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○

۶- قُلْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا اِنْ
زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

(اور اگر ان لوگوں کو اپنی صداقت کا یقین ہے تو ان سے) فرما دیجئے اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم ہی تمام لوگوں میں اللہ کے دوست ہو اور کوئی نہیں تو اپنے مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ (لیکن تم تو موت کے نام سے کانپتے ہو اپنا حشر جانتے ہو)۔

۷- وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ
اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ
بِالظّٰلِمِیْنَ ○

اور (اے رسول) وہ کبھی اپنے مرنے کی تمنا نہ کریں گے ان اعمال کے باعث جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۸- قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ
مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا
ع ۸ ۱۱ كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ع

آپ فرما دیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو (اس سے تو بچ نہیں سکتے وہ) ضرور تم کو آئے گی۔ پھر تم اس (اللہ) کے پاس لائے جاؤ گے جو تمام چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے۔ تو وہ تم کو بتا دے گا جو تم کرتے رہتے تھے۔

دوسرا رکوع

مسلمانوں کا کام ہے کہ کتاب پر عمل پیرا ہو جائیں محض اہل کتاب ہونا کافی نہ سمجھیں۔ صاحب کتاب کے نقش قدم پر چل کر نورِ ہدایت سے مستفید ہوں دوسری اقوام کی طرح مال و دولت کے لالچ میں گرفتار نہ ہوں۔ اللہ کی یاد کو مقدم جانیں، جمعہ کے دن صف بستہ ہوں اور ہر تجارتِ اخروی کو دنیاوی تجارت پر ترجیح دیں۔ اور اجتماعی یاد کا لطف اٹھائیں، وہ یاد جو ہر رزق کی ضامن ہے۔

۹- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (خطبۂ نماز) کی طرف مستعدی کے ساتھ چل دو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہے (یہ تمہارے لیے انفرادی اور اجتماعی دونوں

Marfat.com

الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

حیثیت سے فائدہ مند ہے تمہارے قلوب میں یادِ الٰہی کی عظمت آئیگی دوسری اقوام تمہارے اتحادِ فکر سے مرعوب ہوں گی)۔

١٠ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا
فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

پھر جب نماز پوری ہو چکے، تو زمین پر پھیل جاؤ (اپنے اپنے کاموں میں لگ جاؤ) اور اللہ کا فضل تلاش کرو (جس روزی جس کارِ خیر کی خواہش ہو اس کی فکر کرو) اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (اشغالِ دنیا میں یوں منہمک نہ ہو جاؤ کہ اللہ کو بھول جاؤ۔ ہر حال میں اسے حاضر ناظر جانو کہ مراد کو پہنچو)

١١ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ
قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ
اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ ع ٢ ٣ ١٢

اور (بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ) جب وہ کچھ خرید و فروخت یا تماشا ہوتے دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ (تم کس چیز کے لیے بھاگ رہے ہو یاد رکھو کہ) جو اللہ کے پاس ہے وہ ہر تماشے اور ہر تجارت سے (کہیں) بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

نماز جمعہ کی اہمیت کا بیان تھا ایک واقعہ سے اس کی اہمیت کو ذہن نشین کیا گیا، واقعہ یہ ہوا کہ حضور جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے ایک تجارتی قافلہ غلہ لے کر آگیا۔ رسم کے مطابق ان لوگوں نے نقارہ بجایا، مدینہ میں اس زمانہ میں اناج کی کمی تھی لوگ دوڑے صرف بارہ اشخاص جن میں خلفائے راشدین بھی تھے بیٹھے رہے اس وقت آیت بالا نازل ہوئی۔ سرکارِ دو عالم نے ان اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا اے بزرگ ہستیو! تمہاری وجہ سے آگ ان کے پیچھے نہ گئی ورنہ یہ کہیں کے نہ رہتے۔

یہ رسول کے زمانہ کے مومنین تھے، جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ ان واقعات کا رونما ہونا اسی لیے تھا کہ ایک بات کی اہمیت مثال کے طور پر سامنے آجائے، ان بزرگوں نے نیک نیتی سے سوچا ہوگا کہ شاید خطبہ اس قدر اہم چیز نہیں یا جو خیال کیا ہو لیکن اللہ کی طرف سے امتِ مرحومہ کے لیے یہ ایک تازیانہ ہے جس سے ایک طرف خطبہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے تو دوسری جانب کھیل و تماشا کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے کہ ہر وہ شے جو اللہ سے دم بھر کو بھی غافل کرے وہ دنیا ہے۔ ان تمام مقامات پر مسلمان کو چاہیے کہ اصل نکتہ کو سمجھیں اور صحابہ کی طرف سے قلب میں کسی قسم کی بدگمانی نہ آنے دیں۔ یہی ادب، منزلِ مراد کو پہنچنے میں معاون ہوتا ہے۔

Marfat.com

اسی تادیب کے بعد صحابہ کی وہ شان جس کا ذکر سورہ نور میں آیا بیان ہوئی ہے "رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" تاکہ لوگ یہ جان لیں کہ وہ بزرگ ہستیاں کس درجہ حکم کی پابند تھیں۔

سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ

مدنی　　گیارہ آیتیں　　دو رکوع

گزشتہ سورہ میں مومنین کا ذکر ہوا۔ کافر، یہود اور نصاریٰ کا ذکر اس سلسلہ میں آیا۔ مومن کی کیفیات، اس کی پاکیزہ زندگی، اس کی عبادت اس کی تجارت کا بیان کیا گیا تاکہ مومن اپنی منزل مقصود میں آگے ہی بڑھتا چلا جائے اور اہل دنیا کے لیے اس کی زندگی موجب ہدایت ہو لیکن ظاہری لباس، ظاہری زہد و تقویٰ کا نام ایمان نہیں۔ ایمان، اقرار اور تصدیق دونوں سے عبارت ہے۔ زبان سے کہنا اور دل سے ماننا، جن کے دل میں ایمان نے جگہ نہ پائی وہ منافق ہیں، گویا ظاہری باتوں پر بظاہر عمل کر کے مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہیں۔ ان کے دل و زبان میں موافقت نہیں۔ قول و فعل میں مطابقت نہیں۔ اس سورت میں ان منافقین کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے تاکہ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں۔ ان کے اعمال کا بیان ہے ان کی شرارتوں کا ذکر ہے ان میں سے بعض کی منافقت کا پردہ فاش کیا گیا ہے ان کا مآل بتایا گیا ہے۔ اور آخر میں مومنین کو راہ ہدایت پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ ان کا انجام بخیر ہو۔ جو لوگ اسلام کے، اللہ کی مخلوق کے درپے ہیں اللہ ان سے خوب آگاہ ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ اپنا معاملہ اللہ کے سپرد رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ○

(اے نبی کریم) جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں (لیکن یہ منافق جو کہہ رہے ہیں یہ ان کے دل کی آواز نہیں وہ ہرگز دل سے آپ کی رسالت کے قائل نہیں) اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔

۲۔ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (مسلمانوں کے متعلق طعن و تشنیع

Marfat.com

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

کرتے ہیں ان پر تہمتیں لگاتے ہیں جھوٹ باندھتے ہیں) غرض اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں (تاکہ وہ دائرۂ اسلام میں شامل نہ ہوں) کیا بُرا کام ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں ؏

٣- ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَفْقَهُوْنَ ○

(ان کی) یہ (حالت) اس لیے ہے کہ (پہلے تو) وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ تو اللہ نے (بھی) ان کے دلوں پر مُہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

٤- وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ
وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ
عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو (ان کی ظاہری شکل و شباہت یعنی) ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں اور جب وہ بات کریں تو آپ ان کی بات توجہ سے سنیں (لیکن ان کی حالت آپ سے مخفی نہیں) گویا وہ لوگ لکڑیاں ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑی کر دی گئیں (محض بے جان، خشک، زیادہ سے زیادہ جلانے کے مصرف کی ہوتی ہیں ۔ یہ منافق ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ) ہر تیز آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی پر آفت نازل ہوئی یہی (آپ کے) دشمن ہیں اس لیے ان سے (ان کی چالوں سے) ہوشیار رہیے (مسلمانوں کو ان سے بچتے رہنا چاہیئے) اللہ ان کو غارت کرے (وہ حق سے) کہاں بھٹکے پھرتے ہیں (کیا عذابِ الٰہی سے بچ سکتے ہیں ان کو جو ڈھیل دی گئی ہے وہ بھی ایک آزمائش ہے)۔

٥- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ
لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ
مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○

اور (ان کی حالت تو یہ ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے (اللہ سے) بخشش طلب فرمائیں تو (یہ گستاخی سے) سر ہلاتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ بے رُخی کرتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ منافقت ان کے دلوں میں جاگزیں ہو چکی ہے اور روگردانی اور تکبّر ان کی عادت بن گئی ہے ۔ وہ نہ اطاعتِ رسول کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ اللہ کی مغفرت کی، پھر بھی اگر آپ اپنی انتہائی

آیت نمبر (٢) حضرت شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں "اپنی مجلس میں منافق طعن و عیب مسلمانوں کا کہتے جب ان پر پکڑ ہوتی منکر ہو کر قسم کھا جاتے کہ ہم نے تو یہ بات نہیں کہی"، لیکن اسلام کی رواداری دیکھو کہ اگر ایک شخص جھوٹی قسم بھی کھائے اور صرف منہ سے اپنے کو مسلمان کہے پھر بھی اسلام اس کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔

Marfat.com

رحمت و شفقت سے ان کے لیے بخشش طلب فرمائیں تو اللہ ان کو نہ بخشے گا

۶۔ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا ان کے لئے بخشش نہ مانگیں ان کے حق میں برابر ہے اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا بلاشبہ نافرمان لوگوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔

(ایسے بے ادبوں کی مدد نہیں کرتا۔ جو حکم کا ادب نہ کرے وہ فاسق ہے۔ عبداللہ بن ابی جو بڑا منافق تھا اس نے سرکار دو عالم کی شان میں گستاخی کی لوگوں نے کہا معافی مانگ لو، وہ گستاخ بولا تم نے کہا ایمان لاؤ میں ایمان لایا تم نے کہا زکوٰۃ دو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں اس پر آیت نازل ہوئی، اور بتایا گیا کہ وہ نفاق میں پکا ہو چکا ہے اب ایسے نافرمان کے لیے ہدایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)۔

۷۔ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ○

یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں ان پر مت خرچ کرو یہاں تک کہ (وہ پریشان ہو کر خود) منتشر ہو جائیں (کہ مساکین اور مہاجرین کو رزق انصار اور مدینہ والے دیتے ہیں کہ اگر یہ ان ضروریات کے کفیل نہ ہوں گے تو وہ ان سے جدا ہو جائیں گے) حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے (روحانی اور مادّی) اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے۔

(یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب عبداللہ بن ابی نے جھوٹی قسم کھائی کہ اس نے انصار سے یہ نہیں کہا کہ اپنا مال مہاجرین پر خرچ نہ کرو اور نہ انصار کو مہاجرین کے خلاف ابھارا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا راز عام امت پر فاش کر دیا اور جس مسلمان نے حق بات بتائی تھی اس کو سب لوگوں میں سرخرو کیا)۔

درحقیقت منافق یہ نہیں جانتے کہ حقیقی مالک کون ہے اور عزت والا کون ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہا تھا کہ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل کو نکال دے گا جب یہ خبر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ کو پہنچی تو وہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ اے عبداللہ بن ابی جب تک تو یہ نہ کہے گا کہ رسول اللہ

Marfat.com

عزت والے ہیں اور تو ذلیل ہے تجھے زندہ نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی نے اپنے مُنہ سے خود کو ذلیل کہا اور رسول کریم ﷺ کے شرف و عزت کا اقرار کیا۔

۸۔ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ ع

(اور یہ منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں جو عزت والے ہیں وہ ذلت والوں کو نکال دیں گے حالانکہ (وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ خود ذلیل ہیں درحقیقت) عزت اللہ کیلئے ہے اور اس کے رسول کے لیے اور (درجہ بدرجہ) مومنین کے لیے لیکن منافقین (یہ) نہیں جانتے۔

ع ۸ ١٣

دوسرا رکوع

مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ ان کی باتوں میں نہ آئیں اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں اکثر مال کی ہوس اور اولاد کی بے جا محبت اس غفلت کا باعث ہوتی ہے۔ نیز اس دنیا میں رہ کر وہ آخرت بنا لیں کہ پھر یہ موقع نہ ملے گا۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

اے ایمان والو! (دیکھو کہیں) تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی لوگ خود نقصان اٹھانے والے ہیں (کسی دوسرے کا کچھ نقصان نہیں)۔

۱۰۔ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ○

اور (مسلمانو) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کر لو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے (اس وقت اس کو ہوش آئے) تب کہے کہ میرے رب تو نے مجھ کو تھوڑی مدت اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا۔

۱۱۔ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا

اور (اللہ کا تو یہ قانون ہے کہ) جب کسی کی مقررہ میعاد آ جاتی ہے (جس قدر

Marfat.com

جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
ع ۳/۲ ۱۴ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

عمر لکھی تھی وہ ختم ہوجاتی ہے) تو اللہ قطعاً اس کو مہلت نہیں دیتا ۔ اور (اب تمناؤں سے کچھ نہیں ہوتا) اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے (اور اگر تم کو مہلت بھی ملے تو کیا کرتے رہوگے) ۔

(اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایمان کے ساتھ حُسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین)

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

مدنی اٹھارہ آیتیں دو رکوع

دیکھو یہ ساتویں منزل کی سورتیں ہیں ۔ بظاہر چھوٹی چھوٹی لیکن اپنی معنویت اور وسعتوں میں لامتناہی ۔ بظاہر ایک معمولی عنوان ہے لیکن صرف اسی عنوان پر جس قدر غور کرو زندگی کا ہر پہلو اسی میں سمٹتا ہوا آجائے گا ۔ سورہ کا عنوان ہے التغابن ۔ تغابن کے لفظی معنی ، ہار جیت کے ہیں ۔ جھپٹ لینے کے معنی میں بھی آتا ہے گزشتہ چند سورتوں میں مومن اور یہود و نصاریٰ کا اور آخری سورت میں منافقوں کا ذکر ہوا تھا یہاں اجمالی طور پر کامیابی کے اصول بتائے جا رہے ہیں کہ خدا کی خدائی میں سب کچھ ہے ۔ یہاں باغیانہ زندگی بسر کرنا عذابِ دائمی کو مول لینا ہے ۔ اس کے ہوکر رہنا رحمت کے مستحق بننا ہے ۔ اللہ ، رسول ، اس نورِ بشر نورِ قرآن ، یعنی سیرتِ رسول اور کتاب اللہ کو اپنا ہادی بنا لو ۔ اور بازی جیت لو ورنہ بازی ہار وگے ، یہ دنیا تو اک کھیل ہے ، بھول ہے جس نے اس میں اللہ کو یاد رکھا اس نے اللہ کے کرم و فضل ، عنایات و رحمت کو جھپٹ لیا ، بازی لے گیا ، قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی ، حساب کتاب ہوگا ، یہی ہار جیت کا دن ہوگا ایمان والے جنت میں جائیں گے ، منکرِ حق سزا پائیں گے ۔

رہی دنیا کی مصیبت تو دنیا آزمائش گاہ ہے ۔ اگر یہاں تکلیف آتی ہے تو اس کے حکم سے آتی ہے ۔ اس کے رہوگے تو وہ دل میں کوئی ایسی بات ڈال دے گا کہ مصیبتوں سے کھیلتے ہوئے نکل جاؤگے ۔ یہ حق ہے ۔ ایمان و عمل سے اس کی حقیقت کو پالو ۔ دنیا میں بھی جیت تمہاری ہی ہے مومن بہر حال اللہ اور رسول کا فرمانبردار ہوتا ہے اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہے ۔ دیکھو کہیں تمہاری بیویاں تمہاری اولاد تم کو کسی آزمائش میں نہ ڈال دیں ۔ ان کی غلطیوں سے درگذر کرتے رہو اللہ بخشنے والا ہے ۔ دیکھو کہیں خود ہی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ بیوی بچوں کے لیے مال کا ادھر اُدھر سے جمع کرلینا یہ بڑی بات نہیں ، بڑی بات اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے ۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا سیکھو اور نفس کو برائی سے بچانا سیکھو ، مراد پا جاؤگے ۔ یہ خرچ نہ ہوگا اللہ کو قرض دینا ہوگا دونا چوگنا ملے گا اور اس وقت ملے گا جب تم کو اس کی اشد ضرورت ہوگی ۔ اللہ کے وسیع علم پر یقین رکھو اور سمجھ لو کہ اس کی ہر

Marfat.com

بات میں زبردست حکمت ہے۔ اسطرح یہ سورہ العزیز الحکیم پر ختم ہوا۔ زندگی کا وہ کونسا اہم پہلو ہے جس کی اجمالی اور اصولی طور پر اس میں ہدایت نہیں۔ اللہ کا کلام ہے منبع علم وفیض ہے۔ اس سورہ کا ورد رکھنے والا بھی دین و دنیا میں کامیاب رہتا ہے یہ سرکارِ دوعالم کی طرف سے بشارت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ ۫ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ — اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اسی کی حکومت ہے (اسی کی بادشاہی وہی مالکِ حقیقی) اور اسی کے لیے تمام تعریف (قولی و فعلی یا حالی) اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (جو چاہے جب چاہے جیسا چاہے کرے، صاحبِ قدرت بھی، مالک بھی، خیرِ محض بھی)۔

ظاہر و باطن کا جاننے والا، صورت و سیرت کا خالق، جو پیدا کیا خوب پیدا کیا ہے جو استعداد بخشی جو فطرتِ صالح عطا فرمائی، سب ہی خوب ہے۔ اللہ نے بندہ کو بہترین نمونہ پر بنا دیا اب تم جانو اور تمہارا کام۔

۲۔ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ فَمِنۡکُمۡ کَافِرٌ وَّمِنۡکُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ — وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا پھر تم میں سے بعض (حق ناشناس) کافر ہیں اور بعض مومن ہیں۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ

۳۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَصَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ۚ وَاِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ○ — اس نے آسمانوں اور زمین کو حق (وحقانیت) کے ساتھ پیدا کیا (ہر چیز اپنے خالق کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیتی ہے، اس کی تسبیح میں مصروف ہے) اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر کیسی اچھی صورتیں بخشیں اور اسی کی طرف (بالآخر تم کو) واپس جانا ہے۔

اور اس سے تمہاری کوئی پوشیدہ یا ظاہر بات چھپی نہیں ہے۔

۴۔ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَیَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ — وہ (خوب) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اس سے بھی آگاہ ہے جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ (تم سب کے

Marfat.com

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

دلوں کی بات بھی خوب جانتا ہے ۔

اے اہلِ مکہ

۵- اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے منکر ہو چکے ہیں پس انہوں نے (دنیا میں) اپنے اعمال (بد) کا مزہ چکھا اور (آخرت میں بھی) ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۔ (ان مغضوب اقوام کے حال سے عبرت حاصل کرو اور سمجھو کہ ان پر عذاب کیوں آیا) ۔

۶- ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○

یہ (عذاب) اس لیے (آیا) کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے لیکن وہ (یہی) کہتے کیا ہم کو (ہمارے جیسا) انسان راہِ ہدایت دکھائے گا (وہ بشر ہوتے ہوئے فوق البشر کیسے ہو جائے گا، انہوں نے خدا کا بنایا ہوا تو دیکھا خدا کا وحی پایا ہوا نہ سمجھا) پھر انہوں نے ان کو (اپنا ہادی، اپنا رہبر اللہ کا رسول) نہ مانا، اور روگردانی کی (تو اللہ نے بھی نظرِ رحمت ہٹالی) اور اللہ نے بھی بے پروائی کی اور اللہ تو بے نیاز بڑا تعریفوں والا ہے ۔

۷- زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○

کافروں کا خیال ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے آپ فرما دیجئے کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کام تم کرتے رہے تم کو جتائے جائیں گے اور اللہ کے لیے یہ بات آسان ہے (جس نے پہلے پیدا کیا اس کے لیے پھر زندہ کرنا کیا بڑی بات ہے اتنی بات کیوں نہیں سمجھتے کیوں ایمان نہیں لاتے) ۔

۸- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

پس (بھلائی اس میں ہے کہ) ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور (یعنی قرآن مجید) پر جو ہم نے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے ۔

یاد رکھو

۹- يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنْ

جس دن وہ تم کو جمع ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا وہ ہار جیت کا دن ہو گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی

Marfat.com

يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

خطائیں (اللہ تعالیٰ) دُور فرمادے گا اور اس کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان ہی باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

۱۰۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ ع

اور جن لوگوں نے کفر کیا (اللہ و رسول کو نہ مانا) اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں۔ اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے (جہاں ان کے انکار اور اعمالِ بد نے ان کو پہنچا دیا)۔

ع ۱۰ ۱۵

دوسرا رکوع

رہی دنیا کی تکلیفیں وہ ہر شخص پر آتی رہتی ہیں۔ مومن کو چاہیے کہ مصیبت کو مصیبت نہ سمجھے اللہ کا حکم جانے، اللہ ہر مصیبت دُور کر دیتا ہے۔

۱۱۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(دنیا میں) کوئی مصیبت اللہ کے اذن (اس کی مشیئت اس کے حکم) کے بغیر نہیں آتی، اور جو اللہ پر ایمان لے آتا ہے وہ اس کے دل کو (راہِ تسکین کی) ہدایت دکھا دیتا ہے (خواہ اسبابِ ظاہری سے ہو یا کیفیاتِ باطنی سے) اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے

مومن کو بہر حال اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے، اور اسی کی اطاعت کو زندگی کا مقصد سمجھنا چاہیے۔

۱۲۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○

اور (لوگو!) تم اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو اور اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف (اللہ کے احکام) واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

۱۳۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ

اللہ (ہی معبودِ برحق ہے) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو

Marfat.com

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں۔

نظر اسباب پر نہ رہے مسبب الاسباب پر رہے اور خوشی ہو یا غم اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں۔

۱۴- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے (دین کے) دشمن ہیں پس ان سے احتیاط برتو (ان کی محبت میں اللہ کو نہ بھول جاؤ نہ بات بات پر ان کی گرفت کرو) اور اگر (ان کی لغزشوں پر تم سخت گیری نہ کرو اور) ان کو معاف کر دو اور درگذر کرو اور بخش دو تو (اللہ بھی اپنی صفت مغفرت اور رحم کے ساتھ تمہاری طرف رجوع ہوگا اور) اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۵- اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو (ایک) آزمائش ہے (ان کی کیفیات کو برداشت کر کے اللہ سے غافل نہ رہنا یہ بڑی ہمت کی بات ہے) اور اللہ کے پاس (اس کا) بہت بڑا اجر ہے۔

۱۶- فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

غرض تم اللہ سے جہاں تک ہو سکے ڈرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ راہب ہو جاؤ دنیا میں رہ کر حقوق کی ادائیگی فرض ہے) اور (رسول کی باتوں کو بغور) سنو اور (ان کا حکم) مانو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور (اللہ نے) جس کو اس کے نفس کے لالچ سے بچا دیا گیا (وہی مراد کو پہنچا) یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

یاد رکھو کہ اللہ کی مخلوق پر اس کے احکام کے مطابق خرچ کرنا ہی اللہ کو قرض دینا ہے۔ اس کے لیے بڑے تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۷- اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ○

اگر تم اللہ کو اچھی طرح سے (اخلاص اور نیک نیتی سے) قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہاری کوتاہیاں بھی معاف کر دے گا اور اللہ بڑا قدردان بڑا تحمل والا ہے۔

Marfat.com

۱۸- عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ؏ ع ۲/۸ ۱۶

(اور اللہ تو) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

(وہ تمہاری حالت سے بخوبی آگاہ ہے وہ نیتوں کو دیکھتا ہے۔خوب سمجھ لو کہ نیت کی وسعت اور رفعت پر عمل کا دار و مدار ہے خواہ عمل کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ صحابہ کی زندگی، اسی خوشدلی، اخلاص اور نیک نیتی کا مرقع تھی)

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

مدنی بارہ آیتیں دو رکوع

گزشتہ رکوع میں ازواج و اولاد کا ذکر آیا اور اس سلسلہ میں ضروری باتوں کا ذکر کیا گیا، بتایا گیا کہ اپنی بیویوں کی کوتاہیوں پر تحمل سے کام لو، اگر درگذر کرو اور معاف کر دو تو اللہ تم کو معاف فرمائے گا اور تم پر مہربان ہوگا اب بتایا جا رہا ہے کہ اگر حالات ایسے ہی ہوں کہ طلاق کی صورت پیدا ہو جائے تب بھی غصہ کی حالت میں طلاق نہ دی جائے، عدت کا پاس و لحاظ رہے۔خوفِ خدا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، اللہ کے حدود بہر صورت قائم رہیں، خوفِ خدا اور حدود اللہ کی پابندی ہی فرد اور معاشرہ کی اصلاح کی کنجیاں ہیں۔انسانیت کو حیا سوز بدکاریوں اور عورتوں پر وحشیانہ مظالم سے جو چیز روکتی ہے وہ یہی خوفِ خدا ہے۔قانون کی پابندی ہی انسان کو آدابِ زندگی سکھاتی ہے اور انسان بناتی ہے۔یاد رہے کہ اللہ بے نیاز ہے اور اس کو ہر شے کا علم ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
۱- یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا
تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَلَا
یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ
بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللهِ ؕ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

اے نبی (آپ مسلمانوں سے فرما دیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے زمانہ سے پہلے ان کو طلاق دو (یعنی حیض سے قبل حالتِ طہر میں طلاق دو تاکہ تین حیض جو عدت کی مدت ہیں پورے ہوں) اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو (اس کے احکامات کا ہر حال میں خیال رکھو طلاق کے بعد عدت کے دنوں میں) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو ان کو نکال دو) اور یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا تو وہ خود اپنے حق میں ظلم کریگا (اے طلاق دینے والے) تجھے کیا معلوم اللہ اس (طلاق) کے بعد (آپس میں ملاپ کی)

Marfat.com

اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ○

کوئی صورت پیدا کر دے (شاید تم دونوں میں صلح ہی ہو جائے یا تم پھر رجوع کر لو)۔

۲- فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۬

پھر (طلاق رجعی میں) جب وہ (یعنی بیویاں) اپنی (عدت کی) مدت (ختم کرنے) کے قریب ہوں تو (عدت کے اندر) ان کو دستور کے مطابق (رجوع کر کے زوجیت میں) رہنے دو یا (عدت ختم ہونے پر) معقول طریقے سے ان کو جدا کر دو اور (اگر رجوع کر کے ان کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتے ہو تو) اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو (اس رجوع پر) گواہ بنا لو، اور (گواہوں کو یہ ہدایت ہو کہ) گواہی ٹھیک اللہ ہی کے لیے دو ان باتوں سے اسی شخص کو نصیحت حاصل ہوتی ہے جس کو اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین ہو۔

(جس کے دل میں خوفِ خدا ہی نہ ہو اس کے لیے قدرت کے بعد ظلم سے کون چیز مانع ہو سکتی ہے۔ آخر اسلام سے پہلے عورتوں کا کیا حال تھا ان پر وحشیانہ مظالم کی کیا کمی تھی سو سو بار ان کو طلاق دی جاتی لیکن ان کی گلو خلاصی نہ ہوتی، یہ اسلام کے فیوض و برکات ہیں کہ عورت کو آج عزت کا مقام حاصل ہے)

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ○

اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا رہتا ہے تو اللہ اس کے لیے (دنیا اور آخرت کے غم سے) نکلنے کی صورت پیدا کر دیتا ہے (دنیا میں اس کی روزی کشادہ کرتا ہے)

۳- وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ؕ اِنَّ

اور اس کو (وہاں سے) روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا خیال بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے (دین و دنیا سب کی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے) بے شک اللہ اپنا کام بہر حال پورا کرتا ہے (اللہ کی قدرت پابندِ اسباب نہیں، اسباب اس کے

آیت نمبر (۳) اس کو آیتِ رزق کہتے ہیں سرکارِ دو عالم نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا کے لوگ اس آیت کو محفوظ کریں تو یہ ان کے لیے کافی ہو، کشائش رزق کے لیے اس آیت کا ورد کرتے ہیں ومن یتق اللہ سے شیء قدرا تک۔

Marfat.com

اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

حکم کے تابع ہیں۔) بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

(ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے میں روزی کو بڑا دخل ہے اس لیے اس ضمن میں اس آیت کا بیان ہوا اور تین قسم کے لوگوں کا ذکر ہوا ایک وہ جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھتے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اللہ ان کی روزی کے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے جن کی ان کو خبر بھی نہیں ہوتی دوسرے وہ جو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کے لیے فرما دیا کہ اللہ خود ان کے لیے کافی ہے۔ یہ بلند مرتبہ ہے پھر ان میں سے جن کو چاہتا ہے مقامِ توکّل سے بلند فرما کر مقامِ امر میں لاتا ہے یہ خوش نصیب اللہ کے مقرب بندے ہوتے ہیں غرض ہر ایک کو اس کے ظرف کے مطابق دیتا ہے یہ اس کی تنظیم ہے اور وہ بڑا صاحبِ قدرت ہے)۔

عورتوں کے طلاق کے مسائل جاری ہیں

۴- وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝

اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں (ان کی طلاق کا مسئلہ ہو اور) اگر (ان کی عدت کے متعلق) تم کو شبہ ہو (کہ تین حیض کی گنتی کیسے پوری ہو) تو ان کی عدت تین مہینہ ہے اور ایسے ہی (یہ حکم ان کے لیے بھی ہے) جن کو ابھی حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے (یعنی بچہ پیدا ہو جائے خواہ ایک منٹ کے بعد ہو جائے یا کتنی ہی طویل مدت کے بعد ہو) اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کے کام میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔

خوفِ خدا کا ذکر بار بار کیا جا رہا ہے تاکہ معاشرتی اور ازدواجی زندگی میں اس کا خصوصی خیال رہے اسی میں دنیوی اور اخروی کامیابی کا راز مضمر ہے، اللہ تعالیٰ یہاں کام بنائے گا وہاں اجرِ عظیم سے نوازے گا۔

۵- ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور (یاد رکھو کہ) جو اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے گناہ اس سے دُور کر دے گا اور (آخرت میں) اس کو بڑا اجر دے گا۔

Marfat.com

(متقی سمجھ لیں کہ اگر رزق دنیوی نہیں بڑھتا تو رزق اخروی یقیناً بڑھتا رہتا ہے ۔)
تقویٰ پر اس خصوصی توجہ کے بعد مطلقہ عورتوں کا بیان جاری ہے تاکہ عورتوں کے جملہ معاملات
میں خوفِ خدا ہر وقت پیشِ نظر رہے ۔

۶۔ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ

(جن کو تم نے طلاق دی ہے) ان کو اپنی حیثیت (اور اپنے مقدور) کے مطابق رہنے کا گھر دو جہاں تم خود رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان پر خرچ کرتے رہو پھر اگر وہ (بچہ کو) تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کو ان کا (واجبی) حق دو اور آپس میں (بچہ کی نگہداشت یا اجرت وغیرہ کے متعلق) دستور کے مطابق مشورہ کر لیا کرو اور اگر (ابھی تک) تمہاری باہم کشمکش ہے تو کوئی اور (عورت بچہ کو) دودھ پلائے گی (تاکہ تمہاری کشمکش کا اثر بچہ کی پرورش پر نہ پڑے)۔

غرض بچہ کی پرورش کا خرچ بہر حال باپ کے ذمہ ہے اس طرح کہ

۷۔ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۧ ع ۱۷

صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت (اور مقدور) کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو (آمدنی کم ہو) اس کو چاہیے کہ جتنا اللہ نے دیا ہے اسی میں سے (بچہ کی نگہداشت پر) خرچ کرے۔ اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جتنا اس کو دیا ہے (اور جو اللہ کے احکام کی پابندی کرے گا اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ) اللہ عنقریب تنگی کے بعد فراخی عطا فرمائے گا۔

دوسرا رکوع

دیکھو عدول حکمی پر کیسی گرفت ہوئی اور فرمانبرداری پر کیا انعام ہوئے ۔ تاریخ کے اوراق

Marfat.com

اس کی دنیا میں شہادت دیں گے اور اللہ کا کلام آخرت کی سزا وجزا پر شاہد ہے اور یہ زمین وآسمان خدا کی قدرت ﷻ پر شاہد ہیں تاکہ انسان اس کی احاطتِ علمی کو سمجھے اور اس کی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنالے تو اللہ بھی اس کو رزقِ حسن سے نوازے گا۔

۸۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ○

اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکم (ماننے) سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی (یعنی ان بستیوں کے باشندے نافرمان اور سرکش ہوگئے) تو ہم نے بھی ان کا سخت محاسبہ کیا۔ اور ان کو ہم نے نرالی آفت میں مبتلا کیا (وہ سزا دی جو ان کے تصور میں بھی نہیں تھی)۔

۹۔ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ○

غرض انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھا (اور یہ تو صرف عذابِ الٰہی کا ایک نمونہ تھا حقیقی عذاب تو ان کا منتظر ہے) اور انجام کار ان کے لیے خسارہ ہی ہے۔

۱۰۔ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ○

ان کے لیے (آخرت میں) اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اے عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو (دراصل قوتِ ایمانی ہی کا نام عقل ہے اے لوگو) جو ایمان لاچکے ہو بے شک اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت (کی کتاب) بھیجی ہے۔

۱۱۔ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

(اور) ایک ایسا رسول (بھیجا ہے) جو تم کو اللہ کی روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے (اور یہ منور آیات اور یہ سراپا نورِ ہدایت کا بھیجنا اس لیے ہے) تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور (کی تجلی) میں لے آئے (اور ان کے قلوب کو بھی منور کر دے) اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

Marfat.com

اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ○

بلا شبہ اللہ نے اس (مومن) کو بہترین رزق عطا فرمایا (وہ رزق جس کی وسعت اور لذت کا احساس جنت ہی میں ہو سکے گا)۔

۱۲- اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ ع ۵ ۱۸

اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان اور انہیں کی طرح زمین بھی (اپنی ہی قدرت وحکمت سے) پیدا کی۔ ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے (اس کے صفات جمال وجلال کا یہی مظہر ہیں اور اسی کی قدرت وحکمت کے یہی کارخانے) تاکہ تم سمجھ لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے (یعنی وہ ہر شے کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے)

سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ

مدنی بارہ آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورت میں طلاق کے مسائل تھے ساتھ ہی عورتوں کے ساتھ خوش معاملگی اور حسن سلوک کا ذکر تھا یہاں متنبہ کیا جاتا ہے کہ خوش اخلاقی، دلجوئی بھی ایک حد تک ہی ضروری ہے اور امتِ محمدی کو ہدایت ہے کہ اخلاقِ محمدی سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔

اس سلسلہ میں دو واقعات کا ذکر آتا ہے ایک وہ واقعہ ہے کہ جب سرکارِ دو عالم ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں رونق افروز تھے ام المومنین نے شہد پیش کیا آپ نے نوش فرمایا، ازواج مطہرات میں ہر ایک سرکارِ دو عالم کو دل سے عزیز رکھتیں چنانچہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے حضور کا حضرت زینب کی طرف یہ التفات پسند نہ فرمایا آپ نے ان کی دلجوئی کی خاطر فرما دیا کہ میں اب شہد نہ پیوں گا ہر چند یہ صرف ازواج کی دلجوئی کے لیے تھا لیکن امت کے لیے اس میں ایک ایسی مثال قائم ہوتی جو ان پر بار ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے رسول جو چیز اللہ نے آپ پر حلال کی ہے آپ کیوں اپنے پر حرام کرتے ہیں۔ یہ اشارہ کافی تھا، دراصل یہ واقعہ بھی اس انداز سے پیش آنا اس لیے تھا کہ امت کی رہبری ہو جائے اور دلجوئی کی یہ حدیں قائم رہیں دوسرا واقعہ ماریہ قبطیہ کا آتا ہے کہ وہ آپ کے حرم میں تھیں جن کے بطن سے آپ کے بیٹے ابراہیم تولد ہوئے تھے، حضرت حفصہ کو آپ کا یہ تعلق ہی پسند نہ تھا چنانچہ آپ نے قسم کھائی کہ میں ماریہ کے پاس نہ جاؤں گا یہ بات آپ نے گو حضرت حفصہ کے سامنے کہی تھی لیکن تاکید فرمائی تھی کہ کسی سے ذکر نہ کرنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے رسول کو باخبر کر دیا اور جب انہوں نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ تم نے راز ظاہر کر دیا تو ان کو تعجب ہوا سمجھیں کہ حضرت عائشہ نے کہا ہوگا لیکن آپ نے کہا کہ مجھ کو میرے رب نے خبر دی ہے۔

ازدواجی زندگی کی پیچیدگیاں جو ہر خاندان اور معاشرہ کا جزو ہیں ان کے متعلق بھی امت کی صحیح رہبری حضور کی ازواج مطہرات کی پاکیزہ زندگی ہی سے کی گئی ہے اور انہیں سے ازدواجی زندگی کی نزاکتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور اس انداز سے آگاہ کیا گیا ہے کہ نبی کی معصومیت اور ازواج مطہرات کی محبت و اخلاص نمایاں سے نمایاں تر ہو جائے، اور امت اخلاق محمدی کے حدود سمجھ سکے۔

واضح رہے مدنی زندگی کا ہر سورہ معاشرتی زندگی کو حسن اخلاق سے آراستہ کرنے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو نمایاں کرنے میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے یہ سورت اسی نوعیت کی ہے جو ازدواجی زندگی کی نزاکتوں کو روشن بھی کرتی ہے اور ان کو برتنے کے آداب اور احتیاطیں بھی سکھاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اے نبی آپ (اپنے اوپر) وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے (اور اللہ جانتا ہے کہ یہ آپ نے ایسا محض اخلاقاً) اپنی بیویوں کی خوشی کے لیے (کیا ہے) اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اس آیت سے مفسرین میں سے بعض نے شہد کا واقعہ بعض نے ماریہ قبطیہ کا واقعہ مراد لیا ہے)۔

رہا ایسی صورت میں لوگوں کے لیے قسم توڑنے کا سوال تو

۲- قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

اللہ نے تمہاری قسموں کا تمہارے لیے کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا آقا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) بڑا حکمت والا ہے (کفارہ میں بھی بڑی حکمت ہے)۔

۳- وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ

اور (وہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ) جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات کہی پھر جب ان کی بیوی (حفصہ) نے اس کی اطلاع (دوسری بی بی حضرت عائشہ کو) دے دی اور اللہ نے یہ بات پیغمبر پر بھی ظاہر کر دی تو آپ نے وہ بات کچھ تو جتائی اور کچھ (کے بتانے) سے گریز فرمایا اخلاقاً کچھ کا ذکر نہ فرمایا تاکہ ان بی بی کو زیادہ شرمندگی نہ ہو اور بلا ضرورت

Marfat.com

فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ○

اس کا چرچا نہ ہو) پھر جب انہوں نے بی بی کو وہ بات جتائی تو وہ بولیں آپ کو کس نے بتایا۔ آپ نے فرمایا مجھے علم رکھنے والے باخبر (خدا) نے بتایا ہے۔

(یہ راز کی باتیں کیا تھیں ان میں ضروری بات کا ذکر یعنی ماریہ قبطیہ کو اپنے پر حرام کرنے کا واقعہ تمہید میں گزر چکا ہے باقی باتوں کو حضور نے راز رکھا اس کے کھوج کی ضرورت نہیں)۔

اس آیت میں حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ کو خطاب ہے

۴- اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ○

اگر تم دونوں توبہ کر لو (تو یہی مناسب ہے) کیونکہ تمہارے دل (راہِ اعتدال سے ہٹ کر ایک سمت) جھک گئے ہیں (اور عہد کر لو کہ اب ایسا نہ کرینگی) اور اگر تم دونوں رسول کے مقابلے میں ایک دوسرے کی معاونت کرتی رہیں (باہم وہ طریقہ اختیار کیا جو حضور کو ناگوار ہو) تو (یاد رکھو کہ) اللہ ان کا رفیق ہے اور جبریل اور نیک بخت ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے بھی ان کے معاون ہیں (تمہاری باہمی کارروائی سے ان کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ تم خود مصیبت میں گرفتار ہو سکتی ہو)۔

اور

۵- عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ○

اگر نبی تم سب کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ ان کا رب ان کو تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرمائے جو تم سے بہتر ہوں۔ مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، بن شوہر والیاں (یعنی بیوہ یا مطلقہ) اور کنواریاں۔

۶- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ اس (نارِ جہنم) پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے (متعین) ہیں۔ جو اللہ کے حکم کی (کسی صورت بھی) نافرمانی نہیں کرتے اور (نہ احکام کی بجا آوری میں کسی قسم کا تساہل کرتے ہیں بلکہ) جو بھی حکم دیا جائے اسے (فوراً)

Marfat.com

اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ — بجالاتے ہیں۔

اس دن کفار سے کہا جائے گا

۷۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ — اے کافرو! آج کے دن تم بہانے نہ بناؤ (آج تو) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔

ع ۱۹/۷

دوسرا رکوع

دنیا میں ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور نیک عمل کے بھی مواقع ہیں، مومنوں کو رجوع الی اللہ کی طرف دعوت ہے کہ وہ اپنا میل کچیل یہیں صاف کرلیں۔ اللہ سے گناہوں کی معافی چاہیں نیک عمل کریں اور اقوامِ عالم کی گزشتہ زندگی سے سبق لیں کہ ان میں بھی نیک مرد اور نیک عورتیں گزری ہیں اور انہوں نے اللہ کی رضاجوئی کو اپنی ہر خواہش پر مقدم رکھا ہے

۸۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ۚ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچے دل سے توبہ کرلو (یعنی گناہ کا خیال بھی نہ آئے اس میں کوئی لذت ہی باقی نہ رہے) امید ہے کہ تمہارا رب (معاف فرماکر) تمہارے گناہ تم سے دور کردے گا اور تم کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا (اس روز) ان کا نورِ (ایمان) ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتا چلا جاتا ہوگا وہ دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لیے مکمل فرمادے (عرش سے فرش تک منوّر ہوجائے سب نظر آئے) اور ہم کو بخش دے بے شک تو ہر بات پر قادر ہے۔

Marfat.com

مومنین کے مقابلہ میں کفار کا ٹھکانا دوزخ ہے بقول شاہ صاحب حضرت کا خُلق یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ ان کو اللہ فرماتا ہے کہ سختی کرو۔

۹۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ○

اے نبی کافروں اور منافقوں سے لڑیے اور ان پر سختی کیجیے (وہ یہاں بھی ذلیل ہوں گے) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۰۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ○

اللہ کافروں کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں (بظاہر نبیوں سے تعلق تھا لیکن وہ دل سے کافروں کے شریکِ حال رہیں) پھر دونوں نے ان کی خیانت (یعنی منافقت) کی پھر (کیا ہوا کیا وہ نبی کی بیوی ہونے کے باوجود عذابِ الٰہی سے بچ گئیں، ہرگز نہیں) وہ دونوں (نبی، ان کے شوہر) اللہ کے مقابلہ میں ان عورتوں کے کچھ کام نہ آئے ان (عورتوں) کو حکم ملا کہ (تم بھی) دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔

(سوچو کہ جب پیغمبر کی بیویاں اللہ کے عذاب سے اپنی منافقت کے باعث نہ بچ سکیں تو کفار اور عام منافق مردوں، عورتوں کا کیا ذکر)۔

۱۱۔ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ ○

اور (اسی طرح) اللہ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بی بی کی مثال بیان فرماتا ہے (جو ہر چند فرعون کی بی بی تھیں لیکن حضرت موسٰی اور ان کے دین کی معاون رہیں فرعون کے ہاتھوں اذیتیں برداشت کیں لیکن ایمان نہ چھوڑا) جب اس نے دعا کی (تو یہی دعا کی کہ) اے میرے رب میرے واسطے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کے (کافرانہ) عمل سے بچا لے اور مجھ کو (ان) ظالم (یعنی کافر) لوگوں سے نجات دے۔

Marfat.com

۱۲- وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ
اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ
بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ
ع وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۟ع

اور (مومنوں کے لیے دوسری مثال) مریم بنت عمران کی (ہے) جنہوں نے اپنے گریبان (یعنی عفت وناموس) کو محفوظ رکھا پس ہم نے اس میں (یعنی ان کے چاک گریبان میں جبرئیل کے ذریعہ) اپنی روح پھونک دی (جس کے باعث استقرار حمل ہوا) اور انہوں نے اپنے رب کی باتوں کو (جن کا ذکر جبرئیل نے کیا) اور اس کی کتابوں کو سچا جانا اور وہ (درحقیقت) فرمانبرداروں میں سے تھیں -

(اپنے رب کے حکم پر راضی رہیں آج بھی ان کی پاکدامانی ضرب المثل ہے) -

غرض عورتوں کو اپنے اعمال سے غافل نہ ہونا چاہیے ، امت کی عام عورتوں کو نصیحت ہے اور یہ نصیحت بھی اس سورۃ التحریم میں پوری ہے تاکہ اس کی اہمیت واضح ہو جائے لیکن یہ خوب یاد رہے کہ یہاں روئے سخن امت کی عام عورتوں ہی کی طرف ہے گو انداز بیان میں پیغمبرؐ کا ذکر آیا ہے - خیال رہے کہ یہاں فرعون کی بی بی کی مثال بھی اس لیے دی گئی ہے کہ اس کی عمومیت ظاہر ہو جائے ، اللہ تعالیٰ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ازواج مطہرات کی عظمت سے قلب کو معمور فرمائے - آمین -

Marfat.com

پارہ ۲۹

تَبٰرَكَ الَّذِىْ

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

مکی تیس آیتیں دو رکوع

یہ آخری منزل ، اللہ کے تصوراتِ ذات وصفات سے مملو ہے ۔ درمیان میں احکامات کا ذکر آتا ہے ۔ مسائل بیان ہوتے ہیں ، فرد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے فلاح و بہبود کی راہیں متعین ہوتی ہیں ۔ لیکن یہ سب کچھ اس انداز سے ہوتا ہے کہ اللہ کی وحدانیت ، اس کی قدرت وحکمت ، اس کے رسول کی عظمت اور محبت دل میں جاگزیں ہوتی جائے اور آخرت کا تصور ہر لحہ پیشِ نظر رہے کہ اللہ کے حضور جانا ہے ۔ اس سورت میں اللہ کی حکومت اور اس کی قدرت کا ذکر ہے ، تاکہ ذہن محدود سے لامحدود کا تصور کرے ۔ اور آنے والی موت کو زندگی میں ہمیشہ یاد رکھے ، تصورِ صالح سے احکام پر عمل پیرا ہو ۔ کائنات کو دیکھے تو اپنے رب کی عظمتوں کا تصور کرے ، سمجھ لے کہ یہ دنیا محض آزمائش گاہ ہے ۔ نتائج پر کامیابی کا دارومدار ہے ، نتائج آخرت ہی میں مکمل طور پر کھلیں گے ، کافر اور مومن کا فرق معلوم ہو گا ۔ اس کی شانِ رحمانیت سے کفار دھوکا کھاتے ہیں اور اپنے کو حق دار جانتے ہیں ۔ کاش وہ اپنے فرائض کو سمجھتے اور اللہ کے شکر گزار ہوتے ۔ یہ انعاماتِ زندگی ، یہ صاف وشفاف پانی جس پر زندگی کا دارومدار ہے کس کا عطیہ ہے ۔ ذرا سوچو ۔ پہلے یہ سمجھو پھر اس خُلقِ عظیم کو سمجھ پاؤ گے جس کا ذکر آگے آتا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ○ لا — بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں (کل موجودات کی) حکومت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے (اس کی قدرتِ کاملہ اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے جو اس کائنات میں نظر آتی ہے) ۔

۲۔ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط — وہی ہے جس نے موت وزندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون (تصورِ صالح کے ساتھ) اچھے کام کرتا ہے اور وہی

Marfat.com

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝

غلبہ والا ہے (اس کی پکڑ سے کوئی نکل نہیں سکتا، اپنی بادشاہی میں اپنے سے ڈرنے والے کو شرمندہ نہیں کرتا اور) بڑا بخشنے والا ہے۔

٣- الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝

اسی نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے (اے دیکھنے والے) تو (خدائے) رحمٰن کی کاریگری (اور نظام) میں کوئی فرق نہ دیکھے گا ذرا دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھ کو کہیں کوئی خلل (کوئی رخنہ) نظر آتا ہے۔

٤- ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝

(ہاں) پھر بار بار آنکھ اٹھا کر دیکھ (ہر بار) تیری نگاہ ناکام تھک کر تیری طرف لوٹ آئے گی (نہ آسمان میں کہیں شگاف ملے گا نہ نظامِ عالم میں کوئی فتور نظر آئے گا)۔

ہاں آسمان پر تجھ کو چراغاں ضرور نظر آئے گا۔

٥- وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝

اور بیشک ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے مزیّن کیا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے (وہاں سے ملائکہ شیاطین کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں) اور ہم نے ان (شیاطین) کے واسطے (آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

بظاہر دنیا میں طاغوتی قوتیں کتنی ہی ترقی کر لیں لیکن ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بھی رسوائی اور عذاب ہے۔

٦- وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور (دوزخ) بڑی بری جگہ ہے۔

٧- اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝

جب وہ اس میں جھونکے جائیں گے تو اس کا دھاڑنا (اس کا شور) سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی

٨- تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ

(ایسا معلوم ہوگا) گویا مارے غضب کے پھٹ پڑے گی۔ جب بھی اس

Marfat.com

اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ○

میں منکرین حق کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے دوزخ کے محافظ (فرشتے) پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس (اس عذابِ الٰہی اور نافرمانی سے) کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔

۹۔ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ○

وہ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا پھر ہم نے (اپنی خوئے بد کے مطابق) اس کو جھٹلا دیا، اور ہم نے (صاف) کہہ دیا کہ اللہ نے کوئی چیز (کتاب وغیرہ) نہیں اتاری (اور) تم خود ہی بڑی غلطی میں مبتلا ہو۔

۱۰۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ○

اور وہ کہیں گے کاش ہم سنتے ہوتے اور عقل سے کام لیتے ہوتے تو (آج) ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔

۱۱۔ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ○

پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے (لیکن اب اقرار کام نہ آئے گا یہی حکم ہوگا کہ) بس دوزخ والے دُور ہو جائیں (ہمارے جوارِ رحمت میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں لیکن)

۱۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ○

بلاشبہ جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں (ایک مُخبرِ صادق کے کہنے پر خدا کو مانتے ہیں۔ جو کہتا ہے اسی پر عمل کرتے ہیں اور غیب کو شہود جانتے ہیں) ان کے لیے (اللہ کی طرف سے) بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے (جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے)۔

۱۳۔ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

اور تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو بے شک وہ (تمہارے) دلوں کا راز خوب جانتا ہے (وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے لیکن تم اور تمہاری زندگی کا کوئی پہلو ظاہری یا باطنی اس سے پوشیدہ نہیں)۔

۱۴۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ
ع ۱۴ ۱ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ○ ع

بھلا جس نے پیدا کیا، کیا وہ نہ جانے گا (اس کو تو اپنے بندوں کی ہر بات کی خبر ہے) اور وہ تو بڑا باریک بیں (خوش تدبیر، باطن سے آگاہ اور ظاہر و باطن سے) بڑا باخبر ہے۔

Marfat.com

دوسرا رکوع

اس کی قدرت اور حکمت کا تصور اس کائنات سے کرو جو تمہارے سامنے ہے اور عقلِ معاد اور سمع قبول پیدا کرو اور اللہ کے غضب سے ڈرو۔

۱۵۔ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ○

وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم (وکارآمد) بنا دیا پس تم اس کے راستوں میں (آزادی سے) چلو پھرو اور اس کے (عطا کیے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ (پیو لیکن جس نے روزی دی ہے اس سے غافل نہ ہو) اور اسی کی طرف (تم کو) دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔

۱۶۔ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ○

کیا تم اس (قادرِ مطلق) سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو کہیں زمین میں دھنسا (نہ) دے تو اس وقت وہ (زمین خشیتِ الٰہی سے خود) لرزنے لگے۔

۱۷۔ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ○

یا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو گئے کہ وہ (تمہاری بداعمالیوں کے باعث) تم پر تند ہوا چلائے (جس میں کنکریاں ہوں) تب تم جانو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا (عذابِ الٰہی کسے کہتے ہیں)۔

۱۸۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ○

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ (بھی) جھٹلا چکے ہیں پھر (دیکھ لو کہ) ان پر میرا عذاب کیسا (ہولناک واقع) ہوا۔

اس کی قدرتِ کاملہ کے نمونے یہ بے شمار پرندے بھی تو ہیں۔

۱۹۔ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○

کیا انہوں نے اپنے سروں پر پرندوں کو پر پھیلائے (اُڑتے ہوئے) نہیں دیکھا جو کبھی (اپنے پروں کو) سمیٹ بھی لیتے ہیں (دیکھو) ان کو (خدائے) رحمٰن کے سوا کوئی (فضائے بسیط پر) تھامے ہوئے نہیں ہے بے شک وہ (یعنی اللہ) ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (سب اس کی نظر میں ہیں وہی ان کا محافظ وہی ان کا رازق ہے اسی کے ہاتھ میں ان کی حیات و موت ہے)۔

Marfat.com

۲۰- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝

بھلا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر (خدائے) رحمٰن کے سوا تمہاری مدد کر سکے۔ بے شک (اس کے) منکر دھوکے میں پڑے ہیں (اگر وہ اللہ کی قدرتِ کاملہ کو سمجھتے تو اس طرح نافرمانیوں میں دیدہ دلیر نہ ہوتے)۔

۲۱- اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝

بھلا وہ کون ہے جو تم کو رزق پہنچائے اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق روک لے (وہ جانتے ہیں کہ کوئی نہیں) لیکن یہ لوگ سرکشی اور نفرت میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

ایک کافر اور ایک مومن کا اندازہ اس مثال سے کرو

۲۲- اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتے پڑتے چلتا ہو وہ سیدھی راہ پر ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا ہموار راستہ پر چلا جا رہا ہو۔

اگر کافر ذرا عقل سے کام لیتے، سمع قبول پیدا کرتے تو آخرت میں ان کا یہ حشر نہ ہوتا جس کا ذکر بارہا کیا گیا ہے۔

۲۳- قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تم کو کان، آنکھیں اور دل دیئے (تاکہ تم سمع قبول اور چشمِ بصیرت پیدا کرو اور دل کو یادِ الٰہی سے معمور کرو لیکن) تم لوگ بہت کم احسان مانتے ہو (اپنی صلاحیتوں کو صحیح صرف نہیں کرتے)۔

۲۴- قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے (کہ اے لوگو! عاقبت سے غافل نہ ہو) اسی نے تم کو زمین میں پھیلایا اور (آخرت میں) تم اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے۔

۲۵- وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(یہ کافر آخرت کا مذاق اڑاتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اللہ کے روبرو کب جمع کیے جائیں گے) اگر تم سچے ہو (تو مسلمانو! اس عذابِ آخرت کو بلا کیوں نہیں لیتے)۔

۲۶- قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠

آپ فرما دیجئے (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے (وہی جانتا ہے کہ قیامت

Marfat.com

وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○
کب آئے گی۔ میں قیامت برپا کرنے نہیں آیا) اور میں تو محض واضح طور پر ڈر سنانے والا (قیامت کے حال سے آگاہ کرنے والا) ہوں۔

یہ قیامت کا مذاق اڑاتے ہیں

٢٧۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○
پھر جس وقت یہ اس وعدے (کی گھڑی) کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا یہی تو ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے (بار بار جس کو طلب کیا کرتے تھے)۔

٢٨۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○
آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو (ذرا غور تو کرو) اگر (تمہارے خیال کے مطابق) اللہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا (ہماری تمنا کے مطابق) ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو (دوزخ کے) دردناک عذاب سے کون بچائے گا (تم کو تو بہرحال اپنے اعمال کی سزا بھگتنا پڑے گی)۔

٢٩۔ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○
آپ فرما دیجئے وہی بڑا مہربان ہے (جو قادر مطلق خالق کائنات ہے) ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے پس تم کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا ہوا ہے۔

خدائی کارخانہ تمہارے سامنے ہے اور تم خالق کائنات کے منکر ہو یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔

٣٠۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ ع
آپ فرما دیجئے دیکھو تو اگر (کسی) صبح کو تمہارا پانی (جس پر تمہاری حیات کا دارومدار ہے) خشک ہو جائے (اور زمین کی تہ میں غائب ہو جائے) تو کون ہے جو یہ صاف ستھرا پانی تمہارے پاس لے آئے (کسی کے اختیار میں ہے کہ تم کو صاف ستھرا اور شیریں پانی اس فراوانی سے مہیا کر سکے؟)۔

ع ١٦/٢

سوچو اگر تمہاری زندگی کی بقا کے لیے یہ صاف و شیریں پانی ضروری ہے تو روح کی بقا اور بالیدگی کے لیے کس قدر باران رحمت کی ضرورت ہے۔ کیا رحمتِ الٰہی کے سوا کوئی تمہارے نفوس کی پاکیزگی کا سامان مہیا کر سکتا ہے۔ اگر اس پر غور کرو گے تو وحیِ الٰہی کی حقیقت، اس کی افادیت اور صاحبِ وحی کی رحمت اور ان کے انوار تم پر منکشف ہوں گے۔ اور اس ذاتِ مقدسہ، صاحبِ خُلقِ عظیم کی عظمت کا تم کو احساس ہو سکے گا جس کا ذکر اگلے سورہ میں آتا ہے۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ

مکّی باون آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورت میں اللہ کی قدرتِ کاملہ کا ذکر تھا۔ سورہ اس آیت پر ختم ہوا جس کا مفہوم تھا کہ اگر پانی خشک کر دیا جائے تو کون تم کو اس فراوانی سے پانی مہیا کر سکتا ہے۔ یہاں روحانی زندگی کی بقا اور بالیدگی کے لیے جس ابرِ رحمت، جس چشمۂ فیض کی ضرورت ہے اس کا ذکر کیا جا رہا ہے اور مضمون کی اہمیت پر قسم اس قلمِ تقدیر کی کھائی جا رہی ہے جس سے نظامِ کائنات کو بنایا گیا۔ یہ سب اس لیے ہے کہ انسانیت کو ایک نعمتِ کاملہ ایک رحمتِ جاریہ سے سرفراز کیا جائے۔ یہ نعمت، رسالت اور نبوت ہے۔ اور اسی ذاتِ مقدسہ کا یہاں ذکر ہے جس پر نبوت و رسالت کو ختم کیا گیا جنکو مالکِ خُلقِ عظیم بنا کر بھیجا گیا اور انسانیت کو آگاہ کر دیا گیا کہ انہیں کے اسوۂ حسنہ کو کسوٹی بنا کر اپنے عقائد، اخلاق اور اعمال کی جانچ کر لیں، جو جس قدر ان سے قریب ہے اسی قدر خوش نصیب ہے جتنا ان سے دُور ہے اتنا ہی محروم و بدنصیب۔ رہبرِ صادق، تمہارے آقا، سرورِ کائنات، سراپا رحمت ہیں ان کی محبت ان کی اتباع تمہاری تقدیر سنوار دے گی۔ وہ تم کو اللہ والا بنا دیں گے (انشاء اللہ) اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان کیا۔ وہ یہاں بھی گمراہ رہا وہاں بھی محرومِ نعمت رہے گا۔ اس سلسلہ میں کفار کی خصلتوں کا بیان بڑی وضاحت سے کیا گیا ہے۔ ان کے زعمِ باطل اور کج بحثیوں کو کھول کر بیان کیا گیا ہے تاکہ ہر مومن ان کیفیات سے بچتا رہے۔ آخر میں حضور کو پھر تسلی دی جاتی ہے کہ آپ کفار کی گستاخیوں پر صبر کریں، ان کو اپنا حال خود معلوم ہو جائے گا۔ غرض کہیں مثالوں کے ذریعہ کہیں تنبیہ کے طور پر اللہ اپنے رسول کا مقام سمجھا رہا ہے جس کی تمام زندگی عبدیت کا نمونہ بنی ہوئی ہے، اللہ کے اخلاق سے آراستہ، اس کی یاد میں سرشار، تاکہ دنیا دیکھ لے کہ خلاصہ کائنات، مظہرِ حق کیسے ہوتے ہیں وہ مامون ہوتے ہیں، دنیا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی البتہ وہ دنیا کے لیے وسیلۂ فیض ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ نون، قسم ہے قلم کی اور (قسم ہے) ان (فرشتوں یا اہلِ قلم) کے لکھنے کی۔

ن حروفِ مقطعات سے ہے مفسرین نے ن سے دوات مراد لی ہے۔ اس سے نور کی روشنائی

Marfat.com

اور قلم نوری بھی مراد ہو سکتا ہے جس سے لوحِ محفوظ پر قلمِ تقدیر سے لکھا گیا، گویا ابتدائے آفرینش
سے اس وقت تک اور تا قیامت کائنات کی ہر شے اس حقیقت کی تصدیق کرتی رہے گی کہ

۲۔ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝
آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں (جیسا کہ یہ کفارا در قریش بکہ بکا کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ بلند ترین مقام پر فائز ہیں)

۳۔ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝
اور بے شک آپ کے لیے (ایسا) اجر ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں (آپ کا ثواب جاری ہے۔ آپ کا حکم چلتا رہے گا آپ کا دین پھیلتا ہی رہے گا، آپ کی سعی بارآور ہوتی رہے گی آپ کی امت آپ پر جان دے گی اللہ کے یہاں ان سب کو اجر ملے گا)۔

۴۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝
اور یقیناً آپ کا خُلق عظیم الشان ہے۔

۵۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝
پس (اس حقیقت کو) عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے (جن کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں)

۶۔ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝
کہ تم میں (واقعی) دیوانہ کون تھا۔

کفارِ مکہ پر عذاب آئے گا اور جو حقیقت نظروں سے پوشیدہ ہے آشکارا ہو جائے گی۔

۷۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝
بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون راہِ راست سے بہک چکا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر (قائم) ہے۔

۸۔ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝
پس (یہ لوگ تو آپ سے خوامخواہ الجھ رہے ہیں) آپ ان جھٹلانے والوں کی بات نہ سنیں۔

۹۔ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝
(اور) ان کی تو یہی آرزو ہے کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو یہ بھی نرمی (اور چاپلوسی) پر اتر آئیں (گویا امت کو یہ ہدایت ہوئی کہ وہ منصب تبلیغ پر نہ صرف قائم رہے بلکہ کفار کو کسی قسم کی ڈھیل بھی نہ دے جس سے وہ کوئی فائدہ اٹھا سکیں)۔

۱۰۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝
اور آپ کسی قسمیں کھانے والے ذلیل (جھوٹے) شخص کی باتیں نہ مانیں

۱۱۔ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝
جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے

Marfat.com

۱۲۔ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ۙ

جو نیک کام سے لوگوں کو روکتا ہے حد سے بڑھا ہوا بدکار ہے ،

۱۳۔ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ۙ

جو بدزبان ہے ، اس پر طرہ یہ کہ (انہیں خصلتوں کے باعث) بدنام (اور عالم میں اپنی حرکتوں کی وجہ سے رسوا ہے) ۔

۱۴۔ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیۡنَ ؕ

(یہ زعم اور گھمنڈ کافر کو) اس لیے ہے کہ وہ مال و اولاد والا ہے ۔

۱۵۔ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ○

(اس کی حالت تو یہ ہے کہ) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں (قصے) ہیں (ان کو حقیقت سے کیا واسطہ) ۔

کافروں کی خصلت کا بیان اس سختی سے ہوا کہ ان کی باتوں سے دل متنفر ہو جائیں اور ان کی خصلتوں کا کوئی شائبہ بھی مومن کے قلب میں پیدا نہ ہونے پائے ۔ کفار میں عموماً یہ کیفیات پائی جاتی ہیں بعض میں سب بعض میں چند ۔ ممکن ہے دنیا میں کافر کو فوراً سزا نہ ملے لیکن وہ عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتا یہاں وہ بڑی ناک والا بنتا ہے ۔

۱۶۔ سَنَسِمُہٗ عَلَی الۡخُرۡطُوۡمِ ○

ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے ۔

(دنیا میں بھی اس کو ذلیل کریں گے اور آخرت میں بھی اس سونڈ نما ناک والوں کو عذاب دیں گے ، کفارِ مکہ میں ایک کافر میں یہ تمام صفات تھے جن کا ذکر آیاتِ بالا میں ہوا اس کا نام ولید بن مغیرہ تھا جو قریش کا سردار تھا ۔ کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک بھی کٹ گئی تھی) ۔

مال و اولاد کی کثرت لوگوں کو دھوکہ میں نہ ڈالے ایسا تو پہلے بھی ہو چکا ہے کہ لوگ مال و متاع کے زعم میں رہے لیکن وہ آزمائش کے وقت ان کے کچھ کام نہ آیا ۔

۱۷۔ اِنَّا بَلَوۡنٰہُمۡ کَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَیَصۡرِمُنَّہَا مُصۡبِحِیۡنَ ۙ

ہم نے ان کی (بھی) اسی طرح آزمائش کی ہے جیسے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جنہوں نے قسم کھائی کہ وہ (کل) صبح ہوتے ہی اس کے پھل توڑ لیں گے ۔

۱۸۔ وَ لَا یَسۡتَثۡنُوۡنَ ○

اور (اپنی تدبیر پر ان کو ایسا یقین تھا کہ کسی استثنا کا بھی گمان نہ آیا) انشاء اللہ بھی نہ کہا ۔

Marfat.com

واقعہ یوں ہوا کہ پانچ بھائی تھے ان کے باپ نے ترکہ میں ایک میوہ کا باغ چھوڑا تھا۔
اس کی کھیتی اور آمدنی سے سارا خاندان آسودہ حال تھا، باپ کی عادت تھی کہ جس دن کھیتی کٹتی
میوہ توڑا جاتا مساکین اور فقراء جمع ہو جاتے، وہ ان سب کو کچھ نہ کچھ ضرور دیا کرتا تھا اسی سے
برکت تھی، باپ کے مرنے کے بعد بیٹوں نے سوچا کہ بہت کچھ مال تو فقیر ہی لے جاتے ہیں کیوں نہ
علی الصباح جا کر میوہ توڑ لیں اور صبح تک گھر لے آئیں تاکہ فقیروں کو دینے سے بچیں۔ اس تدبیر
پر ان کو ایسا یقین ہوا کہ اس پر نظر ثانی کی بھی ضرورت نہ سمجھی اور نہ حالات کے تغیر و تبدل کا خیال آیا۔

۱۹۔ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ○ — پھر اس (باغ) پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھر جانے والی (آفت ناگہانی) پھر گئی اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے (ان کو اس عذاب الٰہی کی خبر تک نہ ہوئی)

۲۰۔ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ○ — پھر صبح تک وہ (باغ) ایسا رہ گیا جیسے کٹا ہوا کھیت

۲۱۔ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ○ — پھر علی الصباح وہ ایک دوسرے کو پکارنے (اور کہنے) لگے

۲۲۔ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ○ — کہ (بھائیو) اگر تم کو (پھل) توڑنا ہے تو اپنے کھیت پر سویرے ہی سویرے چلے چلو۔

۲۳۔ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ○ — غرض وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے

۲۴۔ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ○ — کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس کوئی محتاج آنے نہ پائے۔

۲۵۔ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ○ — اور اپنی قدرت (وتدبیر) پر نازاں لپکتے ہوئے سویرے ہی جا پہنچے۔

وہاں تو کھیتی و باغ کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔

۲۶۔ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ○ — پھر جب (وہاں پہنچے اور) اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ (غالباً) ہم راہ بھول گئے (غلط مقام پر آ گئے)

لیکن بغور دیکھا تو بولے جگہ تو بے شک یہی ہے

۲۷۔ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ — بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔

Marfat.com

منجھلے بھائی نے جس نے ان کی رائے سے اتفاق نہ کیا تھا اور مشورہ دیا تھا کہ اللہ کو نہ بھولو، خیرات کرتے رہو اسی میں برکت ہے لیکن انہوں نے اس کی نہ سنی تھی اور وہ چپ ہو کر ساتھ ہو لیا تھا غرض

۲۸- قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○

ان میں سے جو اعتدال پسند تھا بولا، میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ (اللہ کو نہ بھولو اللہ نے جو دیا ہے اس میں سے دو) اس کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے۔

(معلوم ہوا کہ استعداد، مال اور صلاحیت کے صحیح مصرف کو بھی تسبیح کرنا کہتے ہیں)

ان کو اپنی غلطی پر ندامت ہوئی لیکن وقت نکل چکا تھا

۲۹- قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

وہ بولے پاک ہے ہمارا پروردگار۔ بے شک ہم ہی خطاوار تھے۔

۳۰- فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ○

پس (جیسا کہ بالعموم ایسے موقع پر ہوتا ہے) یہ لوگ ایک دوسرے پر الزام رکھنے لگے۔

پھر سب نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور

۳۱- قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○

بولے ہماری شامت کہ ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے (ہمارا ہی قصور تھا)

۳۲- عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ○

شاید ہمارا رب (ہماری ندامت قبول فرمائے اور) اس سے بہتر (باغ) ہم کو بدلے میں دے۔ ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں (اسی پر آسرا لگاتے ہیں)۔

دیکھو دنیا کی ایک معمولی مصیبت کو کوئی ٹال نہ سکا، ذرا آخرت کے عذاب کا تصور کرو، اسے کون ٹال سکے گا جس نے یہاں رحمت کو نہ پہچانا وہ وہاں بھی محروم رحمت ہی رہا۔

۳۳- كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ

(دنیا میں) آفت یوں ہی (آتی) ہے اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر

Marfat.com

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع

ہوگا کاش ان (لوگوں) کو سمجھ ہوتی (اور دنیا میں عقل سے کام لیتے مدہوشوں کی طرح منہ میں جو آیا بکا نہ کرتے)۔

دوسرا رکوع

بھلا متقیوں کا ان کافروں سے کیا مقابلہ۔ ایک فرمانبردار، دوسرا گنہگار۔ غلط فہمیوں میں مبتلا نہ ہو حقیقت کو سمجھو۔

۳۴۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

بیشک پرہیزگار بندوں کے لیے ان کے رب کے یہاں نعمت کے باغ ہیں۔ (مومن و کافر برابر ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے)

۳۵۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝

تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کردیں گے۔

۳۶۔ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ ج

تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔

۳۷۔ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ لا

کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو۔

۳۸۔ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ ج

(پھر تو) یقیناً اس میں تم کو اپنی پسندیدہ باتیں مل جاتی ہیں۔

۳۹۔ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ ج

یا تم نے ہم سے قیامت تک کے لیے قسمیں لے رکھی ہیں؟ کہ جس چیز کا تم حکم کروگے وہ تم کو ملے گی (جس طرح اس وقت عیش ہے یہ عیش قیامت تک حاصل رہے گا)۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ کسی کتاب میں ایسا لکھا ہو سکتا ہے نہ اللہ سے اس طرح کی کوئی قسم لے سکتا ہے دولت کے نشہ میں دماغ البتہ بگڑ جاتا ہے۔

۴۰۔ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ ج

ان سے پوچھیے ان میں کون اس (دعوے کی صداقت) کا ذمہ لیتا ہے (اور وہ اپنے ان معبودوں کو بھی لے آئیں جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں)۔

۴۱۔ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝

کیا ان کے کوئی شریک ہیں (جن پر ان کو ناز ہے اور جن کو یہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں)۔ اچھا تو اپنے ان شریکوں کو (بھی) لے آئیں اگر وہ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں۔

ان بدنصیبوں کو اپنا حشر اس سخت ہم کی گھڑی میں معلوم ہوگا

Marfat.com

۴۲- یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّیُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ۙ○

جس دن ساق سے پردہ اٹھایا جائے گا (یعنی پروردگار تجلی فرمائیگا) اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا (تو جو لوگ پروردگار کو پروردگار سمجھتے ہیں وہ سجدہ میں گر جائیں گے اور جو نہیں مانتے وہ جھک ہی نہ سکیں گے) پھر یہ لوگ (سجدہ) نہ کرسکیں گے۔

۴۳- خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ وَقَدۡ کَانُوۡا یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ وَہُمۡ سٰلِمُوۡنَ ○

ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ (ان کے سجدہ نہ کرسکنے کی وجہ یہ ہے کہ جب دنیا میں) ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ اس وقت اچھے خاصے تھے (انہوں نے سجدہ نہ کیا)

(اگر دنیا میں ان لوگوں نے اپنے پروردگار کو سجدہ کیا ہوتا تو آج یہ محرومی نہ ہوتی اس استعداد و صلاحیت کی پرورش دنیا میں نہ کی اب وہ استعداد ہی باقی نہ رہی)۔

اے رسول آپ ان کافروں کی اصلاح کے لیے مضطرب نہ ہوں ان کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے

۴۴- فَذَرۡنِیۡ وَمَنۡ یُّکَذِّبُ بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ ؕ سَنَسۡتَدۡرِجُہُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۙ○

پس آپ مجھ کو اور جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ان کو (آخری فیصلہ کے لیے) چھوڑ دیجیے، ہم ان کو آہستہ آہستہ (جہنم کی طرف) لیے جا رہے ہیں اس طرح کہ ان کو خبر بھی نہیں (یہ اپنے عیش میں مگن ہیں جب عذابِ عظیم دیکھیں گے تب ہوش آئے گا یہ سمجھانے سے سمجھنے والے نہیں)

۴۵- وَاُمۡلِیۡ لَہُمۡ ؕ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ○

اور میں (دنیا میں) ان (کفار) کو ڈھیل دیئے جاتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) بے شک میری تدبیر بڑی مستحکم ہے (وہ مجھ سے بچ کر نہ جا سکیں گے)

آپ کی تبلیغ ان پر ہمیشہ گراں گزرتی ہے

۴۶- اَمۡ تَسۡـَٔلُہُمۡ اَجۡرًا فَہُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ○ؔ

کیا آپ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں (اور ایمان لانے سے بھاگتے ہیں)۔

آیت ۴۲ - ساق - پنڈلی کو کہتے ہیں - اور یہ کوئی خاص صفت ہے جس کو کسی مناسبت سے ساق فرمایا گیا - ایسے ہی جیسے قرآن میں "ہاتھ" آیا ہے۔

Marfat.com

۴۷- اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ○

یا ان کے پاس غیب کی خبر (آتی رہتی) ہے کہ وہ اس کو لکھ لیتے ہیں۔

گویا ان کا بھی کوئی سلسلۂ وحی ہے۔ ان کا جھوٹ بے شک اس حد پر پہنچ چکا ہے کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ کر تبلیغ سے کنارہ کشی کی جائے لیکن آپ ایسا نہ کریں گے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔

۴۸- فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ○

پس آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی کے پیٹ میں جانے والے (یونس) کی طرح نہ ہو جائیے (جو گھبراہٹ کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے اور) جب انہوں نے (اپنے رب کو) پکارا اور بلا انتظار حکم روانہ ہو گئے) اس حال میں کہ وہ غم و غصہ سے گھٹ رہے تھے،

۴۹- لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○

اگر ان کے رب کی رحمت ان کی دستگیری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور ان کا حال بُرا ہوتا۔

لیکن ابتلا اور آزمائش کے وقت بھی اللہ کا فضل و کرم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہر حال میں اس کی اعانت ان کے ساتھ ہوتی ہے

۵۰- فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○

پھر (بھی) ان کو ان کے رب نے (اپنی عنایات خاص کے لیے) منتخب فرمایا اور ان کو (اپنے برگزیدہ) نیک بندوں میں (شامل) رکھا۔

اس واقعہ کے ذکر سے درحقیقت امت محمدیہ کو منازلِ تبلیغ کی دشواریوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور ان کی ڈھارس بندھائی گئی ہے کہ حق کی راہ میں آزمائشیں بھی ہیں اور دشواریاں بھی لیکن طاغوتی قوتیں حق کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

۵۱- وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا

اور کافر جب قرآن کو سنتے ہیں (تو تیز نگاہوں سے آپ کو گھورتے ہیں اور) یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کو اپنی نظر سے پھسلا دیں گے (یعنی

Marfat.com

سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ آپ کو جادۂ صبر و استقلال سے ڈگمگا دیں گے لیکن جب ان کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں اس وقت ان کو اور جھنجھلاہٹ اور غصہ آتا ہے، اور کہتے ہیں کہ وہ مجنون ہے۔

اس میں جنون کی کیا بات۔ یہ تو تعلیم قرآن ہے۔

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع ۲ ۵۲-۱۹ اور یہ (قرآن) تو سب جہان والوں کے لیے نصیحت (اور سرچشمۂ یادِ الٰہی) ہے۔

(اس کو بے معنیٰ کتاب سمجھنا یا صاحب قرآن کی شان میں کوئی گستاخی کرنا، خود ہی دیوانگی ہے عقل والوں کے لیے یہ دونوں چشمۂ علم و معرفت اور سرمایۂ فیوض و برکات ہیں۔ وہ انہیں سے یادِ الٰہی کا درس لیتے اور اپنی مراد کو پہنچتے ہیں)۔

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

مکّی باون آیتیں دو رکوع

سورۂ ملک میں اللہ کی قدرت و حکمت کا، سورۂ قلم میں، رسولِ کریم کی عظمت کا بیان تھا اس میں کفار کے انجام کا ذکر ہے تاکہ مومن ان کی خصلتوں سے اور کج بحثی سے آگاہ رہیں اور دامنِ رحمت سے لگے رہیں۔ ساتھ ہی اس میں آخرت کا بھی ذکر ہے جس کو مومن ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ ساعت جس کا واقع ہونا حق ہے یا وہ ساعت جس سے ڈرنا ضرور ہے اہلِ حق کے لیے اس کا ہونا ایماناً یقینی اور لابدی ہے اور باطل والوں کے لیے بھی حقیقتاً وہ واقع ہو کر رہے گی، اس کی کیفیات کو تصور سے نہیں پایا جا سکتا، جھٹلانے سے اس کے وقوع پذیر ہونے میں فرق نہیں آتا، جن قوموں نے اس کو جھٹلایا ان کی تاریخ دنیا کی نظروں کے سامنے ہے۔ فرمایا کہ یہ گھڑی اس وقت آئے گی جب صور پھونکا جائے گا، ہر شے ریزہ ریزہ ہو جائے گی، آسمان کی بلندیاں پستی میں تبدیل ہو جائیں گی۔ مخلوق اپنے رب کے سامنے ہوگی اور نامۂ اعمال ان کے ہاتھوں میں ہوگا۔ ہر ایمان والے کو اللہ، رسول اور آخرت پر ایمان لانے اور نیک عمل کرنے کا ثمرہ ملے گا۔ منکرینِ حق تکذیبِ حق کی سزا پائیں گے، اعترافِ گناہ اس دن کام نہ آئے گا۔ یاد رکھو حقائق کا احساس دو ہی صورتوں سے ممکن ہے ایک حواسِ خمسہ سے اور دوسرے خبر سے۔ مخبرِ صادق کے باور پر باور کرو یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ جو جبریل کے ذریعہ رسولِ کریم پر نازل ہوا ہے۔ اس پر شعر و شاعری

Marfat.com

کا دھوکا نہ کھاؤ، یہ جذبات میں نہیں بہاتا یہ تم کو حال میں رکھتا ہے حقائق بیان کرتا ہے ۔ نہ اس میں تصرف ممکن ہے نہ کوئی اس کو بدل سکتا ہے ۔ اہلِ دل اس سے معرفتِ الٰہی حاصل کرتے ہیں شقی القلب اس کی تکذیب کرتے اور حسرت و پشیمانی مول لیتے ہیں ۔ ایمان والو! جب یہ جان لیا تو اس سے بہتر شغل کیا ہے کہ اللہ کی یاد میں مصروف رہا جائے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ اَلۡحَآقَّۃُ ○ — وہ جس کا ہونا برحق ہے (جس کا ہونا روزِ ازل سے علم الٰہی میں ثابت و مقرر ہو چکا ہے)۔

۲۔ مَا الۡحَآقَّۃُ ○ — (جانتے ہو کہ) وہ واقع ہونے والی چیز کیا ہے ۔

۳ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ○ — اور (اے مخاطب) تجھ کو کیا خبر کہ وہ ہو کر رہنے والی چیز کیا ہے

دیکھو

۴۔ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ○ — ثمود و عاد (دونوں قوموں) نے اس دل ہلا دینے والی (قیامت کی گھڑی) کو جھٹلایا

۵۔ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ○ — پس (قومِ) ثمود، تو وہ ایک سخت چنگھاڑ (ایک وحشت ناک آواز) سے ہلاک کر دیئے گئے

۶۔ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُہۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ○ — اور رہی (قومِ) عاد تو وہ ایک نہایت تند و تیز (اور) سخت ہوا سے تباہ کر دیئے گئے

۷۔ سَخَّرَہَا عَلَیۡہِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡہَا صَرۡعٰی ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ○ — جس کو اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک متواتر مسلط رکھا پھر (اے مخاطب اگر) تو ان لوگوں کو اس (آندھی) میں دیکھتا تو ان کو ایسا گرا ہوا پاتا جیسے کھجور کے (بے حس و حرکت) کھوکھلے تنے (پڑے ہوتے ہیں)۔

ان کو جس قوت پر ناز تھا وہ ان کے کچھ کام نہ آسکی البتہ ان کے ڈھانچے ایک نشانِ عبرت

Marfat.com

بن کر رہ گئے)

۸ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ○ پھر کیا تو ان میں سے کسی کو (آج) بچا ہوا دیکھتا ہے۔

وہ سب کے سب تباہ ہوئے۔ یہ ہے جھٹلانے والوں کا حال، اور عاد و ثمود پر کیا موقوف ہے جس نے بھی انکارِ حق کیا اس کا یہی حال ہوا۔

۹۔ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ○ اور فرعون اور جو (منکرینِ حق) اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ جن کی بستیاں الٹ دی گئی تھیں سب ہی نے بڑی بڑی خطاؤں کا ارتکاب کیا تھا۔

۱۰۔ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ○ پس ان (سب) لوگوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی، تو اللہ نے ان کو ایسی مصیبت میں مبتلا کر دیا جو بڑھتی ہی چلی گئی۔

لیکن جہاں تک حق پرستوں کا تعلق تھا تو

۱۱۔ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ○ جب پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا

۱۲۔ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ○ تاکہ اس (واقعہ) کو ہم تمہارے لیے باعثِ نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں۔

یہ دنیا میں سزا و جزا تھی اب قیامت کا ذکر آ رہا ہے۔

۱۳۔ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ پھر جب صور میں ایک بار پھونک مار دی جائے گی (یعنی پہلی بار جب صور پھونکا جائے گا)

۱۴۔ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پھر ایک بارگی (پٹک کر) ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے

۱۵۔ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ پس اسی وقت وہ جس کا ہونا یقینی ہے واقع ہو جائیگی (یعنی قیامت برپا ہوگی

۱۶۔ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ اور آسمان پھٹ جائے گا پھر اس دن وہ بالکل بودا (بے حقیقت) ہو جائیگا (جوشان، جو بلندی، جو قوت اس وقت آسمانوں پر نظر آتی ہے وہ پاش پاش

Marfat.com

ہو جائے گی)۔

۱۷۔ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ

اور (جب آسمان پھٹنا شروع ہو گا تو) فرشتے اس کے کناروں پر ہو جائیں گے اور آپ کے رب کے عرش (قدرت) کو اس دن آٹھ افرشتے اپنے اوپر اُٹھائے ہوں گے ۔

(چار فرشتے وہ جو تخت رحمانیت کے حامل تھے اور اب چار وہ بھی ہوں گے جو شانِ رحیمیت کے متحمل ہوں گے اس دن ظاہر و باطن، غیب و شہود دونوں حقیقتیں جو دراصل ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں نظروں کے سامنے ہوں گی)۔

۱۸۔ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○

(لوگو) اس دن تم (اللہ کے روبرو) حاضر کیے جاؤ گے تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی

۱۹۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ○ ج

پھر جس کو اس دن اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ (دوسروں سے خوش ہو کر) کہے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ (دیکھو اللہ نے کیسا فضل فرمایا، مجھ کو دنیا میں کیسی ہدایت دی)۔

۲۰۔ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ○ ج

مجھے (دنیا ہی میں) یقین تھا کہ ایک دن (میرا حساب کتاب ہونے والا ہے) میرا نامۂ اعمال مجھے ملے گا

۲۱۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ ۙ

پس (آخرت میں) وہ خاطر خواہ زندگی بسر کرے گا

یعنی

۲۲۔ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ ۙ

جنت کے عالی شان باغ میں ہو گا

۲۳۔ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ○

جس کے میوے (پک کر) جھکے ہوئے ہوں گے (گویا توڑنے کی دعوت دے رہے ہوں گے اور اتنے قریب ہوں گے کہ آسانی سے توڑے جا سکیں۔)

۲۴۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○

(ان سے کہا جائے گا کہ اب جنت میں) خوب لطف سے کھاؤ پیو یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو تم گزشتہ دنوں میں بھیج چکے ہو۔

۲۵۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ

اور جس کو اس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا،

Marfat.com

فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ؕ
کاش مجھے میرا نامۂ اعمال دیا ہی نہ جاتا

۲۶۔ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ؕ
اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے ۔

۲۷۔ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ؕ
اے کاش (میری) موت (ہمیشہ کے لیے) مجھے ختم کر گئی ہوتی ۔ (کہ یہ روز دیکھنا ہی نہ پڑتا) ۔

۲۸۔ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ؕ
(افسوس) میرا مال بھی میرے کچھ کام نہ آیا ۔

۲۹۔ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ؕ
مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی ۔

۳۰۔ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ۙ
(حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو پھر زنجیر میں جکڑ دو ۔

۳۱۔ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ۙ
پھر دوزخ (کی آگ) میں اسے جھونک دو ۔

۳۲۔ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ؕ
تو پھر (اس دوزخ میں بھی) ایک زنجیر سے جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو (کہ وہاں حرکت بھی نہ کرسکے ۔ ستر گز سے قیامت کے ستر گز یا بہت بڑی زنجیر دونوں مراد ہو سکتے ہیں صحیح علم اللہ ہی کو ہے ۔ یہ سزا اسلیئے دو)

۳۳۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ۙ
کیونکہ وہ خدائے بزرگ و برتر پر ایمان نہیں رکھتا تھا ۔

۳۴۔ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ؕ
اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا (نہ اس نے اللہ کے حقوق ادا کیئے نہ اس کے بندوں سے ہمدردی کی) ۔

۳۵۔ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ۙ
پس آج اس کا بھی یہاں کوئی ہمدرد نہیں ۔

۳۶۔ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ۙ
اور اس کے لیے کوئی غذا بجز زخموں کے دھووَن کے نہیں

۳۷۔ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ع
جس کو سوائے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا ۔

دوسرا رکوع

بتایا گیا کہ قیامت میں کوئی راز راز نہ ہوگا، غیب و شہود کا فرق مٹ چکا ہوگا، یہاں

Marfat.com

پروردگارِ عالم غیب و شہادت کی قسم کھا رہا ہے ۔ قسم اس بات پر کہ قرآن جو سرکارِ دو عالم کی زبان سے پہنچ رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے کسی شاعر کی جذباتی اور خیالی باتیں نہیں ۔ اللہ کی یاد اللہ کا ذکر ہے ۔ ذکر میں لاتا ہے اللہ کا نازل کیا ہوا ہے ۔ اہلِ ایمان کا اس پر یقین کامل ہے ان کا مشغلہ اللہ کا ذکر اللہ کی یاد ہے ۔

۳۸۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ — پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو

۳۹۔ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ — اور جو چیزیں تم نہیں دیکھتے (ان کی بھی قسم)

۴۰۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ — کہ یہ (قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کا) کلام ہے (جو نبی کریم پر نازل ہوا اور) ایک بزرگ پیغامبر کا (یعنی جبریل امین کا لایا ہوا ہے)۔

۴۱۔ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ — اور یہ کسی شاعر کا کلام (اس کے تصور کی جولانیاں) نہیں (لیکن) تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔

(تصورِ صالح کی ایک جھلک تو محسوس کرتے ہو لیکن اس پر تم کو قیام و قرار نصیب نہیں ہوتا جو نجات کے لیے ضروری ہے)۔

۴۲۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ — اور یہ کسی کاہن کا (بھی) کلام نہیں (جس کو بعض جزوی باتوں کا کسی طرح علم ہو جاتا ہے لیکن اس علم کا کلامِ معجز نظام سے کیا تعلق) ۔ تم بہت کم دھیان دیتے ہو (بہت کم سوچتے سمجھتے ہو ۔ ذرا غور کرتے تو اس کلامِ الٰہی کے متعلق ایسی غلط قیاس آرائیاں نہ کرتے)۔

دیکھو

۴۳۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ — یہ (تو) پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔

یہ کلام اور اس کا لانے والا اور جس پر نازل ہوا سب حق ہیں، اس میں کسی بات کے بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر رسول کو نعوذ باللہ تم اپنی غلطی سے اپنے جیسا سمجھ لو تو اللہ تو بہر حال تمہارے جیسا نہیں کہ وہ کسی تحریف کو برداشت کرتا۔

۴۴۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ — اور اگر یہ (نبی) ہمارے متعلق کوئی بات از خود کہہ دیتے (یا ایسی بات

Marfat.com

الْاَقَاوِیْلِ ۝ ہماری طرف منسوب کرتے جو ہم نے نہیں کہی)

۴۵- لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے

۴۶- ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ پھر ہم ان کی رگِ جان ہی کاٹ ڈالتے

۴۷- فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

دیکھو یہ کچھ نہ ہوا اس لیے کہ کلامِ معجز نظام کی آیات اور اس سراپا معجزہ کی حیاتِ مقدسہ میں کوئی تضاد ہے ہی نہیں، ایک دوسرے کو منور کرنے والے۔ دونوں ہدایتُ رحمت ہیں۔

۴۸- وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور بے شک یہ تو پرہیزگاروں کے لیے ایک نصیحت ہے۔

۴۹- وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں بعض جھٹلانے والے ہیں (حق کو جھٹلانا ان کا شیوہ ہے، بلاشبہ اس سے اللہ والوں کو تکلیف تو ہوتی ہے لیکن نقصان نہیں ہوتا)۔

۵۰- وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور بلاشبہ یہ (ان کا جھٹلانا آخرت میں) کافروں کے لیے موجبِ حسرت ہوگا۔

۵۱- وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ اور بے شک یہ (قرآن) تو یقینی طور پر حق ہے (جہاں تک تم دیکھ سکو سمجھ سکو اس سے بھی کہیں زیادہ حق اور حق ہی حق ہے)۔

۵۲- ع فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ع پس (اے نبی جو آپ کا شغل ہے اسی میں مصروف رہیں یعنی) آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں جو عظمت والا ہے۔

(اس کی عظمت کا درس اپنی امت کو دیتے رہیں تاکہ وہ سمجھ لیں کہ غیب و شہود کے حقائق اللہ کے نام سے کھل جاتے ہیں۔ مومن دنیا ہی میں عین الیقین کے درجہ کو پہنچ جاتے ہیں اور اگر توفیق معاون ہو تو حق الیقین کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، سب دیکھ لیتے اور سمجھ جاتے ہیں)۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

مکی چوالیس آیتیں دو رکوع

مومن یادِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ کافر کو سوالوں سے فرصت نہیں۔ نہ اللہ رسول

Marfat.com

پر ایمان نہ آخرت پر یقین جس قدر اس کو ہدایت کی طرف بلایا جاتا ہے اسی قدر وہ عذابِ الٰہی کی جلدی کرتا ہے جو اس کے نزدیک ایک ڈھکوسلا ہے۔ ایک کئی نے حضور سے پوچھا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہم پر عذاب نازل ہو جائے۔ اللہ فرماتا ہے کہ عذاب کے طلب کرنے یا نہ کرنے کی ضرورت نہیں جب وہ وقت آجائے گا اسے کوئی دُور نہ کر سکے گا پھر اس کی ہولناک کیفیات کا بیان ہے۔ البتہ جو لوگ اہلِ ایمان ہیں اور کارِ خیر میں مصروف رہتے ہیں ان کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ یہ آخری منزل آخرت کے واقعات و کیفیات سے مملو ہے تاکہ مومن آخرت کو قریب ہی جانیں اور ہر وقت ان کے دلوں میں یادِ الٰہی کا دھڑکا لگا رہے اور کافروں پر حجت تمام ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ — ایک طلب کرنے والے نے (سرکارِ دو عالم سے ازراہِ انکار) اس عذاب کو طلب کیا جو واقع ہو کر رہے گا

۲۔ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ ○ — (اور) جو منکروں کے واسطے ہے جس کو ٹالا نہ جا سکے گا۔

۳۔ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الۡمَعَارِجِ ○ — (وہ اس) اللہ کی طرف سے ہو گا جو بلندیوں کا مالک ہے۔ (عروج و زوال اور اس کے اسباب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں)

دیکھو مومن ہر حال میں خیر کا طالب رہتا ہے، کافر اپنے تکبر و گھمنڈ میں بھی عذاب ہی طلب کرتا ہے۔ آئندہ آیات میں اللہ اس ہولناک دن کی کیفیات بیان فرماتا ہے جس کے کافر منکر ہیں۔

۴۔ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ○ — (یہ وہ وقت ہو گا جب) فرشتے اور جبریل اس کی طرف عروج کریں گے (اور یہ عذاب) اس دن (ہو گا) جس کا اندازہ (دنیا کے) پچاس ہزار سال ہے۔

۵۔ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ○ — پس آپ (ان کے سوال سے آزردہ خاطر نہ ہوں اور) صبر فرمائیں (وہ صبر جمیل (جو آپ کی ذات کے ساتھ خاص ہے)۔

Marfat.com

۶۔ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ
وہ ان لوگوں کی نگاہ میں دُور ہے ۔

۷۔ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۭ
اور ہماری نظر میں قریب ہے ۔

۸۔ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاۗءُ كَالْمُهْلِ ۙ
(یہ وہ دن ہوگا) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کے مانند ہوگا ۔

۹۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ
اور پہاڑ رنگین اون کے گالے کی طرح ہوں گے (ہلکے اور مختلف رنگ کے)۔

۱۰۔ وَلَا يَسْـَٔــلُ حَمِيْمٌ حَمِـيْمًا ښ
اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسانِ حال نہ ہوگا

۱۱۔ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ
بِبَنِيْهِ ۙ
حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے (اگر کوئی کسی کا ہمدرد نہ ہوگا دوست ہو یا عزیز اور) گنہگار تمنا کرے گا کہ کسی طرح اس روز کے عذاب سے بچنے کے لیے (بدلے میں) اپنے بیٹے دے دے

۱۲۔ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ
اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو بھی

۱۳۔ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـــْٔوِيْهِ ۙ
اور اپنے (کل) خاندان کو جن میں وہ (دن رات) رہتا تھا

۱۴۔ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ
يُنْجِيْهِ ۙ
اور جو لوگ زمین میں ہیں (بس چلے تو) سب کو دے دے، پھر (کسی طرح) اپنے کو (اس عذابِ الٰہی سے) بچالے ۔

۱۵۔ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۙ
(لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہو سکتا عذابِ الٰہی سے اسے کوئی چیز نہیں بچا سکتی ان کے لیے) وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے

۱۶۔ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ښ
جو کھال ادھیڑ ڈالنے والی ہے (وہ اس میں جھونکے جائیں گے)

۱۷۔ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ
وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے (اللہ کے حکم سے دنیا میں) پیٹھ پھیری اور روگردانی کی ہوگی

۱۸۔ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى
اور (مال و دولت) جمع کیا اور اس کو سنبھال (سنبھال) کر رکھا ہوگا ۔ (نہ اس کے حصول میں اللہ کے حکم کو پیشِ نظر رکھا نہ اسکے خرچ کرنے میں۔ گویا دولت کا جمع کرنا ہی اس کی زندگی کا نصب العین بن گیا تھا)۔

۱۹۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ
بلاشبہ انسان پیدا ہی بے صبرا (کم ہمت) ہوا ہے ۔

Marfat.com

۲۰- إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ — جب اس کو ذرا تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا تا ہے۔

۲۱- وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ — اور جب اس کو فراخی ملتی ہے تو (نیکی کرنے سے) رُک جاتا ہے۔

۲۲- إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ — بجز ان نمازیوں کے

۲۳- الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ — جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

۲۴- وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ — اور جن کے مال میں (حقداروں کا) حق مقرر ہے

۲۵- لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ — مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا۔

(گویا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور بندے کے فرائض سمجھتے ہیں حقوق العباد ادا کرتے ہیں اور اپنے فرائض پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔)

۲۶- وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ — اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں

۲۷- وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝ — اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

۲۸- إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ — حقیقت یہ ہے کہ ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز بھی نہیں

۲۹- وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ — اور (یہ وہ عبادت گزار ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں،

۳۰- إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ — سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے کہ (ان کے پاس جانے میں) ان پر کوئی الزام نہیں (جو چیز اللہ نے جائز قرار دے دی اس کو ناجائز سمجھنا بھی عقل کی کوتاہی ہے)۔

۳۱- فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ — البتہ جو شخص اس کے سوا خواہش کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں (اور اللہ کو حد سے بڑھنے والے پسند نہیں)۔

Marfat.com

۳۲- وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں

۳۳- وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ○ اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں (سچ بات سچ سچ بے کم وکاست بیان کرتے ہیں)

۳۴- وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں

۳۵- اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ○ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں عزت سے رہیں گے۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں ان امور کا ذکر ہوا جو مومن کے ساتھ خاص ہیں اور اللہ کا ان سے وعدۂ جنت اور عزت ہے۔ اس رکوع میں کفار کی خصلت اور ان کی کیفیات کا بیان ہے اور اس عذاب اور ذلت کا ذکر ہے جو ان کے لیے خاص ہے

۳۶- فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ○ آخر ان منکروں کو کیا ہوا ہے کہ آپ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں

۳۷ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ○ دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے گروہ در گروہ (گویا ٹولیاں بنا کر آپ کی طرف کلام الٰہی، جنت و دوزخ کا مذاق اڑانے آتے ہیں اور اس کے باوجود)

۳۸- اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ○ کیا ان میں ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔

۳۹- كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ○ ہرگز نہیں (جنت ان ناپاک لوگوں کے لیے نہیں ہے)، ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ (ان کی فطرت کو ایمان نے جلا نہیں دی اور حسنِ عمل نے ان کو پاک صاف نہیں کیا)۔

۴۰- فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم

Marfat.com

وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝

قادر ہیں

۴۱- عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝

اس بات پر کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں - اور ہم (ایسا کرنے سے) عاجز نہیں ہیں (اور نہ یہ لوگ ہمارے قابو سے نکل کر جا سکتے ہیں)۔

۴۲- فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ
يُوْعَدُوْنَ ۝

پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیں تاکہ یہ لوگ باتیں بناتے اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

یہ وہ دن ہوگا

۴۳- يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ
يُّوْفِضُوْنَ ۝

جس دن وہ اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے (اور جس طرح دنیا میں وہ اپنے بنائے ہوئے بتوں کی طرف عقیدت سے دوڑتے تھے وہاں بھی) گویا وہ اپنے نشان (منزل) کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہوں گے - (یا جیسے شکاری شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں)

۴۴- خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ۝ ع

(اس دن) ان کی نظریں جھکی ہوں گی اور ذلت (کی سیاہی) (ان کے چہروں) پر چھا رہی ہوگی یہ ہے وہ روز (قیامت) جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(آج کفار جوق در جوق اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے آ رہے ہیں کل یہ شرمندہ اور ذلیل ہو کر نارِ جہنم کی طرف چلے جا رہے ہوں گے - جس قیامت کو انہوں نے جھوٹ جانا ان کے سامنے ہوگی - کافروں سے پوچھا جائے گا کہ اب سمجھے کہ قیامت کیا ہے)۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ

مکی اٹھائیس آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورتوں میں کفارِ مکہ کی کیفیات، حق سے انکار و روگردانی، آخرت کا مذاق اس کے متعلق طرح طرح کے سوال، عذاب کے لیے جلدی، ساتھ ہی آخرت کا حال بیان ہوا - یہاں حضرت نوح کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آپ نے کیسے ایک مدت دراز تک حق کی تبلیغ فرمائی اور کس طرح ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی اور آخر میں اس قوم کا کیا حشر

Marfat.com

ہوا، تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ اور سمجھ لیں کہ نبی کی نافرمانی سے دنیا میں بھی عذاب آتا ہے اور آخرت بھی برباد ہوتی ہے اور لوگ نبی آخرالزماں کی قدر جانیں۔ آپ کی دل آزاری سے بچیں۔ آپ کی دعائیں لیں کہ آپ ہی وسیلۂ رحمت ہیں۔ آپ ہی رحمۃ للعالمین ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ○ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تاکہ قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے آپ اپنی قوم کو (اس عذاب سے) ڈرائیں۔

۲۔ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○ (نوح نے تبلیغ شروع کی) فرمایا کہ اے میری قوم میں تمہارے لیے واضح طور پر نصیحت کرنے والا (عواقب سے ڈرانے والا) ہوں۔

وہ نصیحتیں یہ ہیں

۳۔ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ○ کہ اللہ کی بندگی کرو، اور اس سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو

۴۔ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ (تو) وہ تمہارے گناہ (جو تم کر چکے ہو) بخش دے گا اور تم کو ایک وقتِ معین تک مہلت دے گا (کہ تم کو اپنے عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کا موقع ملے اور تم اپنی مغفرت کا سامان کر لو) بلاشبہ جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو اس میں تاخیر نہیں ہوتی (یہ تم اپنی آنکھوں سے روز ہی دیکھتے ہو) کاش تم کو سمجھ ہوتی (اور تم اپنی بداعمالیوں سے بچتے)۔

پھر جب نوح علیہ السلام مایوس اور تنگدل ہوگئے تو بارگاہِ رب العزت میں

۵۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَہَارًا ○ عرض کیا اے میرے رب میں اپنی قوم کو رات دن (ہمہ وقت دینِ حق کی طرف) بلاتا رہا

۶۔ فَلَمۡ یَزِدۡہُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ○ لیکن میرے بلانے سے وہ (دین سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۔

۷۔ وَ اِنِّیۡ کُلَّمَا دَعَوۡتُہُمۡ لِتَغۡفِرَ اور جب بھی میں نے ان کو بلایا (کہ میری دعوتِ حق کو قبول کریں) تاکہ تو

Marfat.com

لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝

ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں (کہ میری بات سننا بھی ان کو گوارا نہ ہوا) اور اپنے اوپر کپڑے ڈال لیے (کہ مجھ کو نہ دیکھیں کیونکہ وہ میری صورت سے بیزار ہیں) اور وہ (اپنے کفر پر) اڑے رہے اور انتہائی تکبر کرتے رہے۔

۸- ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝

پھر (بھی) میں ان کو باآوازِ بلند (مجلسوں اور محفلوں میں اور ہر مناسب موقع پر دینِ حق کی طرف) بلاتا رہا۔

۹- ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ
لَهُمْ اِسْرَارًا ۝

پھر میں نے ان کو علانیہ (بھی) سمجھایا اور چپکے چپکے (بھی)۔

۱۰- فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝

پھر میں نے ان سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشوالو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

وہ تم پر اپنا کرم فرمائے گا۔

۱۱- يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝

وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا

۱۲- وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ
لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے واسطے باغ بنا دیگا اور تمہارے لیے نہریں بہا دے گا (یعنی بارشِ رحمت کا یہ فیض ہوگا کہ مال و اولاد میں ترقی ہوگی قحط و خشک سالی دُور ہوگی باغ میں پھل پھول کی افراط ہوگی نہریں رواں ہوں گی)۔

اور اے میرے رب! میں نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ اے لوگو

۱۳- مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ
وَقَارًا ۝

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی عظمت پر اعتقاد نہیں رکھتے (اس کے غضب سے نہیں ڈرتے)

۱۴- وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝

حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح (کی صورت و سیرت) کا بنایا۔

۱۵- اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ

(اے لوگو!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان

Marfat.com

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ○
تہ بہ تہ بنائے ہیں،

۱۶- وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ○

اوران میں (تمہارے لیے) چاند کو چمکنے والا اور سورج کو (ایک روشن
چراغ بنایا (کہ ایک کا نور باعثِ تسکین اور دوسرے کی حرارت باعث
حیات ہے)

۱۷- وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
نَبَاتًا ○

اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا (پھر زمین
ہی سے تمہاری نشو و نما کی۔ تم مٹی سے بنے ہو تمہاری غذا بھی زمین
سے مہیا کی)۔

۱۸- ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ○

پھر تم کو اسی (زمین) میں لے جائے گا اور (اسی سے) تم کو دوبارہ
نکالے گا۔

۱۹- وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
بِسَاطًا ○

اور اللہ ہی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا (یہی تمہاری
جولانگاہ ہے)۔

۲۰- لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
ع ۲/۹ فِجَاجًا ○

تاکہ (زندگی کے ہر شعبہ اور ہر منزل میں) تم اس کی کشادہ راہیں اختیار
کرو (وہ راہیں جو حقائق کو اجاگر کرنے والی اور دنیا اور آخرت میں فلاح
کی ضامن ہیں)۔

دوسرا رکوع

اللہ کے حضور حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کی حالت پر افسوس فرما رہے ہیں جس
نے ان کی ایک نہ سنی اور اپنی حالت پر قائم رہی۔ آخر اللہ کا عذاب آیا اور منکرینِ حق کا ایک
گھر بھی نہ بچا جو ڈوب نہ گیا ہو، نوح کی دعائیں بہر حال مومنین کے ساتھ تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ
نے قومِ نوح کی اس تباہی کو حق کے خلاف سر اٹھانے والوں کے لیے ہمیشہ کے لیے درس
عبرت بنا دیا۔

۲۱- قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ
وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ
وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ○

نوح نے عرض کیا اے میرے رب انہوں نے میرا کہنا نہ مانا، اور اُن
(مالداروں) کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے خود ان کو نقصان کے
سوا کچھ فائدہ نہ دیا (یعنی مال و اولاد کی کثرت نقصان ہی کا موجب بنی

Marfat.com

اس سے ان کی عاقبت نہ سنوری)۔

٢٢- وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ

اور (یہی نہیں کہ وہ دولت مندوں کی پیروی اور اطاعت میں لگے رہے بلکہ) انہوں نے بڑے بڑے فریب کیے۔

٢٣- وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ
وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ
وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ

اور (ان رؤسا نے لوگوں سے) کہا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا (نوح کے کہنے سے ان کی عبادت سے منہ نہ موڑنا) اور (اپنے مخصوص بتوں کو) نہ چھوڑنا (نہ) ود کو نہ سواع کو۔ اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو (جو مختلف امور میں تمہارے کام آتے ہیں)۔

٢٤- وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا

اور (اس طرح) ان لوگوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور (اے اللہ اب) تُو بھی ان ظالموں کو بس گمراہی کے سوا کچھ نہ دے۔

٢٥- مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا

(چنانچہ) کچھ اپنی خطاؤں کے باعث ڈبوئے گئے پھر (غرق کئے جانے کے بعد دوزخ کی) آگ میں ڈال دیے گئے تو انہوں نے (دنیا و آخرت میں) اپنے لیے اللہ کے سوا کسی کو معاون (و مددگار) نہ پایا (جو انہیں قہر الٰہی یا عذابِ الٰہی سے بچا سکتا)۔

٢٦- وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى
الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا

اور نوح نے (یہ بھی) دعا کی (تھی) اے میرے رب (اب) روئے زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑ۔

٢٧- اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا
عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا
فَاجِرًا كَفَّارًا

اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو بہکاتے ہی رہیں گے اور ان کی اولاد بھی بدکار اور کافر ہی ہوگی۔ (نہ یہ حق پر آئیں گے اور نہ ان کی اولاد)۔

البتہ

٢٨- رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا
وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا

اے میرے پروردگار مجھ کو بخش دے اور میرے والدین کو (بھی) اور (ان کو بھی) جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی (اپنے لطف و کرم سے بخش دے)

Marfat.com

ع ٨ النصف تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ ع اور کافروں کی یہ تباہی بڑھاتا ہی جا۔

(طوفانِ نوح کے بعد دنیا ایک بار کفار سے پاک ہوگئی صرف مومنین کی ایک مختصر جماعت زندہ رہی جن سے پھر اقوامِ عالم پیدا ہوئیں۔ اگر ایک نبی کی بددعا سے دنیا ہلاک ہوسکتی ہے تو قوموں کو اس سے درسِ عبرت لینا چاہیے کہ وہ نبی کے مقام کو سمجھیں اور ان کی دعاؤں کے خواہشمند رہیں۔ پھر نبی بھی جب نبی الثقلین، جن و انس کے پیغمبر اور آخری نبی ہوں تو ان کی اطاعت، عظمت اور محبت کس قدر ضروری ہے۔)

سُوْرَةُ الْجِنّ

مکی اٹھائیس آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی مساعی کا ذکر تھا اور بارگاہِ رب العزت میں حضرت نوح علیہ السلام کا قوم کے اعمال سے اس بیزاری کا اظہار ہوا جو قوم پر عذاب کا موجب بنی۔ یہاں رسول الثقلین سرکارِ دو عالم کے ان تبلیغی مراحل کی طرف اشارہ ہے جب آپ قیامِ مکہ کے زمانہ میں طائف تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے، اور دل شکستہ واپس ہوئے۔ جس وقت آپ مقامِ نخلہ میں جو مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ہے نمازِ فجر میں باآوازِ بلند قرآنِ پاک کی تلاوت فرما رہے تھے تو جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزرا اور متحیر ہوکر ادب سے یہ کلام سننے لگا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کلام میں نہ انسانی کیفیات پائی جاتی ہیں نہ جنّی بلکہ یہ تو ایک نادر کلام ہے۔ انہوں نے کلام اور صاحبِ کلام کا ادب کیا، اللہ نے ان کے قلب کو اس کی فہم کے لیے کشادہ کر دیا اور نورِ ایمان سے منور کیا۔ جنوں کی اس جماعت نے اپنی بستی میں جاکر اس واقعہ کا ذکر کیا اور جو توحید کا سبق سنا تھا، دہرایا۔ علی الاعلان اپنے ایمان لانے اور اس پر قائم رہنے کا عہد کیا۔ اس کے بعد اکثر جنّات سرکارِ دو عالم کے پاس آتے، ایمان لاتے اور قرآن سیکھتے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام الجن ہے۔ اس سورہ میں توحید کے ساتھ مقامِ رسالت کے بھی بعض اہم رموز کی گرہ کشائی کی گئی ہے اور سورت اُن آیات پر ختم ہوتی ہے جو علمِ ذاتی اور علمِ صفاتی کے فرق کو بڑے احسن اور لطیف انداز میں واضح کر دیتی ہیں تاکہ اللہ کے عالم الغیب ہونے اور ایک برگزیدہ پیغمبر کے مظہرِ عطیاتِ ربانی ہونے میں کوئی شبہ باقی نہ رہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں میں جاگزیں رہے، نبی امی کا صحیح مفہوم سمجھ میں آجائے اور قلبِ مومن پر مقامِ رسالت کھُل جائے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○

(اے رسول) آپ فرما دیجیے کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (میرے قرآن کے پڑھنے کو) کان لگا کر سنا (پھر جب وہ اپنی جماعت میں پہنچے) تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے (تمام کتب آسمانی میں نادر ہے)۔

ایسا عجیب ہے

۲- يَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○

کہ وہ بھلائی کی طرف لے جاتا ہے، پس ہم تو اس پر (دل سے) ایمان لے آئے اور ہم (اب) اپنے رب کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔

۳- وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○

اور واضح رہے کہ ہمارا رب بڑی شان والا ہے (وہ ایک ہے یکتا ہے، یگانہ ہے) نہ اس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا (یہ مشرکانہ تصور اس کی شانِ یکتائی اور بے نیازی کے منافی ہے)۔

۴- وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ○

اور یہ (حقیقت بھی ہم پر واضح ہوگئی) کہ ہم میں جو بے وقوف (ونادان) ہیں وہ اللہ کے متعلق (مشرکانہ، لغو اور) بے بنیاد باتیں کہا کرتے تھے۔

۵- وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ○

اور ہم تو اس خیال میں تھے کہ انسان اور جن اللہ پر (کسی طرح کا) بہتان نہ باندھیں گے۔

(ہم نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا کہ انسانوں اور جنوں کی یہ کثیر تعداد اللہ کے متعلق اس قدر دروغ گوئی کر سکتی ہے۔ آج قرآن نے یہ حقیقت آشکارا کر دی اور انسانوں اور جنوں کی کتنی مشرکانہ حرکتوں سے ہمیں آگاہی ہوئی)۔

۶- وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ○

اور یہ (فساد ایسے پھیلا) کہ انسانوں میں بہت سے لوگ بعض جنوں کی پناہ لینے لگے (ان کے منتر پڑھنے لگے اور ان سے مدد مانگنے لگے) اس طرح ان لوگوں نے ان (جنوں) کا غرور اور بڑھا دیا۔

۷- وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اور (اسی جنوں کے گروہ نے اپنے سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے) فی

Marfat.com

لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ

قوم سے کہا) یہ لوگ بھی تمہاری طرح غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا (لیکن قرآن بتاتا ہے کہ اللہ کا رسول آ گیا اور آگاہ کرتا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ پھر لوگوں کو زندہ کرے گا اور ان کے اعمال کا حساب لے گا)۔

۸۔ وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا ۙ

اور یہ (بھی یقین جانو) کہ ہم نے آسمان میں گھوم کر دیکھا تو اس کو ہم نے سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا (جو یقیناً کسی مزید حفاظت کا پیش خیمہ ہے)۔

۹۔ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ‌ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ

حالانکہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (وہاں کی باتیں) سننے کے لیے جا بیٹھا کرتے تھے، لیکن اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ اپنے لیے ایک شعلہ کو منتظر پائے گا۔

یہ ناکہ بندی، یہ جدید اہتمام، کیوں ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے

۱۰۔ وَّاَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ۙ

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کے لیے (رب العزت کو) کوئی نقصان پہنچانا مقصود ہے یا ان کا رب ان کو راہِ ہدایت پر لانا چاہتا ہے۔

۱۱۔ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ

اور یہ (بھی واقعہ ہے) کہ ہم میں بعض نیک ہیں اور بعض ان سے مختلف (اور) ہم بھی کئی فرقوں میں بٹے ہوئے تھے (اس کلامِ ربانی کے سننے سے قبل تک ہم حقیقت سے بہت دُور تھے لیکن اس کلام نے ہماری ہدایت فرمائی)

۱۲۔ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۙ

اور یہ بات ہم نے خوب سمجھ لی کہ ہم نہ تو زمین پر اللہ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ (ادھر ادھر کہیں) بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں (ہم کو ہمارے گناہوں کا خمیازہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔ نجات اسی میں ہے کہ ہم ایمان لے آئیں)۔

۱۳۔ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰٓى اٰمَنَّا

اور یہ (بھی سن لو) کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر

Marfat.com

بِهٖ ۗ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا
يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ

ایمان لے آئے ۔ پس جو کوئی (ہماری اس بات کو مانے گا اور) اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو (دین و دنیا میں) نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا (خوف) ۔

۱۴۔ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ۗ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ
تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝

اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہم میں سے بعض نیک ہیں اور بعض بے انصاف (اور نافرمان) پس جو فرمانبردار ہو گئے تو وہی تلاشِ حق میں کامیاب ہوئے ۔

۱۵۔ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا
لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ

اور رہے بے انصاف (نافرمان) تو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں ۔

۱۶۔ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ

اور (اے پیغمبر آپ پر) یہ (وحی کی جاتی ہے) کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر رہیں گے (جادۂ حق پر قائم رہیں گے) تو ہم ان کو بافراط پانی سے سیراب کریں گے (مومنوں کو افراط سے پانی دیں گے ان کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوں گی اور قحط دُور ہوگا)

۱۷۔ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۗ وَمَنْ يُّعْرِضْ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا
صَعَدًا ۙ

تاکہ اس (فراخی) سے ہم ان کی آزمائش کریں (کہ راحت میں بھی اللہ کو کون یاد رکھتا ہے اور عیش کس کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے) اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا تو اس کو وہ (یعنی اس کا رب) سخت عذاب میں داخل کرے گا ۔

۱۸۔ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا
مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ

اور یہ (بھی فرما دیجئے) کہ (تمہاری پیشانیاں اور تمہارے) سجدے اللہ ہی کا حق ہیں (اللہ ہی کی عبادت کے لیے خاص ہیں) پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی بندگی نہ کرو ۔

۱۹۔ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
ع ۱۹ لِبَدًا ۝ؕ

اور جب اللہ کے (محبوب اور کامل ترین) بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی عبادت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں (اور قرآن کی تلاوت فرماتے ہیں) تو لوگ جوق در جوق ان پر ہجوم کرنے لگتے ہیں (اہل ایمان شوق و رغبت سے قرآن سننے کی خاطر اور کافر بغض و عناد سے پریشان کرنے کے

Marfat.com

رہتی ہے، لیکن وہ مقدس ذات عبادت و تلاوت میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے
اسے اپنے اللہ کے سوا کسی سے واسطہ ہی نہیں ہوتا)۔

دوسرا رکوع

وہ تو اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اللہ کے حکم سے اسی ایک یکتا، یگانہ کی بندگی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور اس کا پیغام ان کو پہنچاتے ہیں۔

۲۰۔ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ○

آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا

میرا رب وہ ہے جس کے قبضۂ قدرت میں برائی بھلائی، نفع نقصان سب کچھ ہے، خود میری زندگی، میری موت، سب اس کے اختیار میں ہے وہی مجھے اجر سے نوازنے والا ہے۔ میرا کام اللہ کا حکم قولاً، فعلاً اور عملاً پہنچا دینا ہے۔

۲۱۔ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ○

آپ فرما دیجئے کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے نہ ہدایت دینا ہے (میں اللہ کا رسول ہوں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا)

۲۲۔ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○ۙ

آپ یہ بھی فرما دیجئے کہ (تم تو تم، خود) مجھ کو کوئی اللہ کے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا ہے (اگر وہ خفا ہو جائے)، اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ پا سکتا ہوں۔

۲۳۔ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ○ۭ

البتہ میرا کام (تو بس) اللہ کی طرف سے (اس کے احکام) اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا ہے۔ اور (اب) جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں یہ (نافرمان) ہمیشہ رہا کریں گے۔

اور اے رسول آپ کی یہ دردمندی یہ مشفقانہ نصیحتیں ان کو راہ ہدایت پر نہ لائیں گی

۲۴۔ حَتّٰٓي اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

یہاں تک کہ جب وہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ

Marfat.com

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝

ہے تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور گنتی میں تھوڑے ہیں (اس وقت یہ اپنی بداعتقادی اور بداعمالیوں پر افسوس کریں گے)۔

یہ پوچھتے ہیں کہ وہ قیامت کب آئے گی وہ عذاب کب ہوگا۔

۲۵- قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝

آپ فرما دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ (دن) قریب ہی ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لیے کوئی مدت دراز کر رکھی ہے۔

یاد رہے کہ رسالت کا مرتبہ وہبی ہے، انبیاء علیہم السلام کو اللہ کی جانب سے ملتا ہے پھر ان میں جس کو اللہ پسند فرمائے اس کو جو چاہے دیتا ہے۔ جس رسول کو محبوب قرار دیتا ہے اسے علم صفاتی عطا فرماتا ہے۔ اللہ کا علم ذاتی ہے اسی لیے اللہ کو عالم الغیب، غیب کا علم رکھنے والا کہتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم کو جو علم ہے وہ علم صفاتی ہے۔ یہ اللہ کا عطا کردہ ہے جسے چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے علم عطا فرماتا ہے اس میں الجھنے کی کیا بات ہے۔

۲۶- عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝

(اللہ) عالم الغیب ہے پس وہ اپنے (علم) غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا

۲۷- اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝

ہاں جس رسول کو پسند فرما لیتا ہے تو اس کو غیب کی باتوں سے بذریعہ وحی آگاہ فرماتا ہے اور اس احتیاط و اہتمام کے ساتھ کہ) اس کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر فرماتا ہے (اور جو کچھ قلب پر القا ہوتا ہے وہ بھی اس طرح کہ نفس کا اس پر دھوکہ بھی نہ ہو)۔

یہ اہتمامِ وحی یا قلبِ رسول پر جو کچھ بلاواسطہ القا کیا جاتا ہے اس لیے ہے

۲۸- لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝ ع ۱۲

تاکہ جس چیز کا اس کو علم ہے اس کو وقوع پذیر ہونے کے بعد بھی) وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے، اور (یہ ظاہری انتظامات عالمِ اسباب کی مناسبت سے ہیں ورنہ) اس نے

Marfat.com

ان (پہرہ داروں) کی تمام باتوں پر قابو کر رکھا ہے اور اس کو تمام اشیأ
کی تعداد کا علم ہے۔

(وہ ہر شے سے باخبر ہے، پیغمبروں کے احوال سے بھی آگاہ ہے اور لوگوں کے افعال
سے بھی اور یہ کارخانہ اسی طرح تاقیامت چلتا رہے گا)۔

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل

مکی بیس آیتیں دو رکوع

سورہ جن کے پہلے رکوع میں "قام عبد اللہ" فرمایا تھا یہاں سرکارِ دو عالم کی شب
بیداریوں کا ذکر ہے۔ اللہ کے حضور قیام کی تشریح ہے، عبد اللہ سے خطاب ہے حضور کی درویشانہ
شان کا بیان ہے، درحقیقت امت کے ان افراد کی ہدایت منظور ہے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
دین کی کوئی خدمت سپرد کی گئی ہے تاکہ وہ ریاضت میں اپنے تبلیغی مشاغل کا خیال رکھیں اور اللہ
کی یاد سے یہ بھاری بوجھ ان پر آسان ہو جائے، نورِ قرآن ان کا نگران حال بن جائے، نورِ عرفان
معاون و مددگار رہو۔ غور و فکر سے صحیح عمل کی طرف ہدایت ملے۔ نارِ ابلیس پر نورِ محمدی غلبہ پائے،
حس، عقل کے تابع ہو جائے، تہجد کی نماز کا ایک کھٹکہ خواب کو بھی عبادت بنا دے اور مومن
خیال کی یکسوئی کے ساتھ اللہ کی یاد میں آجائے۔ پہلے احساس جہت رہے گا پھر وہ بھی نہ رہے گا۔
جو طلوع و غروب کا مالک ہے اسی کی یاد باقی رہ جائے گی، وہ یاد جو کبھی تصورِ حضوری کے ساتھ ہے،
اور کبھی لذتِ مشاہدہ کے ساتھ۔ یہ نمازِ تہجد ہر مشکل کو آسان، ہر منزل پر فتحیاب کرتی ہے، اور مراتبِ
عظمٰے کا ذریعہ بنتی ہے، یہ حضور کی محبوب نماز ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ اس سورت میں خرقہ پوشی کے لوازم و شرائط بیان ہوئے ہیں۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ رات
عاشقوں کے لیے ہے انوارِ ذات کا عرفان شب بیداروں ہی کے لیے ہے یہ نمازِ تہجد سرکارِ
دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود پر پہنچانے کا ذریعہ ہے اور آپ کی امت کے لیے حصولِ
مراتب کا وسیلہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ اے کپڑوں میں لپٹنے والے (اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم)

(آپ نے نزولِ وحی اور غور و فکر کی حالت میں چادر اوڑھ لی ہے۔ راتوں کو اپنے

Marfat.com

رب کے سامنے نماز میں کھڑے رہتے ہیں۔ یقیناً یہ غور و فکر یہ جذبۂ عمل اللہ کو عزیز ہے، خواہ آپ اللہ کے سامنے قیام میں ہوں یا اس کے کلام کی تلاوت فرما رہے ہوں لیکن نہ اس قدر کہ جسمِ انور کو ذرا بھی آرام نہ ملے۔ امت کے لیے ہدایت ہے کہ یہی شب بیداری اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا فہم و تدبر کا موجب اور مشکلوں میں آسانی کا باعث ہوتا ہے فرمایا جا رہا ہے کہ)

۲۔ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (آپ) رات کے تھوڑے سے حصہ میں (نماز کے لیے) قیام فرمایا کیجئے (نہ کہ رات رات بھر)

۳۔ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ (یعنی) آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم۔

۴۔ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ یا اس سے کچھ زیادہ۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (وقوف، اعراب، تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ جس طرح آپ کا معمول ہے) پڑھتے رہیے۔

۵۔ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ بے شک ہم آپ پر عنقریب ایک بھاری کلام (یعنی قرآن پاک) نازل کریں گے۔

امت کو اس کا متحمل بنانا آپ ہی کا کام ہوگا، یہ خود بہت کٹھن کام ہے۔ آپ کا دن اسی مشکل کو سر کرنے میں گزرتا ہے۔ آپ کی مشغولیتوں کا علم آپ کے پروردگار کو ہے۔ آپ کی ان عبادات میں امت کے لیے بھی بڑے فیوض و برکات ہیں، بڑی ہدایت ہے۔ راتوں کو اٹھنا آسان نہیں، لیکن اگر بندہ نیند و آرام کو چھوڑ کر اپنے رب کے سامنے حاضر ہو جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے دل سے جو دعا نکلتی ہے وہ قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔

۶۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ بے شک رات کا اٹھنا (نفس کو) سختی سے روندتا ہے اور (وقتِ دعاء دل و زبان کی یکسانیت کے ساتھ) سیدھی بات نکلتی ہے۔

۷۔ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ بے شک آپ کو دن میں بہت سی مشغولیتیں ہیں۔

(آپ کی زندگی تمام تر ہی عبادت ہے، کہیں ریاضت، کہیں مشاغلِ تبلیغ، کہیں دیگر امور، لیکن رات کی عبادت کی کیفیات ہی اور رہیں)۔

Marfat.com

۸۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۞

اور آپ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے اور سب کو چھوڑ کر (سب سے الگ ہو کر) اسی کے ہو جائیے ۔

ہر نسبت، ہر خیال سے الگ ہو کر، اسی کے ہو کر اس کو یاد رکھنا، تصورِ حضوری اسی کو کہتے ہیں، خیال کی یکسوئی کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جانا یہاں تک کہ جہت کا تصور بھی نہ رہے ۔

۹۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۞

(وہی آپ کا رب) مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو (پھر) اسی کو آپ اپنا کارساز بنائے رکھیے ۔

(ایسے رب کو پاکر دوسروں سے الگ ہونے کا کیا غم، ان کی دل آزاری، ان کی ایمان دشمنی کی بھی پروا نہ کیجئے ۔)

۱۰۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۞

اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کیے جائیے اور وضع داری کے ساتھ ان سے الگ رہیے ۔

۱۱۔ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۞

اور مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہیں چھوڑ دیجئے (کہ گرفت کے وقت ہی ان کی گرفت ہوگی) اور ان کو کچھ ڈھیل دے دیجئے (یہاں تک کہ ان کی تقدیر کا فیصلہ ہو جائے اور ان کے اعمالِ بد کے نتائج ان پر روشن ہو جائیں)

۱۲۔ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۞

بلاشبہ (ان کے لیے) ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے

۱۳۔ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۞

اور گلے میں پھنسنے والی غذا ہے اور دردناک عذاب ہے ۔

یہ حقیقت ان پر اس دن کھلے گی

۱۴۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۞

جس دن کہ زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ریت کے بھربھرے تودے ہو جائیں گے ۔

اور لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کی سزا ملے گی ۔ رسولوں کا آنا ہدایت کی راہ دکھانے اور اقوام

Marfat.com

کو پاداشِ عمل سے باخبر کرنے کے لیے تھا، آپ بھی اپنے اسی فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

۱۵۔ اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ﴿۱۵﴾

(اے اہلِ مکہ) ہم نے تمہاری طرف ایک (عظیم الشان) رسول بھیجا ہے جو تم پر (روزِ قیامت) گواہ ہوں گے (جو دنیا میں کلمۂ حق کی شہادت دینے والے ہیں اور اللہ کے سامنے گواہی دیں گے کہ کس نے ان کا کہنا مانا اور کس نے نہ مانا اور یہ رسول کا بھیجنا ایسا ہی ہے) جیسے ہم نے فرعون کی طرف (موسٰی کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔

(یاد رہے کہ جس کے پاس سرکارِ دو عالم کی رسالت پہنچے وہ نہ مانے تو وہ فرعون ہے، فرعونِ امت ابوجہل ہے)۔

۱۶۔ فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾

پھر (جب) فرعون نے (ہمارے) اس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔

۱۷۔ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا ﴿٭ۖ۱۷﴾

پھر اگر تم بھی انکار کرتے رہو گے تو اس (دراز اور ہولناک) دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر ڈالے گا

۱۸۔ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾

(اور) جس (دن کی دہشت) سے آسمان پھٹ جائے گا (یاد رکھو کہ) اس کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔

۱۹۔ اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿٪۱۹﴾

ع ۱۹ ۱۳

بے شک یہ (قرآن تو) نصیحت ہے۔ پھر (اب) جو چاہے اپنے رب کی طرف (ہدایت کا) راستہ اختیار کر لے (یعنی رسول پر ایمان لے آئے اور ان کا مطیع ہو جائے)۔

دوسرا رکوع

اس رکوع میں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شب بیداریوں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی عبادات کا ذکر ہے۔ راتوں کو جاگنے کا حکم جو شروع سورت میں تھا تقریباً ایک سال رہا۔ اس درمیان صحابہ کے پیر کھڑے کھڑے سوج جاتے اور پھٹنے لگتے۔ اللہ تعالٰے نے ان کی عبادت کو پسند فرمایا اور امت کے لیے سہولتیں پیدا فرمادیں کہ روزانہ آدھی دو تہائی یا پوری رات جاگنا مشکل تھا، بعض صحابہ اس ڈر سے رات کو نہ سوتے کہ کہیں ایک تہائی رات بھی جاگنا نصیب نہ ہو۔ اس رکوع میں ان آسانیوں کا ذکر ہے جو امت کو ملیں۔ نہ نماز تہجد فرض

Marfat.com

ہوئی، نہ رکعتیں متعین کی گئیں، دو رکعت سے بارہ رکعت تک جس قدر نماز نیم شب کے بعد نیند سے بیدار ہو کر پڑھ لی جائے وہی کافی قرار دی گئی اور جس قدر قرآن تلاوت ہو جائے وہی کافی سمجھا گیا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ امت میں بیمار بھی ہوں گے ان کو سفر بھی پیش آئیں گے اس لیے ان کے آسانیاں فراہم فرمائیں البتہ جس نے جس قدر نیکی کی اس کے لیے اللہ کے پاس اس کا بہتر اجر ہے اور بخشش اور رحمت بھی۔

۲۰- إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ قریب دو تہائی رات اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں، اور اللہ ہی کو رات و دن کا (صحیح) اندازہ ہے اس نے جانا ہے کہ (تخفیف اسباب کی بنا پر) تم اس کو نباہ نہ سکو گے اس لیے اس نے تم پر مہربانی فرمائی (اور اس حکم میں تخفیف فرمادی) پس تم جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو اس کو علم ہے کہ تم میں بعض بیمار (بھی) ہوں گے اور بعض لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں ملک میں سفر (بھی) کریں گے اور بعض خدا کی راہ میں لڑیں گے (اور ان حالات میں اس انداز سے شب بیداری ممکن نہ ہوگی) پس جتنا آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) سے پڑھ لیا کرو، اور (پنجگانہ) نماز (بہرحال) قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اخلاص کے ساتھ قرض دیا کرو (یعنی اس کی راہ میں خرچ کیا کرو، قرض اس لیے فرمایا کہ اللہ اس سے کہیں زیادہ تم کو آخرت میں دے گا) اور تم جو بھی نیک عمل اپنے لیے (اللہ کے روبرو حاضر ہونے سے) پہلے بھیجو گے اسے تم اللہ کے ہاں بہتر اور اجر کے اعتبار سے بڑھا ہوا پاؤ گے (تمہاری معمولی نیکی کا اجر بھی اللہ کے یہاں تمہاری امید سے زیادہ ہوگا)۔ اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے (وہ تمہارے گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اپنی رحمت سے بھی نوازے گا)۔

Marfat.com

هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

مکی — چھپن آیتیں — دو رکوع

جس طرح گزشتہ رکوع میں سرورِ کائنات کو مزمل کے خطاب سے یاد فرمایا گیا تھا یہاں مدثر کے لقب سے یاد کیا جا رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ نے نزولِ وحی کے ابتدائی موقعہ پر کسی قدر گرانی محسوس کرتے ہوئے اپنے اوپر چادر یا کمبل ڈال لیا تھا۔ اس سورہ میں بھی سرکار دو عالم کو مخاطب کر کے تبلیغ کے آداب امت کو سکھائے جا رہے ہیں۔ ہدایت کی جا رہی ہے کہ جو منکرِ حق ہیں اور کسی طرح راہِ ہدایت قبول نہیں کرتے ان کے متعلق زیادہ تردد نہ کیا جائے۔ ان کو صرف دوزخ کی آگ حقائق سے آگاہ کرے گی۔ اس سلسلہ میں دوزخ کا بیان، وہاں کے فرشتوں اور وہاں کے عذاب کا ذکر ہے، ان کو ہدایت اللہ ہی دے تو ملے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ اے کپڑے میں لپٹنے والے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم)

۲۔ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ اٹھیے (اور پھر) لوگوں کو خدا کا خوف دلائیے (تاکہ وہ اپنے اعمالِ بد کے نتائج سے ڈریں)۔

۳۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ اور اپنے پروردگار کی بڑائی (اور عظمت) بیان فرمائیے۔

۴۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ اور اپنا لباس پاک رکھیے

۵۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور بتوں سے الگ رہیے (جس طرح اب تک آپ الگ رہے)

امتِ محمدیہ کو حکم ہو رہا ہے کہ ہر نجاست سے بچیں اور دل کی گندگی سے دُور رہیں اور کسی کو کچھ دے کر اس پر احسان نہ رکھیں

۶۔ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ اور کسی پر (اس خیال سے) احسان نہ کیجیے کہ اس سے زیادہ کے طالب ہوں۔

۷۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور (تبلیغِ دین کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر) اپنے رب (کی

Marfat.com

رضا مندی ہی) کے لیے صبر کیجئے۔

۸- فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ پھر جب صور پھونکا جائے گا

۹- فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ سو وہ دن (یعنی روزِ قیامت) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔

۱۰- عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ کافروں کے لیے ہرگز آسان نہ ہوگا

۱۱- ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ آپ مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دیجیے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے (میں
کو سمجھ لوں گا)

(یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور اپنی قوم
میں وحید کے لقب سے پکارا جاتا اور دنیوی ثروت اور لیاقت کے اعتبار سے عرب میں فرد و
یکتا سمجھا جاتا)

۱۲- وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝ اور اس کو میں نے کثرت سے مال دیا۔

۱۳- وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ اور بیٹے دیئے جو (اس کی نظروں کے سامنے) حاضر رہتے (جو اس کی محفل
اس کے لیے باعثِ توقیر تھے)۔

۱۴- وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ اور تمام سامان (جاہ و ریاست) اسے پوری طرح مہیا کر دیا۔ (گویا
عصر ہی بنا دیا، تمام عرب اپنی جملہ مشکلوں میں اسی سے رجوع کرتے
اسے اپنا حکم سمجھتے)

۱۵- ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝ پھر بھی اسے طمع ہے کہ اسے اور زیادہ دوں۔

۱۶- كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔

(مغیرہ کو اپنی ناشکر گزاری اور حرص کی سزا ملی۔ اس آیت کے نزول کے بعد اس کی حالت
گرتی گئی اور پھر اکیلا بے یار و مددگار ہی مرا)

۱۷- سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝ (ابھی اس کی سزا ختم نہیں ہوئی مرنے کے بعد) اسے عنقریب ایک کٹھن
چڑھائی (دوزخ کے ایک پہاڑ پر جبراً) چڑھاؤں گا۔

Marfat.com

یہ اس کی سزا ہے کہ اس نے حضور سرورِ کائنات سے کلام پاک سنا اور سمجھ لیا کہ یہ نہ شعر ہے نہ جادو پھر بھی اپنی قوم کو خوش کرنے کے لیے بات بنائی

۱۸- اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَۙ اس نے (اپنی قوم کے استفسار پر جو انہوں نے حضور کے متعلق کیا) غور کیا اور ایک بات طے کر لی (کہ وہ بہر حال مخالفت ہی کرے گا)

۱۹- فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَۙ پس وہ غارت ہو کیسی (بُری) بات تجویز کی۔

۲۰- ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَۙ پھر وہ غارت ہو کیسی (غلط اور ناعاقبت اندیشی کی) بات تجویز کی۔

کلام پاک اس کے متکبرانہ انداز کا نقشہ نہایت بلیغ انداز سے پیش کرتا ہے۔

۲۱- ثُمَّ نَظَرَۙ پھر (ذرا) تامل کیا (حاضرین کی طرف نظر کی)

۲۲ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَۙ پھر تیوری چڑھائی اور (متکبرانہ انداز سے) ترش رو ہوا

۲۳- ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَۙ پھر پیٹھ پھیری اور غرور کا اظہار کیا

۲۴- فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُۙ پھر بولا یہ کچھ نہیں بس وہی جادو ہے جو (زمانہ قدیم سے) چلا آتا ہے

۲۵- اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِؕ یہ تو بس آدمی کا کلام ہے۔

گویا اس نے قوم کو خوش کرنے اور اس پہ اپنا وقار قائم رکھنے کے لیے قرآنِ پاک کے متعلق متکبرانہ اور حقارت آمیز جواب تراشا لیکن کیا وہ اللہ کی گرفت سے بچ سکے گا۔ ہرگز نہیں۔

۲۶- سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ۝ عنقریب میں اس کو آگ میں جھونکوں گا (تاکہ وہ اپنے عناد و تکبر کا مزہ چکھے)۔

۲۷- وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُؕ اور آپ کیا سمجھیں کہ دوزخ کیا ہے؟۔

۲۸- لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُۚ (ہاں آگ ہے، لیکن وہ آگ) جو نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی (جلائے گی اور پھر اصل حالت میں لائے گی اور پھر جلائے گی اور یہ سلسلہ لامتناہی ہوگا نہ عذاب میں کمی ہوگی نہ موت آئے گی)۔

Marfat.com

یہ آتشِ دوزخ

۲۹- لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۞ — آدمیوں کو جھلسا دے گی

۳۰- عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۞ — اس (دوزخ) پر انیس (کارکن فرشتے مقرر) ہیں۔

(قول پر اعتبار کرو۔ اللہ نے ۱۹ کا عدد فرمایا ایسا ہی ہے۔ یہ سب مصلحت خداوندی کے مطابق ہے۔ وقوفِ عددی پر اعتبار موجبِ ہدایت ہے، ایک گنتی بتا کر آزمائش رکھ دی ہے جس نے اعتبار نہ کیا ضلالت میں آیا۔)

۳۱- وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ۞ ع ۱۵

اور ہم نے دوزخ کا محافظ فرشتوں ہی کو مقرر کیا ہے اور (ہم نے جو ۱۹ فرشتے مقرر کیے ہیں) یہ گنتی ہم نے کافروں کی آزمائش کے لیے رکھی ہے تاکہ اہلِ کتاب یقین کریں (ان کی کتب میں بھی یہ تعداد ۱۹ ہی بتائی گئی ہے) اور اہلِ ایمان کا ایمان اور زیادہ ہو۔ اور اہلِ کتاب اور مومن کسی شک میں نہ پڑیں اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور کفار، (یہ نہ) کہنے لگیں کہ آخر اس بیان سے اللہ کا منشا کیا ہے (آخر یہ انیس کا عدد کیوں؟ غرض وہ اسی میں الجھ کر رہ جائیں گے) اس طرح اللہ (ایک ہی بات سے) جس کو چاہتا ہے محروم ہدایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور آپ کے پروردگار کے لشکروں کو بجز اس کے کوئی نہیں جانتا اور یہ (دوزخ کا بیان) تو لوگوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

(اللہ دوزخ میں اپنے بندوں کو جلانا نہیں چاہتا۔ وہ تو یہی چاہتا ہے کہ لوگ اس دوزخ سے بچیں اور اس سے اپنی حفاظت کا سامان دنیا ہی میں کر لیں۔ یہ انبیاء کا آنا، یہ کتبِ سماویہ، یہ

Marfat.com

خاتم النبیین کا تشریف لانا یہ قرآن سب اس کی شان رحمت کا ظہور نہیں تو کیا ہے

دوسرا رکوع

انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کو دوزخ وجنت کے حال سے آگاہ کرتے آئے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور ہدایت پائیں اور اپنے بے حد مہربان رب کے دامن رحمت میں جگہ پائیں۔

یہاں قیامت کی حقیقت کو دل نشین کرنے کے لیے اللہ ان چیزوں کی قسمیں کھاتا ہے جن کو قیامت سے ایک مناسبت ہے۔

۳۲۔ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ ہاں (ہمیں) چاند کی قسم (جو بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے)۔

۳۳۔ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ اور رات کی (قسم) جب وہ پیٹھ پھیرنے (اور رخصت ہونے) لگے

۳۴۔ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے (اور حقیقتوں پر سے حجاب اٹھادے)۔

قسم اس بات پر

۳۵۔ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ کہ وہ (دوزخ کی آگ) ایک بہت بڑی آفت ہے (جس کی صعوبتوں کی تاب جملہ کائنات بھی نہیں لاسکتی)۔

۳۶۔ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لوگوں کو (ان کے پاداش عمل سے) ڈرانے والی ہے

۳۷۔ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ اس کے لیے جو تم میں سے (نیکی میں) اور آگے بڑھنا چاہے یا (اس کے لیے بھی جو برائیوں میں پھنسا رہے اور) پیچھے رہ جائے۔

۳۸۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ ہر شخص اپنے اعمال کے وبال میں مبتلا ہے

۳۹۔ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ سوائے اصحاب یمین کے (جو عرش الٰہی کے داہنی جانب ہوں گے جن کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوگا، جنہوں نے صحت عقیدہ، حسن معاشرہ اور تہذیب نفس سے اپنے کو اس وبال سے بچالیا)۔

۴۰۔ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ (وہ) باغوں میں (رہوں گے اور) آپس میں پوچھتے رہوں گے

Marfat.com

۴۱- عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مجرموں کے متعلق

اس وقت دوزخ ان کی نظروں کے سامنے آجائے گی اور وہ دوزخیوں سے دریافت کرینگے۔

۴۲- مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ تم کو کس بات نے دوزخ میں پہنچا دیا؟

۴۳- قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے (ہم نے اپنے رب کے سامنے سر نہ جھکایا، اس کی یاد سے دل کو روشن نہ کیا)۔

۴۴- وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ اور (ہم نے معاشرت کے آداب بھی نہ برتے) ہم محتاجوں کو کھانا (بھی) نہ کھلاتے تھے

۴۵- وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ اور ہم اہل باطل کے ساتھ مل کر انکار حق کیا کرتے تھے

۴۶- وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے

۴۷- حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ یہاں تک کہ ہم پر وہ (موت) جس کا آنا یقینی تھا آپہنچی۔

۴۸- فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ اب کسی سفارش کرنے والے کی کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی۔

۴۹- فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ پھر (اس حقیقت سے آگاہ کیے جانے کے باوجود) انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ اس (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

۵۰- كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ (ان کا انداز کچھ ایسا ہے) گویا وہ بھڑکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں

۵۱- فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ جو شیر سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں (گویا ندائے حق اور شیران خدا کی آواز سن کر جنگلی گدھوں کی طرح بھاگے جاتے ہیں)

۵۲- بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ بلکہ (درحقیقت) ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے صحیفے دیئے جائیں۔

(یعنی یا تو ان پر صحیفے نازل ہوں یا ان میں سے ہر ایک کے نام جدا جدا اللہ کی طرف سے یہ تحریر آجائے کہ وہ رسول اللہ کا حکم مانیں یہ ان کا گدھا پن ہے)۔

۵۳- كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوسکتا) حقیقت یہ ہے کہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

Marfat.com

۵۴۔ كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ۝ البتہ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔

۵۵۔ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ۝ پھر جو چاہے اس (کتاب) سے نصیحت لے (اور اللہ کو یاد کرے)۔

۵۶۔ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ۝ اور (اے رسول کریم) وہ لوگ نصیحت تو تبھی قبول کریں گے جب خدا چاہے گا (جب تک کوئی خود ہدایت کا خواہاں نہیں ہوتا اللہ بھی اسے توفیق ہدایت نہیں دیتا) اسی سے ڈرنا چاہیئے اور وہی بخشنے والا ہے۔

(اگر انسان دل میں ذرا بھی خوفِ خدا پیدا کرے تو اللہ اس کی ہدایت کے سامان مہیا فرماتا ہے اور اس کو بخش بھی دیتا ہے۔ پہلی چیز اللہ کو مان لینا اور اس کے رسول کو برحق جاننا ہے یہی کلمہ پرہیزگاری کی کنجی اور مغفرت کی ضمانت ہے۔

سُورَةُ الْقِيٰمَةِ

مکّی چالیس آیتیں دو رکوع

گزشتہ دو سورتیں حضور سرورِ کائنات کی باطنی اور ظاہری زندگی کی ترجمان تھیں۔ سورۂ مزمل حضور کی عبادت، ریاضت پر شاہد ہے اور سورہ مدثر میں آپ کے مجاہداتِ تبلیغ کا بیان ہے۔ ایک میں تبعین کے انعامات کا اور دوسری میں نافرمانوں کے حشر کا بیان ہوا۔ اس سلسلہ میں قیامت، جنت اور دوزخ کا اجمالی بیان ہوا۔

اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے، تاکیداً بتایا جارہا ہے کہ وہ دن اللہ کی تجلیِ قہر و تجلیِ رحم کا دن ہوگا۔ انسان کو بالکل اسی طرح جیسا کہ وہ ہے پھر سے پیدا کر دینا اس کے لیے آسان ہے۔ یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا ایک نیا نظام قائم ہوگا جہاں ایمان و عمل کام آئے گا۔

جب سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اسے جلدی جلدی یاد کرنے لگتے، اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ آپ بس خاموشی سے سُن لیں اور پھر دہرا لیں کلام کا یاد کروا دینا اللہ کا ذمہ ہے۔ چنانچہ کتنا ہی بڑا سورہ یا آیتیں نازل ہوئیں آپ خاموشی سے سنتے رہتے اور پھر اس کو جبرئیل علیہ السلام کے سامنے دہرا دیتے یہ بھی معجزہ تھا کہ سب بعینہٖ یاد ہو جاتا۔ جو اللہ اس پر قادر ہے کہ عالمِ امر کی چیز عالمِ کائنات میں اسی طرح پہنچا دے اور محفوظ فرمائے اس کے لیے عالمِ اجسام کی چیزوں کو جس طرح چاہے باقی رکھنا، فنا کرنا، پھر پیدا کرنا، کیا مشکل ہے۔ انسان اپنی تخلیق ہی پر غور کرے تو حیات بعد الممات کے متعلق کسی شبہ میں نہ پڑے اور قیامت کو برحق جانے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ○ میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں

قسم کے ساتھ لام تاکیدی ہے اور مزید تاکید کے لیے فرما رہا ہے

۲۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○ اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے (کہ موت کے بعد زندہ کیا جانا ایک امر واقعی ہے)۔

(نفس کی تین قسمیں مفسرین نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک نفس امارہ جو برائی کی طرف مائل کرتا ہے، دوسرا نفس لوامہ جو برائی پر ملامت کرتا اور اس سے روکتا ہے، اور تیسرا نفس مطمئنہ جو اللہ کی یاد اور اس کی عبادات میں تسکین حاصل کرتا ہے۔ یہاں اس درمیانی نفس کی قسم کھا رہا ہے کہ یہ لوگوں کو برائی سے روکنے والا ہے اور انسان کی تربیت میں اسی کو بڑا دخل ہے یہی غلطیوں پر نادم ہونا سکھاتا ہے اور رفتہ رفتہ نفس کو نفس مطمئنہ بناتا ہے، وحی الٰہی کی لذتوں سے یہی آشنا کرتا ہے، عبادت پر یہی مائل کرتا ہے)۔

۳۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں (جو مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو جائیں گی) ہرگز جمع نہ کریں گے۔

۴۔ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ○ کیوں نہیں ہم (یقیناً) اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک درست کر دیں (وہ جیسا ہے بعینہٖ ویسا ہی زندہ کر دیا جائیگا)

۵۔ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ○ دراصل انسان (چاہتا ہی نہیں کہ اس کے دل میں قیامت کا خدشہ تک آئے وہ) تو یہی چاہتا ہے کہ (بے باک ہو کر) آئندہ بھی فسق و فجور کرتا رہے (یعنی نافرمانی اور حد سے بڑھنا اس کا شعار رہے)

۶۔ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ○ وہ (تمسخر کے ساتھ) پوچھتا ہے کہ وہ قیامت کا دن کب ہوگا۔

اِس وقت قیامت کے متعلق سوال ہے جب قیامت آجائے تو بھاگنے کی جگہ نہ ملے گی۔

۷۔ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ پھر جب (رب العزت کی تجلی قہری سے) آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی

۸۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○ اور چاند بے نور ہو جائے گا (جس چاند کو دیکھ کر لوگ ماہ و سال کا حساب

Marfat.com

کرتے ہیں وہ بھی باقی نہ رہے گا اور نہ سورج)۔

۹۔ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ اور سورج و چاند (بے نور ہونے میں) ایک سی حالت پر ہو جائیں گے (یہ نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا)

۱۰۔ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ اس روز انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ کر جاؤں (اب پناہ کی جگہ کہاں ہے)۔

۱۱۔ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ بے شک پناہ کی جگہ کہیں نہیں۔

۱۲۔ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ اس روز ٹھکانا صرف آپ کے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (جن کو دامن مغفرت میں جگہ ملی ان کا بھی، اور جو قیامت سے بھاگتے رہے ان کا بھی غرض اللہ کے سامنے حاضر سب کو ہونا ہوگا)۔

۱۳۔ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝ اس روز انسان کو جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے اور جو (اثرات) پیچھے چھوڑے سب جتا دیئے جائیں گے۔

۱۴۔ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ بلکہ انسان خود بھی اپنی حالت پر مطلع ہوگا (اپنے افعال و اعمال سے خود ہی خوب آگاہ ہو جائے گا لیکن بہانے تراشنے سے باز نہ آئے گا)۔

۱۵۔ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝ اگرچہ (اس وقت بھی وہ) اپنے حیلے (بہانے) پیش کرے گا (دنیا میں بھی گناہ کرتا تھا، اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا تو وہ حیلے تراشتا، اپنی یہ فطرت وہ اپنے ساتھ لے جائے گا اور انکار اور عذر و معذرت سے کام بنانا چاہے گا لیکن وہاں وہ کچھ فائدہ نہ دے گا)۔

لوگ کلام کو سنتے ہیں لیکن نہ یاد رکھتے ہیں اور نہ ان کے دل میں یہ کلام گھر کرتا ہے۔ درحقیقت وہ رابطۂ سماعت، یعنی عظمتِ رسالت سے محروم ہیں جب تک حضور کی محبت سے کوئی قلب معمور نہیں ہوتا تو یہ کلام جو آپ کے قلبِ مبارک میں جمع کیا گیا اور دہرایا گیا اس کی سمجھ میں نہیں آتا۔

یہاں سرکارِ دو عالم سے خطابِ خصوصی ہے جو کلام کو سنتے تو جلد جلد دہراتے، ارشاد

Marfat.com

ہوتا ہے کہ آپ خاموشی سے کلام سنتے رہیں - کلام کو آپ کے سینہ میں محفوظ کرنا اور زبان
سے ادا کرانا یہ ہمارا ذمہ ہے -

۱۶- لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ ۝
(اے حبیب) آپ اسے جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے (نزول وحی کے ساتھ) اپنی زبان کو حرکت نہ دیں -

۱۷- اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝ۚۖ
اس کو (آپ کے سینۂ مبارک میں) جمع کر دینا اور اس کو (اسی طرح آپ کی زبان سے) پڑھوانا (جیسا کہ لوح محفوظ میں ہے) ہمارا ذمہ ہے -

۱۸- فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ۚ
پس جب ہم پڑھا کریں (یعنی وحی نازل ہو) تو آپ (اس کو سنا کریں اور) اس کو اسی طرح پڑھا کریں (یہاں اللہ تعالٰی نے جبرئیل علیہ السلام کے وحی سنانے کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے تاکہ یہ اتباع اللہ ہی کی رہے) -

۱۹- ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ؕ ۝
پھر بلاشبہ اس کو کھول کر بیان کر دینا ہمارے ہی ذمہ ہے -

آپ ہی کی زبانِ اقدس سے جو اس کی تشریح ہو گی وہ بھی ہماری ہی طرف سے ہے، آپ کا ہر قول، ہر فعل، اللہ ہی کی جانب سے ہے - اسی سے مقامِ حدیث کو سمجھو اور عظمتِ رسول کو جانو - ان کے ہر فرمان کو حق جانو - دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دو -

۲۰- كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ۙ
حقیقت یہ ہے (کہ قیامت کا آنا برحق ہے) مگر تم لوگ دنیا سے محبت کرتے ہو

۲۱- وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ ۝
اور آخرت کو چھوڑے ہوئے ہو -

حالانکہ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جو شے ابدی فلاح کی موجب ہو انسان اس کی طرف کوشاں ہو نہ کہ جلد بازی سے ہر فانی لذت کی طرف دوڑے - عاقل اور نادان قیامت میں الگ الگ ہوں گے -

۲۲- وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ۙ
کتنے چہرے اس روز تروتازہ ہوں گے -

۲۳- اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ۚ
اپنے پروردگار کے دیدار میں محو ہوں گے -

Marfat.com

۲۴- وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۝ اور کتنے چہروں پر اس دن (غم سے) اداسی چھائی ہو گی (کلفت سے ان کے چہروں پر سیاہی دوڑ گئی ہو گی)

۲۵- تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان پر ایسی سختی ہو گی جو ان کی کمر توڑ دے۔

دیکھو موت کچھ دُور نہیں

۲۶- كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ البتہ جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے (اور سانس حلق میں رُکنے لگتی ہے سمجھو کہ قیامتِ صغریٰ برپا ہو گئی، منزلِ آخرت دُور نہیں)۔

۲۷- وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۝ اور (اس وقت) کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ (پھونک) کرنے والا (اسی کو بلاؤ۔ دوا کے علاج سے تو فائدہ معلوم نہیں ہوتا)

۲۸- وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ اور (مرنے والا) سمجھ لیتا ہے کہ (اب دنیا سے اس کی) جدائی کا وقت آگیا۔

۲۹- وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اور (ایک) پنڈلی (دوسری) پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔

(سخت مشکل کا سامنا ہوتا ہے رشتۂ جان منقطع ہوتا ہے، دنیا جس کو محبوب رکھا چھوٹ رہی ہوتی ہے آخرت جس کو حقیر جانا نظروں کے سامنے ہوتی ہے)۔

۳۰- ع اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۣالْمَسَاقُ ۝ؑ اس دن آپ کے رب کی طرف (ہر ایک کو) جانا ہوتا ہے

دوسرا رکوع

کیسا بدنصیب ہے وہ کافر کہ

۳۱- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ پھر (بھی)، نہ تو اس نے (کلمۂ حق کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

۳۲- وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ بلکہ (اس نے احکامِ الٰہی کو) جھٹلایا اور (ان سے) منہ موڑا۔

۳۳- ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ (اور اس روگردانی کے بعد) پھر فخر سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

اے بدبخت کافر

۳۴- اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ تیرے لیے خرابی پر خرابی (تباہی پر تباہی) ہے۔

۳۵- ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ پھر تیرے لیے خرابی پر خرابی (تباہی پر تباہی) ہے۔

Marfat.com

۳۶۔ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی ؕ
کیا انسان سمجھتا ہے کہ وہ یونہی (بلا باز پرس کیے) چھوڑ دیا جائے گا۔

کیا اس نے اپنی حقیقت اپنی تخلیق پر غور نہیں کیا کہ اپنے رب کی قدرت و حکمت کو سمجھتا اور پاتا۔

۳۷۔ اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ۙ
کیا وہ (ابتداءً محض) ایک منی کا قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا گیا تھا (جو اس کے وجود کا سبب بنا)

۳۸۔ ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ۙ
پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا پھر اللہ تعالٰے نے اسے بنایا پھر اس کے اعضاء درست کیے (گویا ہر طرح اس کو مکمل کیا)

۳۹۔ فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰی ؕ
پھر اس کی دو قسمیں بنائیں۔ مرد اور عورت (جن کی استعداد اور صلاحیت جداگانہ ہے اور ایک دوسرے کے محتاج ہیں)۔

جس خدا نے یہ کارخانۂ خدائی قائم کر رکھا ہے

۴۰۔ اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ٪
کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے۔

ع ۲ ۱۰ ۱۸

بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ وہی قادرِ مطلق ہمارا رب ہے ہم اس کے بندے ہیں۔

سُوۡرَۃُ الدَّھۡرِ

مدنی اکتیس آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورت کے آخر میں انسان کی تخلیق کا ذکر تھا۔ اللہ کا یہ کارخانہ اس کی قدرت و حکمت پر شاہد ہے۔ انسان اگر ذرا اپنی حقیقت پر غور کرے اور انسان کی پیدائش سے قبل کے عالم کا تصور کرے اور سوچے کہ کیسے دنیا انسانوں سے آباد ہوئی، اس میں شکر گزار بھی پیدا ہوئے اور ناشکرے بھی تو اس پر حقائق کھلنے لگیں گے۔ جن پر اللہ کا انعام ہوا ان کی زندگی اس کے لیے باعثِ ہدایت ہوگی اور جنہوں نے اس کا انکار کیا ان کی گمراہی اس کے لیے باعثِ عبرت ہوگی۔ رضائے الٰہی کو اسی دہر، اسی زمانہ، اسی دنیا میں حاصل کرنا ہے۔ قرآن اسی ہدایت کا سرچشمہ ہے جو تھوڑا تھوڑا کرکے

Marfat.com

اتارا گیا ہے تاکہ اس کے آداب، اس کے اخلاق، اس کے احکام، لوگ آسانی سے اپناتے جائیں اور جو چاہے اسے اپنے رب کے پانے کا ذریعہ بنالے۔ اور صاحبِ قرآن کی محبت کو اللہ کی محبت کا وسیلہ بنالے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ○

بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔ (اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر ایک نطفہ کی شکل اختیار کی اور تب کہیں بتدریج انسان بنا)۔

۲۔ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡہِ فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ○

بلاشبہ ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا جسے ہم پلٹتے رہتے ہیں پھر ہم اس کو سننے والا (اور) دیکھنے والا (انسان) بنا دیتے ہیں (تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے حقائق کو سمجھے اور زندگی کو اللہ کی یاد میں گزارے)۔

۳۔ اِنَّا ہَدَیۡنٰہُ السَّبِیۡلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا کَفُوۡرًا ○

ہم ہی نے اسے راہِ (حق) دکھا دی (یعنی قوتِ ارادی دی) خواہ وہ شکر گزار ہو یا ناشکر گزار رہے (دونوں کی راہیں الگ الگ ہیں)۔

۴۔ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغۡلٰلًا وَّ سَعِیۡرًا ○

بلاشبہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (نارِ دوزخ، جس میں وہ رہیں گے زنجیریں جن سے وہ باندھ کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ یہاں سرکارِ دو عالم کی غلامی سے انکار تھا وہاں ذلت و رسوائی کا طوق ان کے گلے میں ہوگا)۔

۵۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا ○ۚ

البتہ نیکوکار ایسے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی (جس کی ٹھنڈک، نورانیت و فرحت اپنی مثال آپ ہوگی۔ وہ کافور کیا ہے؟)۔

۶۔ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ○

ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (خاص) بندے (جو اللہ نے ان کے لیے مقدر فرمایا ہے) پئیں گے (اور دوسروں کو بھی اس میں سے پلائیں گے اور اپنی نظرِ التفات سے) جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔

(ان کا جدھر اشارہ ہوگا اس کی نالیاں اُدھر کو بہنے لگیں گی اس کا منبع حضور پُرنور کا قصرِ اقدس ہوگا اور اسی سے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین فیضیاب ہوں گے۔ جو فیضانِ رحمت

Marfat.com

یہاں جاری ہے وہاں بھی جاری رہے گا)۔

یہ ابرار کون ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو

۷- يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ○

اپنی منتوں کو پورا کرتے ہیں (اس درجہ فرمانبردار ہوتے ہیں کہ عبادات کے علاوہ جو چیز اپنے اوپر واجب کرلی وہ بھی اللہ کی راہ میں پوری کرتے ہیں) اور اس (قیامت کے) دن سے ڈرتے ہیں جس (دن) کی مصیبت پھیل پڑے گی (کوئی شخص بالکلیہ محفوظ نہ ہوگا الا ماشاء اللہ)۔

۸- وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ○

اور (یہ وہ لوگ ہیں جو) مسکین، یتیم اور قیدی کو اس کی (یعنی اللہ کی) محبت میں کھانا کھلاتے ہیں (خواہ ان لوگوں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم سمجھ کر یا اللہ کی محبت میں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ہی پہلو ہیں۔ مسکین، یتیم اور قیدی پر ترس کھانا اللہ کی محبت میں کھلانا حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کرنا ہے)۔

۹- إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ○

(ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ) ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

۱۰- إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ○

ہم تو اپنے پروردگار سے اس دن (کے بارے میں) ڈرتے ہیں جو نہایت اداس کرنے والا (اور) سخت ہوگا۔

۱۱- فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ○ج

پھر اللہ ان کو (ان کے اس خدشہ اور خوف کے باعث) اس دن کے شر سے بچائے گا اور ان کو (یعنی ان کے چہروں کو) شگفتگی اور (دلوں کو) سرور عطا فرمائے گا۔

۱۲- وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ○لا

اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت اور ریشمی پوشاک عطا ہوگی۔

۱۳- مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ

وہ لوگ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ تو وہ (گرمی

Marfat.com

لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ۚ ○

کی) تپش محسوس کریں گے نہ (سردی کی) ٹھٹھرن (ایک خوشگوار موسم ہوگا)۔

١٤- وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ○

اور اس کے (درختوں کے) سائے ان سے قریب ہوں گے اور میووں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں وہ ان سے لطف اندوز ہوں)۔

١٥- وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۠ ○

اور (خدام) ان کے اردگرد چاندی کے ظروف اور شیشے کے (سے صاف ستھرے) گلاس لیے پھرتے ہوں گے۔

١٦- قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ○

اور شیشے بھی چاندی کے جن کو انہوں نے (یعنی خدام نے ٹھیک انداز سے (اور ہر شخص کی خواہش کے مطابق) بھرا ہوگا۔

١٧- وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۚ ○

اور ان (جنتیوں) کو وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی (جو اپنی لذت اور فرحت میں اپنی مثال آپ ہوگی اس کا قیاس دنیا کی زنجبیل اور جنجر بیر پہ کرنا چاہیے)۔

قرأ حفص بغیر الالف في الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ١٢

١٨- عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ○

(یہ تو جنت کا) ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔

١٩- وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ○

اور ان کے پاس (پیارے پیارے) بچے آئیں جائیں گے جو ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے اگر تو ان کو دیکھے تو سمجھے کہ (گویا) موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔

٢٠- وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ○

اور (اے مخاطب اس کا حال یوں سمجھ کہ) اس میں تو (جدھر نظر اٹھا کر) دیکھے گا تجھے نعمت ہی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی (جو ہر جنتی کو نصیب ہوگی اور)

٢١- عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ

ان (جنتیوں) کے جسم پر باریک سبز ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے ہونگے اور ان کو (بطور اعزاز خاص کے) چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور

Marfat.com

فِضَّةٍ وَّسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝
ان کا پروردگار انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا (جو قلب کو منور سے منور تر کر دے)۔

۲۲۔ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ ع ۲۲ ۱۹
(اور ان سے کہا جائے گا کہ اے اہلِ جنت) یہ ہے تمہارا صلہ اور تمہاری محنت (جو تم دنیا میں اللہ کو راضی کرنے کے لیے کیا کرتے تھے آج) ٹھکانے لگی۔

دوسرا رکوع

زندگی میں انسان کے لیے آزمائشیں ہیں وہ یہاں شکر گزار بنے یا ناشکرا۔ اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالٰے نے قرآن تھوڑا تھوڑا اسی لیے نازل فرمایا کہ انسان راہِ ہدایت سے رفتہ رفتہ باخبر ہو جائے اپنی حقیقت کو سمجھے، اللہ کی قدرت وحکمت کو جانے، دوزخ وبہشت کا نقشا سمجھ لے۔ اس کے بعد بھی اگر لوگ ایمان نہیں لاتے اور اپنی بداعمالیوں سے توبہ نہیں کرتے تو سرکارِ دو عالم پر اس کی ذمہ داری نہیں۔ امت آپ کے اسوۂ حسنہ پر قائم رہے اور ہر حال میں اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ انسان طبعًا جلد باز واقع ہوا ہے وہ دنیاوی مفاد کے پیچھے آخرت کی پروا نہیں کرتا اور اپنی ان جلد بازیوں میں قیامت سے غافل ہو جاتا ہے۔ انسان آخرت سے بے خبر نہ رہے۔ بے ذوقِ عبادت زندگی بسر نہ کرے تاکہ اللہ کی رحمت میں رہے۔ ورنہ ظالموں کے لیے تو بہرحال عذاب منتظر ہے وہ اس کو مانیں یا نہ مانیں اس سے بچ نہیں سکتے۔

۲۳۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝
ہم ہی نے (اے حبیب) آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کیا۔

(تاکہ لوگ اس پر غور کریں اور لوگوں میں نیکی و بدی کا احساس پیدا ہو۔ آپ ایک ایک بات ان کے ذہن نشین فرماتے جائیں۔ اب اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں مانتے تو اس کے ذمہ دار وہ خود ہیں)۔

۲۴۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝
پس آپ اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر رہیے اور ان (کفارِ مکہ) میں سے کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا (کوئی) کہنا نہ مانیے۔ (اور اللہ کے آخری فیصلہ تک اسی مستقل مزاجی سے قائم رہیے)۔

۲۵۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً
اور (ہمہ وقت) اپنے رب کا نام لیتے رہیے (اس کی یاد میں لگے رہیے

Marfat.com

وَّ اَصِيۡلًا ۝ | (بالخصوص) صبح اور شام (کہ نماز ہی ہر حال میں باعثِ تسکین ہے)۔

۲۶- وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ۝ | اور رات کے کچھ حصہ میں اُس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کرتے رہیے۔

(ان آیات میں پانچوں نمازوں کا ذکر ہے اور نمازِ تہجد کی طرف بھی واضح اشارہ ہے۔ دراصل نمازوں کا جہاں بھی ذکر آتا ہے اسی وسعت کے ساتھ ہے "تاکہ مجموعی حیثیت سے عبادت کی اہمیت قائم ہو اور اوقات کی پابندی اُس کیفیت کے حصول کے لیے ہو جو صرف نماز سے حاصل ہوتی ہے بالخصوص نمازِ تہجد سے جو مقربین کے لیے خاص ہے)۔

جو لوگ آپ کی نصیحت نہیں مانتے اس کی وجہ یہ ہے کہ

۲۷- اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ وَرَآءَهُمۡ يَوۡمًا ثَقِيۡلًا ۝ | بے شک یہ لوگ دنیا کو عزیز رکھتے ہیں اور اس دن کو جو بہت سخت ہے (یعنی قیامت اس کو) پسِ پشت چھوڑے ہوئے ہیں۔

۲۸- نَحۡنُ خَلَقۡنٰهُمۡ وَشَدَدۡنَاۤ اَسۡرَهُمۡ ۚ وَاِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَهُمۡ تَبۡدِيۡلًا ۝ | (یہ نہیں سوچتے کہ پہلے بھی) ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ و بند مضبوط کیے اور جب ہم چاہیں (ان کو فنا کر دیں اور) اُنہیں جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں (دنیا ان لوگوں سے خالی ہو اور ان سے آباد ہو جائے)۔

۲۹- اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ۝ | (بہر حال) یہ (قرآن) تو نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب (کی رضا اس کے قرب) کی راہ اختیار کر لے۔

۳۰- وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝ | اور (لوگو) تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے بجز اس کے جو خدا ہی کو منظور ہو، بے شک اللہ (سب کچھ) جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

۳۱- يُّدۡخِلُ مَنۡ يَّشَآءُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيۡنَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝ ع | وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لے لیتا ہے اور ظالموں کے لیے تو اس نے دردناک عذاب تیار (ہی) کر رکھا ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

مکّی پچاس آیتیں دو رکوع

گزشتہ سورہ زندگی کو سنوارنے سے متعلق تھا تاکہ انسان کی عاقبت بخیر ہو اور اس سلسلہ میں ابرار اور نیکوکاروں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ہوا۔ اس سورہ میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو کہیں سے کہیں بھیجی جاتی ہیں۔ عذاب، فلکی کیفیات، صفاتِ نبوت، تمام چیزوں کا بیان ہو رہا ہے تاکہ انسان ہر چیز سے سبق لے اور وہ تغیرات جو خود اس کی زندگی اور اس خارجی دنیا میں ہو رہے ہیں ان پر غور کرے اور اس شبہ میں نہ پڑے کہ قیامت نہ آئے گی۔ اس کا آنا برحق ہے، اس سورہ میں روئے سخن بیشتر مکذبین و منکرین کی طرف ہے اور اس منزل کی دیگر سورتوں کی طرح اس میں بھی حشر نشر، سزا و جزا پر زور دیا گیا ہے اور آخرت کا تصوّر راسخ کیا گیا ہے تاکہ وہ سخت دن انسان کے پیشِ نظر رہے اور وہ کسل میں نہ پڑے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○
قسم ہے ان نرم خوشگوار ہواؤں کی جو (انسان کے نفع اور فرحت کے لیے) بھیجی جاتی ہیں

۲۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○
پھر (قسم ہے) تند و تیز ہواؤں کی (جو انتشار کا سبب بنتی ہیں)

۳۔ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ○
اور قسم ہے ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو ہر طرف) پھیلا دیتی ہیں

۴۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ○
پھر ان کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں

۵۔ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ○
پھر (قسم ہے ان) فرشتوں کی جو وحی کو اتار کر لاتے ہیں

۶۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ○
حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لیے

(ان مرسلات، عاصفات، ناشرات، فارقات اور ملقیات سے مفسرین میں سے بعض نے ہوائیں بعض نے فرشتے اور بعض نے پیغمبر مراد لیے ہیں اور بعض نے پہلے چار سے ہوائیں اور پانچویں سے فرشتے مراد لیے ہیں)

یہ قسم اس بات پر کھائی جا رہی ہے کہ

Marfat.com

٧۔ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ○ بے شک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (پورا) ہو کر رہے گا (یعنی قیامت واقع ہو کر رہے گی)۔

٨۔ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ○ پھر (یہ وہ وقت ہوگا) جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔

٩۔ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ○ اور جب آسمان پھٹ جائے گا (اور پھٹنے کی وجہ سے اس میں جھروکے سے نظر آنے لگیں گے)۔

١٠۔ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ○ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) اڑتے پھریں گے۔

١١۔ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ○ اور جب رسولوں کو وقتِ معین پر جمع کیا جائے گا (کہ وہ ایک ترتیب سے اپنی اپنی امتوں کو لے کر رب العزت کے سامنے حاضر ہوں)۔

١٢۔ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ○ (جانتے ہو کہ یہ سب کچھ) کس دن کے لیے ملتوی رکھا گیا ہے؟

١٣۔ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ○ فیصلہ کے دن کے لیے (جو روز قیامت ہے)۔

١٤۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ○ اور (اے مخاطب) تجھ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا ہے (یعنی کچھ نہ پوچھو کہ فیصلہ کا دن کیسا ہولناک ہے)

١٥۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی (سخت تباہی) ہے

١٦۔ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ○ کیا ہم نے اگلوں کو (جنھوں نے حق کو جھٹلایا تھا) ہلاک نہیں کر ڈالا۔

١٧۔ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ○ پھر ہم ان پچھلوں کو بھی (جو دین کی تکذیب پر مصر ہیں) انہیں کے پیچھے بھیج دیں گے (یہ بھی انہیں کے ساتھ رہیں گے)۔

١٨۔ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ○ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی (سلوک) کیا کرتے ہیں

(یقیناً)

١٩۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے۔

لوگو تم اپنی پیدائش پر غور کیوں نہیں کرتے؟

٢٠۔ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ○ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (کی ایک بوند) سے پیدا نہیں کیا۔

Marfat.com

۲۱- فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۙ — پھر اس کو ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں رکھا

۲۲- اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ — ایک وقت معین تک ۔

۲۳- فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ — پھر ہم نے ایک اندازہ ٹھیرایا (کہ وقت مقررہ میں ایک پانی کے قطرہ سے بتدریج انسان بنے) پس ہم کیا خوب اندازہ ٹھہرانے والے ہیں ۔

یہ سب دیکھتے ہوئے بھی اگر کفار تکذیبِ حق پر آمادہ ہیں ، نہ اللہ کو مانتے ہیں نہ رسول کو نہ آخرت کو سچ جانتے ہیں تو ان کے لیے دوزخ کا گڑھا ہے اور

۲۴- وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ — جھٹلانے والوں کے لیے اس دن سخت خرابی (سخت عذاب) ہے ۔

۲۵- اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ — (ذرا یہ لوگ زمین کی تخلیق ہی پر غور کریں) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا

۲۶- اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ۙ — زندوں کے لیے اور مُردوں کے لیے (یعنی زندوں کے لیے یہی زمین بقائے زیست کا سامان لیے ہوئے ہے اور مُردوں کے لیے گوشۂ قبر)۔

۲۷- وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۗ — اور ہم نے زمین پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور (اسی زمین میں شیریں چشمے جاری کر دیئے اور) ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا ۔

اسی سے کفار کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہاں بھی سختی اور نرمی کے مظاہرے ہوں گے یہ دنیا ہی سب کچھ نہیں ۔ آخرت ہی سب کچھ ہے جس کی یہ تکذیب کرتے ہیں ۔ پس

۲۸- وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ — اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ۔

۲۹- اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ — (ان سے کہا جائے گا کہ اب) اس (عذاب) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ۔

۳۰- اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ — تم (دوزخ کے دھویں کے) اس سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں ۔

مروی ہے کہ قیامت کے دن یہ دھواں حساب کتاب کے وقت کفار کو تین طرف سے گھیرے

Marfat.com

ہوگا سر کے اوپر، داہنے اور بائیں جانب اور یہ تو ایک برائے نام ابر ہوگا)

۳۱- لَا ظَلِيلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ — جس میں نہ (ٹھنڈا) سایہ ہوگا اور نہ وہ (آگ کی) لپٹ سے بچائے گا

۳۲- اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ — (بلکہ) وہ (ایسے) انگارے برسائے گا (جس کی چنگاریاں اور شعلے اتنے بڑے ہوں گے) جیسے محل، (تو اندازہ کرو کہ وہ دوزخ کیا ہوگی)

(ان شعلوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوگا)

۳۳- كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ — گویا یہ زرد اونٹوں کی قطاریں ہیں (جن کو ان کفار نے اکثر دیکھا ہے لیکن آج ان پر یہ سواری کی تمنا نہ کریں گے)۔

۳۴- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ — (یاد رکھو کہ) جھٹلانے والوں کے لیے اس دن بڑی خرابی (سخت تباہی) ہے۔

۳۵- هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ — یہ وہ دن ہوگا کہ نہ وہ بول ہی سکیں گے

۳۶- وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ — اور نہ ان کو یہ اجازت ہوگی کہ عذر پیش کریں۔

اس دن کے عذاب سے وہ کہاں بھاگ سکیں گے، خوب سن لیں کہ

۳۷- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ — جھٹلانے والوں کے لیے اس دن بڑی تباہی ہے۔

۳۸- هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ — (اے حق کی تکذیب کرنے والو) یہ فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کر لیا ہے (تاکہ فیصلہ کے وقت سب کو ایک دوسرے کا حال معلوم ہو اور پھر سزا بھگتنے کے لیے اپنی اپنی جگہ پہنچ جائیں)۔

۳۹- فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ — پھر اگر تمہارے پاس (عذاب سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو مجھ سے کر چلو

لیکن تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے اس لیے کہ

۴۰- ع وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ — اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے۔

Marfat.com

دوسرا رکوع

ہاں قیامت کے دن بھی نیکوکار، صاحبِ ایمان عرشِ اعظم کے سایہ میں آرام سے کھڑے ہوں گے۔ اللہ کی رحمت کا دامن جس سے انہوں نے اپنے کو دنیا میں وابستہ رکھا وہاں کشادہ ہوگا، یہ وہ رحمت ہے جس سے کافر دنیا میں منکر رہے آخرت میں بھی محروم رہیں گے۔

۴۱۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ — بلاشبہ (اللہ سے) ڈرنے والے (اس کی رحمت کے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے (ہر سمت رحمت ہی رحمت ہوگی)۔

۴۲۔ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ — اور (وہ) ان میووں میں ہوں گے جو وہ پسند کریں۔

۴۳۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ — (ان سے کہا جائے گا) اب مزے سے کھاؤ پیو ان اعمال کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔

۴۴۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ — (اور) ہم نیکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

لیکن ظالموں اور مجرموں کے لیے اس دن کوئی اعانت نہ ہوگی۔ ان کو واضح رہے کہ

۴۵۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ — (حق کی) تکذیب کرنے والوں کے لیے اس دن بڑی خرابی ہے۔

۴۶۔ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ — (اے حق سے انکار کرنے والو! اس دنیا میں) تم تھوڑے دن کھا (پی) لو اور فائدہ اٹھالو۔ بے شک تم مجرم ہو۔

اور دوزخ تمہاری منتظر ہے۔ یاد رکھو کہ

۴۷۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ — اس دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت تباہی ہے۔

Marfat.com

۴۸۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ○

اور (ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے سامنے) جھکو (اس کا حکم مانو، اس کی عبادت کرو تو) یہ نہیں جھکتے

ذرا بھی اللہ سے نہیں ڈرتے ، اس کی حکم عدولی کو انہوں نے اپنا شعار بنا رکھا ہے پس یہ سُن لیں کہ

۴۹۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت عذاب ہے (دوزخ کا ایک مخصوص گڑھا ان کا منتظر ہے)۔

قرآن سے بڑھ کر پُر اثر اور صاحبِ قرآن سے زیادہ خُلقِ مجسم انہیں کہاں ملے گا پھر کس کی بات سنیں گے ۔

۵۰۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ○

آخر اس (قرآن و حدیث) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ۔

ع ۲/۱۰ ۲۲

Marfat.com

پارہ ۳۰

عَمَّ

سُوْرَةُ النَّبَا

مکّی چالیس آیتیں دو رکوع

اس سورہ سے تیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ سورتیں مختصر ہوتی جاتی ہیں لیکن جامعیت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، گزشتہ سورۂ مرسلات میں ان چیزوں کا ذکر تھا جو کہیں سے کہیں بھیجی جاتی ہیں۔ ہوائیں، پیغمبر، کیفیاتِ ملکوتیت، عذابِ الٰہی سب کی طرف اشارہ تھا۔

جب سرکارِ دو عالم نے اہلِ مکہ کو درسِ توحید دینا شروع کیا تو کفارِ مکہ ہر بات ہر چیز پر شک کرتے۔ توحید، رسالت، آخرت، نزولِ وحی سب ہی باتیں انہیں انوکھی معلوم ہوتیں۔ لفظ نبا کے معنی واقعہ اور خبر کے ہیں چنانچہ اس سورت میں تصدیقِ توحید و رسالت کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ قیامت کا ذکر ہے، جس کے بارے میں کفار حیرت سے یا بطورِ تمسخر ایک دوسرے سے سوال کرتے، اللہ تعالےٰ ان کو اپنی قدرتِ کاملہ کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دس امور جو بدیہی ہیں پیش فرماتا ہے۔ جس نے ان باتوں پر غور کیا وہ یقیناً سمجھ جائے گا کہ ایک دن ایسا بھی ضرور آئے گا جب کتابِ زندگی کے اوراق پراگندہ ہوں گے اور کفر، نفاق اور ایمان کے ابواب الگ الگ مرتب کیے جائیں گے۔ نفخِ صور کی مثال ایسی ہی سمجھو جیسے نفخِ روح۔ جس طرح اس نے یہاں انسانوں کو جسم عطا فرمائے وہاں عطا فرمانا کیا مشکل ہے۔ پھر سزا و جزا کا بیان ہے کہ محض موت کا یقین انسان کی ہدایت کے لیے کافی نہیں جب تک وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا پڑے گا۔ وہی فیصلہ کا دن ہوگا، اس روز کفار نادم ہوں گے اور مومنین مسرور، اس دن کفار تمنا کریں گے کہ کاش وہ مرکھپ گئے ہوتے یا جب مومنوں میں شانِ بوترابی کی جھلک پائیں گے تو چلا اٹھیں گے کاش وہ بھی مٹی ہوتے۔ یاد رہے کہ ایمان کا دارومدار علمِ اجمالی یعنی صحتِ عقیدہ پر ہے اس اجمال میں بڑی لذت، بڑی وسعت، بڑی رحمت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ — یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے ہیں

Marfat.com

۲۔ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ

اس عظیم خبر کے متعلق (جو سرکار دو عالم فرما رہے ہیں اور جس کے متعلق ان کو شک ہے اور)

۳۔ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ

جس کے بارے میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں

۴۔ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۙ

(ان کے یہ اختلافات) ہرگز (صحیح) نہیں (قیامت برحق ہے) عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا۔

۵۔ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ

(ہم) پھر (کہتے ہیں کہ یہ اختلافات مہمل ہیں) ہرگز (درست) نہیں ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ قیامت کیا ہے۔ کچھ بہت دور نہیں)۔

ان منکرینِ حق کو توحید، رسالت، حشر و نشر کو سمجھنا کیوں دشوار ہو رہا ہے، وہ اپنے رب کی قدرتِ کاملہ پر نظر کیوں نہیں ڈالتے۔

۶۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ

کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا (جس پر یہ زندگی بسر کرتے ہیں)

۷۔ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ

اور پہاڑوں کو (زمین کے قیام و قرار کے لیے) میخیں (نہیں بنا دیا)۔

۸۔ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ

اور (ذرا غور کرو) ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا

۹۔ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ

اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا باعث بنایا

۱۰۔ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ

اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنایا (گویا رات پردہ پوش ہے)

۱۱۔ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪

اور ہم نے دن کو (حصولِ) معاش کے لیے بنایا۔

تم نے ان زمین کی چیزوں کو دیکھا اب آسمانوں کی طرف متوجہ ہو۔

۱۲۔ وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ

اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

۱۳۔ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪

اور ہم نے ایک روشن چراغ بنایا (یعنی آفتاب جو تمہاری دنیا کو روشنی بھی دیتا ہے اور گرمی بھی)

۱۴۔ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ

اور ہم نے بھرے بادلوں سے (یعنی پانی سے لدے ہوئے بادلوں سے) موسلا دھار پانی برسایا۔

Marfat.com

۱۵- لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ تاکہ ہم اس (بارش) سے اناج اور سبزہ اگائیں

۱۶- وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اور گھنے باغ (اگائیں)

دیکھو جس اللہ کی قدرت و حکمت کے یہ نمونے ہیں وہی فرمارہا ہے کہ

۱۷- اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ بے شک فیصلے کا دن (یعنی قیامت) ایک وقتِ مقررہ ہے۔

یاد رہے کہ

۱۸- يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ (اللہ کے حضور) چلتے چلے آؤ گے۔

۱۹- وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ اور آسمان کھول دیا جائے گا (یعنی پھٹ جائے گا) تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے

۲۰- وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے تو وہ (ریزہ ریزہ ہوکر چمکتی) ریت کی طرح ہو جائیں گے (جس پر پانی کا دھوکا ہو گا جیسے سراب)

اس دن لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

۲۱- اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ بیشک دوزخ (سرکشوں کی) تاک میں ہے (انہیں کی منتظر ہے)

۲۲- لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝ (اور وہی) سرکشوں کا ٹھکانا ہے

۲۳- لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ جہاں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔

۲۴- لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ نہ وہاں وہ (کسی قسم کی) خنکی کا مزہ اٹھا سکیں گے اور نہ پینے کی چیز کا۔

۲۵- اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ سوائے گرم پانی اور (بدبو دار) پیپ کے (جو دوزخیوں کے زخموں سے ان کو ملے گا)۔

۲۶- جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ (یہ ان کے اعمال کے) موافق بدلہ (ہے)۔

جانتے ہو کہ آخر یہ کس بات کی سزا ہے؟

Marfat.com

۲۷- اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ
اس لیے کہ ان کو (یوم) حساب کی امید ہی نہ تھی

۲۸- وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۗ
اور وہ ہماری آیتوں کو (یعنی قرآن، پیغمبر، معجزات کو) خوب خوب جھٹلایا کرتے تھے۔

۲۹- وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ
اور ہم نے ہر چیز کو (کیا چھوٹی کیا بڑی، کیا ظاہر کیا پوشیدہ سب کی) باقاعدہ لکھ لیا ہے (تاکہ تم بھی اپنا نامۂ اعمال دیکھ لو)۔

۳۰- فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ
پس (اے منکرین حق اپنے کیے کا) مزہ چکھو (تم دنیا میں کفر و سرکشی میں بڑھتے جاتے تھے) اب ہم بھی (یہاں) تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے (تاکہ تم اس کے عادی نہ بن سکو)۔

ع ۳ / ۱

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں سرکشوں کے حال کا بیان تھا یہاں پرہیزگاروں پر جو عنایات ہونگی ان کا ذکر ہے۔

۳۱- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ
بے شک نیکوکاروں کے لیے کامیابی ہے (وہ اپنی مراد کو پہنچیں گے)

۳۲- حَدَاۗىِٕقَ وَاَعْنَابًا ۙ
(ان کے لیے) باغ ہوں گے اور انگور،

۳۳- وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ
اور جواں سال ہم عمر عورتیں،

۳۴- وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۗ
اور چھلکتے ہوئے جام۔

اس کی فضا دنیا کی خرافات سے پاک ہوگی۔ اہل جنت

۳۵- لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ
نہ وہاں فضول باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ (و فریب ہی وہاں ہوگا)۔

۳۶- جَزَاۗءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاۗءً حِسَابًا ۙ
یہ آپ کے رب کی طرف سے بحیثیت بخشش ایک بدلہ ہے جو حساب سے دیا گیا ہے (بدلہ کو بخشش اور انعام سے تعبیر فرماتا ہے تاکہ جان لو کہ انعام استحقاق سے کہیں زیادہ ہوگا درحقیقت یہ انعام بھی بہت کافی ہوگا پھر حساب کے علاوہ جو بخشش ہوگی اس کا ذکر نہیں)۔

Marfat.com

اس دینے والی ذات کی عظمت کا کیا ٹھکانا

۳۷۔ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ ○

وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے، بڑی رحمت والا ہے (لیکن اس کے رعب کا یہ عالم ہے کہ) اس کے سامنے کوئی کچھ نہیں بول سکتا (مجال نہیں کہ کوئی اس کے دربار میں لب کشائی کرسکے)۔

۳۸۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○

اس دن تمام ذی روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے (خاموش) کوئی کلام نہ کرسکے گا بجز اس کے کہ جس کو خدائے رحمٰن کی اجازت حاصل ہو اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے گا (یعنی وہی جو معقول بات ہو)۔

اے ایمان والو! مژدہ ہو کہ حضور سرور کائنات نے فرمایا کہ ہر پیغمبر نے ایک ایک بات کہنے کی اجازت حاصل کی ہے اور میں نے تمام امت اور ہر امتی کی سفارش کی اجازت حاصل کی، جس کے لیے چاہوں سفارش کروں گا۔ دیکھو آپ کے دامن رحمت سے بہر حال وابستہ رہو۔

۳۹۔ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ○

یہ دن حق ہے (اس کا آنا برحق ہے) پس جو چاہے اپنے رب کے پاس (اس کے جوار رحمت میں) اپنا ٹھکانا بنالے۔ (یعنی رحمت للعالمین کا ہو کے رہے)۔

رحمت کا یہ بھی تقاضا تھا کہ بندوں کو آگاہ کر دیا جائے چنانچہ فرماتا ہے کہ

۴۰۔ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ع ○ ع

بلاشبہ ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا (متنبہ اور آگاہ کر دیا) اس دن ہر شخص (اپنے) ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہیں دیکھ لے گا (اس کی نیکیاں اور برائیاں اس کے سامنے ہوں گی، نیکوکار مسرور ہوں گے) اور کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوجاتا اور مٹی میں مل جاتا کہ اس عذاب سے بچ جاتا)

Marfat.com

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

مکّی چھیالیس آیتیں دو رکوع

آخرت کا تصور راسخ کیا جا رہا ہے، قیامت کے آنے پر اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے، تاکہ اس کی اہمیت کا اندازہ ہو اور اسے کوئی معمولی بات نہ سمجھا جائے اور محض قیاس آرائی کی بنا پر قیامت و آخرت کو پس پشت نہ ڈال دیا جائے۔ حشر و نشر کی کیفیات سمجھائی جا رہی ہیں اور یہ بات ذہن نشین کی جا رہی ہے کہ موت کے وقت ہی سے حقائق منکشف ہونا شروع ہو جاتے ہیں بلکہ سچ پوچھو تو موت خود ہی قیامتِ صغریٰ ہے اور قیامتِ کبریٰ پر شاہد ہے اسی وقت سے عذاب و ثواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں ان فرشتوں کی قسم کھائی جا رہی ہے جو کافروں کی روح ان کے رگ و تن سے سختی کے ساتھ کھینچتے ہیں کہ وہ مرنے سے بھاگتے ہیں، اور ان فرشتوں کی بھی جو مومنوں کے بدن سے جان کی گرہ کھولتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے کے لیے بے چین ہیں پھر ان کو ان کے مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تاکہ یہ بات بھی ذہن نشین ہو جائے کہ پیغمبر کی نافرمانی اور حکمِ الٰہی سے سرکشی کے باعث بسا اوقات دنیا میں بھی عذاب آتا ہے، فرعون کو دیکھو یہاں پانی میں ڈبویا گیا وہاں آگ میں جلایا جائے گا اور یہ واقعہ خود قیامت پر دال ہے۔ اس کے بعد اللہ کی توحید، انسانی اعمال کے نتائج اور ثمرات کا ذکر ہے اور پھر قیامت ہی کے ذکر پر سورہ ختم ہوتا ہے جس کے وقوع پذیر ہونے کا صحیح وقت اللہ ہی جانتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ○

قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (کافروں کے رگ و پے میں) ڈوب کر (ان کی جان بڑی سختی سے) کھینچ لیتے ہیں۔

۲- وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ○

اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کی جو (مومنوں کی جان کی گرہ بڑی آسانی سے کھول دیتے ہیں (اور جس خوشی، نشاط، مسرت کے وہ متمنی تھے وہ بآسانی ان کے لیے مہیا کر دی جاتی ہے)۔

۳- وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ○

اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کی جو (فضائے بسیط میں گویا) تیرتے پھرتے ہیں۔

Marfat.com

۴- فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھران کی (بھی) جو (احکامِ الٰہی کے سننے کے لیے) آگے بڑھتے ہیں،

۵- فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پھران کی جو (حکم کے مطابق) ہر کام کا انتظام کرتے ہیں۔

یہ قسم اس بات پر ہے کہ قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی نفخِ اولیٰ تخریبی ہوگا اور نفخِ ثانی تعمیری۔
پہلی مرتبہ جب صور پھونکا جائے گا تو

۶- یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ اس دن لرزا دینے والی (آواز) لرزا دے گی (یعنی نفخِ اولیٰ)

۷- تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ جسکے بعد متصل دوسری (آواز) آئے گی (یعنی نفخِ ثانی)

۸- قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ (پس) کتنے ہی دل اس دن (ہیبت سے) دھڑکنے لگیں گے

۹- اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ ان کی آنکھیں (ہیبت اور ندامت سے) جھکی ہوں گی (یہ وہی کافر ہیں جن کو اس قیامت کا یقین نہ تھا)۔

۱۰- یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ۝ لوگ کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر واپس کیے جائیں گے (یعنی پھر زندہ کیے جائیں گے)

۱۱- ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ کیا جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی (اس وقت ہم پھر زندہ کیے جائیں گے ان کا یہ کہنا تعجب سے زیادہ تمسخر پر مبنی ہے)۔

۱۲- قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ وہ کہتے ہیں (ایسی صورت میں) تب تو یہ واپسی نقصان دہ ہوگی۔

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اللہ کے لیے کوئی بات مشکل نہیں جس بات کو وہ آج مذاق سمجھ رہے ہیں کل آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

۱۳- فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ پس وہ (قبروں سے لوگوں کا نکلنا اور لوگوں کا میدانِ حشر کی طرف آنا) تو بس ایک سخت (ڈانٹ کی) آواز ہوگی (یعنی روحوں کو حکم ہوگا کہ جسموں میں داخل ہوں اور جسموں کو حکم ہوگا کہ نکل پڑیں اور وہ نکل پڑیں گے)۔

۱۴- فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر وہ فوراً میدانِ (حشر) میں جمع ہوجائیں گے۔

Marfat.com

بلاغت کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ ایک معمولی بات کو سوال کی صورت میں پوچھا جائے پھر اسکے اہم اجزا کی طرف اشارہ کر کے نتائج سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے ۔ قرآن پاک میں بار ہا یہ انداز بیان ہے ۔آیات ذیل بھی اسی کی مثال ہیں ۔

۱۵۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ

کیا آپ کو موسٰی کے واقعہ کی خبر پہنچی ۔

۱۶۔ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ

(وہ وقت یاد فرمائیے) جب ان کے رب نے طوٰی کی مقدس وادی میں ان کو آواز دی ۔

۱۷۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ

(اور حکم دیا کہ) فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ حد سے بڑھ گیا ہے (اس کی سرکشی حد سے تجاوز کر گئی ہے) ۔

۱۸۔ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ

پھر اس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ تو پاک (وصاف) ہو جائے (تیرے گناہ معاف ہوں اور تیرا قلب اللہ کی طرف رجوع ہو جائے انسان تو ارادہ ہی کا مکلف ہے ۔ اگر تیرا ارادہ ہے تو آ) ۔

۱۹۔ وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ

اور تیرے رب کی طرف میں تیری رہبری کروں تاکہ تجھ میں اللہ کا خوف پیدا ہو (اور تجھ میں اس کی عظمت پیدا ہو اور تو اپنی سرکشی کے تصور سے بھی کانپ جائے) ۔

۲۰۔ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ۖ

پھر (آپ جانتے ہی ہیں کہ وہ فرعون کے پاس گئے اور) اس کو بڑی نشانی دکھائی (یعنی لاٹھی سانپ بن گئی ۔ جب ایک بے جان میں جان ڈالنا اللہ کے لیے مشکل نہیں تو مُردوں کو زندہ کرنا کیا مشکل ہے بے جان میں جان آجانا ہی تو نمونۂ قیامت ہے) ۔

۲۱۔ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ۖ

اس پر بھی اُس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ۔

۲۲۔ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى ۖ

پھر (موسٰی کے حکم سے) روگردانی کی (اور ان کے خلاف) کوششیں کرنے لگا ۔

۲۳۔ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ

پھر (اپنے تمام جادوگروں کو) جمع کیا اور (سب کو) پکارا (یعنی مخاطب کیا) ۔

۲۴۔ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ

پھر (فرعون نے) کہا (لوگو دیکھو) میں ہی تمہارا ربِ اعلیٰ ہوں (بڑا پرورش کرنے والا میں ہی ہوں ۔ اس موسٰی کو کس نے پیغمبر بنا کر بھیجا) ۔

Marfat.com

فرعون کی نظر اپنی شوکت وحشمت پر پڑی، اپنی بادشاہت اور اقتدار کا تصور کیا، اپنی حقیقت
کو نہ دیکھا کہ مجھ کو کس نے انسان بنا کر بھیج دیا، اس کا یہ تکبر اللہ کو پسند نہ آیا۔

۲۵- فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر اللہ نے اسے آخرت اور دنیا دونوں کے عذاب میں مبتلا کیا (دنیا میں پانی میں ڈبویا آخرت میں آگ میں جلائے گا)۔

کیا وہ انکارِ حق اور سرکشی کے وبال سے بچ سکا، ہرگز نہیں۔

۲۶- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ ع بے شک اس میں خوفِ خدا رکھنے والے کے لیے بڑی عبرت ہے (یہ ایک واقعہ ہے کہ انسان اس سے سبق لے اور لرز جائے۔ اس کی لاش آج بھی باقی ہے کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں)۔

دوسرا رکوع

جن امور کا ذکر کیا گیا ہر چند اس میں ایک واقعہ کو یاد دلانا تھا لیکن اہلِ نظر کے لیے اس واقعہ کے ہر پہلو سے قیامت کے برحق ہونے کے شواہد بھی مضمر تھے۔ پہلے تو عوام کی زبان سے اس کہنے میں کہ پھر تو ہم بڑے گھاٹے میں رہے ایک عمومی شبہ کا ذکر تھا۔ پھر اللہ کی قدرتِ کاملہ سے لاٹھی کا سانپ بننا اس بات پر شاہد ہے کہ بے جان میں جان اس کے حکم سے پڑتی ہے۔ جس نے لفظ "کن" سے پیدا کیا وہ نفخ اولیٰ سے مار بھی سکتا ہے اور نفخ ثانی سے جلا بھی سکتا ہے، پھر فرعون کی سرکشی اور اس کے عواقب خود انسان کا دل دہلانے کے لیے کافی ہیں۔ اب اس کے بعد بھی اگر اللہ کی قدرت وحکمت میں کوئی شبہ ہو تو بلند آسمانوں کو دیکھو، رات و دن پر نظر کرو، زمین کی قوتِ نمو کو لو، پہاڑوں کے استحکام پر نظر ڈالو، جس نے ان کو بنایا کیا وہ ان کو بگاڑ نہیں سکتا۔ ایک دن آئے گا جب انسان کو اپنے اعمال یاد آئیں گے۔ دوزخ بھری جائے گی، جنت آباد ہوگی۔ یہ لوگ جو انکار کا شکار ہیں وہ تو بس پوچھتے ہی رہیں گے کہ قیامت کب آئے گی گویا اس کا فوراً نہ آنا ان کے نزدیک اس کے نہ آنے کی دلیل ہے ان نادانوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ اس کا ایک وقت مقرر ہے یہ سوال کا وقت نہیں عمل کی گھڑی ہے۔

۲۷- ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝ (اے منکرینِ حق ذرا سوچو) کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمانوں کا۔ اس نے (تو) ان کو بنایا۔

پھر ذرا اوپر کی طرف دیکھو کہ ہم نے کیسا

Marfat.com

۲۸- رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ سقفِ آسمان کو بلند کیا اور کیسے مناسب انداز سے بنایا ہے۔

۲۹- وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا۔ (یہ نظامِ شمسی کیا تم کو کسی منزل کی خبر نہیں دیتا)۔

۳۰- وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا (تمہارے گزر بسر کے لیے ہموار کیا)

کیا کیفیاتِ سماوی کا اثر تم زمین پر نہیں دیکھتے کہ کس طرح ہم نے

۳۱- اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ اس سے اس کا پانی اور اس کا سبزہ نکالا۔

۳۲- وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ اور (کس طرح) پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا۔

۳۳- مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لیے (کیا۔ تاکہ تم اس سے غذائے جسمانی حاصل کرو اور اللہ کے تصور سے عالم بالا سے ایک ربط پیدا کر لو تاکہ تم پر مثال کھل جائے)۔

اور جس طرح یہ دنیا تمہاری آزمائش اور فائدہ کے لیے ہے اسی طرح آخرت تمہارے اعمال کی سزا و جزا کے لیے ہوگی۔ جس نے صرف دنیا کمائی وہ نامراد رہا جس نے دنیا میں آخرت کا سامان کیا وہی بامراد رہا۔

۳۴ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ پس جب وہ آفتِ عظیم آجائے گی

۳۵- يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ اس دن انسان اپنے اعمال (سب ہی اچھے برے کام) یاد کرے گا۔

۳۶- وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔

جس پر یقین نہ کرتے تھے وہ نظروں کے سامنے ہوگی، پھر جانتے ہو کیا ہوگا۔

۳۷- فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ پس جس نے سرکشی کی ہوگی،

۳۸- وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور دنیا کی زندگی کو (آخرت کی زندگی پر) ترجیح دی ہوگی،

Marfat.com

۳۹- فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔

۴۰- وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور جو کوئی (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا، اور اپنے نفس کو (ہر بری) خواہش سے روکا ہوگا (اللہ کے حقوق ادا کرنے میں نفس پر قابو پایا ہوگا اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دی ہوگی اور معاشرے کے فرائض ادا کیے ہوں گے)

۴۱- فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ (اور وہ کیا خوب ٹھکانا ہوگا)

کفار یہ باتیں سن کر قیامت کے متعلق بار بار سوال کرتے ہیں کہ آخر وہ گھڑی کب آئے گی
گویا اس کے فوراً نہ آنے پر اس کے نہ ہونے کا گمان کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں۔

۴۲- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی۔

آپ کا کام اس کا وقت بتانا نہیں۔ آپ کو تو انہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے۔
سب حکمت اس کو راز ہی رکھنے میں ہے۔

۴۳- فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق

۴۴- اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ (ان کے لیے تو بس یہ جان لینا کافی ہے کہ) اس کے منتہا یعنی قائم ہونے کے وقت) کا تعلق تو آپ کے رب سے ہے (وہی جانتا ہے کہ کب قائم ہوگی)۔

(بقول شاہ صاحب "پوچھتے پوچھتے سب کو اسی تک پہنچنا ہے بیچ میں سب بے خبر ہیں"
تیقن کے ساتھ چلنے کی بات ہی اور ہے)

۴۵- اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ۝ آپ کا کام تو محض اس شخص کو (قیامت کے نتائج سے) ڈرانا ہے جو (اس پر ایمان رکھتا ہو اور) اس سے ڈرتا ہو۔

(جن کو آپ کے فرمانے پر یقین ہی نہیں وہ نصیحت کیا حاصل کریں گے البتہ)۔

Marfat.com

۴۶ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا ﴿٤٦﴾ ع ۲

جس دن اس کو دیکھ لیں گے (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک شام یا صبح ہی رہے تھے۔

(جس کو دُور سمجھتے تھے وہ نزدیک ہوگی جس کو نزدیک سمجھتا تھا وہ دُور ہوگی اور زندگی کی حقیقت ایک گزری ہوئی صبح و شام سے زیادہ نہ ہوگی)۔

سُورَةُ عَبَسَ

مکّی بیالیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں فرمایا گیا کہ آپ نصیحت ان کو کر سکتے ہیں جو اللہ سے ڈریں، جو سرکشی پر آمادہ ہوں ان میں خوفِ خدا کیا پیدا ہوگا۔ یہاں اس کی ایک عملی مثال، ایک واقعہ کا بیان ہے اور اس سے چند نہایت اہم نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قریش مکہ کو جس میں ابوجہل اور دیگر قریش کے سردار شامل تھے دعوتِ اسلام فرما رہے تھے۔ اس وقت حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم جو نابینا تھے تشریف لائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جو کچھ اللہ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے وہ مجھے تعلیم فرمائیے۔ ابن ام مکتوم نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ حضور دوسروں کو دعوت دے رہے ہیں، درمیان میں قطع کلامی مناسب نہیں۔ حضور کو جو مجسمۂ اخلاق اور ہمہ تن تبلیغ و ادب تھے یہ بات ناگوار گزری، اس کے آثار چہرۂ مبارک پر نمایاں ہوگئے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ان میں عوام، اہلِ نظر، خواص، اور دردمندوں کے لیے جداگانہ ثمرات ہیں۔ عوام کو جن میں کلام پاک کے معترض بھی شامل ہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ سورہ اس بات کی یادگار اور اس کا بیّن ثبوت ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو آیت جس طرح نازل ہوئی ویسی ہی محفوظ اور اپنے مقام پر موجود ہے۔ اہلِ نظر کے لیے یہ تفہیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاص علم ہے اور سرکارِ دو عالم کی صفتِ خاص تبلیغ ہے اللہ عالم الغیب والشہادۃ اور سرکارِ دو عالم نبی اُمی، "وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی" اس سورت میں اسی امتیاز کو نمایاں کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں تعلیم کو اول و افضل قرار دیتا ہے اور سرکارِ دو عالم ہر حال میں اسی تعلیم کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ ربِّ زدنی علماً کی دعائیں ہر وقت آپ کی زبانِ اقدس پر جاری رہتی ہیں۔ خواص کے لیے اشارہ یہ ہے کہ عبداللہ ابن ام مکتوم (نابینا) کو سامنے لا کر نبی امی کا مقام سمجھایا جائے۔ وہ سمجھ لیں کہ مقامِ اذن پر فائز نبی کیسا ہوتا ہے

Marfat.com

اس کو اپنے کام سے کام - اس کو نتائج سے غرض نہیں ہوتی - دردمندوں پر، اللہ والوں پر، محمدیوں پر، یہ راز آشکارا کیا گیا ہے کہ امتِ محمدی کا ایک گنہگار بندہ جو بظاہر ادب کا بھی پاس نہ کرے بڑے سے بڑے دولت مند و شوکت و حشمت رکھنے والے کافر سرداروں سے اللہ کی نظر میں زیادہ عزیز اور پیارا ہے - اور حضور کی امت سے اللہ کی یہ محبت سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے موجبِ راحت، تسکین و مسرت ہے - نیز یہ سورہ سرکار دو عالم کی انتہائی محبت سے بھی خالی نہیں، بظاہر ناراضگی کا اشارہ ہے لیکن یہ وہ محبت آمیز خفگی ہے جس پر ہزاروں پیار نثار ہوتے ہیں - گویا یہ ہدایت ہو رہی ہے کہ ان کفار کے لیے جان ہلکان کرنے سے کیا فائدہ، آپ کے مسلمان ساتھی، کیسے ہی ہوں، بہت بہتر ہیں - ابن ام مکتوم کی تعلیم کو قریش کی تبلیغ پر مقدم جانیئے - یہ وہ نعمت ہے جسے اہلِ دل سمجھتے ہیں - تعداد رکوع میں بھی دوئی کا انداز ختم کیا گیا ہے دیکھو سورہ میں ایک ہی رکوع ہے اور آخر تک یہی انداز ہے - یہ سب کسی توحیدِ خالص ہی میں لے جانے اور پہنچا دینے کے طریقے ہیں - اللہ تعالیٰ ہم کو تصورِ دوئی سے نکالے اور اس نکتۂ احدیت پر لے جائے جہاں ذات و صفات کا فرق بھی باقی نہ رہے - اور پھر اپنی دید، اپنے جمال سے سرفراز فرمائے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ○ — (اتنی بات پر) چیں بجبیں ہوئے اور منہ موڑا

۲- اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰىؕ ○ — کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا -

(جس کی مداخلت حضور کو ناگوار گزری، ایک جلیل القدر صحابی کا درمیان میں تین بار بولنا آدابِ محفل کے بھی خلاف تھا لیکن کمزوریوں کو دُور کرنا ہی تو سنوارنا ہے) -

۳- وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ○ — اور (اے رسول) آپ کو کیا معلوم شاید وہ سنور ہی جاتا (آپ کی مزید تعلیمات سے پاک سے پاک تر ہو جاتا) -

۴- اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰىؕ ○ — یا (آپ کی نصیحت پر) غور کرتا تو (آپ کا) سمجھانا اس کے کام آتا -

تعلیم، طالب کو دی جاتی ہے جہاں فائدہ پہنچانے کے امکان زیادہ ہوتے ہیں، تبلیغ اپنے اور غیروں سب کے لیے ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ لوگ مان بھی جائیں اس لیے تعلیم

Marfat.com

ہی کو فضیلت حاصل ہے تعلیم میں بھی تبلیغ کے پہلو مضمر ہیں۔

۵۔ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ لیکن وہ جو پروا نہیں کرتا (جو دینِ حق سے بے پرواہ ہے)

۶۔ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ سو آپ اس کی فکر میں ہیں (آپ چاہتے ہیں کہ وہ بھی ایمان لے آئے سب مسلمان ہی مسلمان ہو جائیں)

۷۔ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ حالانکہ اگر وہ درست نہیں ہوتا تو آپ پر اس کا کچھ الزام نہیں۔

۸۔ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ اور وہ جو آپ کے پاس (طلبِ علم میں) دوڑتا ہوا آیا

۹۔ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ اور وہ (اللہ سے) ڈرتا ہے (یعنی اس کی طلب صادق ہے)

۱۰۔ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ تو آپ نے اس سے بے توجہی فرمائی (یعنی اس کی تعلیم چھوڑ دی دوسروں کی تبلیغ کو اہمیت دی)۔

۱۱۔ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ یوں نہیں (یہ مناسب نہیں۔ یہ ایک اہم نکتہ تھا کہ تعلیم کو تبلیغ پر فضیلت حاصل ہے اس کی طرف اشارہ کیا گیا تاکہ تعلیم کی اہمیت ذہن نشین ہو اور لوگ سمجھ جائیں کہ) یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔

(قرآن ایک تعلیمی و تدریسی کتاب ہے اسے تھوڑا تھوڑا پڑھنا چاہیے، سمجھنا چاہیے اور عمل کرنا چاہیے)۔

۱۲۔ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ اب جس کا جی چاہے اس کو پڑھے

(اور نصیحت حاصل کرے اپنی تربیت کی طرف خود رجوع ہو کلام اس کی ہدایت کرے گا۔ جو لوگ اس سے روگردانی کرتے ہیں وہ خود خسارہ میں ہیں کتاب کو ان کی ضرورت نہیں وہ خود اس جلیل القدر کتاب کے محتاج ہیں)۔

یہ کتاب وہ ہے جو

۱۳۔ فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ معزز اوراق میں (لکھی ہوئی) ہے

۱۴۔ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بلند مرتبہ، صاف ستھرے (صحیفوں میں ثبت ہے)

آسمانوں اور زمین میں اس کا مقام بلند ہے اور بے نادانوں کے اعتراضات سے پاک و صاف ہے۔

Marfat.com

۱۵- بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ یہ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے

۱۶- كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ جو بڑے بزرگ (اور) نیکوکار ہیں۔ (اس کے حرف حرف، نقطہ نقطہ کی حفاظت دل وجان سے کرتے رہتے ہیں)۔

یہ بدنصیب کافر ہی ہے کہ اس سے مُنہ موڑتا ہے۔

۱۷- قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ؕ غارت ہو (وہ) انسان (جو اس نعمت کو پاکر اس کی قدر نہیں کرتا اس سے سبق نہیں لیتا وہ) کیسا ناشکر گزار ہے۔

اتنا نہیں سوچتا کہ

۱۸- مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا

۱۹- مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ایک (حقیر) قطرہ سے (جس میں حس وشعور کچھ نہ تھا) اس کو تخلیق فرمایا پھر اس (کے سب ہی اعضا وقویٰ) کو ایک خاص انداز سے بنایا۔

۲۰- ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ پھر اس کے لیے راہ (ہدایت) آسان کر دی۔

ایک مختصر سی کتاب، ایک منور صحیفہ میں ہر منزل کی ہدایت کا سامان جمع کر دیا، بشرطیکہ موت وآخرت انسان کے پیش نظر رہے۔ وہ زندگی پر نازاں ہو کر نہ رہ جائے۔

۲۱- ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ پھر اس (انسان) کو موت دی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ (تاکہ جس طرح شکم مادر میں دنیا کے لیے تیار ہوا تھا آغوش قبر میں آخرت کے لیے تیار ہو)

۲۲- ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔

۲۳- كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ البتہ اس نے اپنے رب کے حکم کا حق ہرگز ادا نہیں کیا (جو حکم ہوا تھا اس کو بجا نہ لایا)

یہاں تک انسان کی پیدائش اور موت کا ذکر تھا اب اس کے سامانِ بقا کا ذکر ہے تاکہ وہ اپنے رب کی قدرت وحکمت پر غور کرے اور حیات بعد الموت پر شک نہ کرے۔

۲۴- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ پس انسان کو چاہیے کہ اپنی غذا کی طرف غور کرے (کہ وہ کیونکر پیدا ہوتی ہے)

Marfat.com

۲۵- اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ بے شک ہم ہی نے خوب پانی برسایا۔
۲۶- ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ پھر ہم نے زمین کو جا بجا پھاڑ دیا۔
۲۷- فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ پھر ہم نے اسی میں غلہ پیدا کیا
۲۸- وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ اور انگور اور ترکاریاں
۲۹- وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ اور زیتون اور کھجور
۳۰- وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ اور گنجان باغ
۳۱- وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ اور میوے اور گھاس (کو بھی پیدا فرمایا)
۳۲- مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ (جو) تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے کام آتے ہیں۔

پس جس طرح زمین سے غلہ اور میوہ اگتا ہے یاد رکھو اسی طرح مرنے کے بعد قبروں سے انسان زندہ کر کے نکالے جائیں گے۔

۳۳- فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۫ پھر جب کان بہرے کر دینے والا شور برپا ہوگا (یعنی قیامت آئیگی)

جانتے ہو کہ لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

۳۴- يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا
۳۵- وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے
۳۶- وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے، بھی (گریزاں ہوگا)
۳۷- لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر لاحق ہوگی جو اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گی (کسی عزیز و اقارب کا ہوش نہ ہوگا نہ کسی دوسرے کا اسے خیال ہی آئے گا)۔

تمام انسان اس روز دو حصوں میں منقسم ہوں گے۔

۳۸- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ کتنے ہی چہرے اس دن (نور ایمان سے) منور ہوں گے
۳۹- ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ ہشاش بشاش خوش و خرم (یہ نیکو کار لوگوں کی جماعت ہوگی)۔

Marfat.com

۴۰۔ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ اور کتنے ہی چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے

۴۱۔ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ جن پر سیاہی چھائی ہوگی۔

۴۲۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ع ۴۲ ۵ یہی لوگ تو کافر و بدکار ہوں گے (یہ بے حیا ہیں آپ ان کو کتنا ہی سمجھائیں ان پر اثر نہ ہوگا آپ ان کے لیے متردد نہ ہوں یہ آپ والے ہیں ہی نہیں۔)

سُورَةُ التَّكْوِيرِ

مکّی انتیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں آخرت کا ذکر تھا یہاں بتایا جا رہا ہے کہ مرنے کے بعد انسان عالمِ شہادت اور عالمِ آخرت کے درمیان میں رہتا ہے۔ یہ دنیا چھوٹ جاتی ہے آخرت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اثراتِ اعمال مرتب ہونا شروع ہوجاتے ہیں، نتائج عمل کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔ گویا "علمت نفس ما احضرت" کو اگر اس سورت کا خلاصہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس آیتِ کریمہ سے قبل ان حوادث و آثار کا ذکر ہے جو قیامت کے آنے سے قبل ظاہر ہوں گے اور اس کے بعد اس سے امن پانے کے واحد وسیلہ کا ذکر ہے جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں یعنی اس حقیقت پر ایمان کہ اللہ حق ہے، رسول برحق ہیں، اور جبریل امین وحی الٰہی کو پہنچانے والے ہیں، اس میں شبہ کی گنجائش ہی کہاں ہے۔ اب جو چاہے حضورؐ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو جائے، لیکن یہ جبھی ہوگا کہ توفیق رفیق ہو انسان ارادہ و عمل سے رجوع ہو، یہ بڑی نعمت ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے لائق ہے) جب (یہ روشن) آفتاب لپیٹ دیا جائے گا۔

(نظامِ شمسی درہم برہم ہو جائے گا، یعنی تخریب شروع ہوگی اور جس طرح تعمیر نیچے سے شروع ہوتی ہے تخریب اوپر سے شروع ہوتی ہے اسی ترتیب سے ذکر ہے)

۲۔ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے (یا ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور ان کا

Marfat.com

نور زائل ہو جائے گا)۔

۳۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑائے جائیں گے)۔

۴۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جب دس مہینہ کی گابھن اونٹیاں چھٹی پھریں گی (ان کا کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا)۔

۵۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ اور جب وحشی جانور جمع کر دیئے جائیں گے (جو ایک دوسرے سے بھاگتے اور انسان سے دُور رہتے ہیں، سب ہولِ قیامت کی وجہ سے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے)۔

۶۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب سمندر دھواں بنا کر اڑا دیئے جائیں گے (یعنی جن سمندروں سے آج بادل اٹھتے ہیں اور پانی برستا ہے آخرت میں ان کی گرم ہواؤں سے آگ برسے گی)۔

آیاتِ بالا میں نفخ اول کا ذکر تھا اب نفخ ثانی کے بعد تمام لوگ پھر سے زندہ کیے جائیں گے روحیں جسموں میں ڈال دی جائیں گی

۷۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب تمام لوگ جمع کیے جائیں گے

کافر کافر کے ساتھ، مومن مومن کے ساتھ، اسی طرح نیک و بد اعمال کرنے والے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کیے جائیں گے۔ اس روز لوگوں سے ان کے ہر عمل کے متعلق سوال ہوگا، یہاں تک کہ جس کو وہ اولاد سمجھ کر ظلم کرتے تھے ان سے بھی باز پرس ہوگی کہ یہ درحقیقت اللہ کی امانت تھی جو ان کو سونپی گئی تھی۔

۸۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے سوال ہوگا (جو عرب کی جاہلانہ رسم کے باعث باپ کے ہاتھوں بے رحمی کے ساتھ زمین میں زندہ گاڑ دی گئی تھی)

۹۔ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی

ظاہر ہے کہ لڑکی اپنی بے گناہی اور مظلومیت کا ذکر کرے گی۔ مظلوم کی یہ داستان کتنی دردناک ہوگی اور اس کے کیا نتائج ہوں گے اس کا اندازہ کر سکتے ہو؟ یہ بدترین گناہ ہے اور اللہ

Marfat.com

سے کوئی گناہ چھپا بھی نہیں ۔ لوگ خود اپنا نامۂ اعمال آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۔

۱۰۔ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے

۱۱۔ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی (جیسے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کی کھال کھینچ لیتے ہیں یعنی کوئی حجاب نہ رہے گا آسمان کے حقائق نظروں کے سامنے کھل جائیں گے)،

۱۲۔ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جب دوزخ دہکائی جائے گی،

۱۳۔ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ اور جب جنت (اہلِ جنت کے) قریب لائی جائے گی (تاکہ اس کا قرب ان کے لیے باعث مسرت اور تسکین ہو اور ان کو خود اس تک نہ جانا پڑے)

۱۴۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝ تو (اس دن) ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے

۱۵۔ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ پھر میں قسم کھاتا ہوں چلتے چلتے (پیچھے) پلٹ جانے والے تاروں کی (مراد پیغمبر بھی ہو سکتے ہیں جو آسمانِ نبوت کے تارے ہیں، آئے اور واپس گئے)

۱۶۔ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ (اور قسم کھاتا ہوں) سیدھے چلنے والے (اور) رک کے رہنے والے تاروں کی (اس مثال سے مراد وہ منافق ہو سکتے ہیں جو راہِ حق پر چلتے چلتے ٹھیر جاتے ہیں اور آخر میں پلٹ کر بلا ایمان کے بے نور ہو کر رہ جاتے ہیں)۔

۱۷۔ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ اور (قسم ہے) رات کی جب کہ (اس کی ظلمت) ختم ہونے لگے

(یہ گویا مثال ہے سخت کافروں کی کہ حضور کی ذاتِ اقدس کو دیکھتے اور احکامات کو سنتے اور ان کا کفر بڑھتا ہی جاتا)۔

۱۸۔ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور (قسم ہے) صبح کی جب سانس لے (یعنی اس کی روشنی پھیلے)۔

(یہ گویا مثال ہے مومن کی جس کے نورِ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے ۔ غرض اس میں پیغمبروں سے لے کر، منافق کافر مومن سب کی قسمیں کھائی گئیں کہ یہی تین انسانوں کے گروہ ہیں اور انہیں کی ہدایت کے لیے پیغمبر آئے)۔

قسم اس بات پر کہ

۱۹۔ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ بے شک یہ (قرآن) باعزت فرشتہ کی زبانی (پیغام) ہے اللہ

Marfat.com

کا کلام ہے جبریل کے ذریعہ بھیجا گیا ہے)

۲۰- ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ جو بڑی قوت والے، صاحبِ عرش کے پاس بڑے مرتبہ والے ہیں۔

جملہ فرشتے ان ہی کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ آسمان پر سب فرشتوں کے

۲۱- مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؕ سردار ہیں پھر (خدا کے پاس) امانت دار ہیں۔

جب لانے والے فرشتے کی صداقت و امانت کا یہ حال ہو اور پیغام دینے والی وہ ذات ہو جس کی زبان سے تم یہ کلام سن رہے ہو تو اب شبہ کی گنجائش کہاں ہے۔

۲۲- وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ اور تمہارا رفیق کوئی مجنون (تو) نہیں۔

(ان کے ارشادات پر تعجب نہ کرو۔ حق کا کلام ہے۔ حق کی زبان ہے۔ ان کی عظمت کو پہچانو۔ وہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے رب کو دیکھا ہے)۔

۲۳- وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۚ اور بلاشبہ انہوں نے اس کو افقِ منور پر دیکھا ہے۔

(اس جگہ جہاں زمین و آسمان ملتے ہیں الوہیت اور عبودیت کے ملنے کی واضح جگہ پر، جہاں بندگی کی انتہا ہوتی ہے وہاں رویتِ دیدار سے سرفراز ہو چکے ہیں)۔

۲۴- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ اور وہ غیب کی بات بتانے میں ذرا بخل نہیں کرتے۔

(جو کچھ تم کو بتا دینے کا حکم ہے بتا دیتے ہیں، جس کے بتانے کا حکم نہیں وہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔ جب حکم پاتے ہیں ہم کو بھی غیب داں بنا دیتے ہیں۔ اللہ کا علم، علمِ حضوری ہے اس کا علم لاننا ہی ہے۔ حضور کا علم عطیہ ہے جس قدر اللہ نے چاہا دیا)۔

۲۵- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۙ اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام نہیں۔

(یہ دشمنوں کا بہتان ہے کہ آپ کے پاس کوئی جن آتا ہے اور کچھ بتا جاتا ہے۔ ہاں جو آتا ہے وہ جبریل امین ہیں ان کو قربِ خاص حاصل ہے۔ وہ رسولِ ملکی ہیں جو رسول کریم پر وحی لاتے ہیں)۔

Marfat.com

۲۶۔ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ط پس (اے منکرینِ حق) تم کدھر بہکے پھرتے ہو۔

۲۷۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝لا یہ (قرآن) تو بس دنیا جہان (والوں) کے لیے بڑی نصیحت ہے۔

لیکن

۲۸۔ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ط اس کے لیے جو کوئی تم میں سے سیدھی راہ چلنا چاہے۔

(جو راہِ راست پر چلنے کا ارادہ ہی نہ کرے کجروی جس کا طریقہ ہو وہ اس سے کیا ہدایت حاصل کرے گا تم ارادہ کرو توفیق رفیق ہوگی)۔

۲۹۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ع اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ رب العالمین چاہے۔ (وہ تمہاری اصل فطرت سے آگاہ ہے جو تمہاری طبیعت کا تقاضا ہے تم اسی میں کمال حاصل کرسکتے ہو)۔

ع ۲۹/۶

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

مکی انیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں آخرت اور سزا و جزا کا ذکر تھا وہاں مرکزی آیت "علمت نفس ما احضرت" تھی یہاں سورت کا خلاصہ گویا "علمت نفس ما قدمت و اخرت" ہے، بتایا جا رہا ہے کہ اس دن انسان نے جو آگے بھیجا جو پیچھے چھوڑا جو پہلے کیا جو بعد میں کیا سب معلوم ہو جائے گا۔ انسان اپنی تخلیق ہی پر غور کرے تو ان امور کی صداقت پر ذرا شبہ نہ کرے جن کا تعلق حشر و نشر سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ اللہ کو کسی نہ کسی طرح تو مانتے بھی ہیں لیکن قیامت اور سزا و جزا کے قائل نہیں ہوتے۔ اس لیے آخرت کا تصور خصوصیت کے ساتھ اس منزل میں ذہن نشین کیا گیا ہے تاکہ مسلمان سمجھ لیں کہ حقیقت کے انکار سے حقیقت بدل نہیں جاتی۔ اور وہ اللہ کے رحمٰن و رحیم ہونے کے ساتھ اس کے مالک یوم الدین ہونے کا تصور قائم رکھیں اور اپنے فرائض سے غافل نہ ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝لا جب آسمان پھٹ جائے گا

۲۔ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝لا اور جب تارے جھڑ جائیں گے

Marfat.com

۳- وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب سمندر بہ (کرمل) جائیں گے (یعنی ان کا پانی گرم لاوے کی طرح زمین پر بہ نکلے گا)

۴- وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی (یعنی قبروں سے مُردے اُٹھائے جائیں گے)

۵- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ (اس دن) ہر شخص جان لے گا جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور جو (اثرات اس نے دنیا میں) پیچھے چھوڑے تھے (جو اچھے بُرے کام پہلے کیے یا بعد میں کیے یا کرنے سے قاصر رہا سب کچھ سامنے آجائے گا)۔

انسان وہی ہے جو اپنے رب کو پہچانے، کسی دھوکہ میں نہ پڑے۔

۶- يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ اے انسان تجھ کو کس چیز نے اپنے ربّ کریم کے بارے میں دھوکا دیا۔

کیا تجھ کو اپنی بڑائی کا خیال آگیا، اس کے کرم پر نظر نہ کی۔

۷- الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ جس نے تجھ کو پیدا کیا، پھر (تیرے اعضاء کو) درست کیا، پھر (ان میں حکمت کے ساتھ) تناسب رکھا۔

غرض

۸- فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دے دیا۔

(کبھی تو باپ پر پڑا، کبھی ماں پر کبھی اپنے کسی اور عزیز پر اور کبھی سب سے جدا نظر آیا)

اے لوگو! تم اپنی تخلیق کو سمجھتے ہو پھر بھی دھوکہ میں پڑے ہو۔ اس کی وجہ اور کچھ نہیں

۹- كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝ ہرگز نہیں (سوائے اس کے کہ تم احسان فراموش ہو) بلکہ تم (روزِ) جزا کے منکر ہو (اگر قیامت سزا و جزا کو حق جانتے تو یہ جسارت نہ کرتے)۔

۱۰- وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ (اور تم یاد رکھو کہ) تم پر (اللہ کے) نگہبان (فرشتے) لگے ہوئے ہیں

۱۱- كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ (یہ) کراماً کاتبین (ہیں بڑی عزت والے روزنامچہ لکھنے والے۔ جو حرف حرف صحیح لکھتے ہیں)۔

Marfat.com

۱۲۔ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (تم ان کو نہیں دیکھتے لیکن) وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

اگر سزا و جزا نہ ہوتی تو قدرت کی طرف سے اس اہتمام کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یاد رکھو کہ وزنِ اعمال کے بعد

۱۳۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○ بلاشبہ نیک لوگ بہشت میں ہوں گے (جہاں ان کو ہر قسم کی نعمتیں میسر ہوں گی)۔

۱۴۔ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ○ اور یقیناً بدکار دوزخ میں ہوں گے

۱۵۔ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ○ اس میں وہ قیامت کے دن ڈالے جائیں گے (جو جزا و سزا کا دن ہوگا)

۱۶۔ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ○ اور وہ (اس میں ہمیشہ رہیں گے) اس سے غائب نہ ہوسکیں گے (نکل نہ سکیں گے)

۱۷۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ اور (اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم اس دن کا اندازہ محض علم سے نہیں کیا جاسکتا) آپ کو کیا معلوم کہ وہ انصاف کا دن ہے کیا۔

۱۸ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ پھر آپ کو کیا خبر کہ وہ روزِ جزا کیا ہے۔ اس کی کیفیات آپ کا رب ہی جانتا ہے جس کی نظروں کے سامنے سب کچھ ہے)۔

۱۹۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○ ع ۱۹ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا نفسی نفسی پڑی ہوگی سب رشتے ناطے ختم ہوجائیں گے) اور تمام حکم اس دن اللہ ہی کا ہوگا۔

(اسکے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوگی، سوائے اسکے جسکو اللہ اجازت دے اور جس کو سفارش کا حکم ہو، گویا اس دنیا میں جو تھوڑے بہت اختیارات دنیاوی حاکم، آقا اور دیگر لوگوں کو دیئے گئے تھے اس دن سب کے وہ اختیارات سلب ہوچکے ہونگے۔ اور حکم مطلقاً اللہ ہی کا ہوگا)۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ

مکی چھتیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں عقائد کی بنا پر سزا و جزا کا بیان تھا یہاں اعمال اور بالخصوص معاشرے سے

Marfat.com

متعلق اعمال کی اہمیت کا بیان ہے اور یہ بھی آخرت کے تعلق کے ساتھ ہے ۔ نیز گزشتہ سورت میں اجمالاً ابرار اور فجار کا ذکر ہوا یہاں کسی قدر تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے ، منشا یہی ہے کہ توحید، رسالت و آخرت لوگوں کے ذہن نشین ہو جائے اور ہر وقت اللہ کے روبرو حاضر ہونے کا تصور قائم رہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے ۔

ان کی عادت یہ ہوتی ہے کہ

۲۔ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں (ذرا کمی نہیں آنے دیتے)

۳۔ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اور جب یہ لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کو نقصان میں ڈالتے ہیں (یعنی کم دیتے ہیں، ان کا حق تک ادا نہیں کرتے ۔ یہ بخل اور خود غرضی ہی معاشرے کو بگاڑتی ہے اور اخلاق کی بالیدگی میں حائل ہوتی ہے)۔

تول اور ناپ برابر ہونے میں بڑی وسعت ہے ، اس میں انسان کا ہر عمل آسکتا ہے ، عمل ظاہری اور عمل باطنی میں برابری ، حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ آنے دینا ، یہی فرد و معاشرہ کی اصلاح کی بنیاد ہے ۔ جو یہاں زیادہ دیتے ہیں وہ اللہ کے یہاں بھی جس کے ہاتھ میں میزانِ عدل ہے زیادہ ہی پائیں گے اگر آخرت پیشِ نظر رہے تو انسان سمجھے کہ اس کا بخل خود اپنی ذات کے ساتھ بخل ہے ۔

۴۔ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ کیا یہ لوگ (اتنا) خیال نہیں کرتے کہ ان کو مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے

۵۔ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ اس عظیم دن میں (جس کو قیامت کہتے ہیں جہاں میزانِ عدل قائم ہوگی اور)

۶۔ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ جس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جواب دہی کے لیے) کھڑے

Marfat.com

الْعٰلَمِيْنَ ۝

ہوں گے (اور جب تک حکم نہ ملے گا کھڑے رہیں گے یہ بڑی ہیبت کا مقام ہوگا)۔

کافرو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ دن نہ آئے گا یا تمہارا نامۂ اعمال پیش نہ ہوگا یا تم بازپرس سے بچ جاؤ گے

۷۔ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝

ہرگز نہیں۔ بے شک بدکاروں کا نامۂ اعمال سجّین میں ہوگا (جس قید میں ان کو جانا ہے ان کے نام بھی وہیں مندرج ہوتے ہیں)۔

۸۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝

اور آپ کیا جانیں کہ سجین کیا ہے۔

۹۔ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

(سجین) ایک دفتر ہے (جس میں ہر دوزخی کا نام اس کا ہر عمل) لکھا ہوا (ہے)

آج یہ منکرین حق، حق کو جھٹلالیں لیکن اس دن اللہ کی گرفت سے بچ نہ سکیں گے۔

۱۰۔ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

خرابی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لیے

۱۱۔ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

جو انصاف کے دن کو جھٹلا رہے ہیں۔

۱۲۔ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

اور اس (قیامت) کو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا، گنہگار ہے۔

اس کی تو عادت ہوتی ہے کہ

۱۳۔ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کی کہانیاں (ڈھکوسلے) ہیں۔

۱۴ كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

نہیں نہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے

۱۵۔ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝

(ان کا آیاتِ الٰہی کے متعلق یہ خیال) ہرگز (درست) نہیں (ان کو اپنے انکار کی سب سے بڑی سزا یہ ملے گی کہ) وہ اپنے رب (کے دیدار) سے اس دن

Marfat.com

روک دیئے جائیں گے ۔

۱۶- ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ پھر یقیناً وہ دوزخ میں جائیں گے۔

۱۷- ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ پھر (ان سے) کہا جائے گا یہ وہی (دوزخ) ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۔

یاد رکھو کہ بدکار اور نیکوکار کا انجام یکساں نہیں ہوسکتا

۱۸- كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ (نیکوکاروں کو اجر نہ ملے ایسا) ہرگز نہیں (ہوسکتا) بیشک نیکوکاروں کا اعمالنامہ علیین میں ہوگا (ان بلند مقاموں میں اس قرب الٰہی میں جہاں ان کو جانا ہے)۔

۱۹- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ اور آپ کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے ۔

(یہ انداز بیان کسی چیز کی خصوصی اہمیت کو ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے)

۲۰- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ (علیین) ایک لکھا ہوا دفتر ہے (جس میں ان کے نام درج ہیں جن کو ان اعلیٰ مقاموں میں جانا ہے)

۲۱- يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ جسے (اللہ کے) مقرب (فرشتے اور اس کے نیک بندے مسرت کے ساتھ) دیکھتے ہیں (اور اس بندۂ مومن کو پہچانتے ہیں)۔

۲۲- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ بے شک نیک لوگ نعمت (کے باغوں) میں ہوں گے (اللہ کی ان پر خاص نعمت ہوگی)۔

۲۳- عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ تختوں پر بیٹھے (اللہ کی نعمتوں کا) نظارہ کر رہے ہوں گے

۲۴- تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ آپ ان کے چہروں پر آسودہ حالی کی شگفتگی (اثرِ نعمت اور آسائش کی کیفیات) پائیں گے ۔

۲۵- يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ ان کو سربمہر خالص (پاکیزہ) شراب پلائی جائے گی (شراب بھی نادر، جام بھی نادر، پینے والے بھی نادر روزگار، پلانے والا رب العزت اس شراب کا کیا کہنا)۔

۲۶- خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ اس پر مشک کی مہر ہوگی (جس کو ہاتھ میں لیتے ہی دماغ معطر ہوجائیگا)

Marfat.com

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ اور (یقیناً یہ وہ شراب ہے کہ) اس کے لیے حرص کرنے والوں کو چاہیے کہ حرص کریں (اس کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کی تمنا کریں)

۲۷- وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ اور اس (شراب) میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

جانتے ہو تسنیم کیا ہے؟

۲۸- عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس سے مقربین پیتے ہیں (یعنی اللہ کے وہ نیک بندے جو حُبِّ الٰہی اور کثرتِ نوافل سے قرب پا چکے ہیں یہ چشمہ ان کے لیے خاص ہے)۔

نیکوکاروں کا تو یہ حال ہوگا۔ اب بُروں کا حال سنو

۲۹- اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ وہ لوگ جو گنہگار تھے (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے (ان کا مذاق اڑایا کرتے)

۳۰- وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھ مارتے

(ان کے متعلق حقارت سے آپس میں اشارے کرتے گویا ان کے دین اور ان کے اعمال کو مہمل سمجھتے)

۳۱- وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ اور جب اپنے گھروں کو واپس جاتے تو ہنسی دل لگی کی باتیں کرتے (مسلمانوں کا مذاق اڑاتے) جانتے (گویا دنیا کی نعمتیں ان کے عقیدہ کی درستی کی وجہ سے ان کو ملی ہیں اور مسلمان اپنے عقیدہ کی کمزوری کی وجہ سے غریب ہیں۔ اس خیال نے ان کو اور بھی گستاخ بنا دیا)

۳۲- وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ اور جب یہ (مغرور) لوگ ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ بلاشبہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے (کہ اپنا آبائی دین بھی چھوڑا دنیا کی لذتیں بھی چھوڑیں اور آخرت کی امید میں ریاضت و عبادت میں وقت گزارتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر افسوس فرماتا ہے کہ مسلمانوں کی فکر میں لگے ہیں اور خود اپنی حالت سے غافل ہیں۔

۳۳- وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ حالانکہ یہ ان پر نگران کر کے نہیں بھیجے گئے۔

Marfat.com

۳۴۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ
پس آج (یعنی قیامت کے دن) ایمان والے منکروں پر ہنستے ہوں گے۔

۳۵۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۗ
(اور) تختوں پر بیٹھے (اپنی خوشحالی اور کافروں کی بدحالی کا) نظارہ کر رہے ہوں گے

۳۶۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۧ
(اور دیکھ لیں گے کہ) واقعی منکروں کو ان کے اعمال کا خوب بدلہ ملا۔
(اس دن مومن کافروں کی ہنسی اور مذاق کو یاد کریں گے اور اپنے رب کے شکر گزار ہوں گے)۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

مکّی پچیس آیتیں ایک رکوع

یہ منزل آخرت کے ذکر کے ساتھ خاص ہے اور اسی پس منظر میں عقائدِ صحیحہ، عمل نیک کے ثمرات کا ذکر اور بداعمالیوں کی سزا کا بیان ہے۔ اس سورت میں بھی آخرت کا مضمون جاری ہے لیکن ایک نئے انداز سے۔ بتایا جا رہا ہے کہ تعمیلِ امر کسے کہتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے تم کو تعمیل ہی کا درس دے گی، یہ سبق اس وقت بھی جاری ہوگا جب نظامِ عالم درہم برہم ہوگا۔ آسمان و زمین کا قیام و قرار بھی امر سے ہے اور اس کا پھٹنا اور متغیر ہو جانا بھی امر ہی کا نتیجہ ہوگا تم اپنی تخلیق پر غور کرو، اس نظامِ شمسی کو دیکھو سب کے سب اس کا حکم مانتے ہیں۔ تم بھی امر کے تابع ہو جاؤ تاکہ اس دن جب حکم اللہ ہی کا ہوگا تم بھی امن پاؤ اور تمہارا اجر لامتناہی ہو، قیامت آئے اور چلی جائے، تمہارا اجر ختم نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ
جب آسمان پھٹ جائے گا

۲۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ
اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گا (تعمیلِ امر میں ذرا دیر نہ ہوگی)۔ اور اسے سزاوار بھی یہی ہے۔

۳۔ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ
اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی (اور ہموار کر دی جائے گی

Marfat.com

تاکہ جملہ مخلوق جمع ہو سکے)۔

۴- وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝

اور وہ اپنے اندر کے خزانے نکال کر باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائیگی (یعنی ہر وہ چیز جو اس میں مدفون ہے زمین اس کو باہر نکال پھینکے گی)۔

۵- وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اور وہ اپنے رب کے حکم کو بجالائے گی (اور تعمیل امر میں اسے بھی دیر نہ ہوگی) اور اس کو لازم بھی یہی ہے (زمین کے لیے یہی سزاوار ہے)۔

ہر بلند کو سماء اور ہر پست کو زمین سمجھو، دیکھو سب ہی اس کی اطاعت میں ہیں اور رہیں گے۔

اے انسان کیا تیرے لیے بھی یہی سزاوار نہیں کہ تو بھی فرمانبردار ہو جائے اور تابعِ امر رہے۔

۶- يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝

اے انسان تجھ کو اپنے رب کی طرف (پہنچنے کے لیے) خوب کوشش کرنی ہے (کیونکہ تجھ کو ارادہ دیا ہے اور تو مکلّف بنایا گیا ہے۔ حرص و ہوس کو روکنا اس کے حکم پہ چلنا یہی تیری تقدیر ہے) پھر تجھ کو اس سے ملنا ہے (اس ملنے کی تیاری کر)۔

اس کے بعد تعمیلِ امر میں آنے والے اور نہ آنے والوں کا حال بتایا جاتا ہے۔

۷- فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝

پس جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

۸- فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝

تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا (کاغذات پیش ہوں گے بات بات پر گرفت نہ ہوگی، اور حکم ہو جائے گا)۔

۹- وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝

اور یہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش واپس آئے گا (خود بھی خوش ہوگا اس کے گھر والے بھی خوش ہوں گے)۔

۱۰- وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝

اور جس (بدنصیب) کو اس کا نامۂ اعمال پشت کے پیچھے سے دیا جائیگا

۱۱- فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝

تو وہ موت کو پکارے گا (اور موت اب نہ آئے گی)

۱۲- وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝

اور (انجام کار) وہ دوزخ میں پڑے گا۔

Marfat.com

۱۳۔ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ (یہ اس کا نتیجہ ہے کہ) وہ اپنے گھر میں (آخرت سے بے فکر) خوش وخرم رہا کرتا تھا۔

۱۴۔ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو (اللہ کے سامنے) واپس نہیں جانا ہے۔

۱۵۔ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ کیوں نہیں (ضرور جانا ہے) بے شک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا (اس کی زندگی کی ہر منزل اور ہر گھڑی کے اعمال اللہ کی نظروں کے سامنے تھے اور وہ اللہ کے انکار میں مست تھا)۔

۱۶۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پس مجھے قسم ہے شفق کی (جب کہ دن تمام ہوتا ہے گویا زندگی کی شام ہوتی ہے اور ایک اور ہی روشنی نمودار ہوتی ہے)

۱۷۔ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور (قسم ہے) رات کی اور ان چیزوں کی جن کو وہ (اپنے دامن میں) سمیٹ لیتی ہے (یا آغوشِ قبر کی اور ان نورانی ہستیوں کی جو اس میں پردہ پوش ہو جاتی ہیں)

۱۸۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور (قسم ہے) چاند کی جب پورا ہو جائے (یعنی اس روشنی کی جو تاریکیوں کو منور کر دیتی ہے)

۱۹۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ کہ تم کو (بتدریج زندگی اور آخرت کے منازل طے کرنا ہیں اور) زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے۔

دنیا نے مومنوں کے مدارج دنیا میں دیکھے، سرکار دو عالم کی معراج بھی دیکھی اور مسلمانوں کی فتح اور کامیابی بھی۔ انسان خود اپنے کو دیکھے کہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے لڑکپن، جوانی، بڑھاپا دن، رات یہ سب اس کو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں پھر بھی یہ کافر آخرت پر ایمان نہیں لاتے، اتنا نہیں سمجھتے کہ زندگی کی بھی ایک شام اور ایک صبح ہے۔

۲۰۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر ان (نا سمجھوں) کو کیا ہوا کہ (موت کے بعد کی زندگی پر) ایمان نہیں لاتے۔

۲۱۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ اور (عبادتِ الٰہی سے سرکشی کرتے ہیں یہاں تک کہ) جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ (اللہ کے سامنے سربسجود نہیں ہوتے) سجدہ نہیں کرتے۔

۲۲۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ بلکہ کافر (اسے الٹا) جھٹلاتے ہیں۔

Marfat.com

۲۳- وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ — اور (اس زبانی انکار کے ساتھ وہ بغض و عناد) جو وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اللہ اس کو (بھی) خوب جانتا ہے۔

۲۴- فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ — پس آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔

۲۵- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لیے ایسا
ع ۲۵ ۹ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ — اجر ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا (ان کا اجر لاانتہا ہی ہوگا اور بےحساب)

(اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں یہ اجر انعام فرمائے آمین)۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

مکّی بائیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں تعمیلِ امر کا ذکر تھا کہ آسمان و زمین کیسے اس کے حکم کے تابع ہیں، یہاں بتایا جا رہا ہے کہ آسمان کیا ہے، آسمانی مخلوق کیسی ہوتی ہے، روحانیت کے لوگ کیسے ہوتے ہیں، ان سے کیسے کیسے معاملات ہوتے ہیں اور کیسے ان کو صبر کرنا چاہیے۔ اس صبر کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ضمنی طور پر ان لوگوں کا ذکر آیا۔ جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کے چند سچے پیرو تھے جو یہودی بادشاہ کے ظلم کا شکار ہوئے جن کے لیے آگ کی خندق کھودی گئی اور ہزاروں کی تعداد میں ان کو جلا دیا گیا۔ لیکن حق کی آواز نہ دبی۔ آگ کے شعلے ان کو حق سے ہٹا نہ سکے۔ آخر اللہ تعالٰے نے ظالم کا خاتمہ کیا۔ اور دینِ حق کے متبعین کے لیے ایک اور مثال قائم کر دی۔ اس سورت کی یہ مثال ان بزرگوں کی روحانی عظمت پر شاہد ہے، مسلمانوں کو بارہا مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ آگ پر لوٹنا پڑا لیکن احد احد کی صدا ان کے لبوں پر رہی۔ صبر کا دامن انہوں نے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور آزمائشوں میں پورے اُترے۔ اللہ نے ان کو اجر سے نوازا۔ نورِ قرآن کو ان کے دلوں کے لیے سرمایۂ رحمت بنا دیا۔ جو لوحِ محفوظ اور سرکار دو عالم کے قلب میں تھا دینِ حق کے پاسبانوں کو دے دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ — قسم ہے برجوں والے آسمان کی (برج سے ستارے یا ان کی منزلیں مراد ہیں)

Marfat.com

۲- وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ
اور اس دن کی (قسم) جس کا وعدہ ہے (یعنی قیامت)

۳- وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۭ
اور حاضر ہونے والے (دن یعنی جمعہ کی قسم) اور اس (یوم عرفہ) کی (قسم) جب میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے۔

قسم اس بات پر کہ مومن کو ایذا پہنچا کر لوگ خود ہلاکت کا سامان کرتے ہیں۔ اہلِ ایمان زمانے میں صبر کی آزمائش پر پورے اترے ہیں اور دنیا کے لیے مثال چھوڑتے جاتے ہیں، یہ آسمانِ صبر و شکر کے ستارے ہیں۔ ایک جزوی مثال اصحاب الاخدود کے زمانے کے پرستارانِ حق کی ہے ابھی ہزارہا ایسے ستارے طلوع ہونا باقی ہیں اسلام کی ترقی کو روکا نہیں جاسکتا۔

۴- قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ
گڑھے (کھودنے) والے ہلاک ہوئے

۵- النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ
(یعنی) ایک بڑی شعلہ فگن آگ والے (لوگ جو انجام کار میں ہلاک ہوئے جنہوں نے وہ آگ ایمان والوں کو اس میں پھینکنے کے لیے جلائی تھی)

۶- اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ
جب کہ وہ اس پر (یعنی اس آگ کے اردگرد) بیٹھے (تماشا دیکھ رہے تھے)

۷- وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۭ
اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے (لیکن ان کو ذرا رحم نہ آتا تھا)۔

۸- وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ
اور وہ ان سے محض اس کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے جو غلبہ والا، لائقِ حمد وثنا ہے

۹- الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۭ
جس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے (وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ ایمان والوں کا ایمان اور صبر، اور کفار کا کفر اور مظالم، سب ہی سے وہ بخوبی آگاہ ہے)۔

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
بلاشبہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچائی (اور آزمائشوں میں ڈالا) پھر توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب (بھی)۔

Marfat.com

الْحَرِيْقِ ۝

اور اسی طرح

۱۱- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہی بڑی کامیابی ہے۔

آیۃ محصنۃ

۱۲- اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ بے شک آپ کے رب کی گرفت بہت سخت ہے (کفار اس سے بچ کر نہیں نکل سکتے)۔

۱۳- اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ بیشک وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا

۱۴- وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ اور وہی بڑا بخشنے والا، بڑا محبت کرنے والا ہے

۱۵- ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ عرش کا مالک ہے بڑا عظمت والا ہے (بڑی شان والا)

۱۶- فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ جو کچھ چاہتا ہے کر ڈالتا ہے (تمہاری سب مرادیں پوری کرسکتا ہے)۔

لوگو ایسے محبت کرنے والے اور ایسے صاحبِ اقتدار پروردگار سے روگردانی کیوں کرتے ہو
تم سے پہلے بھی منکر اقوام گزری ہیں ان کی حالت سے سبق لو۔

اے رسول ان کو فرعون و ثمود کا حال بتا دیجئے

۱۷- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آپ کو ان لشکروں کی خبر پہنچی (جو انبیاء علیہم السلام کے مقابلے کے لیے جمع کیے گئے)

۱۸- فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ (یعنی) فرعون و ثمود کے (لشکروں کی۔ پھر آپ تو جانتے ہیں کہ اُن کا کیا حال ہوا ان کا حشر بھی ایسا ہی ہوگا)۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ان واقعات کو جانتے ہیں لیکن ان سے درسِ عبرت نہیں لیتے

۱۹- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ بلکہ یہ کافر جھٹلاتے رہتے ہیں (لیکن وہ اللہ کی پکڑ سے بچ نہ سکیں گے)

Marfat.com

۲۰- وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

آپ جو فرماتے ہیں حق ہے یہ مانیں یا نہ مانیں۔

۲۱- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ دراصل یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے (اس کا جھٹلانا بڑی حماقت ہے۔ یہ تو جانِ ایمان ہے، بڑی شان بڑی عزت والا ہے)

۲۲- فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ع لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے (یہ بات خود اس کی عظمت پر شاہد ہے۔)

یاد رہے کہ اس عظمت کا محرم، قلبِ رسول ہے، یہ بھی لوحِ محفوظ ہے یہ راز ایک محرمِ اسرار عبدِ صمد نے بتایا ہے۔ فرمایا کہ امت کو اس سے بڑا عطیہ کیا ملتا کہ اللہ کا فرمان حضور کے قلب کی تسکین، صحیفہ بنا کر عطا کر دیا گیا۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

مکّی ستره آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں قرآن کے لوحِ محفوظ میں مندرج ہونے کا ذکر تھا، اس کی عظمت کا بیان تھا یہاں اس کے قولِ فیصل ہونے پر زور دیا جا رہا ہے تاکہ انسان توحید، رسالت اور آخرت کے عقائد میں ذرا شک نہ کرے، اپنی تخلیق کو دیکھے اور اللہ پر ایمان لائے، اپنے ضمیر کی آواز کو سنے اور قوموں کے ہادی سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور سمجھ لے کہ جس قادرِ مطلق نے اسے پہلی بار ایک حقیر بوند سے پیدا کیا وہ اس کو پھر دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود اگر کفار حیلہ سازی میں پڑے رہیں تو اللہ ان سے خود سمجھ لے گا۔ ان کا نہ کوئی معاون ہو گا نہ مددگار، دیکھو اس اجمال میں کتنی وسعت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے (یعنی ستارہ کی یا آسمان پر پہنچنے والے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی)

۲- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والی چیز کیا ہے

۳- النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ایک چمکتا ہوا تارہ ہے (ایک نجم وحدت ہے، منور، درخشاں)

آسمانوں پر حفاظت کے سامان ہیں دنیا میں بھی اقوام کی حفاظت کے سامان ہیں، یہی نہیں بلکہ

Marfat.com

۴۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر (اللہ کی طرف سے) کوئی نگہبان (اور نگراں) نہ ہو۔

ہر قلب میں باری تعالیٰ کے وجود کا احساس، ہر ضمیر کی آواز حق کی معاون، پھر اللہ کے فرشتے انسانوں کے نگراں جو ان کو اکثر آفات سے بچاتے ہیں اور جب یہ لوگ حد سے بڑھتے ہیں تو ان کو اللہ کے حکم سے ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔ یہ حقائق انسان کی سمجھ میں سب آجائیں اگر ذرا اپنی تخلیق ہی پر غور کرے۔

۵۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ پس انسان کو چاہیئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔

۶۔ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ وہ ایک اچھلتے پانی (کی ایک بوند) سے پیدا کیا گیا ہے۔

جانتے ہو کہ یہ نطفہ کہاں پیدا ہوتا ہے

۷۔ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ یہ (باپ کی) پیٹھ اور (ماں کے) سینوں میں سے نکلتا ہے (یہ وہ جوہر ہے جس میں تخلیق کی صلاحیت ہے)

جو ایک حقیر قطرہ سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے کیا پھر وہ اس کو زندہ نہیں کر سکتا۔

۸۔ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ بے شک وہ اس کو پھر (زندگی میں) واپس لانے پر قادر ہے۔

یاد رکھو یہ وہ دن ہوگا

۹ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جس دن پوشیدہ راز ظاہر کر دیئے جائیں گے (انسان سے اپنے عیب اور دلوں کے چور چھپائے نہ جا سکیں گے)

۱۰۔ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ پھر نہ (خود) اس کا کچھ زور چلے گا اور نہ اس کا کوئی معاون ہوگا (غرض بڑی بے بسی کا عالم ہوگا)

کیا انسان کے لیے یہ واجب نہیں کہ اس دن کے آنے سے قبل اپنی حفاظت کا سامان کر لے۔ سامان تو موجود ہے۔ اسے اپنا لے، یعنی احکام خداوندی کو مان لے، قرآن کو حق جانے، صاحبِ قرآن کو اپنا نگران حال بنا لے، ان کا ہو رہے۔

Marfat.com

۱۱۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۝ اور قسم ہے آسمان کی جس سے مینہ اترتا ہے

۱۲۔ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۝ اور زمین کی جو (جا بجا سے بارش کے بعد ہی) پھٹ جاتی ہے (اور سبزہ اُگتا ہے۔ جس طرح زمین کے لیے بارش رحمت ہے اسی طرح روحِ انسانی کی بالیدگی کے لیے قرآن رحمت ہے)۔

قسم اس بات پر کہ

۱۳۔ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۝ بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کُن کلام ہے (یہ حق کو باطل سے جدا کرنے والا، واضح احکام سُنانے والا ہے ایک امرِ واقعہ ہے)۔

۱۴۔ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ۝ اور یہ کوئی لغو (مذاق کی) چیز نہیں ہے۔

جو اس کو مذاق سمجھیں اس کا مذاق اڑائیں وہ خود اپنے کو دھوکہ دے رہے ہیں کسی اور کا نقصان نہیں کرتے۔

۱۵۔ اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۝ وہ لوگ اپنی اپنی تدبیروں میں لگے ہیں (کہ حق و صداقت کو کس طرح ناکام بنایا جائے)

۱۶۔ وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ۝ اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں (کہ ان کی چالوں کو خود ان کے لیے کیسے مصیبت بنا دوں)

ان کی صلاحیتِ شر کو اور موقع دیجیے یہ دل بھر کر تکمیلِ شر کر لیں

۱۷۔ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ۝ ع اب آپ کافروں کو (تھوڑی اور) مہلت دیجیے بس کچھ دنوں اور (ان کو ان کی حالت پر) چھوڑ دیجیے (پھر اللہ جب چاہے گا ان کو دیکھ لیگا)۔

سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰى

مکی انیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورہ میں قرآن کے قولِ فیصل ہونے کا ذکر تھا یہاں رب العزت اپنی تعریف فرما رہا ہے۔ اپنی شانِ کبریائی بیان کرتا ہے کہ انسان اپنے "رب اعلیٰ" کو یاد رکھے اور اسی کے آگے سربسجود ہو، کائنات کی تخلیق پر غور کرے۔ سوچے کہ خدا کی خدائی میں پیغمبر ہدایت کے لیے آتے رہے

Marfat.com

ہیں انسان کا کام ان کے احکام کو قبول کرنا ہے، جس نے مانا اس نے فلاح پائی جس نے نہ مانا اس نے ہلاکت مول لی۔ ان حقائق پر قرآن بھی شاہد ہے اور سابق کتب آسمانی بھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾ (اے حبیب) آپ اپنے پروردگار کے نام کی پاکیزگی بیان کیجیے جو (ارفع و اعلیٰ) ہے (اور امت کو بھی اپنے رب کی تسبیح کے آداب سکھائیے)

۲۔ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾ (اس رب کی) جس نے (ہر شے کو عین حکمت کے مطابق) پیدا کیا پھر (اس کی استعداد و صلاحیت کے مطابق اس کو موزونیت اور تناسب کے ساتھ) درست کیا

۳۔ وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَہَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ اور جس نے (اشیاء سے لے کر انسان تک ہر ایک کے کمال کا ایک) اندازہ ٹھیرایا پھر (اس کی تکمیل یا اس کی نشوونما کی طرف) اس کی ہدایت کی (توفیق) عمل سے نوازا۔

۴۔ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾ اور جس نے (لوگوں کی نظروں کے سامنے حیات و موت کے نقشے پیش کیے پہلے زمین سے) چارہ اگایا

۵۔ فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾ پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

جس اللہ نے حیاتِ انسانی کے لیے اس درجہ اسباب مہیا فرمائے وہ اس کی حیاتِ روحانی کے لیے کیا کچھ سامان نہ فرمائے گا، حیاتِ روحانی کے لیے رحمت سرکارِ دو عالم ہیں اور قرآن مجید۔ اے حبیب ہم آپ کو تسبیح، تلاوت اور عبادت کے آداب مکمل بتا دیں گے یعنی

۶۔ سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ عنقریب ہم آپ کو پڑھا دیں گے پھر آپ (اسے) نہ بھولیں گے

۷۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾ سوائے اس کے جو اللہ ہی (بھلانا) چاہے (یعنی جن آیات کا بھلا دینا ہی اللہ کو منظور ہو، اور) یقیناً وہ ہر ظاہر اور مخفی (امر کی حکمت و مصلحت) جانتا ہے (ہر شے کے ظاہر و باطن سے بھی آگاہ ہے)۔

گویا قرآن کو آہستہ آہستہ مکمل طور پر پڑھا دینا اور اس کی حفاظت دونوں کی ذمہ داری اللہ رب العزت کی ہے۔

۸۔ وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿۸﴾ اور ہم آپ کے لیے (دین میں) سہولت کا سامان مہیا کر دیں گے (آپ)

Marfat.com

دین میں دشواریاں نہ ہوں گی، شریعت کا ہر پہلو فرد و جماعت کی بالیدگی اور فلاح ہی کا ضامن ہوگا)۔

یہ تو ہمارا کام ہے اور آپ کا کام پہنچا دینا ہے۔

۹- فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ پس آپ نصیحت کرتے رہیے جہاں تک نصیحت کارگر ہو۔

۱۰- سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝ (البتہ) جس کو خوفِ خدا ہوگا وہی نصیحت قبول کریگا۔

۱۱- وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ اور اس سے وہی بدنصیب دُور رہے گا

۱۲- الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ جو (بالآخر دوزخ کی) بڑی آگ میں پڑے گا (جس کے اعمال اسے کشاں کشاں جہنم ہی کی طرف لیے جا رہے ہیں)

۱۳- ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ پھر وہاں نہ وہ مرے گا نہ جیے گا۔

۱۴- قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۝ بلاشبہ وہی بامراد ہوا جس نے اپنے کو پاک کر لیا (شریعت کا پابند بنا لیا، تصوّرِ صالح میں آگیا)۔

۱۵- وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

لیکن ایسے لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

۱۶- بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ حقیقت یہ ہے کہ تم (لوگ بالعموم) دنیا ہی کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہو

۱۷- وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ حالانکہ آخرت (ہی) بہتر ہے اور (وہی) باقی رہنے والی ہے۔

آیاتِ بالا میں جن احکامات کا ذکر ہوا یعنی قلب کو پاک کرنا، اس کو اللہ کی یاد سے معمور کرنا، اللہ کے سامنے سربسجود ہونا، اس کی کبریائی بیان کرنا وغیرہ ان کی وضاحت ہر زمانے میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے زمانے کے مطابق کی ہے اور سرکارِ دو عالم رہتی دنیا تک کے لیے شریعت عطا فرما رہے ہیں اس طرح اجمالاً دیکھو تو

۱۸- إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ یقیناً یہ (سب کچھ) اگلے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے

یعنی

Marfat.com

۱۹-۱۹ ع ۱۲ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى ؏ ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں۔

اگر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں پر ایمان ہے تو پھر محمد رسول اللہ، خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کیوں روگردانی کرتے ہو۔

سُوۡرَةُ الۡغَاشِيَةِ

مکّی چھبیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں اللہ کی حمد وثنا اور شریعت محمدی کی اتباع کا ذکر تھا، جس کی بنیاد وہی ہے جو دیگر انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اور شریعت کی بنیاد رہی۔ یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ اتباع شریعت خود انسان کے اپنے فائدے کے لیے ہے۔ انسان کو سوچنا چاہیے کہ اس کو کس کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور وہ کیسی گھڑی ہوگی اور وہ کیا عالم ہوگا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ۝ؕ (اے رسول) کیا آپ کو (ہر شے کو) ڈھانپ لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی (جب خداوند کریم کی عدالت کا دن قائم ہوگا)۔

اس دن پیش آنے والی باتیں بھی سننے کے لائق ہیں اور امت کے لیے یاد رکھنے کے لائق بھی۔

۲- وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ۙ کتنے ہی چہرے اس دن (اپنی بداعمالیوں کے باعث) ذلیل وخوار ہونگے۔

۳- عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ۙ (دنیا میں یہ لوگ بلا ایمان کے) محنت کرنے والے (تھے لیکن آخرت میں) تھکے ہوئے (خستہ حال ہوں گے)۔

حضرت شاہ صاحب خوب فرماتے ہیں "کافر لوگ دنیا میں بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں اللہ کے یہاں کچھ قبول نہیں ہوتیں"

۴- تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ۙ (یہ لوگ) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (آتش سوزاں ان کا ٹھکانا ہوگی)۔

۵- تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ۝ؕ ان کو کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائیگا۔

۶- لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ان کا کھانا بجز خاردار جھاڑ کے کچھ نہ ہوگا

Marfat.com

ضَرِیۡعٍ ۙ

۷۔ لَّا یُسۡمِنُ وَ لَا یُغۡنِیۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ جو نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک کو رفع کرے گا۔

(یعنی بظاہر یہ جھاڑیاں غذا معلوم ہوں گی لیکن غذا کا جو کام ہے یعنی جسم کو طاقت بخشنا اور بھوک کو دُور کرنا وہ بات اس سے حاصل نہ ہو گی)۔

برخلاف اس کے اہلِ جنت کا حال بھی سُن لو

۸۔ وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ ۙ کتنے ہی چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے

۹۔ لِّسَعۡیِہَا رَاضِیَۃٌ ۙ اپنے (نیک) اعمال سے وہ خوش ہوں گے (ایمان کے ساتھ جو عمل کیا وہ کام آئے گا)۔

۱۰۔ فِیۡ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ ۙ (یہ اہلِ جنت) عالی شان جنت میں (ہوں گے)

۱۱۔ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡہَا لَاغِیَۃً ؕ جس میں وہ کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔

۱۲۔ فِیۡہَا عَیۡنٌ جَارِیَۃٌ ۘ (وقف لازم) اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

۱۳۔ فِیۡہَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَۃٌ ۙ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے ہوئے) ہوں گے

۱۴۔ وَّ اَکۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَۃٌ ۙ اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوں گے۔

۱۵۔ وَّ نَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَۃٌ ۙ اور غالیچے (سلیقہ سے) برابر برابر لگے ہوں گے

۱۶۔ وَّ زَرَابِیُّ مَبۡثُوۡثَۃٌ ؕ اور نرم مسندیں (استراحت کے لیے جا بجا) بچھی ہوں گی۔

یہ جنت اسی دنیا میں ایمان و عمل سے حاصل کی جاتی ہے۔ اس صبر، استقلال اور سعی پیہم کی مثال اونٹ بھی ہے جو تمہاری نظروں کے سامنے ہے، خار دار چیزیں بھی کھاتا ہے، تمہارے لیے بے شمار فائدے بھی فراہم کرتا ہے۔ اگر تم اس کی تخلیق ہی پر غور کرو تو تم پر اللہ کی قدرت نمایاں ہو جائے گی کسی بات میں شک نہ کرو گے۔

۱۷۔ اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کیا یہ لوگ اونٹ پر نظر نہیں کرتے کہ وہ کیسا (عجیب طرح کا) پیدا کیا گیا

Marfat.com

كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وقفة — ہے (کیا اس کے صبر سے وہ صبر نہیں سیکھتے)۔

۱۸- وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وقفة — اور آسمان پر (نظر نہیں کرتے) کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے (تاکہ ان میں بھی رفعتِ خیال پیدا ہو)

۱۹- وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وقفة — اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے نصب کیئے گئے ہیں (تاکہ ان میں بھی استقامت آئے)۔

۲۰- وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ وقفة — اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے (تاکہ ان میں فروتنی اور عاجزی کی صفات پیدا ہوں)۔

کیا یہ سب چیزیں اللہ کی قدرتِ کاملہ کا نمونہ نہیں اگر یہ زمین و آسمان اس کی تخلیق، کائنات اس کی پیدا کی ہوئی ہے تو نیا عالم اس کے لیے پیدا کر دینا اور سب کو پھر زندہ کر دینا اس کے لیے کیا مشکل ہے
بہرحال یہ حقائق ہیں یہ غور کریں یا نہ کریں۔

۲۱- فَذَكِّرْ قف إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ ط — پس (اے رسول) آپ تو ان کو سمجھاتے ہی رہیے آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے

۲۲- لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ لا — آپ ان کو زبردستی منوانے والے تو نہیں (نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں البتہ جو آپ کا فرمانبردار ہے وہی فلاح پائے گا)

۲۳- إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۝ لا — مگر جس نے (آپ کی اطاعت سے) روگردانی کی اور (اللہ کی آیتوں کا) انکار کیا

۲۴- فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ ط — تو اللہ اس (بے دین) کو سخت عذاب دے گا۔

۲۵- إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ لا — بلاشبہ ان (کافروں) کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہوگا۔

النصف ۲۶- ع ۲۶/۱۳ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ع — پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہوگا۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

مکی تیس آیتیں ایک رکوع

لو الفجر آگئی، قرآن پاک کی آخری منزل بھی آخری منزل میں ہے۔ وہ سورتیں شروع ہوتی ہیں جن کو بالعموم زبانی یاد کیا جاتا ہے جن کو درس وتدریس میں بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے، یہ ہدایت بخشنے والی، دلوں کو منور کرنے والی چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں۔ لیکن ہر سورت اپنے مضمون اور اندازِ ہدایت میں ایک نیا پہلو لیے ہوئے ہے۔

بقول حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی "اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ انسان کی تین فطرتوں کا ذکر فرماتا ہے۔ ایک نیک اور ان کی نیکی متعدی، ان کی تعلیم کے اثر سے دوسرے اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ پیغمبر علیہم السلام ہیں۔ دوسرے وہ جن کی فطرت پیغمبروں کی فطرت جیسی تو نہیں مگر پیغمبروں کی تعلیم اور اثر سے وہ نیک ہو گئے ہیں، اور بعض تو ایسے نیک ہو گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں میں ایک۔ اور تیسری فطرت والے وہ ہیں جن کے دل سیاہ ہیں ان میں کفر بھرا ہے۔ نہ صرف وہ خود خراب ہیں بلکہ دوسروں کو خراب کرتے ہیں"

رب العزت اس سورت میں ان مختلف فطرتوں کی قسم کھاتا ہے ان حقائق کو واضح کرنے کے لیے جو مختلف انسانوں کا نصیبہ ہیں۔ پہلے منکروں کا بیان ہے اور ان صفاتِ مذمومہ سے آگاہ کیا جاتا ہے جو اللہ سے دُوری کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے بعد مومنوں کی ان صفاتِ حمیدہ کی طرف توجہ مبذول کی جاتی ہے جو حصولِ جنت کا موجب بنتی ہیں، جنت میں داخل ہونے کا مژدہ لاتی ہیں مقامِ قرب میں پہنچاتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالْفَجْرِ ۝ — قسم ہے فجر کی (جو تاریکی سے نور میں لاتی ہے۔ اس فطرتِ انبیاء کی جو خود نورِ ایمان سے منور ہے اور دوسروں کو نور میں لاتی ہے)

۲۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ — اور دس (مقدس) راتوں کی قسم

(جو ہر چند راتیں ہیں لیکن قابلِ احترام ہیں جیسے آخر ماہ رمضان یا عشرۂ ذوالحجہ یا یکم تا دہم محرم الحرام کی راتیں ان سے وہ صالحین بھی مراد ہو سکتے ہیں جو ہر چند فطرتِ انبیاء کی طرح خود منور نہیں لیکن انبیاء کی تعلیم نے انہیں متقی اور بزرگ بنا دیا ہے اور ان سے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں)۔

Marfat.com

۳- وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿﴾ اور قسم ہے جفت اور طاق (راتوں) کی

(جفت یعنی عام راتوں کی قسم جو قابلِ تقسیم ہیں۔ ان سے وہ لوگ بھی مراد لیے جاسکتے ہیں جن میں خوبیاں بھی ہیں اور کمزوریاں بھی اور طاق راتیں جو ناقابلِ تقسیم ہیں جو ہزاروں راتوں میں اپنے فیوض و برکات کی وجہ سے منفرد ہیں۔ مثلاً شبِ معراج، شبِ عاشورہ، شب قدر، شب برات وغیرہ ان سے وہ اولوالعزم ہستیاں مراد ہیں جو اپنی نیکوکاری میں منفرد ہیں)۔

۴- وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۚ﴿﴾ اور رات کی قسم جب گزرنے لگے (کہ جوں جوں گزرے تاریکی بڑھتی جائے)

(یعنی وہ فطرت جو کفر میں بڑھتی ہی جائے اور قلب، سیاہ سے سیاہ تر ہوتا جائے۔ مراد وہ بدبخت ہیں جو خود کافر ہوتے ہیں اور دوسروں کو کفر میں کھینچتے رہتے ہیں)۔

ان تین فطرتوں کی طرف اشارہ ہوا اب پہلے ان لوگوں کا ذکر ہے جو کفر پر مُصر رہے، اللہ کی کائنات کو دیکھا، اس سے استفادہ کیا لیکن اللہ ہی کو نہ پہچانا بلکہ اس سے سرکشی کی۔ ان لوگوں کا انجام بتایا جا رہا ہے تاکہ انسان اس سے عبرت حاصل کرے

۵- ہَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ﴿﴾ بلاشبہ عقلمندوں کے لیے ان (چیزوں) کی قسم (بڑی قسم) ہے

(ان سے متعدد امور پر روشنی پڑتی ہے۔ جس طرح بھی وہ ان کو سمجھیں ہر انداز سے حقیقت ایک ہی رہے گی۔ اور یکساں نتائج برآمد ہوں گے یعنی کفار کو سزا بہرحال ملے گی متقی بہرحال فلاح پائیں گے)۔

مثال بیان فرماتا ہے اور پہلے کفار کا ذکر ہے

۶- اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿﴾ کیا آپ نے ملاحظہ نہ کیا کہ آپ کے پروردگار نے (قومِ) عاد کے ساتھ کیا کیا (ان کا کیا انجام ہوا)

۷- اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۪ۙ﴿﴾ بڑے بڑے ستون (اور عالی شان محلوں) والے جو ارم کہلاتے تھے (ان کا کیا حال ہوا)۔

ارم سے بعضوں نے شاہی خاندان والے، بعض نے قومِ عاد کے اجداد میں ایک شخص کا

Marfat.com

نام اور بعض نے ذات العماد سے اونچے اور بلند قد والے بھی مراد لیے ہیں جن کو ملک کا ستون کہا جاسکتا ہے)۔

ایسے طاقتور اور دراز قد کہ

۸- الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝ — جن کا مثل دنیا بھر میں کوئی پیدا نہیں کیا گیا۔

۹- وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ — اور ثمود کے ساتھ (آپ کے رب نے کیا کیا) جو وادیوں میں پتھر تراشا کرتے تھے (یعنی پہاڑوں کو تراش کر نہایت مستحکم اور خوبصورت مکان بناتے تھے)۔

۱۰- وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ — اور فرعون میخوں والے کے ساتھ (کیا ہوا)۔

(یہی وہ فرعون تھا جو بڑی شوکت و حشمت والا تھا اور اپنے غرور اور تکبر کے باعث بڑا ظالم بھی بن گیا تھا)۔

۱۱ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝ — (یہ سب وہ تھے جنہوں نے اپنے ملکوں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

۱۲- فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝ — پھر ان میں بڑا فساد پھیلا رکھا تھا۔

۱۳- فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ — پھر آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (ان کے تکبر کی دھجیاں اڑا دیں)

۱۴- اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ — بے شک آپ کا رب (نافرمانوں کی) تاک میں ہے (وقت پر ان کی گرفت کرے گا۔ وہ مہلت دیتا ہے کہ انسان سدھر جائے لیکن اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے تو اس کے قہر سے بچ نہیں سکتا)۔

۱۵- فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ ۝ — مگر انسان (تو عجیب ہی واقع ہوا ہے) کہ جب اس کا پروردگار اس کو (خیر سے) آزماتا ہے یعنی اس کو عزت دیتا ہے اور نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی (میری قدر کی مجھے بے مانگے دیا)

۱۶- وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ — اور جب وہ اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اس کی روزی میں تنگی کرتا

Marfat.com

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ

ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا (مجھ کو بڑی مشکل میں ڈال دیا)۔

۱۷۔ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ

ہرگز نہیں (بلکہ تمہارے اعمال نے تم کو ذلت و رسوائی میں ڈالا ہے) دراصل (تمہاری حالت تو یہ ہے کہ) تم یتیم کی قدر نہیں کرتے

۱۸۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ

اور نہ تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔

۱۹۔ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ

اور (اپنی کمائی سے غریبوں کو کھلانا تو الگ رہا) تم (تو وہ ہو کہ) میراث کا مال بھی سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

۲۰۔ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۗ

اور تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔

۲۱۔ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ

ہرگز (تم اپنے اعمالِ بد کے انجام سے) نہیں (بچ سکتے تم کو مرتے ہی دربارِ خداوندی میں حاضر ہونا ہوگا اس وقت) جب زمین توڑ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی

۲۲۔ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ

اور آپ کا پروردگار تجلی فرمائیگا اور فرشتے قطار در قطار (حاضر) ہوں گے

۲۳۔ وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۗ

اور اس دن دوزخ حاضر کی جائے گی، اس دن انسان پچھتائے گا (کہ افسوس میں نے کیا کیا) لیکن اب پچھتانا کس کام کا۔

۲۴۔ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ

(اس دن دوزخی) کہے گا اے کاش میں اپنی اس زندگی کے لیے کچھ (نیک عمل پہلے) بھیج چکا ہوتا (تو آج اس عذاب کا سامنا نہ ہوتا۔ اس کو اللہ کے ہاتھ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا)۔

۲۵۔ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ

پھر اس دن اللہ کے برابر نہ کوئی عذاب دینے والا عذاب دے گا

Marfat.com

اَحَدٌ ۙ

۲۶- وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۗ اور نہ اللہ کی طرح کوئی گرفت کرنے والا گرفت کرے گا۔

منکرین کے یہ احوال اہلِ بصیرت کے لیے سبق آموز ہیں البتہ اللہ والے اللہ کی یاد میں لگے ہیں۔ انہوں نے شریعت کے تابع ہو کر عمل صالح کرنے کے بعد سکونِ قلب حاصل کر لیا ہے ان کا نفس نفس مطمئنہ بن گیا ہے، ان کو اطمینان حاصل ہو گیا ہے، ان کے لیے حکم ہو گا

۲۷- يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۙ اے (وہ شخص، وہ جان، وہ روح) وہ نفس جس نے اطمینان حاصل کر لیا

۲۸- ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ تو اپنے رب کی طرف واپس چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

۲۹- فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۙ پھر تو میرے (برگزیدہ) بندوں میں شامل ہو جا۔

۳۰- وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠ اور میری بہشت (نعیم) میں داخل ہو جا (تو نے اللہ سے لو لگائی آج سے تو اس کا مہمان ہے)۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

مکّی بیس آیتیں ایک رکوع

سرورِ جنت کے ساتھ مکہ یاد آتا ہے اس کی قسم کھاتا ہے اور مکہ بھی وہ مکہ جہاں سرکارِ دو عالم مقیم ہوں۔ اہلِ عرب میں ربط کا یہ بھی ایک طریقہ تھا کہ بات سے بات یاد آئے قرآن نے یہی انداز اختیار کیا ہے لیکن مرکزی نقطۂ ہدایت ہر جگہ نمایاں ہے۔ جو کبھی مشاہدات کے ذریعہ، کبھی تخلیق کی طرف توجہ دلا کر، کہیں غیب کی باتیں سنا کر، انسان کو ظلمت سے نور اور نور سے نورٌ علیٰ نور کی طرف لے جاتا ہے اور جو شخص انکار پر اصرار کرے تو اس کا نصیبہ نار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں

۲- وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ اور آپ اسی شہر میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

(مکہ کی عزت آپ کے دم سے ہے، ربِ محمد ہی ربِ کعبہ ہے، آج آپ کے لیے اس میں دشواریاں ہیں۔ کل آسانیاں ہوں گی)۔

۳۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

اور قسم ہے باپ کی (یعنی آدم علیہ السلام) اور اس کی اولاد کی (یا حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد سرکار دو عالم کی قسم یا حضور اور آپ کی امت کی قسم)

قسم اس بات پر یا شہادت اس امر کی کہ

۴۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ

بے شک ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں (زندگی بسر کرنے کے لیے) پیدا کیا ہے۔

(پہلے والدین اس کے لیے مشقت اٹھاتے ہیں ماں مشقت جھیلتی ہے پھر یہ زندگی بھر محنت و مشقت میں لگا رہتا ہے۔ یہی اس کی تقدیر ہے)

۵۔ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ (وقف لازم)

کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا اس سے اس کے اعمال کی بازپرس نہ ہوگی، کوئی اس کی گرفت کرنے والا نہیں)

ہر عمل کا دیکھنے والا اس کا پروردگار ہے، اگر وہ اسلام کی دشمنی اور سرکار دو عالم کی عداوت میں سب کچھ بھی لٹا ڈالے تو بھی اس سے اس کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا، حق روشن ہو کر رہے گا۔

۶۔ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ

وہ (بڑے گھمنڈ سے) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔

۷۔ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ

کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا (اس کی ان مسرفانہ نافرمانیوں کا" کوئی دیکھنے والا نہیں)۔

۸۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں۔

(کیوں حق کو نہیں پہچانتا۔ اندھا بنا ہوا ہے، ہلاکت مول لے رہا ہے)۔

۹۔ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ

اور (کیا ہم نے اس کو ایک) زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے کہ حق کہتا یا چپ رہتا)۔

۱۰۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ

اور ہم نے تو اسے دونوں راہیں دکھا دیں۔

Marfat.com

(خیر و شر دونوں کے راستے بتادیئے اور انجام سے آگاہ کردیا)

۱۱- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پھر وہ (خیر یعنی عمل صالح کی) گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔

۱۲- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور آپ سمجھے؟ کہ گھاٹی کیا ہے (وہ دینِ حق ہے)

۱۳- فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ (یعنی) کسی (کی) گردن کا (مشکلات اور قید و بند سے) چھڑانا (ہے)

(غلاموں کو آزاد کرانا ہے۔ مجبور، بے آس کو آس دلانا مدد کرنا ہے)

۱۴- اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ یا بھوک کے دن (یعنی قحط کے زمانہ میں) کھانا کھلانا (ہے)

۱۵- يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ یتیم کو جو قرابت دار ہے (یا ہمسایہ ہے کہ یہ دوہرا ثواب ہے)

۱۶- اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا مسکین (نادار، غریب) کو (کھانا کھلانا) جو خاک نشین ہے (مال و دولت سے محروم ہے)۔

لیکن شرط یہ ہے کہ یہ نیکی کرنے والا صاحبِ ایمان ہو یعنی

۱۷- ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر وہ ایمان والوں میں سے ہو اور (ایسے لوگوں کی خوبی یہ ہے کہ) وہ ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کھانے کی نصیحت کرتے ہیں

(یہ مخلوق خدا پر رحم کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ کی طرف سے رحم کی بارش ان کے دلوں پر ہوتی ہے)۔

۱۸- اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ یہ اصحاب یمین ہیں (یہ بڑے نصیبے والے لوگ ہیں یہ نور و نورانیت والے ہدایت یافتہ لوگ ہیں اللہ کے یہاں بھی عرش کے داہنی جانب ہوں گے)۔

۱۹- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ اور جو ہماری آیتوں سے منکر ہوئے وہی بائیں ہاتھ والے ہیں (بدنصیب ہیں جن کو ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے)۔

۲۰- عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ ع یہ لوگ آگ میں بند کردیئے جائیں گے۔

(یہی لوگ دوزخ میں پڑے ہوں گے سب دروازے بند ہوں گے آگ ان پر چھائی ہوگی، نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ اللہ کی پناہ!)

Marfat.com

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

مکّی پندرہ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورہ میں ناعاقبت اندیشوں کا بیان ہوا یہاں ایک دوسری اہم حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرائی جارہی ہے، خالقِ کائنات، خود آفتاب و ماہتاب زمین و آسمان اور کائنات کی قسم کھاتا ہے تاکہ انسان بغور سُن لے اور خوب ذہن نشین کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نیکی و بدی کے دونوں راستے دکھا دیئے۔ اسے ارادہ دیا، عقل دی، کہ وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرلے اور فلاح پائے۔ اور جو اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو دباتا رہا فسق و فجور میں مبتلا ہوا وہ برباد ہوا۔ انبیاء علیہم السلام کی امتوں کی تاریخ ان حقائق پر شاہد ہے دیکھو تاکید کے لیے کس کس انداز سے قسم کھائی جارہی ہے، حقائق پر سے کس کس طرح نقاب کشائی کی جارہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی

(جس میں روشنی بھی ہے، حرارت بھی ہے اور حیات بھی ہے، گویا وہ اپنے رب کے انوارِ تجلیات پر شاہد ہے)۔

۲۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○ اور چاند کی (قسم) جب وہ اس (غروبِ آفتاب) کے بعد آوے (اور اسی سے منور ہو۔ گویا رحمت بن کر نمایاں ہو)۔

(واضح رہے کہ جو تابع نبوت ہو جاتا ہے وہ بھی آفتابِ نبوت سے روشنی لے کر ماہتابِ امت بن جاتا ہے)۔

۳۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ○ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (آفتاب) کو چمکا دے۔

(دن گویا تعلیم الٰہی کی طرح ہے جو حقائق کو نمایاں کرتا ہے، قلب اگر نورِ ایمان سے منور ہو، رحمت کا پرتو پڑ گیا ہو تو تجلیاتِ الٰہی دیکھ لیتا ہے)

۴۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ○ اور رات کی (قسم) جب وہ اس (آفتاب) کو چھپالے۔

(اس کی روشنی کا کوئی اثر باقی نہ رہے ظلمتِ کفر قلبِ کافر پر چھا جائے)

Marfat.com

۵- وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ اور آسمان کی (رفعتوں کی قسم) اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا۔

۶- وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور زمین کی (وسعتوں کی قسم) اور اس (کی قدرتِ کاملہ) کی جس نے اس کو پھیلایا۔

پھر زمین اور نفسِ انسانی میں ہر قسم کی صلاحیتیں پیدا کیں، انسان کو سمجھ دی کہ اس کو سنوارے یا بگاڑے

۷- وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ اور نفس کی (یعنی انسان کے جی اور جان کی قسم) اور اس (کی قدرت وحکمت) کی جس نے اس کو درست (اور ٹھیک ٹھیک ایک اندازے سے) بنایا

۸- فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ پھر اس کو اپنی بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری (اختیار کرنے) کی سمجھ عطا کی۔

۹- قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے (اپنے) اس (نفس یعنی روح) کو پاک کرلیا (سنوار لیا)۔

۱۰- وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ اور نامراد ہوا جس نے اس (روح، عطیۂ الٰہی) کو خاک میں ملا دیا۔

کیا اقوامِ عالم کے واقعات ان حقائق پر شاہد نہیں مثلاً

۱۱- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ (قومِ) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث (صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا (اور ان کے احکام نہ مانے)

یہاں تک کہ

۱۲- اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جب ان میں سے ایک بدبخت اٹھ کھڑا ہوا کہ اللہ کی اس اونٹنی کو جو ایک

آیت نمبر (۱۲) مصنفِ تفسیر صدیقی تحریر فرماتے ہیں "صاحبو اشقٰی کا لفظ عبدالرحمٰن ابن ملجم قاتل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی حدیث شریف میں آیا ہے۔ قدار بھی ایک عورت پر عاشق ہوا تھا اور عبدالرحمٰن ابن ملجم بھی ایک عورت قطام پر عاشق ہوا تھا، قدار نے اونٹنی کو مار کر ساری قوم ثمود کو تباہ کر دیا، ابن ملجم نے حضرت علی کو شہید کر کے خلافتِ اسلامیہ کو برباد کر دیا۔ اونٹنی اور اس کے بچہ کو مارنے کے بعد ایک عام عذاب نازل ہوا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد کیوں عذاب نازل نہیں ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ خلیفۂ پنجم امام حسن مجتبٰے رضی اللہ عنہ باقی تھے۔ کیا یہ عذاب سے کچھ کم ہے کہ ظاہری خلافت اٹھ گئی اور خلافتِ اسلامیہ کی جگہ دنیوی سلطنت قائم ہو گئی"۔

Marfat.com

معجزہ کے ذریعہ لوگوں کے اصرار پر پیدا ہوئی تھی مار ڈالے)

۱۳- فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

تو اللہ کے رسول نے ان کو اللہ کی اونٹنی اور اس کی پانی کی باری سے (بھی) خبردار کیا (کہ اس کا خیال رکھنا ورنہ سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے)

۱۴- فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

پھر (بھی) انہوں نے ان (پیغمبر) کو جھٹلایا (یعنی ان کی حکم عدولی کی) اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ چنانچہ ان کے پروردگار نے بھی ان کے گناہ کے سبب ان پہ عذاب نازل فرمایا پھر سب کو (خاک میں ملا کر) برابر کر دیا۔

۱۵- وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ ع ۱۵-۱۶

اور اللہ تعالیٰ کو ان کے انتقام کا کچھ ڈر نہیں (وہ ان جیسی سینکڑوں قومیں پیدا کر سکتا ہے اور کوئی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا)۔

سُورَةُ اللَّيْلِ

مکّی اکیس آیتیں ایک رکوع

اس سورت میں پروردگار عالم فطرتِ انسانی کی متضاد کیفیات کا ذکر فرماتا ہے، ساتھ ہی اپنے علیم اور محیط ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے تاکہ انسان سمجھ لے کہ اس کی مختلف کوششوں کا انجام بھی مختلف ہے۔ نیک و بد، سخی اور بخیل، سچا اور جھوٹا، برابر نہیں ہو سکتے۔ دونوں کے اعمال کے ثمرات بہت مختلف ہیں ایک کے ساتھ رحمت ہے، اللہ کا فضل ہے دوسرے کے ساتھ مصیبت ہے اور اللہ کا قہر۔ دیکھو ایک نے حضور سرکارِ دو عالم کی تکذیب کی، جہالت کا ثبوت دیا ابوجہل ہوا، دوسرے نے حضور کی تصدیق کی، اللہ کے لیے مال و دولت خرچ کیا صدیقِ اکبر بنا۔ اب انسان کو اختیار ہے جو راہ چاہے اختیار کرے۔ بڑے لطیف انداز سے ہدایت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

فطرتِ انسانی کے تاریک و روشن پہلو کو نمایاں کرنے اور اپنی صفات محیط و علیم کو ظاہر کرنے کے لیے پروردگارِ عالم رات و دن کی قسم کھاتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے

(دن کو چھپا لے۔ گویا ان انسانوں کی قسم ہے جو نورِ حق پر پردہ ڈالنے والے کافر ہیں ان کے قلب بھی سیاہ، ان کے نامۂ اعمال بھی سیاہ)

۲۔ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ چمک اُٹھے

(گویا ان بزرگ ہستیوں کی قسم جن کی نورانی فطرت تاریکیوں کو روشن کر دیتی ہے)

۳۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر و مادہ پیدا کیا (جن میں کوئی ہمّتِ مردانہ رکھتا ہے، کوئی کمزور ہے)۔

قسم اس بات پر، شہادت اس امر کی کہ

۴۔ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ بے شک تمہاری کوششیں بھی مختلف (نوعیت کی) ہیں

ایک وہ جن کا تعلق اللہ سے ہے اور دوسرے وہ جو اللہ سے غافل و بے پروا ہیں۔

۵۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ پھر جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور (اللہ سے) ڈرتا رہا (کہ دیکھیں عمل قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں)

۶۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور جس نے اچھی بات (فرمودۂ رسول، کلمۂ حق) کی تصدیق کی

۷۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ تو ہم (اپنی سنت کے موافق) اس کے لیے راحت کے سامان مہیا کر دیں گے (جنتِ نعیم میں اس کو جگہ دیں گے)۔

۸۔ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ اور جس نے بخل کیا اور (غریبوں لاچاروں کی مدد نہ کی بلکہ اللہ اور اس کی مخلوق سے) بے پروا رہا

۹۔ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور اچھی بات (یعنی فرمودۂ رسول اور کلمۂ حق) کو جھٹلایا

۱۰۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ تو ہم بھی (اپنے وعدے کے مطابق) اس کے لیے مشکلات کے سامان مہیا کر دیں گے (یعنی اسے جہنم میں پہنچا دیں گے)

۱۱۔ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا اور (اس وقت) اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا، جب وہ (ذلت و

Marfat.com

تَرَدّٰى ۝ رسوائی یا دوزخ کے) گڑھے میں گرے گا۔

۱۳- إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ بے شک (دین و دنیا کی) ہدایت ہمارے ہی اختیار میں ہے

ہدایت ہمارے ہی ارادے کے تابع ہے، تم اپنے ارادوں کو ہمارے ارادے کے تابع
بنا لو، سب کچھ پا جاؤ گے)۔

۱۳- وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى ۝ اور آخرت اور دنیا ہمارے ہی ہاتھ میں ہے

(ہم ہی جس کو جو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں دنیا بھی ہماری ہے اور آخرت بھی ہماری)۔

البتہ ایک پیکرِ رحمت آچکا ہے وہ تم کو آگاہی بخشتا ہے تمہارا خیر خواہ ہے۔اس کا
فرمانا میرا ہی فرمانا ہے۔

۱۴- فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ پس میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کیا ہے۔

۱۵- لَا يَصْلٰهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ اس میں وہی گرے گا جو بڑا بدبخت ہے

۱۶- الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ جس نے حق کی تکذیب کی اور (سرکارِ دو عالم کے فرمان سے) روگردانی کی۔

۱۷- وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ اور اس سے پرہیزگار دور ہی رکھا جائے گا۔

اس کو دوزخ کی ہوا تک نہ لگے گی، اس کو دوزخ سے کیا کام وہ تو وہ ہے

۱۸- الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى ۝ جو اپنا مال (و متاع) دل کو پاک کرنے کے لیے (سیرت کو سنوارنے کے لیے) دیتا ہے (اس کی سخاوت نام و نمود کے لیے نہیں)

۱۹- وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ۝ اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کو اتارنے کے لیے وہ خرچ کرتا ہے

۲۰- إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ۝ بلکہ محض اپنے خدائے (برتر و) اعلیٰ کی رضا جوئی کے لیے کرتا ہے

اس مردِ مومن اس صدیقِ اکبر نے اللہ کی رضا جوئی کی۔

Marfat.com

٢١-٢١ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۟ ع — اور (اللہ کا وعدہ ہے کہ) وہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا (اسے وہ ملیگا جو اس کو شاد کر دے)۔ ١١

دیکھو یہاں ولسوف یرضٰی فرماتا ہے سرکارِ دو عالم سے تو اس سے کہیں بڑھ کر وعدہ ہے یعنی "ولسوف یعطیک ربک فترضٰی" جس کا ذکر آئندہ سورت میں آ رہا ہے۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ ولسوف یرضٰی میں اشارہ صدیقِ اکبر کی طرف ہے لیکن امتِ محمدیہ کو مژدہ ہو کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا۔ آئندہ سورہ میں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین کا ذکر آ رہا ہے۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى

مکی گیارہ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورہ "ولسوف یرضٰی پر ختم ہوا"، صدیقِ اکبر کو بشارت ملی یہاں سرکارِ دو عالم کی تعریف ہے کہ مقامِ صدیقین پر فائز ہونے کے بعد ہی مقامِ نبوت کھلتا ہے اس سورت میں عطائے خاص کا ذکر ہے، یہاں اللہ اپنے حبیب کو راضی کر رہا ہے۔ سورت کے شانِ نزول کے متعلق مفسرین نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم پر چند روز وحی نازل نہ ہوئی تو آپ بے قرار ہوئے دشمنوں کو طعن کا موقع ملا خداوند کریم نے وہ تسکین عطا فرمائی کہ آج اس سورت کا سُن لینا ہی ہر امتی کے لیے باعثِ صد تسکین و انبساط ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

١۔ وَالضُّحٰى ۝ — قسم ہے دن چڑھے کی (یعنی عروجِ سرکارِ دو عالم کی)۔

٢۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ — اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے (یعنی اس حجابِ ذات کی جو نور پہ ظہور پر چھایا ہوا تھا)۔

چند دن وحی، لطفِ ہمکلامی سے محروم رہنے کے باعث آپ بے قرار رہیں۔ دشمن طعنہ دے رہے ہیں کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا وہ ان سے بیزار ہے۔ نہیں نہیں قسم ہے مجھے آپ کی اور اپنی کہ

٣۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ ط — نہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے ناراض ہوا

Marfat.com

۴۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ ○ اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی ہر پچھلی حالت اگلی حالت سے بہتر ہے (آپ کے لیے عروج ہی عروج ہے، آپ کی امت کے لیے بھی دنیا سے آخرت بہتر ہے)۔

اے حبیب آپ فکر نہ کریں، آپ سراپا دین ہیں، آپ ہی کا دین پھیلے گا، شفاعتِ عظمےٰ آپ ہی کے لیے ہے۔ آپ کا رب آپ کی رحمت آشکارا کر دے گا

۵۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ ○ اور عنقریب آپ کو آپ کا رب وہ عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے (امتی امتی کہنے والے، آپ کی شفاعت قبول ہو گی آپ کی امت کی لاج رکھی جائے گی)۔

امت کے سب گنہگاروں کی بخشش کے اشارہ کے بعد بھی اپنے حبیب کو خوش کر رہا ہے، محبت کی یادیں تازہ فرماتا ہے۔ محبت اور شفقت کے ذکر سے دل شاد کرتا ہے کہ دشمنوں کے طعنوں سے دل غمگین ہوا تھا۔ اللہ اللہ کیا دلجوئی ہے۔

۶۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰىص ○ (اے حبیب) کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہ پایا اور (اس دُرِّ یتیم کو اپنے تاجِ شہنشاہی میں) جگہ (نہ) دی (اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں نہ لے لیا، کہ آپ کی امت کا ہر گنہگار آپ ہی کے دامنِ رحمت میں پناہ پاتا ہے)۔

۷۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰىص ○ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو (سرگشتۂ شوق، وادی عشقِ الٰہی میں) سرگرداں پایا تو (اس نے) آپ کو منزلِ مقصود پر پہنچایا (غارِ حرا سے اٹھا کر تبلیغ کے فرائض سونپے کہ دنیا اپنے ہادی کو دیکھے، ہدایت پائے)۔

۸۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰىؕ ○ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حاجت مند پایا (طلبِ صادق کی تڑپ، آپ ہی میں پائی عطائے خاص سے نوازا) پھر سب سے بے پروا کر دیا۔

(یا یوں کہو کہ آپ نقدِ نبوت سے ابھی خالی تھے نبوت عطا کی اور خاتم النبیین بنایا۔ آپ کی امت کے اولیاء کو انبیاء کے قریب کر دیا، اور دین کی حفاظت اور دین کی تبلیغ، قلوب کا تزکیہ اور قلوب کی تسکین کا ان کو سرچشمہ بنا دیا۔ یوں سمجھو کہ آپ کو عیال دار بنا دیا۔ آپ کی عیال میں آپ کے قرابت والے آپ کے قبیلہ والے آپ کے سارے امتی ہیں، سب کو تعلیماتِ الٰہی

Marfat.com

دے کر غنی اور دنیا کے سہاروں سے بے نیاز کر دیا)
پس آپ کا رب آپ کا سہارا، آپ سارے جہان کا سہارا ہیں۔ ہر یتیم کو آپ سے ایک نسبت ہوگئی تو ہم نے ہر یتیم کا مرتبہ بلند کر دیا۔

۹۔ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ پس (اس نسبت کا پاس ضروری ہے) جو یتیم ہو اس (کی کمزوریوں کے باوجود اس) پر خفا نہ ہونا۔

یہ امت کے لیے رہتی دنیا تک ہدایت ہے۔ اور ایک دوسری ہدایت کا پاس بھی امت کو ضروری ہے۔ وہ ہدایت اس نسبت کے باعث ہے جو اولیاء، انبیاء سب کو ذاتِ باری تعالٰی سے ہے یعنی اللہ سے سوال کرنا، اسی سے مانگنا۔ ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں کہ سب کو دے سکے لیکن یہ صلاحیت ضرور ہے کہ سائل کو دیکھ کر جبین پر بل نہ لائے اس کو جھڑک کر دُور نہ کرے۔

۱۰۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ اور جو مانگنے آئے (تم اس کو نہ بھی دے سکو) تو اس کو مت جھڑکنا۔

اور اے حبیب، اللہ آپ کا رب ہے وہی عطا کرنے والا ہے۔ آپ تقسیم کرنے والے ہیں۔ دیتے جائیے علم، عرفان فیض، رحمت، حسبِ حاجت، حسبِ استعداد، آپ کے رب کی طرف سے اجازت ہے۔

۱۱۔ ع ۱۱-۱۸ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ع اور آپ کے پروردگار نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کا بیان کرتے رہیے

(آپ کی زبانِ اقدس کا ہر لفظ، آپ کا ہر فعل یہاں تک کہ کسی معاملہ میں آپ کی خاموشی کو بھی حدیث ہی کا مقام حاصل رہے گا)
سرکارِ دوعالم کی مکمل حیاتِ طیبہ "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کی تفسیر رہی اور قیامت میں بھی آپ کی رحمت اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر ہوگی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

مکی آٹھ آیتیں ایک رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

Marfat.com

اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم ان انعامات خصوصی کا تو ذکر ہوا۔ یہ سب ہوا اب ذرا یہ تو بتائیے

۱۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہم نے آپ کے سینۂ (مبارک) کو (نبوت وحکمت، ہدایت ومعرفت کے انوار کے لیے) کشادہ نہیں کر دیا (یعنی ہم نے آپ کا حوصلہ بھی بلند کر دیا)

۲۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ اور (ہر وہ چیز جو آپ کے قلب مبارک پر احساس ذمہ داری کے باعث بوجھ بنی ہوئی تھی سینہ کی کشادگی اور حوصلہ کی فراخی دے کر) ہم نے آپ کا وہ بوجھ (وہ بارِ گراں) اتار دیا

۳۔ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ جو آپ کی پیٹھ توڑے ڈالتا تھا۔

واضح رہے کہ ایک کام کے ہلکا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کام کم کر دیا جائے دوسرے استعداد، حوصلہ وصلاحیت کو اس درجہ وسیع کر دیا جائے کہ ہر شے اس کے مقابلہ میں ذرّہ معلوم ہو۔ سرکارِ دو عالم کے لیے سہولتیں اسی دوسری صورت یعنی بلند حوصلگی اور کشادہ قلبی سے فراہم کی گئیں

۴۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور (اسی لیے) ہم نے آپ کا ذکر (آپ کا نام آپ کا مذکور بہت) بلند کیا۔

تاکہ دنیا دیکھ لے کہ شفیع المذنبین، انیس الغریبین کیسا ہوتا ہے، ہر جگہ اللہ کے نام کے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نامی وابستہ ہے۔ کلمہ، نماز، اذان، دعا، ہر جگہ اللہ کے رسول کا نام ضرور ہے۔ غرض کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک محمد رسول اللہ نہ کہے اور محمد کے اللہ کو اپنا اللہ نہ سمجھے۔ اسی اللہ پر قیام وقرار نہ کرے۔

۵۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پس (اے حبیب امت کو بتا دیجیے) بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے

۶۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ بے شک ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔

(جب بھی کوئی کام اخلاص سے کیا جاتا ہے رحمت الٰہی دستگیری کرتی ہے مشکلیں آسان ہوتی جاتی ہیں۔ یہ اللہ کا اٹل قانون ہے۔ جب دین پھیلایا گیا تب بھی تھا جب پھیل چکا تب بھی ہے)۔

Marfat.com

البتہ دشواریوں کو آسان کرنے کی کنجی یادِ الٰہی ہے جو سرکارِ دو عالم کا طریقہ تھا۔

۷ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ پس (آپ اپنا معمول جاری رکھیں کہ) جب آپ کو (تبلیغ واشاعتِ دین، فرائض نبوت سے ذرا) فراغت ملے تو ریاضت میں لگ جائیے (سامنے کھڑے ہو جائیے ہمارے ہو کر رہ جائیے آپ کی روح کی تسکین اسی سے ہے)

۸ ع وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور آپ اپنے پروردگار (ہی) کی طرف متوجہ ہو جائیے (یہی خیال رہے کہ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں)

(وہی آپ کے کام بناتا جاتا ہے، بناتا جائے گا، اور یہ سلوک آپ کے صدقہ میں آپ کی امت کے ساتھ جاری رکھے گا بشرطیکہ وہ آپ سے ہمت سیکھیں اور آپ سے اللہ کی یاد کا سبق لیں آپ کے تابع رہیں محمد کے اللہ پر بھروسہ رکھیں "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

سُوْرَةُ التِّيْنِ

مکّی آٹھ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں سرکارِ دو عالم کا تذکرہ خصوصی تھا اور سورہ اس آیت پر ختم ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب بھی فراغت ملے اللہ کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ یہاں امت کو رجوع ہونے کی کیفیت اس کا انداز بتایا جا رہا ہے۔ رجوع ہونا یہ ہے کہ ہر حال میں، صحت ہو یا بیماری غذائے جسمانی کی تلاش ہو یا غذائے روحانی کی، اللہ ہی کی طرف خیال لگا رہے بندہ خوب سمجھ لے کہ میرا پروردگار ہی میرا حاکم ہے، یہاں بھی اور وہاں بھی اسی نے پیدا کیا، اور کیا خوب پیدا کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔ دیکھو! توحید، رسالت، آخرت، ایمان، عملِ صالح کے وسیع مضامین کو کس اجمال کس اختصار کے ساتھ اور کیسے پیارے انداز سے بیان کیا جا رہا ہے گویا ایک مختصر سورت میں انسان کی ارتقا اس کی بلندی و پستی کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ تین کی قسم اور زیتون کی (قسم)

۲۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور طور سینا کی (قسم)

Marfat.com

۳- وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم جہاں اللہ کا امین آیا اور جس نے اسے مامون بنا دیا)۔

تین و زیتون سے اگر انجیر اور زیتون مراد لیا جائے جیسا کہ بیشتر مفسرین نے لیا ہے تو اس سے مراد یہی ہوگی کہ دوا ہو یا غذا، نظر اللہ ہی پر ہونا چاہیے جس نے انسان کو پیدا کیا اور یہ نعمتیں عطا فرمائیں۔ اگر تین سے وہ پہاڑ مراد لیا جائے جو دمشق میں ہے اور جس کے دامن میں یحیی علیہ السلام کی قبر شریف اور اصحاب کہف، انبیاء کے مزارات ہیں اور زیتون سے جبل زیتون مراد لیا جائے جو فلسطین میں ہے، جہاں حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ علیہم السلام کے مزارات ہیں تو ان سے تاریخ عالم کے ارتقاء پر روشنی پڑتی ہے اور اس کے ساتھ طور سینا اور بلد امین کا ذکر گویا انسانیت کی تاریخ کا خلاصہ ہے جس کی قسم کھائی جا رہی ہے اور قسم اس بات پر کہ

۴- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ بلاشبہ ہم نے انسان کو بہترین تناسب (و اعتدال) پر بنایا ہے (بہترین اعضاء، بہترین صلاحیتیں، بہترین فطرت، اعتدالِ قوائے ظاہری و باطنی کے ساتھ تخلیق کیا)۔

لیکن افسوس کہ اکثر ناسمجھ انسان نہ اپنی صورت پر غور کرتا ہے نہ اپنی سیرت کو دیکھتا ہے بلکہ بیشتر اپنا سرمایۂ عقل و حکمت پستی کی طرف گرنے میں صرف کرتا ہے اور جسم و جسمانیت کا عیش اس کا انتہائے نظر رہ جاتا ہے۔

۵- ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت میں ڈال دیا (اس کا اخلاق گرتا گیا اس کی روح گناہوں میں آلودہ ہوتی گئی اور وہ نفس کی خواہشات کا غلام بن کر رہ گیا)

۶- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے (اپنی استعداد اور صلاحیتوں کو ایک ضبط و نظم کے تحت اتباع سرکار دو عالم میں لگائے رہے) تو ان کے لیے غیر منقطع اجر ہے (وہ اجر جو نہ کبھی کم ہوگا، نہ کبھی ختم ہوگا)۔

۷- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر اس کے بعد کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے۔

Marfat.com

۸- اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ۞ ع کیا اللہ احکم الحاکمین نہیں (کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں کس کی مجال ہے کہ اس کے حکم کو ٹال سکے)۔

بلیٰ وانا علیٰ ذٰلک من الشٰھدین۔ یقیناً اللہ احکم الحاکمین ہے اور میں اس امر پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں۔ میری بھی شہادت قبول فرمالے۔ اے احکم الحاکمین میرے گناہ معاف فرما۔ اپنی رحمت سے نوازتا جا، خاتمہ بالخیر ہو کہ خیر مجسم یعنی سرکار دو عالم کے دامنِ رحمت سے وابستگی مل جائے آمین۔

سُوۡرَۃُ الۡعَلَق

مکّی انیس آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں ارتقائے انسانی کا ذکر تھا، اس کی پستی و بلندی کا ذکر ہوا۔ یہاں پستی و بلندی کا راز بتایا جا رہا ہے، انسانیت کی ترقی کا راز علم میں ہے وہ علم جو انسان کو اللہ سے قریب کرے "اقرأ باسم ربک الذی خلق" جس کی ابتدا اور "واسجد واقترب" جس کی انتہا ہے۔ یہی علم، روح کی غذا ہے۔ اس کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے۔

لفظِ اقرأ ہی سے نزولِ قرآن شروع ہوتا ہے۔ سرکارِ دو عالم غارِ حرا میں مشغولِ عبادت تھے کہ اچانک حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے اور کہا "اقرأ"، پڑھیے جب تک وہ صرف "اقرأ" کہتے رہے آپ نے نہ پڑھا جب اقرأ باسم ربک الذی خلق فرمایا یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا تو آپ نے ان کے ساتھ اقرأ سے مالم یعلم تک پڑھا۔ یہی پانچ آیتیں مفسرین فرماتے ہیں کہ پہلے نازل ہوئیں، یہی علم، الحی القیوم کی صفتِ اولین ہے اسی علم کو عام کرنا، اور بندگانِ خصوصی کو مقامِ قرب تک لے جانا سرکارِ دو عالم کی شان ہے۔ اس علم، اس اتباع سے منہ موڑنا جہل ہے۔ دینِ اسلام اسی جہل کا مقابلہ ہے۔ آئندہ آیات میں شاید اسی رعایت سے ابوجہل کا ذکر ہے جس کو خود اپنے رب کے سامنے جھکنے کی توفیق نہیں ہوئی اور دوسروں کو بھی راہِ حق سے روکتا رہا۔ اور سرچشمۂ علم و عرفان سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مذاق ہی اڑاتا رہا۔ یاد رہے کہ جس کا تعلق اس سرچشمۂ علم و حکمت سے نہ ہو وہی ابوجہل ہے، اور دوزخ اسی کا ٹھکانا ہے، اہلِ علم و معرفت یعنی متبعینِ سرکارِ دو عالم کا حصہ قُربِ خداوندی ہے جو نماز اور سجدوں میں انہیں حاصل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

Marfat.com

۱- اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ

(اے محمد) آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ (یعنی اللہ کے نام کے اعجاز اس کی برکت سے پڑھیے) جس نے (آپ کو اور سب کو) پیدا کیا

۲- خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ

جس نے انسان کو (اولادِ آدم کو) جمے ہوئے خون سے پیدا کیا (وہ ابتدا میں تو خون کا ایک جما ہوا لوتھڑا ہی تو تھا جس میں نہ ادراک تھا نہ شعور)۔

۳- اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ ۙ

آپ پڑھیے (آپ کو علم عطا کرنا آپ کے رب کا کام ہے) اور آپکا رب بڑی بزرگی (بڑی عظمت) والا ہے (وہ جمیع علم آپ کے سینۂ مقدسہ میں جمع کردے گا وہ سینہ جس کو علم و معرفت کے لیے کشادہ کیا جائے گا)۔

۴- الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ

(وہی تو ہے) جس نے (عام لوگوں کو) قلم سے علم سکھایا۔

(قلم کو حصولِ علم کے لیے واسطہ بنا دیا لیکن بلا قلم کے بھی علم سکھا دینا اللہ کے لیے کیا بڑی بات ہے یا یوں سمجھو کہ لوح پر جو قلم چلا وہ کاتبِ تقدیر نے آپ ہی کے حوالہ کر دیا تھا۔ جبرئیل تب بھی واسطہ تھے اب بھی واسطہ ہیں۔ سکھانے والا اللہ ہی ہے سیکھنے والے محمد ہی ہیں۔ جہاں، سرچشمۂ علم و فیض ذاتِ باری تعالیٰ خود ہو اور سیکھنے والی ذات ایک عبدِ کامل، اس کا رسول، تو وہاں علم کی وسعتوں کا کیا ٹھکانا)۔

۵- عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ؕ

اسی نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا (پھر اگر رسول کے سینے کو علم و عرفان کا منبع بنا دیا تو کیا تعجب)۔

ان پانچ آیات میں، اللہ کی ربوبیتِ عام، ربوبیتِ خاص، خالقیت عام، خالقیتِ خاص اور اس مخصوص عظمت کا ذکر ہوا جو علم اور علم بالقلم سے خاص ہے، وہ علم جو اللہ عطا فرماتا ہے جو حضور تقسیم فرماتے ہیں۔ جس نبوت کی ابتدا اس علم سے ہوئی ہو اس کی انتہا کا کیا ٹھکانا اس میں الجھنے کی کیا بات ہے، اس مرد کامل سے سرکشی کیا معنیٰ اس کا انکار تو کفر ہے، جہل ہے۔

۶- كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۙ

ہاں ہاں (حقیقت یہ ہے کہ) بے شک انسان حد سے نکل گیا (سرکش

Marfat.com

ہو گیا، ذرا سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتا)

۷- اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ
اس لیے کہ اس نے خود کو دیکھا (اور اپنے رب پر نظر نہ کی اور اس سے) بے پروا ہو گیا (اپنی دولت پر نازاں رہا اور فکرِ فردا سے بے خبر)۔

۸- اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ
(اے انسان) بے شک تجھ کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے (جہاں تیرے لیے تیرے اعمال کی سزا و جزا ہے)۔

یہاں تک بھولے ہوئے انسان سے عمومیت کے ساتھ خطاب تھا اب ابوجہل کی طرف خصوصی اشارہ ہے جس کی جہالت اپنی نظیر آپ ہے۔

۹- اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ
(اے رسول) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (روکتا ہے)

۱۰- عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ
ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے (حضور نماز کو کھڑے ہوتے تو ابوجہل مذاق اڑاتا، طرح طرح سے ایذا پہنچانے کی کوشش کرتا)۔

۱۱- اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ
بھلا دیکھیے تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا (خود پرہیز گار رہتا)

۱۲- اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ
یا پرہیز گاری کی ہدایت کرتا (تو اس کے لیے کیا ہی اچھا ہوتا۔ وہ نماز خود بھی پڑھتا اور دوسروں کو بھی نماز کی ہدایت کرتا)۔

لیکن جہالت، قلب پر پردہ ڈال دیتی ہے

۱۳- اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ
آپ نے دیکھ لیا؟ اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی (تو کیا وہ سزا سے بچ سکے گا)

۱۴- اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ
کیا وہ نہیں جانتا کہ خدا (اسے) دیکھ رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ منکرِ حق سب کچھ جانتا ہے آپ سمجھاتے ہی رہتے ہیں لیکن یہ ذرا اثر قبول نہیں کرتا وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

۱۵- کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ
ہرگز نہیں (بچ سکتا) اگر (اپنی سرکشی سے) باز نہ آئے گا (تو یقیناً) ہم اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر (نہایت ذلت سے) گھسیٹیں گے۔

۱۶- نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ
(یعنی وہ) پیشانی جس کا بال بال کذب اور خطا کاریوں سے آلودہ ہے۔

Marfat.com

اس گستاخ ابوجہل سے کہیے جسے اپنی دولت، اپنے قبیلہ، اپنی مجلس والوں پر ناز ہے کہ

۱۷۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ — اب اپنی مجلس والوں کو (حق کے مقابلہ میں) بلالے

۱۸۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ — ہم بھی (دوزخ کے معمولی) پیادے بلاتے ہیں۔ (بدر میں صحابۂ کرام کی ایک معمولی جماعت نے دنیا ہی میں اسے واصل جہنم کر دیا)۔

۱۹۔ كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ۝ ع — ہرگز (اس کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی) نہیں (اس کو اس کے حال پر چھوڑیئے) اس کی ایک نہ سنیئے اور (اے حبیب) سجدہ کیجیے اور قریب ہو جائیے۔

(ہر سجدہ موجبِ قرب و امتیاز ہے، قریب سے قریب تر کرتا جاتا ہے، وہ سجدہ جو آپ کی اتباع میں ہو آپ کی امت کے لیے باعثِ قرب رہے گا یہ سجدہ بمنزلۂ نماز ہے)۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

مکّی — پانچ آیتیں — ایک رکوع

گزشتہ سورت میں وہ پانچ آیتیں عطا ہوئیں جو سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں یہاں ایک اہم حقیقت کا بیان ہے تاکہ یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ جو کلام جستہ جستہ اترا اس کی ترتیب منجانب اللہ نہیں ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ قرآن مجید جس مکمل صورت میں ہے وہ پہلے علمِ الٰہی سے لوحِ محفوظ پر آیا، اور پھر ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا ہے، اور ہر آیت اور ہر سورت کو اسی جگہ پر رکھا گیا جس ترتیب سے وہ لوحِ محفوظ میں ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ کلامُ اللہ لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر شبِ قدر میں نازل ہوا اور اسی عظیم الشان رات میں سمائے دنیا سے پیغمبر علیہ السلام پر نازل ہونا شروع ہوا۔ سورت میں اس رات کی عظمت کا بیان ہے تاکہ قرآن کی عظمت ذہن نشین ہو اور اس نسبت کے باعث اس رات کی عبادات کو خصوصی اہمیت حاصل رہے۔ اور بندۂ مومن خیر و برکت سے مستفیض ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ — بیشک ہم نے اس (قرآن) کو (لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف) شبِ قدر میں اتارا۔

آیت نمبر (۱) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات کو آخری عشرۂ رمضان کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ بالعموم ۲۷ رمضان کی شب، شب قدر خیال کی جاتی ہے اور اس میں تلاوتِ قرآن، اور عبادات کا اہتمام ہوتا ہے۔

Marfat.com

(مترجمین نے یوں بھی ترجمہ فرمایا کہ بے شک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں آسمانِ دنیا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارنا شروع کیا اور تقریباً تیئیس سال میں اترا ہے)۔

۲۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ — اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شبِ قدر کیا ہے

یہ ایک اندازہ کی ہوئی بڑی برکت والی رات ہے، دل کو اطمینان اور سکون بخشنے والی رات ہے اس درجہ عظمت والی رات ہے کہ

۳۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ — لیلۃ القدر (کی عبادت اور نیکی) ہزار مہینوں (کی متواتر عبادات اور نیکی) سے بہتر ہے (یعنی اس سے بھی زائد ہے)

قرآن کی عظمت کو سمجھو کہ اس نزولِ قرآن کے باعث لیلۃ القدر کا ذکر تین بار ہوا اور اس تعلق سے اس رات کی نیکیوں کو ہزار سال کی نیکیوں پر ترجیح دی گئی یہ شبِ قدر ہر سال آتی ہے اور اب بھی

۴۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ — فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے ہر امر (خیر) کے لیے اس (رات) میں اترتے ہیں

۵۔ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ — (یہ) سلامتی (اور امن کی رات) ہے (اور) یہ (کیفیتِ امن وخیر) صبح کے نکلنے تک (رہتی) ہے۔

خوش نصیب ہے وہ جو اس رات کے فیوض سے بہرہ ور ہو۔ دیکھو نزولِ قرآن کے دروازے بند ہو چکے، کیونکہ قرآن مکمل ہو چکا۔ یہ اللہ کی آخری کتاب آخری نبی پر نازل ہوئی لیکن فہمِ قرآن اور فیوضِ قرآن کے دروازے کھلے ہیں اور کھلے رہیں گے۔ رُوح سے مراد جبرئیل ہی ہوں تو یہ مفہوم اور بھی واضح ہو جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

مدنی — آٹھ آیتیں — ایک رکوع

گزشتہ سورہ نزولِ قرآن اور اس کی عظمتوں سے متعلق تھا اور فجر پر ختم ہوا، فجر کے ساتھ روشنی آتی ہے حقائق کو اجاگر کرتی ہے چنانچہ آفتابِ نبوت کے طلوع ہوتے ہی حق کی شعاعیں

Marfat.com

عام ہوئیں اور عالم کو نورِ قرآن عطا ہوا۔ قرآنی دلیل حق ہے۔ اس میں تمام کتبِ سماویہ توریت، زبور، انجیل کی صداقتوں کا ذکر ہے سیدھی سیدھی حق کی باتیں ہیں تمام کتبِ آسمانی اور تعلیماتِ انبیا کا خلاصہ یہی تھا کہ اللہ کی بندگی کرو۔ اس کی شریعت کے پابند رہو، بندگی اُس کے واسطے کرو۔ چنانچہ مشرکین کو ظلمت اور لغویات سے نکالنے اور اہلِ کتاب کو پھر راہِ حق دکھانے کے لیے سرکارِ دو عالم مبعوث ہوئے۔ اللہ کے رسول خود بھی سراپا اعجاز، کتاب بھی معجز نما، اب بھی اگر مشرکین اور اہلِ کتاب میں اختلاف باقی رہے تو اس کا خمیازہ ان ہی کو بھگتنا ہوگا۔ جو منکر رہا گرفتارِ عذاب ہوا جو ایمان لایا فلاح پایا اللہ کی رضا اس کو حاصل ہوگئی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

سرکارِ دو عالم کی بعثت اس لیے تھی کہ

۱- لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ○ — اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، وہ اور مشرکین (کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس ایک روشن دلیل نہ آتی

۲- رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ○ — (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو (انہیں قرآن کے) پاک اوراق پڑھ کر سنائے

۳- فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ○ — جس میں وہ احکام درج ہیں جو دین کو قائم رکھنے والے (نہایت مستحکم) ہیں

(یہ قرآن رہتی دنیا تک ہر ایک کے لیے ہدایت ہے، اس کی ہر سورت گویا ایک کتاب ہے یا تمام کتبِ سماویہ کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ قرآن سرکارِ دو عالم کے زمانہ ہی میں ضبطِ تحریر میں آچکا تھا)

اہلِ کتاب کی مخالفت تو دیکھو کہ وہ محض ضد کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں کسی شبہ کے باعث نہیں۔

۴- وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ○ — اور اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا تو اس کے بعد کہ ان کے پاس روشن دلیل (یعنی برحق سرکارِ دو عالم اور قرآن کی دلیل حق) آچکی

Marfat.com

۵- وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا
الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ؕ

حالانکہ ان (اہلِ کتاب) کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ (وہ لوگ) خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ کی بندگی کریں (تمام اوہام باطلہ سے) یکسو ہو کر (حضرت ابراہیم کی طرح ہر طرف سے مُنہ پھیر کر محض اللہ کی عبادت کریں) اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا (سیدھا) دین ہے (ہر پیغمبر نے یہی تعلیم دی اسی تعلیم کی حضور تکمیل فرما رہے ہیں)۔

اب دو ہی صورتیں ہیں یا اس کو قبول کیا جائے یا اس سے انکار، تو واضح رہے کہ

۶- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ؕ

بے شک جو لوگ اہلِ کتاب میں سے (اس دینِ حق کے) منکر ہوئے وہ اور مشرکین دوزخ کی آگ میں پڑیں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

۷- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ
الْبَرِيَّةِ ۝ؕ

(اور) بلا شبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی جملہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں

۸- جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ع ع ۸ ۲۳

ان کا صلہ ان کے پروردگار کے یہاں ہمیشگی والی جنّتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی رہے گا وہ اللہ سے راضی رہیں گے (یاد رہے کہ) یہ اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے (اور اس کی عبادت کرتا ہے، اللہ کا رعب، اس کا دبدبہ جس کے قلب میں گھر کر چکا ہے، جو اس کی رضا کا جویا، اس کی رحمت کا طالب ہے)۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

مدنی آٹھ آیتیں ایک رکوع

خشیت، رعب و جلال کے ساتھ ہی اُسی کا خیال آتا ہے جس کے حضور حاضر ہونا ہے جس نے سزا و جزا کے لیے ایک دن مقرر کر رکھا ہے، وہ دن جس دن کہ زمین کو ایک ہولناک زلزلہ

Marfat.com

ہلا ڈالے گا، سب نشیب و فراز مٹ جائیں گے زمین میں دبی ہوئی چیزیں باہر آجائیں گی، میزانِ عدل قائم ہوگی انسان اپنے چھوٹے سے چھوٹے عمل کے نتائج دیکھ لے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَہَا ○ جب زمین (ایک سخت ہولناک) زلزلہ سے ہلا ڈالی جائے گی۔

۲۔ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَہَا ○ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے) نکال پھینکے گی۔

(جو کچھ بھی اس میں دفن ہے یعنی مُردے، معدنیات وغیرہ وہ سب باہر اگل دے گی)

یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوگا

۳۔ وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَہَا ○ج اور (اس دن) انسان (حیرت سے) کہے گا کہ اس (زمین) کو کیا ہو گیا ہے۔

۴۔ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَہَا ○ اس دن وہ (زمین) اپنی ساری سرگذشت بیان کر دے گی (کہ اس زمین پر کیا کیا کام کیے گئے، اچھے اور بُرے)۔

اور ایسا ہونا تعجب کا باعث نہیں

۵۔ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوۡحٰی لَہَا ○ط اس واسطے کہ آپ کے پروردگار کا اس کو یہی حکم ہوگا۔

اس دن انکار و اقرار، کفر و ایمان کی حقیقت واضح ہو جائے گی اور

۶۔ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَہُمۡ ○ط اس روز لوگ (اپنے اعمال اور کردار کے بموجب) مختلف گروہوں میں آئیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھا دیئے جائیں۔

ظاہر ہے کہ گنہگاروں کو اس دن ان معمولی سی نیکیوں کی تلاش ہوگی جو انہوں نے دنیا میں کبھی کی تھیں اور نیکوں کو ان برائیوں کا اندیشہ ہوگا جو اُن سے کبھی سرزد ہوئی تھیں اور اس دن انسان کا ہر عمل معمولی سے معمولی اور چھوٹے سے چھوٹا اس کی نظروں کے سامنے ہوگا۔

۷۔ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ○ط پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

Marfat.com

۸- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ع اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

(پھر یہ اللہ کا فضل و کرم ہوگا کہ جس کو چاہے بخش دے)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

مکّی گیارہ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں واقعاتِ قیامت کا ذکر تھا، انسان کے اعمال کی سزا و جزا کا ذکر ہوا یہاں اللہ تعالیٰ آخرت ہی کا مضمون ایک نرالے انداز سے بیان فرماتا ہے، ان سرفروشانِ راہِ حق کے گھوڑوں کی قسم کھاتا ہے جن کا جذبۂ جاں نثاری، وفاداری فتح و نصرت کا ضامن بنتا ہے۔ ایک گھوڑا اپنے آقا کا اس درجہ وفادار اور ایک انسان اپنے رب کا ناشکرا۔ وہ حیوان اس کا آقا ایک انسان۔ یہ انسان اور اس کا خالق ان سب کا رب۔ حیوان کا عمل اس کے جذبۂ شکرگزاری پر شاہد، انسان کے اعمال اس کے افعال اس کی ناشکری کے گواہ۔ وہ اپنی جان کی پروا نہ کرے، اسے نقدِ دنیا کی تلاش۔ افسوس یہ بھول میں پڑا ہوا انسان اتنا نہیں سوچتا کہ اس کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے اور اللہ کو اس کے عمل، اس کے ارادہ سب کی خبر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل پر جتنا غور کرو حقائق کھلتے جائیں گے۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ ہر مختصر سورت گویا ایک مکمل کتاب، سرمایۂ ہدایت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی جو (اپنی محنت شاقہ کے باعث) ہانپتے جاتے ہیں (لیکن ان کی وفاداری میں کمی نہیں آتی)

۲- فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ پھر (قسم ہے) آگ نکالنے والے گھوڑوں کی ٹاپ مار کر (یعنی جو پتھروں پر اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں اور اپنے مالک کے اشاروں پر چلتے ہیں)

۳- فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ پھر (قسم ہے) چھاپہ مارنے والوں کی صبح کے وقت

۴- فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ پھر ان کی (قسم) جو اس وقت گرد اڑاتے ہیں (جب رات کی خنکی اور

Marfat.com

صبح کی شبنم غبار کو دبائے رکھتی ہے)

۵۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر (قسم ہے) ان کی جو اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں (اور اس کو تباہ و برباد کرتے ہیں)۔

قسم اس بات پر کہ وفادار گھوڑوں کے مقابلے میں ایک بدنصیب انسان کی حالت پر غور کرو

۶۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ بلاشبہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔

۷۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور بے شک وہ خود بھی اس بات کو خوب جانتا ہے (وہ اپنی ناشکری کا شاہد خود بھی ہے لیکن اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا)۔

۸۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے (وہ دنیا کی محبت میں دیوانہ ہو رہا ہے اور آخرت سے غافل ہے)

۹۔ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ کیا وہ نہیں جانتا اس وقت کو جب قبروں سے مُردے اٹھائے جائیں گے

۱۰۔ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اور سینوں کے سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے (کوئی راز راز نہ رہے گا، اللہ تو ان رازوں کو اب بھی جانتا ہے البتہ اس روز یہ سب پر آشکارا ہوں گے)۔

۱۱۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝ ع ۱۱/۲۵ بے شک ان کا رب اس دن ان کی حالت سے خوب خبردار ہوگا۔

(اگر انسان یہ سمجھ لے تو اپنا دل پاک کرلے، اپنی نیتوں کی اصلاح کر لے اور اپنے عمل سے اپنے رب کو راضی رکھے)

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

مکّی گیارہ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت غفلت سے بیداری کی طرف لائی یہاں دل دہلانے والے حادثہ قیامت کا ذکر ہے اور حشر و نشر، سزا و جزا کا بیان ہے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- اَلۡقَارِعَۃُ ○ وہ کھڑکھڑانے والی (دلوں کو دہلانے والی، انسان کو جھنجھوڑنے، اور آواز دینے والی)

۲- مَا الۡقَارِعَۃُ ○ (جانتے ہو) کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی۔

۳- وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ○ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے ؟

یہ وہ حادثہ، وہ واقعہ ہے جس سے کفار انکار کرتے ہیں لیکن جس کا واقع ہونا برحق ہے یہ وہ دن ہوگا

۴- یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ○ جس دن لوگ پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے

۵- وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ○ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگے اون کی طرح ہو جائیں گے۔

یہی حشر ونشر، سزا و جزا کا دن ہوگا۔

۶- فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ○ پس جس کی تولیں بھاری ہوں گی (جسکے نیک اعمال کا وزن زیادہ ہوگا)

۷- فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ○ تو وہ خاطر خواہ عیش (ومسرت) میں ہوگا۔

۸- وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ○ اور جس کی (عمل نیک کی) تولیں ہلکی ہوں گی

۹- فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ ○ تو اُس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔

۱۰- وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا ہِیَہۡ ○ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے۔

۱۱- نَارٌ حَامِیَۃٌ ○ ع ۱ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے (دوزخ کا ایک مقام ہے ایک گڑھا ہے۔ جس کی آگ کی سوزش و تیزی کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا)۔

Marfat.com

سُوْرَةُ التَّکَاثُرِ

مکّی آٹھ آیتیں ایک رکوع

غفلت کے بعد کی بیداری یعنی قیامت کا ذکر تھا، یہاں وجہ غفلت کا بیان ہے۔ یہ حرصِ دنیا اور مال و متاع ہے جو اللہ سے غافل کر دیتی ہے، اکثر لوگ اسی غفلت میں مبتلا ہیں موت ہی ان کی اس غفلت کا پردہ چاک کرتی ہے۔ حقائق سامنے آتے ہیں یہی غفلت موجبِ عذاب بن جاتی ہے پھر اپنی بداعمالیوں کا جواب بھی بن نہیں پڑتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ (اے لوگو) تم کو کثرتِ مال کی طلب نے غفلت میں ڈال دیا (تم بے کار کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتے رہے)

۲۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ یہانتک کہ تم قبروں میں جا پہنچے (زندگی بھر تم کو ہوش نہ آیا)۔

تم سمجھتے ہو کہ مال و دولت کی بہتات کام آتی ہے

۳۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ہرگز نہیں تم (اس حرص مال و دولت کے نتائج) عنقریب جان لوگے

تم اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکوگے

۴۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ پھر (تاکیداً کہا جاتا ہے کہ) ہرگز نہیں تم عنقریب (ان ہوس پرستیوں کے نتائج) دیکھ لوگے۔

یہ دنیا اور اس دنیا کے عیش فانی ہیں جس نے دنیا کو آخرت کے لیے برتا وہی کامیاب رہا،
آخرت ایسی چیز نہیں جس سے غفلت برتی جائے جس سے انکار کیا جائے۔

۵۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ ہاں ہاں کاش تم (اس حقیقت کا) یقینی علم رکھتے (رسول کے کہنے پر یقین کرتے اور دولتِ دنیا کے حریص اور دیوانے نہ بنتے)۔

بہر حال

۶۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ تم (اس حرصِ دنیا کو) دوزخ (کی صورت میں) دیکھ کر رہو گے

Marfat.com

پہلے قبر میں اور

۷۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ پھر (آخرت میں) اس (دوزخ) کو یقین کی آنکھوں سے دیکھو گے۔

۸۔ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝ ع ۸ پھر بلاشبہ تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم نے ان کو پاکر منعم حقیقی کو خوش رکھنے کی کیا کوشش کی یا یوں سمجھو کہ تم سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ دنیا کے عیش و آرام کی حقیقت کیا تھی۔ ہدایت کے اس انداز میں کس درجہ بیداری کے پیغام ہیں)۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

مکی تین آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت نعمتوں کے متعلق بازپرس پر ختم ہوئی، اور ان لوگوں کا ذکر ہوا جو سراسر انکار اور حرص دنیا میں پڑے ہیں، یہاں خالق زمانہ، زمانہ کی قسم کھاتا ہے اور انسان کی ہدایت کا ایک مختصر لیکن جامع طریقہ بیان فرماتا ہے یعنی طریقۂ ایمان و عمل، شکر اور صبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ وَالْعَصْرِ ۝ قسم ہے زمانہ کی

خالق زمانہ، زمانہ کی قسم کھاتا ہے اور تاریخ عالم کو اس حقیقت پر بطور شاہد پیش فرماتا ہے کہ ہر زمانے میں حقیقی کامیابی انہیں کو نصیب ہوئی جو راہ ہدایت پر قائم رہے اور کسی آزمائش میں بھی ایمان و عمل، صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ یا یوں سمجھو کہ خالق کائنات قسم کھاتا ہے اس آخری زمانہ کی جب سرکار دو عالم خاتم النبیین ہو کر تشریف لائے کہ اپنی رحمت کے دامن میں سب کو لے کر خالق کائنات سے ملا دیں اور یہ جلوۂ شام و سحر ایک ابدی زندگی میں بدل جائے اور نور ہی نور رہ جائے، بدنصیب ہے وہ جس نے عمر عزیز کو گنوایا، سرکار کا نام سنا اور رحمت کا دامن نہ پکڑا۔ ان کی اطاعت سے روگردانی کی۔

۲۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ یقیناً انسان خسارے میں رہا (کہ کسب سعادت اور کسب فیض سے محروم رہا۔ یہ آخری دور پایا اور ایمان نہ لایا)

Marfat.com

۳۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

ع ۳ / ۲۸

مگر (اس ناقابلِ تلافی نقصان سے وہی محفوظ رہے) جو (خدا اور خدا کے رسول پر) ایمان لائے اور (ایمان ہی پر اکتفا نہ کی بلکہ) نیک عمل کیے اور (یہی نہیں بلکہ وہ) آپس میں ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر (و استقلال) کی تاکید کرتے رہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو خود نمونہ بنے اور دوسروں کی دستگیری کی۔ گرتوں کو سہارا دیا۔ آزمائشوں میں شکر گزار رہے اور صبر و استقلال کے پیکر بنے، شجاعت، یعنی دینِ حق کی پاسبانی جن کا شعار رہا ایمان اور عمل سے بھی اور صبر و شکر سے بھی، تاریخِ اسلام کے اولین دور میں نورِ نبوت کے ان پروانوں کی بے شمار مثالیں موجود ہیں

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

مکّی نو آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورتوں میں دین کا مذاق اڑانے والوں، عیب جوئی کرنے والوں اور دولت کی حرص کرنے والوں کا ذکر ہوا اور بتایا گیا کہ یہی لوگ خسارے میں ہیں۔ یہاں اس خسارے کی مزید تشریح کی جارہی ہے کہ اہلِ ایمان پر طعن و تشنیع کی ہر زمانہ میں بوچھار رہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ۙ

خرابی ہے ہر اس شخص کے لیے جو (سامنے) طعنہ دیتا اور (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے

یہ وہ حریص اور خسیس ہے

۲۔ اِلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ۙ

جو مال جمع کرتا (اسی دُھن میں گرفتار رہتا) اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے

۳۔ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۝ۚ

وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

۴۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ۡ

ہرگز نہیں (اس کا مال اس کی اولاد سب یہیں چھوٹ جائیگی البتہ اس کی بداعمالیاں اسکے ساتھ جائیں گی) وہ یقیناً حطمہ میں ڈال دیا جائے گا۔

آیت نمبر (۴) حطمہ۔ توڑ پھوڑ کرنے والی، پامال کرنے والی، روندنے والی۔

Marfat.com

۵- وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور آپ کیا جانیں کہ وہ حطمہ کیا ہے

۶- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ (وہ) اللہ کی آگ ہے جو (اس کے حکم سے) سلگادی گئی ہے

۷- الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ جو دلوں تک جا پہنچے گی۔

اور یہ وہ آگ ہے جس سے نہ گلو خلاصی ہے اور نہ موت، وہاں کسی ٹھنڈک کا گزر نہیں۔

۸- إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ بیشک وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائیگی (وہ ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوگی)

۹- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ ع (اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں (کی صورت میں (ہوں گے)

ع ۹-۲۹

کیا ان حقائق کے علم کے بعد بھی ان کو ایمان لانے اور عمل صالح کے اختیار کرنے میں کچھ شبہ ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ آخرت سے قبل ان پر عذاب نہیں آسکتا۔ کیا ان کے سامنے وہ مثالیں موجود نہیں جہاں دنیا کی عظیم الشان قوموں کا قلع قمع کر دیا گیا جن کا ذکر آئندہ آئے گا اور اللہ کی اس قدرتِ کاملہ اور حکمتِ عملی کا بیان ہوگا جو دین کی نصرت کی ضامن ہے

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

مکّی پانچ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورتوں میں مال و دولت کی حرص، جاہ و حشمت پر ناز، عیب جوئی اور غیبت کی عمومی برائیوں سے متنبہ کیا گیا اور آخرت میں کامیابی کا راز بتایا گیا۔ یہاں ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو سرکار دو عالم کی ولادت باسعادت سے چند ہی روز قبل کا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کی جا رہی ہے کہ طاقت "شئے" میں نہیں "امر" میں ہے۔ اس کے حکم سے ہر ذرہ بڑے سے بڑے آتشیں بم سے زیادہ مہلک بن جاتا ہے۔ ہر چند اس کے پھینکنے والے معمولی پرندے ہی کیوں نہ ہوں۔ گویا جو کچھ فرمایا جا چکا تھا اس کو ایک واقعہ سے سمجھایا جا رہا ہے تاکہ ربِّ کعبہ کی قدرت اور کعبہ کی عظمت دل میں گھر کرے اور دینِ حق کو پھیلانے کے لیے نظریں اسباب سے اُٹھ جائیں۔ یاد رہے کہ جہاں عمل کی بنیاد اخلاص پر ہوتی ہے اس کی افادیت اور عظمت کو مٹایا نہیں جاسکتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔

Marfat.com

بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝

وہ بڑے گھمنڈ اور انتہائی طیش میں کعبہ کو منہدم کرنے چلے تھے اس لیے کہ یمن کے ایک حاکم "ابرہہ" نے ایک کلیسا بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ لوگ وہاں جمع ہوں لیکن عربوں نے اسے حقارت سے دیکھا تو وہ خانۂ کعبہ پر ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا۔ سرکار دو عالم کے دادا عبد المطلب جو اس وقت کعبہ کے متولی تھے اس خبر کو پاتے ہی لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ لوگو اپنا بچاؤ کر لو۔ کعبہ جس کا گھر ہے وہ خود ہی بچالے گا، اور ایسا ہی ہوا۔

۲۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ کیا (اللہ نے) ان کی تمام تدابیر کو ناکام نہیں بنا دیا

۳۔ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ اور (یہ اس طرح ہوا کہ اللہ نے) ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرند بھیجے

ان کے پنجوں اور ان کی چونچوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں اور یہ

۴۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ ان (کی فوج) پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔

(یہ کنکریاں اللہ کے حکم سے ایک طرف سے گھس کر دوسری طرف نکلتیں اور ایک ایسا زہریلا اثر چھوڑ جاتیں کہ ان سے بچنا مشکل ہوتا۔ بہت سے وہیں ہلاک ہوئے جو بھاگے وہ ان کے مضر اثرات کی تاب نہ لا سکے اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر موت کے گھاٹ اترے۔ یہ سزا تھی اس جسارت کی کہ اللہ کے گھر کو جس کو اس کے دوست نے بنایا، جس کو رہتی دنیا تک مرکزِ صدق وصفا بنا دیا گیا اس کو ڈھانے کی کوشش ایک متکبر شخص نے اپنی طاقت کے زعم میں کی، اور تم نے دیکھ لیا کہ

ع ۵۔ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ پھر ان کو (اللہ نے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

مکی چار آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت اللہ کی قدرت پر شاہد تھی یہ سورت اللہ کی محبت اور حکمت پر گواہ ہے اور قبیلۂ قریش کو جس کا تعلق سرکار دو عالم اور ان کے خاص صحابۂ کرام سے تھا، اپنی محبت

Marfat.com

اور انعامات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس معزز بستی میں رکھا جس کے باعث وہ مفسدوں اور قزاقوں کے ہاتھوں سے امن پاتے اور عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور یہاں وہ بے آب و گیاہ زمین میں اپنی تجارت اور اوروں کی طرف سے عزت کے باعث سکون سے رہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنے رب کی بندگی کریں جس نے ان کی ہر ضرورت کی کفالت محض اپنی محبت اور حکمت سے کی اور بھوک اور خوف سے نجات دی۔ قریش کو خطاب کر کے دراصل اہلِ مکہ کو مخاطب فرمایا ہے کہ تمام اہلِ مکہ کو اصحابِ فیل کی زد سے بچایا گیا تھا۔ بلکہ یوں سمجھو کہ القریشی العربی سے محبت کرنے والے ہر دل کے لیے یہ ایک پیغام ہے، پیغام ہی نہیں بلکہ ایفائے عہد پر انعامات اور خوف سے نجات کی بشارت بھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ — چونکہ (اللہ نے) قریش (کے دلوں) میں ایک رغبت پیدا کر دی (انہیں چاہیے کہ اس رغبت، انس اور لگاؤ کو صحیح صرف کریں)

اللہ کا ان پر یہ بھی انعام تھا کہ

۲- اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ — ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی رغبت دلائی۔

(جاڑوں میں وہ یمن کی طرف جاتے کہ وہ گرم ملک تھا اور گرمیوں میں شام کی طرف کہ وہ سرسبز و شاداب اور سرد ملک تھا اور یہ سفر ان کی روزی اور عزت دونوں کا موجب رہا۔ تو پھر کیا وہ بڑے سفر سے غافل ہو گئے، اس سفر کا اہتمام بھی تو ضروری ہے اور اس سفر کا زادِ راہ شکر گزاری کا توشۂ آخرت ہے)

۳- فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ — پس ان کو بھی یہ چاہیئے کہ اس خانہ (کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں

۴- الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ — جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور (دشمنوں کے شر اور) خوف سے امن بخشا۔

ع ۴/۳۱

(سرکارِ دو عالم کی تعلیمات میں ان کے لیے غذائے روحانی اور ابدی مسرتوں کا سرمایہ بھی موجود ہے جن کی نبوت کے صدقے میں ان کی دنیا بن گئی یہ لوگ آخرت بھی کیوں نہیں بنا لیتے)۔

Marfat.com

دیکھو سرکار دو عالم کا تعلق اس قبیلہ سے تھا تو اس کو سمجھایا بھی کس محبت سے گیا ہے یہی نہیں بلکہ خانۂ کعبہ آباد ہی انہیں سے ہے جو حضور کے نام لیوا ہیں اور یہی امن کا گھر اور توحید کے پرستاروں کا مرکز ہے۔ دراصل یہ سورہ آج بھی مسلمانوں کو دنیا اور آخرت کی تجارت کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

مکّی سات آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں محبت کے ساتھ اسلام کی طرف بلایا گیا یہاں ہر اس شخص سے ناراضگی کا اظہار ہے جو حق کا منکر ہوا یا جس نے اپنی بندگی میں ریاکاری سے کام لیا۔ درحقیقت معاشرہ کی تباہی کی ابتدا ریاکاری سے ہوتی ہے۔ جب کسی کے دل میں اللہ ہی کا خوف نہ رہا تو بندہ کی ضرورت کا اس کو کیا احساس ہو سکتا ہے خواہ یہ ضرورت کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (روزِ جزا (حشر و نشر) کو جھٹلاتا ہے۔

(یہی نہیں بلکہ لوگوں کی حق تلفی کرتا ہے)۔

۲- فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ پس یہی وہ (بدنصیب) ہے جو یتیم (بے کس کی ہمدردی کرنے کی بجائے اس) کو دھکّے دیتا ہے (اپنی بد اخلاقی اور بے رحمی کا مظاہرہ کرتا ہے)

۳- وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ اور (نہ خود کسی غریب کو کھلاتا ہے) نہ محتاج کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب دیتا ہے۔

(جو اس درجہ ایمان و اخلاق سے خالی ہو اس پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ وہ اپنی ہلاکت کا سامان آپ کرتا ہے لیکن وہ لوگ بھی بڑے بدنصیب ہیں جو ظاہری طور پر ایمان لانے کے باوجود نورِ ایمان سے خالی ہیں)۔

۴- فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ پس ایسے نمازیوں (یعنی مسلمانوں) پر افسوس ہے

Marfat.com

۵۔ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں (یا اُسے بھلا بیٹھے ہیں)

۶۔ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ○ جو (محض) دکھاوا کرتے ہیں (لوگوں کے دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں ذرا نہیں سوچتے کہ کس کے حضور کھڑے ہیں۔ کس کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں)۔

۷۔ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ○ ع اور (جس طرح وہ اللہ کا حق ادا نہیں کرتے بندے کا حق ادا کرنا بھی نہیں جانتے بلکہ) معمولی برتنے کی چیز بھی مانگے نہیں دیتے۔

۳۲

(مثلاً پڑوسی نے کوئی چھوٹی سی چیز عاریتاً مانگی اور انہوں نے انکار کیا، ایسے لوگ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی یہ ناشکر گزاری اور حق تلفی ان کو نقصان نہ پہنچائے گی۔ یہ بھی در اصل اپنا ہی نقصان کرتے ہیں گو ان کو اپنا نقصان بظاہر نظر نہیں آتا)

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

مکی تین آیتیں ایک رکوع

ایک مختصر ترین سورت ہے لیکن کیفیاتِ مصطفوی کی آئینہ دار ہے، اس آئینہ میں خیر ہی خیر نظر آتا ہے اور خیرِ کثیر کے دامنِ خیر سے وابستگی کے انداز امت کو سکھائے جاتے ہیں یعنی اپنے آپ کو نماز میں اللہ والا بنا کر اللہ کے حوالے کر دینا اور پھر اللہ کی راہ میں قربانی کرنا اور ہر قربانی کے لیے تیار رہنا۔ نماز اور قربانی ہی درحقیقت تمام عباداتِ روحانی اور جسمانی کی جان ہیں۔ حضور کی نماز و قربانی بلکہ ہر ادا اللہ ہی کے لیے رہی۔ اللہ نے ان کو خیرِ کثیر سے نوازا۔ دنیا اور آخرت کا تاجدار بنایا۔ اسلام کا پرچم دیا، دل کو محبت کی جلوہ گاہ بنایا۔ آپ کو ہر عالم کے لیے رحمت بنا دیا، یہاں تک کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ بھی حضور ہی کے دامنِ رحمت میں آ گیا، اللہ کو پا گیا، نیک نام ہوا۔ یہ سورت بیک وقت توحید، رسالت، آخرت، انعاماتِ الٰہی دنیوی اور اخروی، ظاہری اور باطنی جملہ مضامین پر مشتمل ہے اور وہ سورت ہے جس نے کفار کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ یہ انسان کا کلام نہیں لیکن جو بدنصیب تھے وہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور محروم خیر رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ یقیناً ہم نے آپ (ہی) کو خیرِ کثیر دیا ہے۔

(یہ کثرتِ خیر، آپ ہی کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ کوثر سے جنت کی ایک نہر بھی مراد ہے، جہاں

Marfat.com

سرکارِ دو عالم اور ان کی آل تشنہ کاموں کو آبِ کوثر سے سیراب کریں گے ۔ یا یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ تعلیماتِ محمدی، جو دنیا میں بصورتِ علم ہیں وہاں حوض و نہر کی صورت میں نمودار ہوں گی ۔ یہاں بھی یہ تعلیمات اور ان کے فیوض و برکات حضور اور حضور کے واسطہ سے ملتے ہیں وہاں بھی حضور اور حضور کی آل اس خیر کے لیے واسطہ بنیں گے)

۲۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ پس آپ اپنے رب کی (اپنی فطرتِ طیبہ اور معمول کے مطابق) نماز پڑھا کیجئے اور قربانی دیا کیجئے ۔

(دراصل امت کو نماز و قربانی کا سبق دیا جا رہا ہے کہ یہی بدنی، روحانی اور مالی عبادات کی جان ہیں اور درحقیقت اسی سے قربِ الٰہی کی راہیں استوار ہوتی اور کھلتی ہیں، بندہ اللہ کو پاتا محمدیت میں آجاتا ہے، محمدی بن جاتا ہے ۔

جس نے اس آئینۂ محمدی کو جو آئینۂ حق ہے بُرا کہا وہ خود اسی بُرائی میں مبتلا ہوا۔ خود ہی خیر سے محروم رہا۔

۳۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ ع ۳۳ بے شک (جو) آپ کا دشمن (ہوا وہ) ہی بے نام (و نشاں) ہو کر رہا (اس کو بھلائی سے یاد کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اس کا نام بھی آپ ہی کے نام سے باقی ہے ۔ جو آپ کے دشمنوں کی فہرست میں درج ہے) ۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

مکی چھ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت سرکارِ دو عالم کی کیفیات کے ساتھ خاص تھی ۔ اس سورت میں کفار کی خصوصی کیفیات کا ذکر ہے ۔ بتایا جا رہا ہے کہ ابتر کون ہے ۔ ایک اللہ کا پرستار کبھی ابتر نہیں ہو سکتا ۔ ہزار ہا مسلمان اس کے لیے دستِ بدعا رہتے ہیں، خود حضور کی دعاؤں میں وہ شامل رہتا ہے ۔ ایک بُت پرست، ہزاروں کو اپنا معبود بناتا ہے لیکن ابتر ہی رہتا ہے، خواہ اس کا کتنا ہی بڑا قبیلہ کیوں نہ ہو ۔ وہ زندگی میں محروم خیر ہی رہے گا ۔ اہلِ خیر کے لیے ان کی راہ ہے اور اہلِ باطل کے لیے ان کی راہ اور ان کا طریق کار ۔ کفار کو ان کے اعمال کی سزا، اہلِ ایمان کو ان کے اعمال کی جزا ملنا ضرور ہے ۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ○ آپ فرما دیجئے اے کافرو۔

۲۔ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ○ جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو میں ان کی پرستش نہیں کیا کرتا۔

۳۔ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ○ اور تم بھی اس (خدا) کی عبادت نہیں کرتے جس کی عبادت میں کیا کرتا ہوں۔

تم اس اللہ ہی پر ایمان نہیں لاتے جو خالق کائنات ہے پھر تم اس کی عبادت کیا کرسکتے ہو۔ اللہ کو پانے کے لیے رسول پر ایمان لانا ضروری ہے تم اس سے بھاگتے ہو۔ نہ میں نے کبھی تمہارے معبودوں کی پرستش کی ہے۔

۴۔ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ○ اور نہ میں (آئندہ) تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا۔

۵۔ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ○ اور نہ تم میرے معبودِ (واحد) کی پرستش کرو گے۔

میں تو ایک عبادت گزار بندہ ہوں، مجھے بیکار باتوں سے کیا سروکار، تمہارا طریقۂ کار جدا میرا اندازِ عبادت الگ۔

۶۔ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ○ ع تم کو تمہارا دین اور مجھ کو میرا دین (کافی ہے تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ ملیگا مجھ کو میرے اعمال کا اجر۔ یہ بدلہ یا اجر کیا ہے، قیامت کے دن۔ مالکِ یوم الدین ظاہر فرما دے گا)۔

سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ

مدنی تین آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں بتایا گیا کہ مومن و کافر کے اعمال کا بدلہ بہر حال آخرت میں ملے گا اور حق و باطل کا فیصلہ ہو کر رہے گا لیکن دنیا میں بھی غلبہ اور فتح حق کے ساتھ ہے جس انداز سے بھی ہو۔ بالآخر خانۂ کعبہ جو سب کی امیدوں کا مرکز تھا مسلمانوں ہی کو مل کر رہا اور فتح مکہ کے بعد جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے، بتایا جا رہا ہے کہ جب بندۂ مومن محض اللہ کا ہو جاتا ہے تو اسے دنیا میں کیا ملتا ہے۔ قلوب فتح ہوتے ہیں فتح کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○　　شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○　　جب اللہ کی مدد آ پہنچے اور فتح نصیب ہو (دشمنوں کے قلعے فتح ہوں، خانہ کعبہ مسلمانوں کا ہو جائے)

۲- وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○　　اور آپ لوگوں کو جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں

۳- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ط اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ○ ع　　(تو اس وقت) آپ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور (اس حمد و ثنا کے بعد) اُس سے (امت کے لیے) مغفرت طلب کیجئے (کہ یہ جو بھولے ہوئے تھے، لیکن اب مسلمان ہوئے ہیں اب ان کی آنکھیں کھلیں ۔ آپ کی عبادات، آپ کی دعائے مغفرت کے صدقے میں اللہ ان کے گناہ بھی معاف فرمائے گا) بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا (بڑی بخشش والا) ہے ۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم　ع ۳ ۳۵

بلا شبہ دینِ حق غالب آیا کعبہ کی پاسبانی مسلمانوں کو سپرد ہوئی، پرستارانِ توحید کا یہی مرکز بنا، اسلام کا پرچم بلند ہوا۔ لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ ڈھاریں مار کر روئے کہ حضور کی جدائی کا وقت شاید قریب ہے ۔ یہ سورہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر عمر میں نازل ہوا اور اس کے بعد حجۃ الوداع میں وہ مشہور آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی اور اس کے اسّی دن بعد سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفیقِ اعلیٰ کی طرف رحلت فرمائی ۔ تعلیماتِ دینِ اسلام کے دونوں چشمے یعنی نزولِ وحی اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوا لیکن فہم قرآن، فیوضِ قرآن اور سیرتِ اقدس کے فیوض و برکات کے چشمے ایمان والوں کے لیے عام ہوئے اور عام ہیں ۔ اور دین دنیا میں فتح و نصرت اسی کے سہارے سے ہے ۔

سُوْرَۃُ اللَّھَب

مکّی　　پانچ آیتیں　　ایک رکوع

گزشتہ سورت میں بتایا گیا کہ جب عبادت کی، اللہ کے ہو گئے، تو دنیا میں بھی کیا ہوا ۔
یہاں بتایا جا رہا ہے کہ جب انکار پر مصر رہے، دل آزاری کو شعار بنایا، حضور کے دشمن بنے تو

Marfat.com

دنیا میں بھی کیا ہوتا ہے۔
ابو لہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا اور حضور کا حقیقی چچا تھا لیکن آپ کا شدید دشمن تھا، آپ پر پتھر پھینکتا، سخت ایذائیں دیتا، بھرے مجمع میں آپ کی تکذیب کرتا۔ اس کی بیوی بھی آپ کی سخت دشمن تھی، اور وہ آپ کی راہ میں کانٹے بچھایا کرتی۔ اس سورت میں دونوں کے انجام کا ذکر ہے۔ غزوۂ بدر کے سات روز بعد ابو لہب کے منہ پر ایک زہریلا دانہ نکلا۔ تمام گھر والوں نے اس خیال سے کہ یہ مرض ان کو بھی نہ لگ جائے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ وہیں مر گیا۔ تین روز تک لاش یوں ہی پڑی رہی۔ جب لاش سڑنے لگی حبشی مزدوروں کے ذریعہ لکڑی سے ڈھکیل کر گڑھے میں ڈال دی گئی اوپر سے پتھر ڈال کر اسے بند کر دیا گیا۔ اسی طرح اس کی بیوی ام جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی اور جو حضور کی عداوت میں اپنے شوہر کی دنیا میں معاون رہی قیامت میں بھی وہ لکڑیاں ڈال ڈال کر ابو لہب کی آگ میں اضافہ کرتی ہوگی اور خود بھی اسی آگ میں جلتی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ — ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے (وہ خود تباہ ہوا) اور وہ خود ٹوٹ کر رہ گیا (اس کی ساری کوششیں ناکام رہیں وہ خود بھی برباد ہوا اور)

۲۔ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ — اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔

۳ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ — عنقریب وہ ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا (خود بھی)

۴۔ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ — اور اس کی بیوی بھی (یہ وہ خبیث اور خسیس عورت ہے جو جنگلوں سے کانٹے دار لکڑیاں چنتی تھی، کہ حضور کی راہ میں کانٹے ڈالے اور) جو لکڑیوں کا بوجھ (سر پر لیے پھرتی ہے۔

۵۔ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ — (اور) اس کے گلے میں مونجھ کی رسّی ہے۔

ع ۵ ۳۶

(یہ رسّی وہ اپنے گلے میں اس لیئے ڈالے رکھتی کہ اسی سے لکڑیوں کا گٹھا باندھا کرتی تھی۔

Marfat.com

ایک دن لکڑیاں اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی - فرشتے نے بحکمِ الٰہی گٹھے کو پیچھے سے کھینچا وہ رسّی اس کے گلے میں پھندہ بن کر لگ گئی اور وہیں مرگئی - یہ اس کا دنیا میں حشر ہوا - جو شر انگیزی میں معاون تھی اس کی شرارتیں خود اس کے گلے کا پھندہ بنیں) -

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

مکّی چار آیتیں ایک رکوع

اس منزل کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے کہ دینِ اسلام رسول سے اللہ کو پانا ہے اور اسی پر قیام کرنا ہے - وہ اللہ جس کی حمد وثنا حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ اللہ جس نے حضور کو اور تمام کائنات کو پیدا کیا - جو ایک، یکتا و یگانہ ہے - جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا حاجتمند نہیں جو بنایا ہوا، بنا ہوا نہیں، خود سے ہے، یعنی خدا ہے، اس کی اصل ہے نہ فرع وہ وہی ہے جو اپنی یکتائی میں ایک ہے -

اس عظیم الشان سورہ سے منزل کو ختم پر لایا جا رہا ہے، فتح کے بعد بتایا جا رہا ہے کہ دنیا کے لیے اسلام کا پیغام کیا ہے یہ سورت تعلیماتِ اسلامی کا خلاصہ، معرفت وحقیقت کا خزینہ ہے، یہ بات سمجھنے کی ہے کہ سورہ "ھواللہ احد" سے نہیں "قل ھواللہ احد" سے شروع ہوتا ہے تاکہ بندہ جان لے کہ تعلیم وتربیت، تزکیۂ نفس، قدر ومنزلت، فیضان ومعرفت بندہ کو جو کچھ ملتا ہے سرکارِ دو عالم کے وسیلے سے ملتا ہے انہیں کی زبانِ اقدس سے کہلوا رہا ہے - یہ وہی اللہ کا رسول ہے جو ایک طرف پہلے خود اپنے آپ کو پیغام دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے ذاتِ واحد ہے اور پھر یہی رسول الثقلین، جن وانس کو یہی جامِ وحدت پلاتا ہے - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ (اے رسول) آپ فرما دیجئے (کہ) وہ اللہ (جس کا میں رسول ہوں جو خالقِ کائنات ہے وہ) ایک ہے (اور بالکل ایک ہے - اس کے اجزا کا تصور ہی نہیں وہاں نہ اجزاء عقلیہ ہیں نہ خارجیہ وہ گنتی کا ایک نہیں بلکہ یکتائی اس کی صفت ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے - وہ احد ہے کثرت کو اس کی ذات میں دخل ہی نہیں) -

یہ بات بھی یاد رہے کہ جس کی حقیقت بیان نہیں ہو سکتی تو اس کی تعریف لوازم وصفات

Marfat.com

سے کی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ اپنی تعریف اسی طرح فرماتا ہے البتہ پہلا لفظ "ھو" ہے اور دوسرا "اللہ"۔ ایک اشارہ اور ایک نام، وہ اشارہ جس کی تفسیر نہ ہو سکے اشارہ ہی رہے اور وہ نام جو تمام صفات باری تعالیٰ پر دلالت کرے لیکن احد ہی رہے۔ وہ وہی ہے جس کی کیفیات و حالات کو پہنچ نہیں سکتے البتہ اس کی ہستی مطلق کا یقین ہو جاتا ہے۔

۲۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ اللہ (کی صفتِ اولیں) صمد ہے۔

صمدیت، احدیت کا لازمی نتیجہ ہے۔ الصمد کے معنی سب سے پاک، بے نیاز، پناہِ بندگاں، پناہ نیازمنداں، وہ جس کی طرف خلق کا رجوع ہو، جو کھانے پینے بھوک پیاس سے پاک ہو، بلند، سردار، دائم، ٹھوس وہاں کسی کی رسائی نہیں، صمد وہی ہے جو کسی شے کا محتاج نہ ہو نہ وجود کے لیے نہ بقائے وجود کے لیے۔ جو وجود ہی وجود ہو، اصل و فرع کے تصور کا بھی جہاں گزر نہیں۔

۳۔ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ ۙ﴿۳﴾ نہ اس کے کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

(نہ اس کے بیٹے بیٹیاں ہیں نہ ماں باپ، اس کا وجود خود اس کی ذات ہے۔ اس کی ذاتِ پاک کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا، نہ اس کا کوئی مثل نہ مقابل)۔

۴۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿۴﴾ ع اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

(وہ بے مثل ہے اس کے برابر کوئی نہیں۔ معلوم ہوا کہ وجود کے مقابل کوئی نہیں۔ وجود ہی نور ہے، وجود ہی علم ہے، وجود ہی جمال ہے وجود ہی کمال ہے جو کچھ ہے وجود ہی کا کرشمہ ہے")۔ (تفسیر صدیقی)

واضح رہے کہ کلام پاک کی وہ ترتیب جس طرح وہ لوحِ محفوظ پر محفوظ ہے اور جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانیت کو عطا ہوا تعلیمی ترتیب ہے۔ تنزیلی ترتیب نہیں۔ وحیِ الٰہی کا نزول حالات کے تحت تھوڑا تھوڑا اس طرح ہوا کہ ایک بات موقع اور محل کے اعتبار سے اچھی طرح سمجھ میں آجائے لیکن تعلیمی ترتیب میں اس کو اس مقام پر جگہ دی گئی جہاں انسانیت کی سیرت کی تشکیل کے اعتبار سے اسے ہونا چاہیے، اسی لیے اس تعلیمی ترتیب میں سورۂ اخلاص کو آخر میں جگہ دی گئی کہ یہی فکرِ انسانی کا مقصد اور منتہا ہے اور اس کے بعد معوذتین لکھی گئیں جو دعائیہ انداز لیے ہوئے ہیں، تاکہ انسان اس شر سے محفوظ رہے جو قربِ خداوندی میں مانع

Marfat.com

ہوسکتا ہے۔

یہ سورہ احد پر ختم ہوا۔ اس کے ساتھ کسی چیز میں برابری کرنے والا کوئی نہیں وہی وہ ہے جو اپنی یکتائی میں ایک ہے باقی سب اس کی مخلوق ہیں۔ شرک، ظلم عظیم ہے۔ شرک سے بچنا ضروری ہے۔ اس سے بچنے کا کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ یہی مسلمانوں کا کلمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ذات اللہ تعالٰے کے سوا عبادت کے قابل نہیں، محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ یعنی وہی ایک، یکتا، بے مثل اللہ، عبادت کے قابل ہے، اور اس کے سوا کوئی بھی کسی حیثیت سے اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ اور ہمارے آقا سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے رسول یعنی اللہ تعالٰے کے بھیجے ہوئے بندے ہیں۔ دراصل کلمہ کا یہی ٹکڑا، محمد رسول اللہ مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کے لوگوں سے نمایاں کردیتا ہے۔ دیکھو رسول سے اللہ کو پاؤ۔ جس کو حضور نے اللہ فرمایا، جس کی انہوں نے عبادت کی، اسی کی تم بھی عبادت کرو، ہر شرک سے نکل جاؤگے، سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین بار قل ہو اللہ کا پڑھنا وہی اجر رکھتا ہے جو سارے قرآن کی تلاوت سے ملتا ہے۔

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

مدنی پانچ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت تعلیماتِ قرآنی کا نچوڑ ہے جان لو کہ اللہ احد ہے۔ ذات میں منفرد ہے۔ صفات میں، موثر ہے۔ اسماء میں، اللہ اللہ ہی ہے۔ اللہ کی کیفیات اور صفات کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ صمد ہے وہاں کسی کی رسائی نہیں اس کا کوئی ہمسر اور برابر نہیں۔ وہی فاعلِ حقیقی ہے۔ اس کی شکل و صورت نہیں۔ صرف تفہیم کے لیے اسم سے مسمّٰی کی طرف جاتے ہیں۔ سب اسی کے حکم سے پیدا ہوئے سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔ جب تم نے یہ مان لیا تو تم کو ماننا پڑے گا کہ اللہ کا رسول بھی لاجواب ہے "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین" جب تمہارا یہ عقیدہ ہوگیا تو اللہ اپنے محبوب سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تم کو دو سورتیں عطا فرماتا ہے جو اس اللہ کے تصور میں تم کو ثابت قدم رکھیں۔ تم کو تمہارے پروردگار کی پناہ میں لے آئیں۔ ایسی چیزوں سے تم کو بچائیں جو تم کو خسارے اور گھاٹے میں لے جانے والی ہیں۔ خواہ یہ کیفیات ظاہری ہوں یا باطنی، سورۃ الفلق میں اللہ اپنے بندے کو ظاہری شر سے بچنے کی اور سورۃ الناس میں باطنی وسوسوں اور نفس کی برائیوں سے بچنے کی دعائیں سکھاتا ہے۔ وہی تو ہمارا رب ہے اس نے ہم کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ کمال تک پہنچانا چاہتا ہے۔

Marfat.com

دور میں لاتا ہے تاکہ ایک بار قرآن کی تلاوت کے بعد جس مقام پر اس نے پہنچایا اس سے آگے لے جائے اس کی رفعتوں کی انتہا نہیں۔ یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ انسان کو اس کی استعداد کے مطابق عروج دیتا ہے۔ ان دونوں کو معوذتین کہتے ہیں جو بندۂ مومن کو ہر شر سے محفوظ رکھنے کی ضامن ہیں خواہ خارجی ہو یا داخلی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ○ آپ فرما دیجئے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی

(جو رات کی تاریکیوں کو پھاڑ کر روشنی نمودار کرتا ہے جو جہالت کی ظلمتیں چیر کر علم کا نور پیدا کرتا ہے، اسی کی پناہ میں آتا ہوں)۔

۲۔ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ ہر اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔

(کسی شے کا غلط استعمال بھی شر ہے۔ مفسرین نے شر سے مخزن شر ابلیس بھی مراد لیا ہے بہر حال خیر و شر کی سب سے بہتر تعریف یہ ہے کہ جس کا حکم اللہ اور اس کا رسول دیں، وہ خیر ہے جس سے منع فرمائیں وہ شر ہے اسی کی مدد شامل حال ہو تو انسان غلط کاریوں سے بچ سکتا ہے)

۳۔ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ اور (بالخصوص) ظلمت کے شر سے (پناہ چاہتا ہوں) جب وہ چھا جائے

(یعنی جب کفر و عصیان کی تاریکیاں چھا جائیں، جب ظلمت کفر و شر سمٹ آئے اور اس کے گھٹاٹوپ بادل چھا جائیں جب ظاہری اور باطنی تاریکیاں پھیل جائیں کہ انہیں تاریکیوں میں تباہ کرنے والے فتنے سر اٹھاتے ہیں اور جنس لطیف کی سحر کاریاں اور بغض و حسد کی خباثتیں عام ہوتی ہیں، مجھے تیری پناہ درکار ہے)۔

۴۔ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ○ اور (پناہ مانگتا ہوں میں) ان کے شر سے جو گرہوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکتی ہیں

(ٹوٹکے اور جادو کرتی ہیں، ہر تدبیر سے انسان کو پھسلاتی ہیں۔ لگائی، بجھائی، سحر جادو اور مختلف کیفیات سے اس کو قابو میں کرنا چاہتی ہیں)

Marfat.com

۵-۵-۵ ع وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؏ اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔
۳۸

(حسد میں انسان اندھا ہو جاتا ہے، وہ بسا اوقات بڑے سے بڑے گناہ کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتا ہے ایسے حاسد کے حسد سے اللہ کے سوا کون بچا سکتا ہے۔ مومن کا سب سے بڑا حاسد شیطان ہے کہ وہ ہر مرتبہ میں انسان کا زوال ہی چاہتا ہے اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا بھی پروردگارِ عالم ہی ہے جو اپنے مومن بندوں کی رہبری فرماتا ہے، توفیق کو رفیق کر دیتا ہے اور حاسدوں کو ان کی آگ میں جلتا چھوڑ کر اپنے نیک بندوں کو عالم انوار میں لاتا اور شیطان کے ہر شر سے بچاتا رہتا ہے)۔

غرض اس مختصر سورت میں ہر خارجی شر سے جو انسان کے لیے مہلک تھا اس کے پروردگار نے اس کو بچنے کی دعا سکھا دی یہ شر چار ہی طرح کے ہو سکتے ہیں:

۱۔ کسی چیز کا غلط صَرف کہ وہ شے ضرر رساں بن جائے۔
۲۔ کفر و ظلم اور معاشرے کے بگاڑ کا شر جو عام ہو کر مہلک بن جائے۔
۳۔ ٹوٹکے کرنے والیوں کا شر خواہ سحر کی صورت میں ہو یا سحر کاریوں کی صورت میں۔
۴۔ اور چوتھے حاسد کا شر جو ہر طرح کے نقصان کے درپے رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سُوْرَۃُ النَّاسِ

مدنی چھ آیتیں ایک رکوع

گزشتہ سورت میں ظاہری شر اور حاسد کے شر سے بچنے کی دعا سکھائی گئی یہاں سب سے بڑے حاسد شیطان سے بچنے کے لیے دعا سکھائی جا رہی ہے جو دل میں وسوسہ ڈالتا ہے، انسان کو طرح طرح سے پھسلاتا ہے اور بُرائی کی ترغیب دیتا ہے۔ اور اندرونی طور سے ایمان کو کمزور کرتا ہے۔ یہ وہ خطرہ ہے جس سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں کہ جب دشمن نظر ہی نہ آئے اور اس کے حربے فہم انسانی سے بالاتر ہوں تو ان سے بچنے کی تدبیر ہی کیا ہو سکتی ہے۔ البتہ اللہ کی ربوبیت، اس کی حاکمیت اور مالکیت اور اس کی معبودیت ہی انسان کو ہر منزل میں اس شر سے بچا سکتی ہے۔

یہ سورت شیطان سے بچنے اور شیاطین کے اثرات سے متاثر جنوں اور انسانوں سے محفوظ رہنے کا وہ عطیہ ہے جس پر قرآن ختم ہوتا ہے۔ تاکہ بندۂ مومن انس میں رہے بھول

Marfat.com

میں نہ پڑے۔ اور بھول میں پڑے ہوئے بھکے ہوئے لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ آپ فرما دیجئے کہ میں پناہ لیتا ہوں تمام لوگوں کے پروردگار کی (سب کے پالنے والے کی، سب کی حاجت، سب کی ضرورت پورا کرنے والے کی)

وہ صرف رزق و روزی ہی نہیں دیتا بلکہ وہ تو سب کا مالک، سب کا آقا،

سب کا بادشاہ ہے

۲۔ مَلِكِ النَّاسِ ۝ (آپ فرما دیجئے کہ میں) تمام لوگوں کے بادشاہ کی (پناہ لیتا ہوں)

وہ حاکم اور بادشاہ ہی نہیں معبود حقیقی بھی وہی ہے

۳۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ تمام لوگوں کے معبود کی (میں پناہ میں آیا اس سے پناہ چاہتا ہوں)

کس سے ؟

۴۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ اس (شیطان) کے شر سے جو بہکاتا ہے (اور اللہ کا نام سنتے ہی) چھپ جاتا ہے

۵ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے

۶۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ خواہ وہ جنات میں سے (ہو) یا (بھول میں پڑے ہوئے) انسانوں میں سے۔

ع ۲۹

سورہ "والناس" پر ختم ہوا، قرآن لوگوں ہی کی ہدایت کے لیے آیا۔ انبیا علیہم السلام لوگوں ہی کو راہِ ہدایت دکھلانے آئے۔ غفلت سے بچنے والے قرآن ہی کا ورد کرتے ہیں۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور قرآن شروع کرتے ہیں۔ انسان کی تین قسمیں بیان ہوتی ہیں مومن، کافر، منافق، اور یہ دوران کو پھر آخر تک لاتا ہے اور ایک سلسلہ

Marfat.com

قائم رہتا ہے جو مومن کے عروج کا ضامن ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنے دامنِ رحمت سے وابستہ کر دیتا ہے۔ رحمۃ للعالمین کے خُلق میں ڈھالتا ہے اور بندۂ مومن محمدی بنتا ہے۔

تمّت بالخیر

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً۔ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اے اللہ میری قبر کی وحشت کو میرے لیے مانوس بنا دے اور قرآنِ عظیم (کی برکتوں) کے سبب مجھ پر رحم فرما۔ اور اس کو میرا رہبر (میرا) نور اور (میرے لیے) ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے اللہ اس کا جو حصہ میں بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا دے (مجھ سے اس کی اصلاح کروا لے) اور جو میں نہیں جانتا مجھ کو سکھا دے اور دن رات مجھے اس کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما اور (اے میرے رب) اس کو میرے فائدے کے لیے دلیل و حجت بنا دے (یہی رحمت کا وسیلہ بن جائے، دامنِ رحمت میں لے جائے)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

رئیس القلم حافظ محمد اعظم تحریر نمود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم کے حضور دربارِ اقدس میں آخری منزل پیش کرنے کے بعد

ایک دُعا

حضور، ایک گدائے بے نوا، جس کو اسی آستانۂ فیض وکرم سے قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، جس کو حضور ہی کی نظرِ التفات نے اپنے گدایانِ محبت میں سے ایک شفیق استاد عطا فرمایا، اور پھر اس عاصی کے لیے فہمِ دین اور مطالبِ قرآن آسان فرمائے اور اس خطاکار کے قلم سے وہ لکھوالیا جو اس کے بس کی بات نہ تھی، پھر اپنے دربار میں حاضر ہونے کی سعادت بخشی اور اسے پیش کرنے کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اب اپنے اسی کرم ورحمت کے صدقے میں اسے قبولیت کی نعمت سے بھی سرفراز فرمائیے کہ آپ ہی رحمۃ للعٰلمین، رؤف ورحیم ہیں۔ آپ ہی کے دربارِ بیکس پناہ میں ملتجی ہوں کہ لاتقنطوا من رّحمۃ اللہ کی صدائیں جو دل سُن رہا ہے رحمت بن کر چھا جائیں اور فہمِ قرآن، نورِ قرآن اور حلاوتِ قرآن کی پُرنور فضا میں نورٌ علیٰ نور تک پہنچا دیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

---

۲ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ بروز سہ شنبہ مطابق ۸ راگست ۱۹۶۷ء

Marfat.com

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

فیوض القرآن

جلد سوم

ترجمہ و تشریح مع ربطِ آیات و ضروری حواشی

از افادات

اُستادِ مُحترم حضرت احمد عبد الصمد فاروقی قادری چشتی

مُرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

(سابق) رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

Marfat.com